البدور السافرة فی احوال الآخرة

کا اردو ترجمہ

احوالِ آخرت

تصنیف

حافظ الملت حضرت امام جلال الدین السیوطی

مترجم

حضرت مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ

زاویہ پبلشرز

البدور السافرة فی احوال الآخرة

کا اردو ترجمہ

احوالِ آخرت

تصنیف

حافظ الملت حضرت امام جلال الدین السیوطی

مترجم

حضرت مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ

زاویہ پبلشرز

(C-8 محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون: 042-7248657 موبائل: 0300-9467047 - 0300-4505466

Email:zaviapublishers@yahoo.com

111388

2010ء

باراول..................1000

ہدیہ..................480

زیرِ اہتمام........نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ملنے کے پتے﴾

اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5552929
مکتبہ بابا فرید، چوک چشتی قبر، پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ قادریہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد، کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	0213-2216464
مکتبہ ضیائیہ، کمیٹی چوک اقبال روڈ، راولپنڈی	051-5534669
مکتبہ سخی سلطان، حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
علامہ فضل حق پبلیکیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور	0300-4798782
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، بوہڑ گیٹ ملتان	061-4545486

فہرست مضامین

❀❀❀❀

فکرِ آخرت

موجِ خزاں یہ دامنِ گل کو کتر گئی
اڑتی پھرتی ہے خاک بڑے بادشاہوں کی

وہ حسنِ لالہ فام جوانی کدھر گئی
کیسے بڑے یہ محلوں کی مٹی بکھر گئی

دارا ہو کہ سکندرؑ وفرعون کہ قارون
ہر بوالہوس بھی دنیا میں باقی ہے کب بچا

ثروت، حکومت، سلطنت دولت کدھر گئی
سب پر ہی موت اپنا خوب کام کر گئی

دیکھو بڑے غرور میں تھا بوجہل مگر
برباد وقت مت کرو توبہ کرو اٹھو

سیفِ معوذ ومعاذ قتل کر گئی
اٹھو کہ جاگ جاؤ اب خوابِ سحر گئی

کیسا اندھیرا قبر میں ہے دیکھ تو ذرا
عصیاں سے پاک کیجئے مجھ کو بھی یا نبی ﷺ

آنکھیں ابل پڑیں کہ ہر ہڈی بکھر گئی
میں بھی کہوں کہ خصلتِ سوء ہر گزر گئی

سرکار اشفع لی مرے سرکار اشفع لی
لکھی جلال الدین سیوطی نے یہ کتاب

لاکھوں کی بن گئی ہے تیری جب نظر گئی
اور ایسی لکھی خوب کہ گھر دل میں کر گئی

دیتی ہے فکر نیکیاں کرنے کی یہ کتاب
اس پہ یہ طرہ فیض اویسی کا ترجمہ

توشۂ آخرت سے یہ حکمت سے بھر گئی
''احوالِ آخرت'' پہ نظر خود ٹھہر گئی

عبد الکریم حافظ و حاجی کی محنتیں
رنگینیٔ جہاں پہ اجاگر مرے ہے کیوں

شامل ہوئیں تو کتنی سنور اور نکھر گئی
کتنوں کی موت دیکھ کہ آئی گذر گئی

❀❀❀❀

میدانِ حشر کا منظر

امام اہلسنت کے قلم سے

کس کے جلوہ کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے
ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے

مانگ من مانتی منھ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں ''نا'' ہے نہ منگتا سے یہ کہنا ''کیا ہے''

پند کڑوی لگے ناصح سے ترش ہو اے نفس!
زہر عصیاں میں ستمگر تجھے میٹھا کیا ہے

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

ان کی امت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا
یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعوی کیا ہے

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

زاہد ان کا میں گنہ گار وہ میرے شافع
اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

بے بسی ہو جو مجھے پرسش اعمال کے وقت
دوستو! کیا کہوں اس وقت تمنا کیا ہے

کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور
ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے

کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے
کس مصیبت میں گرفتار ہے صدمہ کیا ہے

کس سے کہتا ہے کہ للہ خبر لیجئے مری
کیوں ہے بیتاب یہ بے چینی کا رونا کیا ہے

ان کی بے چینی سے ہے خاطر اقدس پہ ملال
بے کسی کیسی ہے پوچھو کوئی گزرا کیا ہے

یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے
اس سے پرسش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے

سامنا قہر کا ہے دفتر اعمال ہیں پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا ہے

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رسل
بندہ بے کس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

اب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہوں
آپ آجائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے

سن کے یہ عرض مری بحر کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے

کس کو تم مورد آفات کیا چاہتے ہو
ہم بھی تو آ کے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے

ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

لو وہ آیا مرا حامی مرا غم خوارِ امم
آگئی جاں تنِ بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

پھر مجھے دامن اقدس میں چھپالیں سرور
اور فرمائیں ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے

بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا
کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم
حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے

یہ سماں دیکھ کے محشر میں اٹھے شور کہ واہ
چشم بدور ہو کیا شان ہے رتبہ کیا ہے

صدقے اس رحم کے اس سایۂ دامن پہ نثار
اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے

اے رضاؔ! جانِ عنادِل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

(حدائق بخشش حصہ اول مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی بھارت)

❀❀❀❀

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ یہ دنیا کافر کے لئے جنت ہے۔ یہ دنیا طالب دنیا کے لئے متاع، اور دھوکے کا سرمایہ ہے۔ یہ دنیا آخرت کے طلب گار کے لئے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے۔ اس دنیا سے نجات اور موت میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ؕ (النساء، آیت ۷۸)

''تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آ لے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔''

موت کا فیصلہ بالکل اٹل ہے۔ موت مومن کے لئے راحت و سکون ہے۔ موت کافر کے لئے سراپا عذاب و تکلیف ہے۔ خواہ کوئی دولت میں قارون، تکبر میں فرعون، ظلم میں ضحاک، تمرد میں نمرود، شجاعت میں مولا علی رضی اللہ عنہ، خونریزی میں چنگیز، فلسفہ اسلام میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، شہہ زوری میں رستم، خوبصورتی میں حضرت یوسف علیہ السلام، صبر میں حضرت ایوب علیہ السلام، درازی عمر میں حضرت نوح علیہ السلام، بسالت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، مصوری میں مانی، عشق میں مجنوں، عدل اور سیاست میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ملک گیری میں سکندر، دبدبہ میں نوشیرواں، عیاشی میں محمد شاہ، اقبال میں اکبر، فصاحت میں سحبان، انصاف میں نوشیرواں، حکمت و دانائی میں حکیم لقمان رضی اللہ عنہ، دانش میں ارسطو، سخاوت میں حاتم، موسیقی میں تان سین، شاعری میں انوری، سعدی، فردوسی، نعت میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ و امام احمد رضا علیہ الرحمہ، مردانگی میں محمد فاتح، خاموشی میں حضرت زکریا علیہ السلام، گریہ میں حضرت یعقوب علیہ السلام، رضا جوئی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، غزا میں محمود، جہالت میں ابوجہل، حیاداری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، غربت میں حضرت یحییٰ علیہ السلام، ذہانت میں فیضی، شقاوت میں یزید، تصوف میں

بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ، حکومت میں حضرت سلیمان علیہ السلام، نازک دماغی میں تانا شاہ، رفاہِ عام میں شیر شاہ، محسن کشی میں روہیلہ، فقہ میں امام اعظم رضی اللہ عنہ، قادر اندازی میں بہرام گور، کسب حلال میں سلطان ناصر الدین، صدق وصفا میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، خوش اخلاقی میں حضرت داؤد علیہ السلام، جہاد میں سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ، سیاحت میں ابن بطوطہ، پختگیٔ ارادہ میں علاؤ الدین خلجی، رتبہ شہادت میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہی کیوں نہ ہوں لیکن موت سے کسی کو رستگاری نہیں۔

کل نفس ذائقة الموت۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۵۸)

''ہر جان کو موت چکھنی ہے۔''

مومن کے لئے موت رہائی کا پروانہ ہے اور کافر کے لئے قید کا، مومن کے لئے تمام دنیا کے مقام سے منتقلی رحمت ہے۔ کافر ومشرک کے لئے مکمل عذاب ونقصان۔ مگر انبیاء کرام علیہم السلام پر ایک آن کے لئے موت طاری ہوتی ہے اور وہ اپنے مزارات میں زندہ ہیں اور رزق بھی دیئے جاتے ہیں۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

اے موت سے غافل انسان! قبرستان جانے سے گھبراتا ہے۔ موت کا یقین نہیں ہے۔ اے دوسروں کی نماز جنازہ پڑھ کر خود کو فراموش کرنے والو! ایک دن اسی طرح بالکل تمہاری نماز پڑھی جائے گی اور لوگ کاندھوں پر اٹھا کر جلدی جلدی اندھیرے اور ویران قبرستان کی طرف چل پڑیں گے۔ عالی شان مکانوں میں بسنے والو! قبر کے گڑھے کو مت بھولو۔ عمدہ عمدہ لباس زیب تن کرنے والو! اپنے کفن کو بھی ہمیشہ یاد رکھو! لذیذ سے لذیذ مزے دار کھانا کھانے والو! اپنے آپ کو کیڑے مکوڑوں کی غذا بن جانا پیش نظر رکھو۔ غفلت کو دور کرو اور کارِ آخرت میں مستعد ہو جاؤ۔ عمر برف سے زیادہ جلدی پگھل رہی ہے۔ یہ رات ودن موت کے پیغام ہیں۔ یہ لڑکپن پھر جوانی اور پھر بڑھاپا اور طرح طرح کے نت نئے امراض موت کا الارم ہیں۔ کام آنے والے کام کرو۔ موت تمہاری گھات میں ہے اور قبر تمہارے انتظار میں ہے۔ یہ دنیا آخرت کا بازار ہے۔ عقلمند وہ ہے جو سفر میں جلد قدم

اٹھائے اور وطن میں پہنچ کر آرام پائے۔ دنیا کو سفر اور آخرت کو وطن سمجھو، اور رات دن، صبح و شام تیاری میں لگے رہو۔ خالق کی عبادت اور مخلوق کی خیر خواہی میں کامیابی و کامرانی ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں
جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل
مسافر شب سے اٹھتا ہے جو چلنا دور ہوتا ہے

تجھ کو غافل، فکر عقبیٰ کچھ نہیں — کھانہ دھوکا، عیش دنیا کچھ نہیں
زندگی ہے چند روزہ کچھ نہیں — کچھ نہیں اس کا بھروسہ کچھ نہیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور — جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
زندگی اک دن گزرنی ہے ضرور — قبر میں میت اترنی ہے ضرور
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

فکر آخرت بیدار کرنے کے لئے، راہ سے بھولوں کو رستہ بتانے کے لئے، قبر کے اندھیرے میں چراغ روشن کرنے کے لئے "البدور السافرة فی احوال الآخرة" المعروف احوال آخرت کو عربی سے اردو میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔ یہ کتاب ۲۰۶ ابواب پر مشتمل ہے اور اس میں کل ۲۲۶۳ احادیث وروایات ہیں۔ اس کے مصنف شیخ الاسلام، خاتم الحفاظ حضرت شیخ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی الشافعی علیہ الرحمۃ (متوفی ۹۱۱ھ) ہیں اور اس کے مترجم استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ نے نصف اول کا ترجمہ قدیم عربی نسخہ سے فرمایا جو کہ چند سال پرانا تھا اور نصف آخر کا ترجمہ جدید حواشی کے ساتھ بیروت سے شائع کردہ نسخہ سے کیا اور یہ مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ چنانچہ محترم محمد بشیر قادری اویسی صاحب کراچی میں حضرت علامہ صاحب کے خادم خاص ہیں وہ اصل کتاب کی فوٹو اسٹیٹ کرواتے ایک طرف سادہ اور ایک طرف عربی اور حضرت علامہ اویسی صاحب سفر میں حضر میں اس سادہ صفحے پر عربی کے سامنے اردو کا ترجمہ فرمادیتے اور اس ترجمہ کو سہل اور قدیم و

جدید عربی نسخوں سے ہم آہنگ بنانے کے لئے احقر نے فاضل نوجوان حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہ العالی کی خدمات حاصل کیں۔ مفتی صاحب جدید وقدیم نسخوں کو سامنے رکھ کر جہاں جہاں کمی بیشی محسوس کرتے تو نوک پلک درست فرما دیتے پھر آخر میں یہ تمام کام مترجم حضرت علامہ اویسی صاحب نے ملاحظہ فرمایا۔ یوں دو سال کی محنت نکھر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے کتاب کی ابتداء ایک نظم فکر آخرت سے اور علماء کرام کی تقریظات سے اس کے بعد مترجم کے قلم سے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی زندگی اور علمی خدمات پر ایک مفصل مضمون پھر خطبہ کے ساتھ کتاب کا آغاز ہوگا۔ تمام قرآنی آیات کے نیچے پارہ نمبر، سورت کا نام اور آیت نمبر لکھا گیا ہے اور سامنے ترجمہ کنز الایمان از امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۳۴۰ھ) کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مترجم نے قرآنی آیات کے تحت بعض مقامات پر حاشیہ میں تفسیر خزائن العرفان از صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۳۶۷ھ) سے تفسیری نوٹ کا اضافہ کیا ہے۔ دوران مطالعہ اصل متن کے ساتھ ستارہ (اسٹار) کے ساتھ کوئی تحریر چھوٹے لفظوں میں شروع ہوگی تو وہ حاشیہ ہوگا اور آخر میں دوبارہ اسٹار اور مترجم کے نام پر حاشیہ کا اختتام ہوگا۔

اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں ان دوست احباب نے مفید مشوروں اور پروف ریڈنگ کے ذریعے ہماری مدد فرمائی۔ جناب صوفی محمد مقصود حسین قادری اویسی صاحب، علامہ محمد نثار قادری صاحب، علامہ عزیز الحق ہزاروی صاحب، علامہ محمد عثمان برکاتی صاحب، محمد اسلم قادری صاحب (غوثیہ ماربل) محمد مدنی رضا قادری صاحب، محمد رفیق قادری صاحب اور بالخصوص حاجی محمد نوید رضا قادری صاحب اور احقر ان تمام علماء کرام کا بے حد مشکور ہے جنہوں نے اس کتاب کے لئے اپنی تقاریظ ارسال فرمائیں۔ اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی محسوس فرمائیں تو اپنے قلم سے درست فرمالیں اور ہمیں اطلاع کر دیں تو آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔ جزاك الله خيرا۔

میری خوش قسمتی ہے کہ موت وبرزخ کے عنوان کتاب آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔

رحمتوں کا نزول ہو جائے　　میرا ہر خار پھول ہو جائے

بارگاہِ رسول میں یا رب　　میرا تحفہ قبول ہو جائے

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان عظیم اور میری خوش قسمتی ہے کہ اس نے اس سال ماہِ رمضان المبارک مکۃ المکرمۃ ومدینۃ المنورہ کی مہکی مہکی پر بہار اور خوشگوار اور خوشبو دار معطر و معنبر فضاؤں میں گزارنا مقدر فرمایا۔ جس کی فضیلت کے بارے میں ہمارے پیارے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ: ''جس نے رمضان المبارک میں عمرہ ادا کیا گویا اس نے میرے ساتھ حج ادا کیا۔ (ابوداؤد) چنانچہ اس وقت عین سبز سبز گنبد خضراء شریف میری آنکھوں میں نور اور دل میں سرور پیدا فرما رہا ہے۔ بعد نماز عصر کا وقت ہے، حرم نبوی شریف میں افطار کے لئے دستر خوان کا بھرپور اہتمام ہے، کوئی تلاوت میں مصروف، تو کوئی درود و سلام میں مشغول، تو کوئی نعت خوانی اور روتی ہوئی اشکبار آنکھوں سے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے میں منہمک ہے۔ اس مقدس شہر اور برکت والی جگہ اور قبولیت والی گھڑی میں یہ چند کلمات لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اور میں اس کتاب کی اشاعت کے تمام مراحل میں میرے تمام معاونین کے لئے، تمام قارئین کے لئے، اپنے اساتذہ اور مشائخ کے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے اہل خانہ، عزیز و اقارب کے لئے، اپنے تمام دوست واحباب کے لئے اور عامۃ المسلمین کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور قلب کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں۔

یا ارحم الراحمین! میری اس پیش کش کو اپنے دربار میں قبول فرما کر اس کتاب کے مطالعہ کے بعد خوب زادِ آخرت جمع کرنے کا جذبہ نصیب فرما، اس کتاب کے مصنف کی قبر کو رحمت ورضوان کے پھولوں سے بھرپور فرما، اس کے مترجم کے علم وعمل میں فیض و برکت خوب ترقی اور عمر طویل عطا فرما۔ ہم سب کو اسلام پر زندہ رکھ اور ایمان پر ہمارا خاتمہ فرما، عزت کی زندگی اور عزت کی موت عطا فرما، دنیا میں صحت و سلامتی کے ساتھ قائم رکھ، جو بیماریاں ہیں ان کو دور فرما، دنیا اور آخرت کی ہر بلا اور عذاب سے ہم کو محفوظ رکھ اور دنیا اور آخرت کی ہر خیر ہمارا مقدر کر دے۔ اس کتاب کو اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اور تمام لوگوں میں قبولیت عطا فرما، اس کی فیض آفرینیوں کو مؤثر بنا اور اس کی نشر و

اشاعت کو تا قیامت جاری رکھ اور اس کتاب کو میری مغفرت کا وسیلہ اور میرے لئے صدقہ جاریہ کر دے۔

(آمین بجاہ النبی الامین ﷺ)

گر قبول افتدز ہے عزو شرف

فاغفرلنا شِدِهَا واغفر لقارئها
سألتك الخير ياذا لجود والكرم
يا رب جمعا طلبنا منك مغفرة
و حسن خاتمة يامبدى النعم
الهى نجنا من كل ضيق
بجاه المصطفى مولى الجمع
وهب لنا فى مدينة قرارا
بايمان دفن بالبقيع

محمد عبدالکریم قادری رضوی عفی عنہ

❀❀❀❀

تقدیم

مبلغ اسلام، شاعر اہل سنت، ادیب عصر، محقق دوراں
حضرت علامہ بدر القادری رضوی اعظمی صاحب مدظلہ العالی
(اسلامک اکیڈمی، دی ہیگ، ہالینڈ)

خاتم الحفاظ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

بسم اللّٰہ، والحمد للّٰہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ ﷺ امام المفسرین، فخر المحدثین، سید المؤرخین، سند المصنفین والمحققین۔

علامہ شیخ ابوالفضل جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے علمی وفکری أسلاف کے اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کی علمی تحقیقی اور تصنیفی خدمات کی بنیاد پر آج ہم اسلامی علوم وفنون کی بیکراں فضاؤں میں تیرتے چلے جائیں، نت نئے آفاق ہویدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔

آپ کا پورا اسم گرامی شیخ عبد الرحمٰن بن ابی بکر کمال الدین بن محمد جلال الدین الطولونی الخفیری الشافعی ہے، جلال الدین آپ کا لقب ہے جس سے آپ نے شہرت پائی۔ آپ کی ولادت یکم رجب ۸۴۹ھ بمطابق ۱۳ اکتوبر ۱۴۴۵ء کو قاہرہ میں ہوئی۔ آپ ایرانی الاصل ہیں۔ آباء واجداد پہلے بغداد میں آباد رہے۔ اور آپ سے تقریباً نوپشت بیشتر صعید مصر کے شہر ''أسیوط'' میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ اسی نسبت سے آپ سیوطی کہلائے۔

آپ کے خاندان میں پشتہا پشت سے علم دین کا چراغ روشن تھا، آپ کے والد گرامی قاہرہ کی دینی درسگاہ مدرسۃ الشیخونیہ میں استاذ الفقہ تھے۔ آپ ابھی پانچ یا چھ سال کے تھے کہ والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ (صفر ۸۵۵ھ/مارچ ۱۴۵۱)

شیخ جلال الدین سیوطی خود فرماتے ہیں کہ پیدائش کے بعد مجھے اس دور کے ایک عظیم بزرگ شیخ محمد مجذوب کی خدمت میں لے جایا گیا۔ انہوں نے میرے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

یہ زمانہ خلیفہ المستکفی باللہ کا زمانہ تھا جس کے وفات پانے کے صرف چالیس روز بعد شیخ جلال الدین سیوطی کے والد بھی انتقال کر گئے اور خلیفہ قائم بامر اللہ خود ان کے والد کے جنازے میں شریک ہوا اور کئی بار میت کو کاندھا دیا۔ جس سے شیخ کے والد کی عظمت شان اور وقعت کا اندازہ ہوتا ہے۔

الشیخ الامام جلال الدین سیوطی پانچ یا چھ سال کی عمر میں یتیم ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ان کے والد کے ایک بزرگ صوفی دوست انہیں اپنا بیٹا بنا لیتے ہیں اور ان کی داشت پر داخت اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔ (بغیۃ الوعاۃ ص:۲۰۶)

محض آٹھ سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الہمام حنفی کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد مصر کے مشہور اور نامور اساتذہ کی خدمت میں حاضری دی اور تمام مروجہ علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں۔ تفسیر، حدیث، فقہ، معانی، بیان، طب وغیرہ علوم میں مہارت حاصل کی۔ اساتذہ میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں: شیخ شمس سیرامی، شیخ شمس فرومانی حنفی، شیخ شہاب الدین شامسامی، شیخ الاسلام بلقینی، علامہ شرف الدین مناوی، علامہ محی الدین کافیجی، و دیگر مصری علماء اور مشائخ سے علمی استفادہ کے بعد آپ نے حج کیا یہ ۸۶۹ھ/۱۴۶۴ء کا زمانہ تھا۔ وہاں حرمین طیبین کے علماء سے بھی استفادہ کیا۔

علامہ شیخ جلال الدین سیوطی نویں صدی ہجری کے نامور مفسرین، محدثین اور فقہا کے سرخیل ہوئے ہیں۔ انہوں نے سترہ سال کی عمر میں اپنے کام کا آغاز کیا۔ اپنے استاذ البلقینی کی سفارش پر اپنے والد کی جگہ مدرسہ شیخونیہ میں مدرس بھی رہے۔ اور ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی خوبی یہ ہے کہ آپ نے ہر فن اور ہر موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔ علم وتحقیق کی دنیا کے شناور جانتے ہیں کہ حضرت شیخ کی ہر کتاب تحقیق کے آبدار موتیوں سے جگمگ کر رہی ہے۔

آپ نے اسلامی علوم کے تمام فنون میں درجہ امامت حاصل کیا تھا علم کے شائق

تھے۔ خود فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے سات علوم میں درجہ کمال عطا فرمایا ہے۔ وہ علوم یہ ہیں:

تفسیر، فقہ، حدیث، نحو، معانی، بیان اور بدیع۔

حج پر تشریف لے گئے تو زم زم شریف پی کر دعا مانگی کہ الٰہی فقہ میں مجھے سراج الدین بلقینی اور حدیث میں مجھے ابن حجر عسقلانی میرے دونوں اساتذہ کا درجہ مل جائے۔ رب قدیر نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی۔

قوت حافظہ کا یہ عالم تھا کہ دو لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے اور حدیثیں ملیں تو انہیں بھی یاد کرلوں۔ چالیس سال کی عمر تک آپ نے درس و تدریس کا شغل جاری رکھا۔ اس کے بعد گوشہ نشیں ہو کر تصنیف و تالیف اور عبادت اور ریاضت کرنے لگے۔ اسی دور میں آپ کو حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت کا شرف ملا حضور ﷺ نے آپ کو "شیخ السنہ" کے لقب سے یاد فرمایا۔ حضرت شیخ جلال الدین ان خوش بخت عاشقان رسول ﷺ میں سے ایک ہیں جنہیں ستر بار سے زیادہ حضور انور ﷺ کی زیارت کا شرف ملا ہے۔

نویں صدی ہجری میں مسلمانوں کے درمیان بہت زیادہ فتنے اور فساد پیدا ہونے والے تھے۔ آپ کو اس کا اندازہ تھا اسی لئے آپ نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء کے آخر میں یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ دورِ فتن نہ دکھائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۶۳ سال عمر تھی عین سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ہاتھ کے ورم کی معمولی تکلیف میں ۹۱۱ھ بعهد المتمسك بالله وصال فرمایا۔ وہ رخصت ہوئے مگر ان کی کتابیں آج بھی شائقین علم کو دعوت نظارہ دے رہی ہیں۔

- علامہ سیوطی ایک کثیر التصانیف شخصیت ہیں Flugel نے ان کی کتابوں کی تعداد ۵۶۱ بتائی ہے۔
- براکلمان لکھتا ہے کہ ان کی تصنیفات ۴۱۵ ہیں۔
- جمیل بک، عقد الجواہر میں لکھتے ہیں کہ ان کی کتابوں کی تعداد ۵۷۶ ہیں۔
- حسن المحاضرہ نامی کتاب میں خود علامہ سیوطی نے اپنی کتابوں کی تعداد تین سو لکھی ہیں۔ علماء محققین کا کہنا ہے کہ اس کے بعد انہوں نے سو کتابیں اور لکھیں اس

طرح کل کتابیں چار سو ہوئیں۔

علامہ سیوطی کی شخصیت ہمہ گیر ہے انہوں نے ہر میدان میں شہ سواری کی ہے اور ہر موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ علم تفسیر میں علامہ سیوطی نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ بجائے خود نہایت وسیع اور عظیم تر ہیں۔

1. **ترجمان القرآن في التفسير المسند** میں علامہ سیوطی نے وہ تمام احادیث جمع فرمائی ہیں جن کا تعلق تفسیر کلام اللہ سے ہے۔ یہ کتاب لکھنے کے بعد خود اس کی تلخیص فرمائی۔
2. یہ تلخیص **الدر المنثور فی التفسیر الماثور** کے نام سے تحریر فرمائی جو ۱۳۱۴ھ میں مصر سے طبع ہو کر چھ جلدوں میں منظر عام پر آئی۔
3. **مفحات القرآن فی مبھمات القرآن** میں انہوں نے قرآن مجید کی بعض مشکل آیات سے بحث کی ہے۔
4. **لباب النقول فی اسباب النزول.** نامی کتاب میں علامہ سیوطی نے قرآن عزیز کی سورتوں کے شان نزول سے بحث کی ہے۔
5. **تفسیر الجلالین.** (نصف اول) یہ تفسیر نہایت مختصر اور مدارس اسلامیہ میں پڑھائی جانے والی نہایت مقبول ہے۔ اس کے پندرہ پاروں کی تفسیر آپ نے فرمائی ہے۔ نصف آخر پندرہ پاروں کی تفسیر علامہ جلال الدین محلی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمائی اور کمال یہ ہے کہ اس میں دونوں کا اسلوب بیان یا انشاء اور ایجاز واختصار کے اعتبار سے یکساں ہے۔
6. اس کتاب کے بعد انہوں نے ایک مبسوط کتاب بنام: **تفسیر مجمع البحرین ومطلع البدرین** لکھنی شروع کی تھی۔ مصنفات کی فہرست میں اس کتاب کا نام ضرور ملتا ہے مگر دستیاب نہیں ہو سکی۔ معلوم نہیں لکھی لکھائی غائب ہوئی یا مکمل نہ ہو سکی البتہ اہل علم کے سامنے اس کا صرف مقدمہ پہنچ سکا ہے۔ جو ''**التخبیر فی علوم التفسیر**'' کے نام سے انہوں نے ۸۷۲ھ میں لکھا تھا۔
7. **کتاب الاتقان**۔ یہ علامہ جلال الدین سیوطی کی وہ کتاب ہے جو انہوں نے امام

زرکشی کی البرھان فی علوم القرآن کے طرز پر لکھی ہے اور کتاب البرہان کے مقابلہ میں نہایت شرح وبسط لئے ہوئے ہے۔اوراپنے موضوع کے لحاظ سے تمام ماخذ کی جامع ہے۔

◆ ۸ معترك الاقران فی اعجاز القران. علامہ سیوطی کی وہ تصنیف ہے جس میں انہوں نے قرآن مقدس کا اعجاز بیان فرمایا ہے۔

یہ تو تھا شیخ جلال الدین سیوطی کی مفسرانہ خدمات کا مختصر جائزہ۔اب آیئے دیکھتے ہیں کہ آپ نے حدیث رسول ﷺ کی خدمت کرتے ہوئے کیا کیا لعل وجواہر دنیا کے سامنے بکھیرے ہیں۔

◆ ۹ جامع المسانید۔ یہ وسیع ترین کتاب آپ نے اس غرض سے لکھی کہ اس کے ذریعہ سید دوعالم ﷺ کے تمام اقوال جمع ہوں اس میں صحاح ستہ کے علاوہ دس مسانید کو یکجا فرمایا ہے۔اسی کو جمع الجوامع یا الجامع الکبیر بھی کہتے ہیں۔

◆ ۱۰ اسی کتاب کو پھر انہوں نے مختصر کیا تو اس کا نام :الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر رکھا۔

◆ ۱۱ کچھ دنوں بعد پھر اس میں کچھ اضافے کئے تو اس کا نام :زیادات الجامع الصغیر رکھا۔

علامہ سیوطی نے حدیث کے خاص خاص موضوعات پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں جو ہر ایک اپنی جگہ نہایت اہم اور جامع ہے۔اور ہمیں نظر آتا ہے کہ حضور انور ﷺ کے فضائل،خصائل اور کمالات پر علامہ سیوطی نے خصوصی توجہ دی ہے۔اور اس لحاظ سے احادیث جمع فرما کر دنیائے اسلام پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

◆ ۱۲ کفایة الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب. یہی کتاب ہے جو ''خصائص الکبری'' کے نام سے مشہور ہے اس کے اندر امام موصوف نے حضور سید عالم ﷺ کے معجزات اور خصائص کو جمع فرمایا ہے۔

علم حدیث سے لگا ہوا ایک نہایت دقیق علم نقد الحدیث کا بھی ہے۔اس موضوع اور فن پر بھی علامہ سیوطی نے اپنے رشحات قلم چھوڑے ہیں۔پہلے انہوں

نے ابن الجوزی کی کتاب الموضوعات پر:

- ۱۳ **النکت البدیعات** کے نام سے حواشی لکھے اس کے بعد اس موضوع پر مستقل تصنیف فرمائی جس کا نام:
- ۱۴ **اللالی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة** رکھا۔

علم حدیث میں کتب مذکورہ کے علاوہ ان کی مشہور کتب یہ ہیں۔

- ۱۵ **تنویر الحوالك شرح موطا مالك**
- ۱۶ **اسعاف المبطا برجال الموطا**
- ۱۷ **تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی**۔

علامہ سیوطی نے صحاح ستہ کی شرحیں بھی لکھیں ہیں۔

- ۱۸ **التوشیح علی الجامع الصحیح**۔ بخاری کی شرح ہے۔
- ۱۹ **القول الحسن فی الذب علی السنن**۔ نسائی کی شرح ہے۔
- ۲۰ **القوت المعتدی علی الجامع الترمذی**۔ ترمذی کی شرح ہے۔
- ۲۱ **زبر الربی علی المجتبی**: ابن ماجہ کی شرح ہے۔
- ۲۲ **کشف الغطاء فی شرح المؤطا**: موطا امام مالک کی شرح ہے۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے علم حدیث میں ایک ایسا مجموعہ بھی تیار فرمایا ہے جس میں سو احادیث ہیں اور ان کی ہر حدیث کو دس صحابہ کرام نے تواتر کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس عجیب وغریب بابرکت کتاب کا نام ہے:

- ۲۳ **الازهار المتناثره فی الاخبار المتواترة**: حضرت علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے جن جن علوم پر تحقیقات کی ہیں ہر ایک کے نمونے پیش کرنا تو اس مختصر مضمون میں دشوار ہے۔ تاہم یہ سمجھنا چاہئے کہ آپ نے تاریخ، سوانح طبقات المفسرین، طبقات المحدثین وغیرہ موضوعات پر بھی گراں قدر کتابیں لکھی ہیں۔ ہر دور میں ان کی علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے جس طرح اصلاح امت کے لئے انہوں نے بہت سی مختصر کتابیں لکھی ہیں انہی میں آخرت کے موضوع پر:
- ۲۴ **شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور** تحریر فرمائی جو ۱۳۰۹ھ میں قاہرہ

میں چھپی اور اس کا فارسی ترجمہ ۱۸۷۱ء میں لاہور میں طبع ہوا۔اس کی ایک تلخیص:

- ۲۵ بشری الکئیب بلقآء الحبیب بھی ہے،علامہ سیوطی نے سوالات قبر کے بارے میں ۱۷۶ شعروں پر مشتمل ایک نصیحت نامہ بھی لکھا ہے کہ جس کا نام:
- ۲۶ التثبیت فی لیلة المیت ہے۔
- ۲۷ البدو ر السافرة فی أحوال الآخرة. کے بارے میں اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ علامہ شیخ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اسے بشری الکئیب کے لئے بطور ضمیمہ تحریر فرمایا تھا۔ جو بزبان عربی ۱۳۱۱ھ میں لاہور میں بھی طبع ہو چکا ہے۔اب اس کتاب کو زاویہ پبلشر چھاپنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ الشیخ محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے کیا ہے۔

❀❀❀❀

احوالِ آخرت

رب غفور میرے عذر کو قبول فرمائے۔ یکم رجب المرجب ۱۴۲۱ھ ہی میں عزیز القدر محبی و مخلصی محمد عدنان قادری سلمہ نے مجھے حضرت مولانا حافظ عبد الکریم قادری صاحب کا گرامی نامہ دیا تھا جس میں موصوف نے عاجز سے کچھ لکھنے کے لئے فرمایا تھا۔ مگر معا بعد میں سفر پر روانہ ہو گیا۔ اور بات ٹل گئی، واپسی کے بعد پھر تقاضا ہوا اور کل شب پھر مولانا حافظ عبد الکریم صاحب قادری رضوی کے ٹیلیفون نے مجھے گویا خواب سے چونکا دیا۔ اور اب میں علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کی کتاب البدور السافرہ کے ترجمہ احوال آخرت پر چند کلمات لکھ کر اپنی آخرت سنوارنے کی سعی کر رہا ہوں۔

ہم دنیا میں گمشدہ بھولے بھٹکے لوگوں کو خوف خدا اور اعمال حسنہ پر آمادہ رکھنے کے لئے ہمیشہ کسی مہمیز کی ضرورت ہوتی ہے، کبھی کوئی خوف ہمیں موت کی ہولناکیاں یاد دلا دیتا ہے اور ہم اپنے گناہوں، برائیوں اور عیوب سے یک گونہ رک جاتے ہیں اور کبھی کوئی لالچ اور نعمت ہمیں کچھ نیکیاں کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔

حضور طبیب روحانی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے اسی لئے ہمیں جہنم کے عذاب سے ڈرایا بھی ہے اور جنت کی نعمتوں کا شوق بھی دلایا ہے۔ اور دل میں رب قدیر کا خوف پیدا کرنے کے لئے موت کی یاد تازہ کرنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔ ارشادِ عالی ہے:

أكثروا ذكرها ذم اللذات الموت۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

لذات کو توڑنے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

موت کی یاد اور اس کا تصور آخرت کا خوف پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس بے خوفی اور خدا ناترسی کے دور میں ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بار بار یہ سبق پڑھایا جائے اور غفلت کے بیابان میں بھٹکنے والوں کو نیکیوں کی طرف بلانے کی اس تدبیر کو استعمال کیا جائے۔

یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ جو شخص موت کا خوف پیدا کرنا چاہے اسے چاہئے کہ جنازوں میں زیادہ شرکت کرے مسلمان مردوں کے غسل کفن اور قبر میں اتارنے کے کاموں میں مدد کرے۔ اللہ رب العزت اس کے دل میں اپنا خوف اور آخرت کا ڈر پیدا کر دے گا۔

موت کی وادی ایک غیبی عالم ہے جس کے مفصل حالات ہمیں آقا و مولا حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں۔ یہ تمام سفر آخرت کے وہ اسٹیشن ہیں جن سے سب کو گزرنا ہے۔ دنیا کے معمولی سفر پر روانگی سے قبل ہم ہر قسم کا اہتمام اور جتن کرتے ہیں، توشہ تیار کرتے ہیں، ہر ہر منزل پر آرام و آرائش کا بندوبست کرتے ہیں۔ ہوٹل کا انتظام، سواریوں کا انتظام، مددگاروں کا انتظام اور پورے سفر کے لئے سفر خرچ لئے بغیر تو سفر کا تصور بھی نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ سب جتن ہم دنیا میں ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک کے لئے کرتے ہیں تو کیا ایک لامتناہی سفر جس کی آخری منزل جنت یا دوزخ ہوتی ہے اس کے لئے اہتمام ضروری نہیں؟

قابل غور بات ہے اس لئے بزرگان سلف نے اس موضوع پر بھی توجہ دی ہے اور مسلمانوں کی ہدایت کے لئے کتابیں تیار کی ہیں۔ البدور السافرۃ بھی اسی موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب ہے جو ایک عالم محقق محدث فقیر اور عارف باللہ کے قلم نور فشان سے نکلی ہوئی تحریر ہے جس کے اندر مردوں کے قبروں سے باہر نکلنے کا بیان بھی ہے۔ اور حشر کے میدان میں پہنچنے اور وہاں کی ہولناکیوں سے گزرنے کے مناظر بھی۔

صور پھونکے جانے کے وقت انس و جان کا کیا حال ہوگا وہ مناظر بھی لکھے گئے ہیں اور اپنے اپنے اعمال نامے کے ساتھ ہمیں آپ کو رب غفور کے حضور کس طرح پیش ہونا ہوگا۔ اور پھر حساب و کتاب کے جانگسل مراحل جہاں محض حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ کبریٰ اور ان کے بعد انبیاء و اولیاء کی سفارش ہی ہم مسلمانوں کا سب سے بڑا وسیلہ ہوں گے ان کا بیان ہے۔

❀❀❀❀

رئیس التحریر حضرت علامہ شیخ محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی

دنیا میں رہ کر آخرت کی کاشتکاری کرنے والوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ انگنت بندگان خدا ہیں جو اسی روئے زمین پر محض رضائے الٰہی کے لئے جیتے ہیں اور ان کی روز وشب کی تقویم صرف دین کی خدمت میں تحریر ہوتی ہے۔ان تمام بندگان خدا میں علماء دین وہ طبقہ ہے جن کے فضائل ومناقب خود سرور کائنات سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائے ہیں۔روئے زمین پر علماء ہی وہ مبارک گروہ ہے جن سے علم دین، احکام شرع اور خدائی قوانین کا نفاذ ہوتا ہے۔مسلم بادشاہ اور امراء وسلاطین بھی علماء کے محتاج ہیں ان پر بھی علماء اسلام کی اطاعت واجب ہے۔قرآن مجید میں جہاں اللہ کی اطاعت، اللہ کے رسول کی اطاعت کے ساتھ اولی الامر کی اطاعت کا حکم آیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ‌ۚ

(پ۵،النساء،آیت۵۹)

"اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔"

اس آیت کے بارے میں علامہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری تحریر فرماتے ہیں:

المراد من أولی الامر،العلماء فی اصح الاقوال لأن الملوك يجب عليهم طاعة العلماء ولا ينعكس۔ (تفسیر کبیر،ج۱،ص۲۷۴)

"اولوالامر سے مراد، صحیح ترین اقوال میں علماء ہیں اس لئے کہ بادشاہوں پر علماء کی فرمان برداری واجب ہے اس کے برعکس نہیں۔"

جامع مسجد دمشق (ملک شام) میں ایک شخص حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں مدینہ منورہ سے آپ کے پاس ایک حدیث شریف کو سننے آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں۔ میں کسی اور کام کے لئے نہیں آیا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالب علم کی اس خوشنودی کے لئے فرشتے اپنے بازو (پر) بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لئے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی میں مچھلیاں سب دعا کرتی ہیں اور یقیناً عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر اور:

و ان العلماء ورثة الانبياء۔

اور بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور نبیوں نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا انہوں نے صرف علم وراثت میں چھوڑا ہے۔ تو جس نے علم حاصل کرلیا اس نے پورا حصہ پالیا۔ (اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور دارمی وغیرہ نے روایت کیا)

شیخ محقق علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

''عالم کی درستگی علماء کے ذریعہ ہے۔'' (اشعۃ اللمعات)

ہمارے انہی ربانی علماء میں شیخ القرآن والحدیث حضرت محقق عصر علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی نوری مدظلہ العالی ہیں جن سے پاکستان کی سرزمین پر اللہ تعالیٰ اسلام اور سنیت کی نمایاں خدمات لے رہا ہے۔ رب قدیر نے ان کے وقت اور جولانیٔ قلم میں اتنی برکت عطا فرمائی ہے کہ ایک مکمل اکیڈمی کا کام ان کی اکیلی ذات سے انجام پا رہا ہے۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اور صدر الشریعۃ مفتی امجد علی اعظمی علیہما الرحمۃ کے فیضان علمی و روحانی سے جس طرح ہندوستان کی سرزمین پر حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مبارکپوری، (بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ۔ انڈیا) کا ابر کرم پورے ملک ہی نہیں باہر کی دنیا تک لوگوں کو سیراب و شاداب کر رہا ہے اسی طرح محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب لائلپوری علیہ الرحمۃ کے سوز تنفس سے انگنت قلوب میں علم و فضل اور عرفان کی شمعیں روشن ہوئیں بالخصوص آپ کی ذات سے علم حدیث

کو پاکستان میں بے حد فروغ ہوا اور اس درسگاہ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام لائل پور (فیصل آباد) سے اجلہ علماء وشیوخ الحدیث اور فقہاء پیدا ہوئے انہی جواہر گرانمایہ میں سے حضرت اویسی صاحب قبلہ بھی ہیں۔ مولا کریم ان کی عمر شریف اور کارہائے دینیہ میں بیحد ترقی اور برکت عطا فرمائے۔ آپ نے اپنی محنت سے علماء وسلف کی یاد تازہ کردی ہے۔ شہنشاہ قلم ہیں، سلطان المصنفین والمؤلفین والمترجمین ہیں۔ فقیر ان کے کام کی وسعت سن سن کر ہی خوش ہوتا رہتا ہے۔ سنا ہے انہوں نے اب تک جو کتابیں تحریر فرمائی ہیں ان کی تعداد چار ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ **اللھم زد فزد۔**

زیر نظر کتاب **البدور السافرہ** کا ترجمہ بھی حضرت ہی کے نوک قلم سے برآمد ہوا ہے۔ مولا کریم حضرت کے فیوض علمی وروحانی کو مزید وسعت عطا فرمائے اور ان کی امثال پیدا فرما کر ساری دنیا کو علم کے انوار سے بھر دے۔ آپ نے اپنے قلم سے یوں تو ہزارہا صفحات تحریر فرمائے ہیں۔ مگر اب قارئین کرام کے سامنے ادارہ زاویہ پبلشرز شیخ الاسلام خاتم الحفاظ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب **البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ** کا اردو ترجمہ نذر محبت کے طور پر قلم برداشتہ علامہ اویسی قبلہ کی بارگاہ میں ایک منظوم نذرانہ حاضر ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

منظوم نذرانہ عقیدت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے

یہ فیضِ شاہ ابو الفضل ہے کہ فیض احمد
علومِ دینِ محمد ﷺ کا ایک دریا ہے

جہادِ علم میں لشکر کا کام کرتا ہے
وہ رزمگاہِ عمل میں اگرچہ تنہا ہے

لکھی ہیں دین کی حمات میں جو کتابیں بھی
یہ ان کے جذبۂ اخلاص کا تقاضا ہے

وہ پیارے آقا ﷺ کی الفت کے اک منادی ہیں
ہر ایک سنی دل وجاں سے ان کا شیدا ہے

خدا کے پیارے ہیں وہ مصطفیٰ ﷺ کے پیارے ہیں
رضا و صدر شریعت کا ان پہ سایہ ہے

یہ ان کے کام کی برکت بھی اک کرامت ہے
کہ میرے داتا و خواجہ سے ان کا رشتہ ہے

صلاحیت اسے دیتا ہے مصطفیٰ ﷺ کے طفیل سے
خدا کسی سے اگر کام اپنا لیتا ہے

لکھیں ہزاروں کتب اور رسائلِ دینی
اویسی خامہ رواں مثلِ موجِ دریا ہے

جو کارہائے نمایاں انہوں نے کر ڈالے
مخالفین ہیں مبہوت ان پہ سکتہ ہے

فیوضِ فیض میں مولا مزید برکت دے
زمانہ آج کا لوح و قلم کا شیدا ہے

طفیلِ غوث لے اس بدر سے بھی دین کا کام
جونیک نام ہے لیکن بڑا نکما ہے

❀❀❀❀

موت کے بعد

ازقلم: علامہ بدرالقادری مدظلہ العالی

اک جہاں ملتا ہے انسان کو جدا موت کے بعد
سامنے ہوگی جزا یا کہ سزا موت کے بعد

غیب جو آج ہے کل بن کے شہود آئے گا
تھا جو دنیا میں لگا ہوا سے چھپا موت کے بعد

قبر اک مرحلہ سخت ہے ہر اک کے لئے
برزخی دور کا ماحول نیا موت کے بعد

جس کو بن دیکھے ہوئے مانا تھا وہ سامنے ہے
پردۂ غیب جو یک لخت ہٹا موت کے بعد

سانپ بچھو ہیں کہیں اور کہیں پھول کی سیج
کفر وایماں کا سبھی بھید کھلا موت کے بعد

کہیں فردوس کا گلشن ہے کہیں نار جحیم
عالم قبر کا پردہ جو اٹھا موت کے بعد

راز سب سرور کونین نے کر ڈالا ہے فاش
قبر میں ہونا ہے جو حال ترا موت کے بعد

تخت پہ تاج پہ دولت پہ گماں کیا کرنا
قبر میں لیٹیں گے سب شاہ و گدا موت کے بعد

خلد ہے ایک کا گھر اک کا ٹھکانہ ہے نار
ہیں جدا اہلِ وفا، اہل جفا، موت کے بعد

رہ برائی سے جدا اور بروں سے بھی الگ
کر بھلا دنیا میں ہو تیرا بھلا موت کے بعد

پختہ رہ دین میں تعظیم نبی دل میں رکھ
یہ اہم فرض ہے بخشش کی بنا موت کے بعد

نفس کے مکر سے بچ دل کو عبادت میں لگا
سامنے آئے گا سب تیرا کیا موت کے بعد

فرض ہیں پانچ نمازیں تو انہیں قائم رکھ
مرتبہ دیکھے گا تو ان کا بڑا موت کے بعد

پڑھ نمازیں دے زکوٰۃ اور ادا کر روزے
حج بھی کر پائے گا ہر ایک کا صلہ موت کے بعد

طاعت و صدقے یہ قندیل ہیں مرقد کے لئے
روشنی پائے گا ان کی سدا موت کے بعد

رب کے حق، بندوں کے حق ٹھیک سے سب کرنا ادا
جو یہاں کر لے، اسے اجر ملا موت کے بعد

کسی پیاسے کو پلا اور کسی بھوکے کو کھلا
نعمتِ خلد کھلائے گا خدا موت کے بعد

اپنے آقا پہ پڑھ تو خوب درود اور سلام
جو پڑھے اس کا ہر ایک کام بنا موت کے بعد

رہ برائی سے الگ اور بروں سے بھی جدا
کر بھلا دہر میں ہو تیرا بھلا موت کے بعد

خوفِ رب دل میں لئے جس نے گزاری ہے حیات
امن میں ہوگا وہی عبد خدا موت کے بعد

حق کے عرفان کے سرشاروں کا اور عالم ہے
ملتا ہے طور نیا جلوہ نیا موت کے بعد

حق کا شیدائی تو اس شوق میں مرجاتا ہے
زیست کی قید گئی قرب ملا موت کے بعد

نیکیاں قبر میں سب نور کی صورت ہوں گی
دل عبادت میں لگا دیکھ مزا موت کے بعد

ہے یہی دار عمل سنتِ سرکار ﷺ پہ چل
عیش ملنا ہے تجھے بیش بہا موت کے بعد

قبر میں حشر میں ہر جا تو وہی ہوں گے
سرورِ دیں نے بتایا ہے پتہ موت کے بعد

عمر جو کاٹے مشقت میں فقط دیں کے لئے
ہوگا راحت میں وہ دیندار گدا موت کے بعد

ان کے جو ہوں گے جمع ہوں گے انہی کے در پر
مصطفیٰ ﷺ دیں گے غلاموں کو ندا موت کے بعد

اس شہِ خوباں کے دیدار کی لذت کا اسیر
گویا اک قید سے وہ سویا کیا موت کے بعد

دہر میں ان کی محبت سے جو بیدار رہا
قبر میں چین سے وہ سویا کیا موت کے بعد

عمر بھر ان کا جو مشتاق بنا جیتا رہا
طیبہ رخ چین سے وہ لیٹا رہا موت کے بعد

ان کے عشاق کے مرقد تو ہیں سینائے جمال
جلوہ دکھلاتے ہیں محبوبِ خدا موت کے بعد

کتنا خوش بخت ہے مومن کہ اسے ہوگا نصیب
جلوۂ پاک حبیب دوسرا موت کے بعد

❀❀❀❀

زندگی اصل تو مر کر ہی شروع ہوتی ہے
کفر کہتا ہے کہ ہوگا بھلا؟ موت کے بعد

کافر و مشرک و بے دین ہر اک کی خاطر
نار دوزخ کا دہانہ ہے کھلا موت کے بعد

گرز لوہے کے جہنم کی بھڑکتی آتش
منتظر ہے تیری غدارِ خدا موت کے بعد

اسی دنیا کو سمجھ رکھا تھا تو نے جنت
سرکشی کی تجھے اب ہو گی سزا موت کے بعد

آخرت اور قیامت کا اڑاتا تھا مذاق
اپنی بکواس کی اب جھیل سزا موت کے بعد

باغیٔ دین بنٗ پھوٹی ہے قسمت تیری
تو نے اپنے لئے کیا بدلہ چنا موت کے بعد

چند سکوں پہ بکے دشمنِ دیں کے ہاتھوں
اور ہمیشہ کے لئے قہر لیا، موت کے بعد

کافر و مشرک و بددیں کی سزاؤں کے لئے
کھولتا آگ کا دریا ہے بڑا موت کے بعد

دیکھ کر اُخریٰ میں ایمان کی قدر و قیمت
تکتا ہے بھیگی ہوئی بلی بنا موت کے بعد

زندگی بھر تو مسلمانوں کو ایذائیں دیں
چکھنا ہے اب تجھے دوزخ کا مزا موت کے بعد

گالیاں دیتا تھا اللہ کے محبوبوں کو
خوب اتراتا اب آ کے پھنسا موت کے بعد

ان کے فرمان پہ کل تو نے کچھ دھیان دیا
دیتا پھرتا ہے کسے آج صدا؟ موت کے بعد

رب کے محبوب کے دشمن پہ خدا کی لعنت
سانس رکتے ہی جہنم میں گیا موت کے بعد

فرصتیں دیتا ہے اللہ ہر اک مجرم کو
مرتے ہی ہوگی شروع اس کی سزا موت کے بعد

❀❀❀❀

کم نصیبہ ہیں مسلمانوں میں بھی کچھ ایسے
جن کے جرموں کی انہیں ہوگی سزا موت کے بعد

جو نمازیں نہ پڑھے اور خدا سے نہ ڈرے
پائے گا اپنے خطا کی وہ سزا موت کے بعد

زانی بدکار، شرابی ہو کہ خائن ڈاکو
سب نے اپنے لئے خود لی ہے سزا موت کے بعد

قاتل و بدعتی یا ماں کو دیکھ کر جو ایذائیں دے
ہوتا ہے ایسوں کا انجام برا موت کے بعد

کذب و چغلی ہو کہ ہو فعلِ حرام اور گناہ
سانپ بچھو ہے یہ ہر ایک خطا موت کے بعد

آج ہی کر میرے بھائی تو گنہ سے توبہ
تیری ڈھل جائے گی ہر ایک خطا موت کے بعد

یا خدا ہم سے گنہ گاروں کو ہر منزل پر
نصرتِ شافعِ محشر ہو عطا موت کے بعد

❀❀❀❀

یا خدا عشق کی وہ شمع مرے دل میں جلا
قبر میں مجھ کو ملے جس کی ضیاء موت کے بعد

اے ردا پوش نبی ﷺ! عیب چھپانا میرے
جب کھلے نامۂ اعمال مرا موت کے بعد

قبر میں، حشر میں، پل پر، میرے میزان کے پاس
تیری ہی آس ہے اے صلِ علیٰ! موت کے بعد

مجھ کو دنیا میں حوادث سے بچانے والے
ہر جگہ ناؤ مری پار لگا موت کے بعد

اس جہاں میں بھی تو ہی آ کے مرے عیب چھپا
اے میرے سید و سرور کی ردا موت کے بعد

آج سرکار کی جی بھر کے زیارت کرلوں
قبر میں قدموں میں پہ ہوجاؤں فدا موت کے بعد

میرے مرقد میں مدینے کا دریچہ کھل جائے
کریں اپنا وہ کوئی نور عطا موت کے بعد

دوریاں دور ہوں ہم شرف حضوری پائیں
زیست وہ بخشے اے صل علی موت کے بعد

زندگی میں بھی ہدایت ہی مرا پیشہ تھا
جلنے دینا مرے مرقد پہ دیا موت کے بعد

اپنا تو سارا بھرم ان کی شفاعت پر ہے
کون کام آئے بھلا ان کے سوا موت کے بعد

بخشش اے رب کریم! اپنے نبی کے صدقے
بدر عاصی کا بھی ہوجائے بھلا موت کے بعد

❀❀❀❀

﴿گلدستۂ تقاریظ﴾

گلدستۂ تقاریظ مع علماء کرام ومشائخ عظام کے اسماء گرامی

(۱)مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی ریاض الدین صاحب قادری علیہ الرحمۃ
(۲)استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد جمیل احمد صاحب مدظلہ العالی
(۳)فخر اہل سنت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب علیہ الرحمۃ
(۴)مفکر اسلام حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی
(۵)محافظ اہل سنت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالی
(۶)مناظر اسلام حضرت علامہ ضیاءاللہ قادری صاحب علیہ الرحمۃ
(۷)استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالرزاق بھترالوی حطاروی صاحب مدظلہ العالی
(۸)مفتی اعظم سندھ حضرت علامہ مفتی ابوحماد احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی
(۹)ادیب عصر حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری مدظلہ العالی
(۱۰)محقق دوراں حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی صاحب مدظلہ العالی
(۱۱)فاضل جلیل پروفیسر غلام عباس قادری الازہری صاحب مدظلہ العالی
(۱۲)ادیب شہیر حضرت علامہ مفتی محمد محب اللہ نوری صاحب مدظلہ العالی
(۱۳)محقق دوراں علامہ سید زین العابدین شاہ راشدی مدظلہ العالی
(۱۴)پیر طریقت ڈاکٹر فرید الدین قادری مدظلہ العالی
(۱۵)فاضل ذیشان علامہ مفتی محمد عطاءاللہ نعیمی صاحب مدظلہ العالی

❀❀❀❀

تقریظ

مفسر قرآن، محدث وقت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ریاض الدین قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
(جامعہ غوثیہ معینیہ رضویہ ریاض الاسلام فیض آباد شریف اٹک)

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على سيد الانبياء محمدن المصطفى وعلى آله المجتبى واصحابه وعباده الذين اصطفى امابعد! فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ (پ۳۰، سورۃ اللیل، آیت۱۳)

اور ہمارے حضور اکرم ﷺ کو رب کریم نے ہی ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ (پ۳۰، الضحیٰ، آیت۴)

اور نسل آدم کو فرمایا:

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ (پ۳۰، الاعلیٰ، آیت ۱۷)

اور نبی کریم ﷺ سے فیض یاب ہونے والے حضرات قدسی صفات کا جہاد کی تیاریوں میں مصروف ہونے کے باوجود آقائے کریم ﷺ کی ظاہری موجودگی میں یہ مبارک وظیفہ تھا کہ: لا عيش لا عيش الأخة۔ آخرت میں ہی پیش آنے والے ہیبت ناک واقعات کا بیان قرآن مجید میں اس طرح فرمایا گیا ہے:

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ (پ۲۶، سورۃ ق، آیت ۳۰)

''جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر چکی ہے وہ کہے گی کیا کچھ اور زیادہ بھی ہے۔''

اسی جگہ تفسیر ابن کثیر کے اردو کے الفاظ یہ ہیں: ''چونکہ اللہ تعالیٰ کا جہنم سے وعدہ ہے کہ وہ اسے پر کردے گا اس لئے قیامت کے دن جو جنات اور انسان اس کے قابل ہوں گے انہیں اس میں ڈالا جائے گا اور اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ اب تو تُو پر ہوگی وہ کہے گی

کہ اگر کچھ اور گناہ گار باقی ہوں تو انہیں بھی مجھ میں ڈال دو۔

بخاری کی حدیث میں ہے کہ جہنم میں گناہ گار ڈالے جائیں گے اور وہ زیادتی طلب کرتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) اپنا قدم اس میں رکھے گا تو وہ کہے گی بس بس!

صحیح بخاری ہی میں ہے کہ جنت و دوزخ میں ایک مرتبہ گفتگو ہوئی جہنم نے کہا میں ہر متکبر، جبار کے لئے مقرر کی گئی ہوں، جنت نے کہا: مجھ میں کمزور اور وہ لوگ جو دنیا میں ذی عزت نہ سمجھے جاتے تھے داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا اس رحمت کے ساتھ نوازوں گا اور جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیرے ساتھ جسے چاہوں گا عذاب کروں گا، تم دونوں بالکل بھر جاؤ گی۔

مشکوٰۃ شریف ''باب الحوض والشفاعۃ'' میں بخاری و مسلم دونوں کی روات جسکا ترجمہ بطور خلاصہ یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ مؤمنین قیامت کے دن روکے جائیں گے یہاں تک کہ سخت غمگین ہوں گے تو کہیں گے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفیع لاتے ہیں کہ وہ کہیں اس جگہ سے راحت دے۔ چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو جائیں گے عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا، آپ کو جنت میں رکھا، آپ کو فرشتوں سے سجدہ کروایا آپ کو ہر چیز کے نام بتائے: اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت فرمایئے کہ وہ ہم کو اس جگہ سے نجات دے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس مقام میں نہیں ہوں اور وہ اپنی وہ خطا یاد کریں گے جو انہوں نے کی تھی (یعنی درخت سے کھانا جس سے انہیں منع کیا گیا تھا) لیکن تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین والے کفار کی طرف بھیجا تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں تمہارے اس مقام میں نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے جو ان سے ہوئی (یعنی اپنے رب سے بغیر جانے سوال کرنا) لیکن اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ فرمایا: تو وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ بھی وہی جواب دیں گے اور خلاف واقعہ باتیں یاد فرمائیں گے۔ لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جنہیں اللہ تعالیٰ

نے تورات بخشی اور ان سے کلام فرمایا اور انہیں مشورہ کے لئے قرب بخشا، فرمایا: تو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی وہی پہلا جواب دے کر اپنی کی ہوئی خطا یاد کریں گے (یعنی ایک قبطی کا قتل) لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، جو اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے رسول، اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے آپ (بھی) فرمائیں گے میں تمہارے اس مقام کا نہیں۔ لیکن تم حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ (اللہ تعالیٰ کے) وہ (خاص) بندے جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان کے (امت کے) گنہگاروں کے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے، فرمایا: تو سب میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب کے پاس اس کے مقرر گھر میں (شفاعت کی جگہ) حاضری کی اجازت مانگوں گا، مجھے اجازت دی جائے گی تو جب میں رب کو دیکھوں گا تو فوراً سجدہ کروں گا۔ پھر جتنا ا رچاہے گا مجھے سجدے میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا: اے محبوب! سر کو اٹھایئے اور فرمایئے۔ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی، مانگئے آپ کو عطا ہوگی۔ فرمایا: تو میں اپنا سر ٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کی وہ حمد وثناء کروں گا جو وہ مجھے تعلیم فرمائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرمائی جائے گی۔ میں وہاں سے چلوں گا تو انہیں آگ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری اور تیسری بار بھی پہلے کی طرح سجدہ ریزی وغیرہ ساری کاروائی اور پھر دونوں بار امتیوں کو جنت میں داخل فرمانے کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا کہ:

وأدخلهم الجنة حتى مايبقى فى النار الامن قد حبسه القرآن۔

''میں انہیں جنت میں داخل کروں گا حتیٰ کہ آگ میں صرف وہی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا۔''

یعنی جن کے متعلق قرآن کریم میں ''خلدین فیها ابدا'' آیا ہے۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

بخاری ومسلم کی دوسری روایت ''مشکوۃ'' ہی میں ہے کہ جس کا حاصل یہ ہے کہ میر

ے رب "یا امتی یا امتی" فرمانے پر ارشاد ہوگا کہ:

"انطلق فاخرج من کان فی قلبه ادنی ادنی مثقال حبة خردلة من ایمان فاخرجه من النار"

یعنی میں عرض کروں گا یارب میری امت، میری امت، تو فرمان ہوگا آپ جائیں اور جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کمتر ایمان ہو اسے بھی نکال لائیں، اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب دوسرے اہل کرم انبیاء علیہم السلام شفاعت کی بھیک مانگنے والوں کو "لست لها" فرما کر انکار کریں گے اور اولاد آدم تھکی ہاری آستانہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچے گی تو آپ "انا لها" فرماتے ہوئے ان کی دلجوئی فرمائیں گے۔

ارشاد گرامی کا معنی یہ ہے کہ یہ کام باذن الٰہی میں نے ہی بخوبی انجام دینا ہے اور "أنا اول شافع و مشفع لا فخر" میں بھی اسی معنی کی تائید ہے اور بہت مزے کی بات یہ ہے کہ اس روز اپنی شان کے لائق رب تعالیٰ ہر ایک کے سامنے ہوگا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک توحید کے سب سے بڑے داعی یہ نہ فرمائیں گے کہ "اذهبو ا الی الله" بلکہ ان میں سے ہر ایک ذیشان کی زبان پر یہ ارشاد ہوگا:

"نفسی نفسی اذهبوا الی غیری۔"

برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہیں گے اور نبی اذهبو الی غیری
میرے حضور کے لب پر انا لها ہوگا
خدا شاہد کے روز حشر کا کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے

(ذوقِ نعت)

گزشتہ روایتوں کا مضمون ساتھ ملانے سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا کے خاتمے سے لے کر بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے تک ہے جس جس مشکل تر مرحلے کا ذکر، خاتم المحدثین، امام المفسرین، حضرت العلامہ شیخ جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز نے اپنی زیرِ نظر تصنیف لطیف میں فرمایا ہے اس کے ہر موڑ پر غمزدوں کی پشت پناہی اور مشکل

کشائی کی ساری کاروائی حبیب کبریاء، ہم بے کسوں کے آقا و مولی سیدنا محمد مصطفی ﷺ کی مرہونِ منت ہے۔ اشرف المخلوقات میں سے اس سلسلہ کے محتاج الیہ اور رونے والوں کو ہنسانے والے صرف اور صرف آپ ہی دکھائی دیتے ہیں اور اسی پر روشنی ڈالتے ہوئے اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

(حدائق بخشش)

اور اس کے ساتھ ہی بزم محشر کے منعقد ہونے کا راز بھی سب پر فاش ہو جائے گا جس کی نشاندہی یوں کی گئی ہے کہ:

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

آخر میں ہم مجاہد ملت مخلص فی اللہ عزیز حضرت مولانا محمد عبدالکریم قادری رضوی سلمہ ربہ القوی اور ان کے تمام رفقاء کار کے حق میں دعا گو ہیں جنہوں نے عرصہ سے اشاعت دین متین کا عظیم ترین سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور بحمدہ تعالیٰ و بکرم رسولہ الکریم مختلف مضامین پر مشتمل خوبصورت متعدد نئے کتابچوں:

1. کمانے اور سوال کرنے کے احکام
2. اصلی اور نقلی پیر میں فرق
3. مطالعہ کی اہمیت
4. وسیلہ کیا ہے؟
5. اکابر دیوبند کے کرتوت کے علاوہ دنیائے اسلام کے مایۂ ناز نامور اور عظیم تر مفسر و محدث اور سینکڑوں عظیم الشان کتب کے مصنف حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ القوی کی زیر نظر تالیف سے پہلے موصوف کے حالات زندگی سمیت آپ کی شہرہ آفاق کتاب شرح الصدور مترجم مفتی اہل سنت حضرت علامہ سید شجاعت علی صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں جس پر

وہ بجا طور پر ہدیہ تبرک کے مستحق ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی ہر نیک سعی کو درجۂ قبولیت سے نوازے اور زیرِ نظر کتاب ''البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ'' مترجم از فیض مجسم حضرت علامہ الحاج مفتی محمد فیض احمد صاحب اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی کو بھی حسن آراستگی سے پیراستہ فرما کر زیورِ قبولیت سے نوازے۔

امید واثق ہے کہ ''احوالِ آخرت'' پر حضرت فیض ملت نظرِ ثانی فرما چکے ہوں گے اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو سکا ہو تو عزیز محمد عبدالکریم صاحب و دیگر احباب کو میرا مشورہ ہے کہ وہ حضرت کو ضرور نظرِ ثانی فرمانے کی زحمت دیں تا کہ یہ نادر اور عمدہ کتاب ہر لحاظ سے لاجواب بن کر منظرِ عام پر آئے۔ روایات کا اختلاف فنِ حدیث کی معروف اصطلاحات سے ہے اور تطبیق کے راستے سب پر واضح ہیں۔ میری صحت اگر مجھے اجازت دیتی تو اس کام کی تکلیف میں حضرت صاحب کو نہ دیتا۔ لیکن میں عرصہ سے علیل ہوں۔ اسی وجہ سے جواب ارسال کرنے میں بہت زیادہ تاخیر ہوئی۔ (اللہ تعالیٰ معاف فرمائے) حضرت علامہ چونکہ دنیائے اہلِ سنت کے صاحبِ تصانیف کثیرہ نہایت ہی مایۂ ناز نامور اور مشہور تر مصنف ہیں اس لئے میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں آپ کی بے شمار مصروفیات کے باوجود اس کتاب پر نظرِ ثانی کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔

وما ارید الا الاصلاح۔

اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے ہر شخص کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

راقم الحروف

مجسمۂ خطا

فقیر ابوالنصر محمد ریاض الدین

قادری چشتی، نقشبندی، سہروردی

(خادم آستانہ قدسیہ لنگر شریف)

❀❀❀❀

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد جمیل احمد نعیمی صاحب مدظلہ العالی

(ناظم تعلیمات جامعہ نعیمیہ کراچی وخطیب سبز مسجد صرافہ بازار کراچی)

اسلام کے اساسی اور بنیادی عقائد میں ایک اہم عقیدہ مسلمانوں کے لئے عقیدہ آخرت بھی ہے۔ یعنی اس فانی اور عارضی زندگی کے بعد کی دنیا میں اپنے اچھے اور برے اعمال کی سزا اور جزا ملتی ہے۔ یعنی یہ عقیدہ اور نظریہ جتنا مضبوط اور مستحکم ہوگا اتنا ہی انسان میں اچھے اعمال کی محبت اور برے اعمال سے نفرت کا جذبہ پیدا ہوگا اس کو یوں کہیے: کہ جب انسان کو اس بات کا کامل یقین ہو جائے کہ مجھے چند روزہ زندگی کے بعد اپنے خالق ومالک حقیقی کی بارگاہ عظمت پناہ میں حاضر ہونا ہے نیز یہ کہ حقیقی اور پر مسرت زندگی سے لطف اندوز ہونا ہے اور یہ کہ میرا کوئی اچھا یا برا عمل میرے خالق ومالک کے علم ونظر سے پوشیدہ نہیں کیونکہ وہ عالم الغیب والشهادة اور اس کی شان انه عليم بذات الصدور ہے۔ یعنی ہر پوشیدہ اور غیر پوشیدہ کے علاوہ دلوں کے بھیدوں سے بھی واقف وباخبر ہے۔ تو پھر بندہ کیسے اپنے مالک ومولیٰ کی نافرمانی کر سکتا ہے۔ لہٰذا یہی وہ آخرت کی جوابدہی کی حکمت وفلسفہ ہے جس کو نہ صرف قرآن عظیم کی متعدد آیات طیبہ میں بیان کیا گیا ہے بلکہ حضور اکرم ﷺ نے بہت سی احادیث مبارکہ میں بیان فرمایا نیز ہر دور اور ہر زمانے میں علمائے اسلام نے سزا وجزاء حساب وکتاب حشر ونشر کے عنوان پر رسائل وکتب تحریر فرمائی ہیں انہی کتب میں سے حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کی کتاب ''البدور السافرة فی احوال الآخرة'' بھی ہے جس کو موصوف نے بڑی محنت وجانفشانی سے تحریر فرما کر حضور اکرم ﷺ کی امت کے سفر آخرت کے لئے زادِ راہ مہیا فرمایا۔

❀❀❀❀

مصنف کے مختصر حالات زندگی

مفسر کبیر محدث شہیر علم معانی اورعلم بدیع کے بے نظیر ادیب حضرت علامہ جلال الدین سیوطی کی پیدائش ۸۴۹ھ میں ہوئی اور وفات ۹۱۱ھ میں ہوئی۔ ۲۲ سال کی عمر میں مسند درس وافتاء کو زینت بخشی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے عشق ومحبت کی برکت سے مندرجہ ذیل سات علوم وفنون میں تبحر بخشا وہ علوم یہ تھے:

علم التفسیر، علم الحدیث، علم الفقه، علم البلاغة، علم النحو، علم الصرف اور لغت نیز یہ کہ آپ نے شام وحجاز مغرب کے علاوہ بھی بعض دیگر ممالک کی سیر وسیاحت فرمائی۔ اس طرح علامہ موصوف نہ صرف کتابی علوم کے ماہر تھے بلکہ تجرباتی اور مشاہداتی امور پر بھی دسترس رکھتے تھے۔

❀❀❀❀

مترجم کے مختصر حالات

فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد صاحب اویسی اپنے وقت کے نہ صرف بہت بڑے مفسر و محدث اور مناظر اسلام ہیں بلکہ بہت بڑے عاشق رسول ﷺ بھی ہے آپ کا قلم گوہر رقم تقدیس الوہیت، عظمت رسالت، شان صحابہ و اہل بیت اور اب اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سلسلے میں ہمیشہ جاری و ساری رہتا ہے۔ فخر و غناء میں بلا مبالغہ شانِ جنید و بایزید کے امین نظر آتے ہیں تو تصنیف و تالیف اور ترجمہ میں محدث بریلوی امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اور بحر العلوم علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ کے جانشین نظر آتے ہیں۔ آپ صاحب تصانیف کثیرہ و مفیدہ ہیں جن کی تعداد رسائل اور ضخیم کتب کی شکل میں تین ہزار سے زائد ہوچکی ہیں اور نیز یہ سلسلہ ابھی جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور انور مجسم ﷺ کے صدقہ حضرت موصوف کے ظل عاطفت کو اہل سنت کے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

آپ کی ولادت ۱۹۳۲ء میں حامد آباد ضلع رحیم یار خان (بہاولپور ڈویژن) میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد مکرم سے پائی۔ حفظ القرآن کی سعادت حافظ سراج احمد صاحب اور دیگر حفاظ کرام سے پائی۔ فارسی حکیم مولانا اللہ بخش صاحب سے پڑھی اور علوم عربیہ کی تعلیم حضرت مولانا خورشید احمد صاحب فیضی ☆ مولانا عبد الکریم صاحب اور سراج الفقہاء، مولانا سراج احمد صاحب جیسی ہستیوں سے پائی۔ بعدہ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام لائلپور (فیصل آباد) میں زینت المحدثین، رئیس المفسرین حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد صاحب لائلپوری محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ سے درس حدیث لیا، اور ۱۹۵۲ء میں سند فراغ حاصل فرما کہ آج تک درس و تدریس اور تصنیف و تالیف نیز بار بار حاضری حرمین شریفین کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ مولیٰ کریم اپنے حبیب پاک

صاحب لولاک ﷺ کے صدقے حضرت موصوف کو صحت وعافیت اور سلامتی ایمان کے ساتھ تادیر قائم ودائم رکھتے ہوئے مذہب مہذب مذہب اہل سنت کی زیادہ سے زیادہ خدمات سرانجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائے۔(آمین!)

ادھر اس کتاب کی اشاعت پر عزیزم محترم محمد احمد قادری اور حافظ عبد الکریم قادری اور زاویہ پبلشرز کے تمام رفقاء کار کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ ان حضرات کو علمائے اہل سنت کے قدیم علمی جواہر پارے شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین بجاہ حبیب الامین ﷺ۔

جمیل احمد نعیمی صاحب

(استاذ الحدیث وناظم تعلیمات دار العلوم نعیمیہ کراچی)

❀❀❀❀

تقریظ

ادیب اہل سنت، رئیس التحریر، استاذ العلماء

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ

(شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علٰی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ أما بعد!

پیش نظر کتاب علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک تصنیف ''البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ'' کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ موجودہ دور کے کثیر التصانیف عالم باعمل، حضرت شیخ القرآن والحدیث مولانا علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمۃ مہتمم جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور نے کیا ہے۔ حضرت کی تصانیف کی تعداد دو ہزار سے تجاوز ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوقات عزیزہ اور علم وقلم میں بڑی برکت رکھی ہے۔ ہر سال دورۂ قرآن بھی پڑھاتے ہیں۔ حدیث شریف اور علوم دینیہ بھی پڑھاتے ہیں۔ ہر سال رمضان شریف میں عمرہ ادا کرتے ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری بھی دیتے ہیں اور اعتکاف کی سعادت سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ خطیب شہیر اور زبردست مناظر بھی ہیں اس کے باوجود ان کا راہوار قلم اتنا تیز رفتار ہے کہ ان کی تصانیف، تالیفات اور تراجم کی تعداد کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ ایک جماعت کا کارنامہ ہے۔ علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کی تفسیر روح البیان کا اردو ترجمہ فیوض الرحمٰن پندرہ جلدوں میں، حدائق بخشش کی پچیس جلدوں میں شرح اور دیگر تصانیف کی فہرست پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تصنیف و تالیف کا کام مسخر کر دیا ہے۔

البدور السافرة فی احوال الآخرة۔

آج کے اس دور فتنہ و فساد میں سرفہرست ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارا ایمان مضبوط ہو، ہمارے دل خشیت الٰہیہ اور خوف آخرت سے معمور ہوں۔ اس مقصد کے لئے احوال آخرت سے متعلق ایسی کتابیں پڑھنے کی ضرورت ہے جو قرآن و حدیث کی روشنی میں موت کی یاد دلائیں اور اس کے لئے تیار ہونے میں مدد دیں۔ اس سلسلے میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف شرح الصدور بشرح حال الموتی و القبور بہت مفید ہے جس کا ترجمہ بازار میں دستیاب ہے حال ہی میں سبزواری پبلشرز کراچی نے بھی اس کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے ''کتاب البرزخ المعروف شرح الصدور'' کے مقدمہ میں احوال آخرت پر تفصیلی کتاب لکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ جسے انہوں نے ''البدور السافرة'' کی صورت میں پورا کر دیا۔ اس کتاب میں انہوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں درج ذیل عنوانات پر تفصیلات فراہم کی ہیں۔

صور پھونکے جانے کے حالات، قبروں سے اٹھایا جانا اور میدان حشر میں جمع ہونا۔ موقف کے خوفناک حالات، اعمال کا پیش کیا جانا، حساب و کتاب، شفاعت کا بیان، میزان میں اعمال کا تولا جانا، ایک دوسرے سے بدلہ لینا، پل صراط، جنت اور دوزخ کی تفصیل۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس سلسلے میں قرآن پاک کی تلاوت، احادیث مبارکہ اور ارشادات صحابہ پیش کئے ہیں۔ آیات کی تفسیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے فرمودات سے کی ہے۔ احادیث کے مطالب حفاظ حدیث اور محققین کے کلام سے بیان کئے ہیں۔ نیز روایات میں بیان کرتے وقت کوشش کی ہے کہ مختلف روایات جمع کر دی جائیں تا کہ تواتر ثابت ہو جائے۔ (البدور السافرة عربی، طبع بیروت، ص ۶۶/۶۵)

مختصر یہ کہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت جامع اور اہمیت کی حامل ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا نام عبد الرحمٰن بن کمال ابو بکر ہے۔ آپ کی ولادت ۸۴۹ھ یکم رجب اتوار کی رات مغرب کے بعد سیوط میں ہوئی جو قاہرہ مصر سے آٹھ

گھنٹے کی مسافت پر واقع شہر ہے۔آپ نے آٹھ سال سے کم عمر میں قرآن پاک یاد کرلیا۔ اس کے بعد علوم دین اور عربی کی متعدد بنیادی کتابیں یاد کیں اور اپنے دور کے جلیل القدر علماء سے علوم دینیہ حاصل کئے۔

علامہ محی الدین کافیجی کی خدمت میں چودہ سال استفادہ کرتے رہے، آپ کے اساتذہ کی تعداد چھ سو ہے۔اللہ تعالیٰ نے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، صرف، نحو، معانی، بدیع، بیان، جدل، فرائض، قرأت، انشاء اور مکتوب نویسی میں تبحر عطا فرمایا تھا۔آپ کی تصانیف کی تعداد تین سو ہے۔تعداد کی اس زیادتی کی بناء پر بعض علماء نے شک کا اظہار کیا ہے۔بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ کئی کتابیں ان کے اساتذہ کی تھیں جنہیں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنی طرف منسوب کرلیا۔بعض نے کہا: کہ انہیں کوئی کتب خانہ مل گیا تھا اس میں موجود کتابوں کو انہوں نے اپنی طرف منسوب کرلیا۔یہ ان لوگوں کی بدگمانی ہے۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ ایسے عظیم امام کی طرف ایسی باتوں کو منسوب کرنا کسی طرح بھی روا نہیں ہے۔دراصل علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے بعض رسائل مختصر ہیں اور بعض تو چند صفحات پر مشتمل ہیں جنہیں مقالات کہنا زیادہ مناسب ہے۔ایسے متعدد مقالات الحاوی للفتاوی میں دیکھے جاسکتے ہیں۔اس کے باوجود ان کا جتنا کام ہے، حیرت انگیز ہے اور زیادہ قرآن وحدیث سے متعلق ہے۔ان میں سے ایک پیش نظر کتاب ''البدور السافرۃ'' بھی (فتحی عبدالقادر فرید، ڈاکٹر، مقدمہ التجبیر فی علم التفسیر، ص ۶/۹) تفسیر در منثور، **الاتقان فی علوم القرآن، تفسیر جلالین** کا نصف اول، **الخصائص الکبری، الحاوی للفتاوی، شرح الصدور، جمع الجوامع، الجامع الصغیر، حسن المحاضر فی اخبار مصر والقاھرۃ**، وغیرہ ان کی شہرہ آفاق تصانیف ہیں۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ دسویں صدی کے مجدد قرار دیئے گئے ہیں۔ان کے بعد کثرت تصانیف اور تبحر علمی میں چودہویں صدی کے مجدد امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ان کی تصانیف ایک ہزار کے قریب اور پچاس علوم وفنون سے متعلق ہیں۔موجودہ دور میں حضرت علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی، ''البدور السافرۃ'' کے مترجم نادر روزگار شخصیت ہیں جن کی تصانیف کی تعداد مطبوعہ فہرست کتب بنام ''علم کے

موتی حصہ اول" کے مطابق دو ہزار سے زائد ہے **ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.**

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اسلام اور عربی زبان کی عظیم الشان خدمات انجام دینے اور بھرپور زندگی گزارنے کے بعد ۹۱۱ھ میں دارفانی سے رحلت فرما گئے۔ آپ کا مزار شریف سیوط میں ہے ایک مزار قاہرہ میں بھی ان کی طرف منسوب ہے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

❀❀❀❀

تقریظ

مفسر قرآن، مفکر اسلام، ممتاز اسکالر

حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ مدظلہ العالی

مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان

پرنسپل اکیڈمی آف اسلامک جامعہ اسلامیہ، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے کاروان انسانیت کو ہر دور میں گوناگوں نعمتوں سے مالا مال فرمایا، اس کے چمنستان فیض سے کوہ و دامن بہرہ مند ہوئے۔ اس نے انسانی ذہنوں اور نفوس کی تربیت کا اہتمام ہر رنگ میں فرمایا ہے۔ یہ محض اس کا کرم تھا کہ عربستان سے علم و ادب، نظم و تحریک، صلاح و فلاح، تہذیب و عمل اور احسان و ایمان کی جو عظیم دعوت رحمت عالم ﷺ کے یاقوتی لبوں سے بکھیری اس کی انقلاب آفرین خوشبو نے مشام انس و جاں کو معطر کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی دعوت ایمان و عرفان پر لبیک کہنے والے کروڑوں عشاق نے ربع مسکوں کو اذان حق کا خروش بخشا، پہاڑوں، وادیوں، صحراؤں اور پربتوں کی اوٹ سے ہزاروں ایسے اہل درد پیدا ہوئے جن کی محنت شاقہ، دعوت مجذوبانہ، اخلاق قلندرانہ اور سعی حکیمانہ نے انسانی قافلوں کا رخ خدا پرستی اور عشق رسول ﷺ کی طرف پھیر دیا۔

نویں صدی ہجری میں جن لوگوں نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے مجددانہ کردار ادا کیا ان میں ایک بہت بڑا نام ابوالفضل علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے۔ علامہ سیوطی ایک نام ہی نہیں بلکہ بداعتقادی، سوء فکری، محرومی، شقاوت اور فسق و فساد کے خلاف چھا جانے والا ایک کردار اور ایک محیط ہو جانے والی تحریک ہے۔ علامہ سیوطی کا وجود اسلامیان عالم کے لئے نعمت کی حیثیت رکھتا ہے۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ یکم رجب ۸۴۹ھ کو مغرب کی نماز کے بعد قاہرہ (مصر) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد قاہرہ کے معروف عالم مفتی، قاضی اور مؤلف ہونے کا اعزاز

رکھتے تھے۔آپ کو وراثت میں ایک بہت بڑا کتب خانہ ملا تھا۔ والد کی نیک خواہشات اور اس کتب خانہ نے علامہ سیوطی کی تربیت میں اساسی کردار ادا کیا۔آپ جامع شیخونی میں علوم و فنون کے مدرس تھے۔۸۵۵ھ کو جب علامہ سیوطی کے والد کا انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر محض پانچ سال تھی۔آپ نے تعلیم و تربیت کا آغاز جس دور میں فرمایا اس میں یتیمی کے درد و اضطراب کا غلبہ تھا۔عیش و طرب میں آنکھ کھولنے والا سیوطی یتیمی کی دہلیز پر حالات کے سامنے دبنے کی بجائے سینہ سپر ہو گیا۔ اور آٹھ سال کی عمر ہی میں قرآن مجید یاد کر لیا۔اس کے بعد فقہ و نحو کی تحفیظ میں مشغول ہو گئے۔تعلیم میں اتنا شغف پایا کہ آپ فرزند کتب کے نام سے یاد کئے جانے لگے۔ان ایام میں مدرسہ محمودیہ کا کتب خانہ ان کی جولانیوں کا مرکز ہو کر رہ گیا۔ تکمیل تدریس ۱۵۰ اساتذہ سے ہوئی۔ فرائض، فقہ، نحو، حدیث، لغت، معانی، تفسیر، اصول طب اور منطق میں اجتہادی صلاحیتیں پیدا کر لیں۔آپ ان کثیر اساتذہ پر عموما اور بلقینی، مناوی اور تقی الدین حنفی کا شاگرد ہونے پر خصوصا فخر محسوس کرتے تھے۔

علامہ سیوطی کی پارہ نظر طبیعت نے صرف اپنے شہر کے علمی مراجع پر قناعت نہ کی بلکہ شام و حجاز اور بلاد سوڈان کو کھنگالا۔۱۷ سال کی عمر میں تصنیف و تالیف شروع کی اور استعاذہ اور بسم اللہ کی شرح لکھی جس پر کبار علماء کرام نے تقریظات صادر کیں۔اپنے دور کے عظیم نابغہ کے علم و فن کا کوئی دریچہ ایسا نہیں جس میں کارکشائی کا اعزاز حاصل نہ کیا ہو۔علامہ سیوطی کا رہنا سہنا صوفیانہ تھا، ان کا ذوق عاشقانہ تھا، ان کا اسلوب تحریر حکیمانہ اور محققانہ تھا، ملائم طبیعت کا سیوطی جس وقت نقد و نظر کے میدان میں اترتا تو اس کی تعقیبات فطرت کے تازیانے محسوس ہوتے، وہ منظر کشی کا بادشاہ بھی تھا، اس کی انشاء پردازیوں کے آئینے میں تاریخ و روایات کی تصویریں نمایاں نظر آتی تھیں۔

علامہ سیوطی کا قلم جس وقت وعظ کے نگینے بکھیرتا تو ایسے لگتا جیسے علامہ سیوطی کی ساری زندگی محراب مسجد میں وعظ کرنے میں گزری ہے۔علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ پہلو اور ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے ان کے علمی اور تحقیقی کارنامے خیال ہے حد احاطہ سے ماورا ہیں۔فلوگل نے ان کی تصنیفات کی تعداد پانچ سو اکسٹھ نقل کی ہے۔جبکہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خود تین سو تعداد لکھی ہے۔ دائرہ معارف الاسلامیہ کے مطابق علامہ سیوطی نے تفسیر، تاریخ، حدیث، ادب، اصول اور نقد و نظر کے علاوہ بیشتر رسائل احوال آخرت میں رقم کئے ہیں۔

علامہ سیوطی نے علامہ قرطبی کی مشہور کتاب ''التذکرة باحوال الموتی'' کی تدوین اور تہذیب کی اور اس کا نام شرح الصدور رکھا۔ ''بشری الکئیب بلقاء الحبیب'' اسی کتاب کا خلاصہ ہے۔ علامہ سیوطی نے کتاب کے ضمیمے کے طور پر ''البدور السافرة فی احوال الآخرة'' لکھی۔ صحیح بات یہ ہے کہ ''البدور السافرہ'' محض پہلی کتاب کا تمتہ نہیں بلکہ علامہ سیوطی کا ارمان ہے جس کی تکمیل انہوں نے بافرصت فرمائی ہے۔ یہ مستقل نوعیت کی ایک وقیع تحقیق ہے۔ جس میں نہ صرف احوال آخرت بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ متضاد روایات میں تطبیق وتاویل کا کام بھی احسن طریقہ سے نبھایا گیا ہے۔

اس کا ترجمہ عالم اسلام کے نامور مصنف استاذ العلماء، حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ علامہ موصوف برصغیر پاک وہند میں ایک دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تین ہزار سے زائد کتب کا یہ عظیم مصنف ومترجم ایک حرکی، فعال اور علمی اعتبار سے بے تاب شخصیت کا مالک ہے ان کا بڑھاپا قرطاس وقلم کی دنیا میں زلیخا کی جوانی کا مصداق ہے۔ روحانی آداب وتربیت کا شاہکار انسان علامہ اویسی یقیناً یہ صلاحیت رکھتا تھا کہ علامہ سیوطی کی صحیح ترجمانی کرے ویسے بھی امور آخرت بیان کرنے کے لئے جس رقت قلب کی ضرورت ہوتی ہے، وہ موصوف کو میسر ہے۔ مدینۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں علامہ اویسی صاحب کی یادگار صحبتوں کے بعد ان کے ترجمے کے چند صفحات پڑھ کر بڑا سکون محسوس کر رہا ہوں۔ علامہ اویسی صاحب اگر دعا فرمادیں تو میری نجات کے لئے ان کے رشحات قلم کا اتنا فیض بھی کافی ہے۔

زاویہ پبلشرز کے تمام وابستگان کے لئے خصوصاً نجابت علی تارڑ صاحب کے لئے خصوصی دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنت قبول فرمائے اور انہیں مزید توفیق سے نوازے کہ اسلاف کے زرپاروں کا فیض امت تک پہنچاتے رہے۔

آمین یارب العالمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

سید ریاض حسین شاہ

مرکزی ناظم اعلی جماعت اہل سنت پاکستان

تقریظ

شمشیرِ بے نیام، محافظ مسلک اہل سنت

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مدظلہ العالی

خطیب میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، مہتمم دارالعلوم امجدیہ، امیر جماعت اہل سنت کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید و فرقان حمید میں ہے کہ انسان اور جنات کی تخلیق کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت، عبادت صرف نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کا ہی نام نہیں بلکہ یہ لفظ عبادت اپنے اندر بڑی وسعتیں رکھتا ہے۔ معروف زبان میں جسے عبادت کہا جاتا ہے اس سے ہٹ کر وہ تمام دنیاوی امور مثلاً تجارت، معاشرت، اقتصادیات، میل جول، کھانا پینا۔ غرض یہ کہ دنیا کے وہ تمام کام جو بظاہر عبادت نہیں ہیں لیکن ان تمام امور کو سرانجام دینے میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ملحوظ رکھ کر آپ کی کتاب اور آپ کے طریقے کے مطابق ان کاموں کو سرانجام دیا جائے تو یہ کام بھی عبادت ہے۔ مگر افسوس کے انسان دنیاوی لذتوں میں اس قدر منہمک ہو گیا کہ اس کے ہاتھ سے سرے سے دین ہی جاتا رہا۔ دنیاوی لذتوں نے اپنے اندر اسے اس قدر مشغول کر لیا کہ اب حصول دنیا کے لئے حرام و حلال کی تمیز بھی اٹھ گئی گویا یوں کہیے کہ مسلمان نے آخرت کے تصور کو فراموش کر دیا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید سورۂ رحمٰن میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا: ''جو شخص کل قیامت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری سے ڈرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسے مومن کے لئے دو جنتوں کا اہتمام کیا ہے۔'' کافر اور مسلمان میں یہ ہی تو ایک چیز ممیز اور ممتاز ہے کہ کافر آخرت کا قائل نہیں اس کی دانست میں جو چاہے دنیا کی عیش و عشرت سے خوب خوب فائدہ اٹھایا جائے جبکہ مسلمان ہر مرحلے پر یہ غور کرتا ہے کہ دنیا تو جیسی چاہے گذر ہی جائے گی لیکن آخرت میں رب ذوالجلال والاکرام کا ایک دربار ہے جہاں اس سے جواب طلبی، و جواب دہی ہوگی۔

قرآن مجید وفرقان حمید میں سورۃ الاعلیٰ میں یہی بات بیان کی گئی ہے کہ: ''سب کچھ دنیا ہی نہیں ہے باقی رہنے والا گھر تو آخرت کا ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر معاملے میں آخرت ہی کو اختیار فرمایا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی آخرت ہی کو ترجیح دیتے۔ یوں تو اس عنوان احوال آخرت پر بہت کچھ تحریر کیا جا چکا۔ لیکن علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے احوال آخرت پر ایک بڑی معرکۃ الآراء کتاب تصنیف فرمائی جو البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ کے نام سے مشہور ہے۔ خاتم الحفاظ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ مذہبا شافعی تھے اپنے دور کے مجدد بھی تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ حدیث کا حافظہ ان پر ختم ہے۔ سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائی ان کتابوں کو امت میں بڑی مقبولیت اور بڑی پذیرائی حاصل ہوئی۔ ان ہی شہہ پاروں میں سے ایک زیر نظر کتاب بھی ہے۔ یہ کتاب اب تک عربی زبان میں چھپتی اور بٹتی رہی، آج تک عربی دان اس سے استفادہ کرتے رہے۔

ہمارے اس دور کے جلیل القدر عالم دین حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی علیہ الرحمۃ صاحب تصانیف کثیرہ جو ایک وقت میں مدرس، محدث، مؤلف، شیخ الحدیث وتفسیر، مترجم، واعظ جیسی بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ زیر نظر کتاب کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ فرما کر ہم پر احسان عظیم فرمایا۔

زاویہ پبلشرز اور اس کے تمام کارکنان قابل مبارک باد ہیں جنہوں نے اس علمی سرمایہ کو خوبصورت انداز میں شائع کر کے امت مسلمہ کے لئے توشہ آخرت کا اہتمام کیا۔ لہٰذا اب ہر خاص وعام اس کتاب کو پڑھ کر خوب استفادہ کر سکتا ہے۔ جس طرح یہ کتاب عوام کے لئے مفید ہے اتنی ہی مفید خواص کے لئے بھی ہے بالخصوص واعظین کے لئے۔ علامہ مترجم موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی سعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے اور نبی کریم ﷺ کی خاص برکتوں سے نوازے اور خدمت دین کے لئے عمر طویل بالصحت عطا فرمائے۔ آمین!

بجاہ النبی الامین ﷺ

الفقیر سید شاہ تراب الحق قادری

تقریظ

مناظر اسلام، شہباز خطابت، سرمایہ اہل سنت،

حضرت علامہ محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ ماہ طیبہ، سیالکوٹ، پاکستان)

نحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد !فاعوذبالله من الشيطن الرجيم۔

امام اجل علامہ جلال الملۃ والدین السیوطی الشافعی علیہ الرحمۃ کی شخصیت علمی دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔ ان کا نام ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ موجودہ دور میں جس میں اسلام کے نئے نئے فتنے اٹھ رہے ہیں ان سے محفوظ رہنے کے لئے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ علم حدیث اور علم تفسیر میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ ہر دور کے علماء کے نزدیک ایک معتبر شخصیت ہیں۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہم فرقہ واریت سے بہت تنگ ہیں اور پریشان ہیں اگر وہ واقعی یہی جذبہ رکھتے ہیں تو ان کی رہنمائی کے لئے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی تصانیف بہت مفید ہوں گی۔ کیونکہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ دیوبندی، غیر مقلدین (جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلواتے ہیں) تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے مسلمہ اکابرین کے نزدیک مستند محدث اور مفسر ہیں۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو اپنی صدی کا متفقہ مجدد اور نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیسیوں مرتبہ حالت بیداری میں زیارت سے مشرف ہونا تحریر کیا ہے۔

البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف ہے جس میں انہوں نے آخرت کے احوال کو قرآن و حدیث اور مستند محدثین و مفسرین کی کتب سے بڑے خوبصورت انداز میں تحریر فرمایا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ اس موضوع پر شہرہ آفاق

پہلی تصنیف منیف شرح الصدور بھی ہے جس کا اپنوں کے علاوہ اغیار نے بھی اردو ترجمہ کیا ہے اور اپنی سابقہ روایت کے مطابق خیانت وتحریف کا سیاہ باب رقم کیا ہے جنہیں ملت اسلامیہ کبھی معاف نہیں کرے گی۔

زاویہ پبلشرز اور اس کے تمام معاونین بالخصوص نجابت علی تارڑ صاحب قابل صد تحسین ہیں جنہوں نے البدور السافرۃ کا اردو ترجمہ احوال آخرت کے نام سے مفسر قرآن، محدث وقت، رئیس التحریر، صاحب تصانیف کثیرہ، استاذ الاساتذہ، فخر اہل سنت حضرت علامہ مفتی الحاج محمد فیض احمد اویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہاولپوری سے کروا کرامت کے لئے ایک گراں قدر تحفہ پیش کیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک کے لئے ضروری اور مفید ہے بلکہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب جہاں عوام الناس کے لئے مفید ہے وہاں خطباء، واعظین اور علماء وطلباء کے لئے بھی فائدہ سے خالی نہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بام عروج عطا فرمائے اور زاویہ پبلشرز کو عظیم الشان کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

خادم اسلام

محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

❀❀❀❀

تقریظ

استاذ العلماء، مصنف کتب کثیرہ
حضرت علامہ مفتی عبدالرزاق بھترالوی صاحب مدظلہ العالی
مدرس جامعہ رضویہ، راولپنڈی

أعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم
بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (پ ۱، البقرۃ، آیت ۴)

''وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے متقی حضرات کی علامات بیان فرمائی ہیں کہ وہ ایمان بالغیب رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق سے رب کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور قرآن پاک پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور پہلی آسمانی کتب پر ایمان رکھتے ہیں (کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتب تھیں اگرچہ اب منسوخ ہوگئیں) اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

ان صفات والے حضرات کے متعلق رب تعالیٰ نے فرمایا:

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۱، البقرہ، آیت ۵)

''یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔''

علم یقین کیا ہے؟

اس کو سمجھنے سے پہلے سمجھا جائے کہ علم کیا ہے اور اس کی اقسام کو سمجھا جائے پھر واضح ہوگا کہ علم یقین کیا ہے۔

علم کی تعریف

العلم نور فی قلب المؤمن مقتبس من مصابیح مشکوۃ النبوۃ من الاقوال المحمدیۃ والافعال الاحمدیۃ والاحوال المحمودیۃ یہتدی بہ الی اللہ وصفاتہ وافعالہ واحکامہ۔

علم مومن کے لئے دل میں ایک نور ہے جو نبوت کے مشکوۃ چراغ سے حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مومن کو نبی کریم ﷺ کے اقوال اورافعال اورسیرت طیبہ کی راہنمائی سے اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ اوراس کی صفات وافعال اوراحکام کی شناسائی حاصل ہوتی ہے۔

پھر اگر انسان کوکسی انسان کے ذریعے علم حاصل ہوتو اسے ''علم کسبی'' کہاجاتا ہے۔ اگر انسان کے واسطہ کے بغیر ہی حاصل ہوتو ''علم لدنی''۔ پھر علم لدنی کی تین قسمیں ہیں وحی، الہام، فراست۔

وحی

اللہ تعالیٰ کا کلام بمع الفاظ ومعانی بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام قلب نبوی ﷺ تک پہنچے تو وہ وحی اور قرآن کہلاتا ہے۔ اگر بغیر واسطہ جبریل علیہ السلام کے صرف معانی کا القاء نبی کریم ﷺ کے دل پر ہوتا ہے وہ ہے حدیث نبوی ﷺ۔

و قد یکون بغیر واسطۃ فی محل الشہود کما قال اللہ تعالیٰ فأوحی الی عبدہ ما أوحی۔

اور کبھی بغیر واسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے دیدارِ باری تعالیٰ کے حصول پر براہ راست علم عطا ہوا ہے۔ جسے رب تعالیٰ نے:

فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ؕ (پ ۲۷، النجم، آیت ۱۰)

''اپنے بندہ کی طرف وحی کی جو وحی کی۔''

سے تعبیر فرمایا۔

الہام

والالهام لغة الا بلاغ وهو علم حق يقذفه الله من الغيب فی قلوب عباده قل ان ربی يقذف بالحق۔

الہام کا لغوی معنی ہے پہنچانا۔ الہام وہ علم حق ہے جو اللہ تعالیٰ غیبی طور پر اپنے بندوں کے دلوں پر القاء کرتا ہے۔ جس طرح رب تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ (پ۲۲، سبا، آیت ۴۸)

''فرما دیجئے! بے شک میرا رب حق (دلوں پر) القاء کرتا ہے۔''

فراسۃ

الفراسة علم ينكشف من الغيب بسبب تفرس آثار الصور، اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله۔

فراست اس علم کو کہتے ہیں جو صورتوں کے آثار و علامت کو عقلمندی سے دیکھنے کی وجہ سے غیبی طور پر حاصل ہوتا ہے۔

الہام اور فراست میں

والفراسة انها كشف الامور الغيبية بواسطة تفرس آثار الصور والالهام كشفها بلا واسطة۔

الہام اور فراست دونوں سے ہی غیبی چیزوں پر اطلاع حاصل ہوتی ہے۔ لیکن فراست میں کچھ چیزوں کی صورتوں کی علامات سے وہ علم حاصل ہوتا ہے اور الہام میں یہ واسطہ نہیں ہوتا بلکہ قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیضان ہوتا ہے۔

علم اليقين ما كان من طريق النظر والاستدلال۔

''علم یقین وہ ہوتا ہے جو نظر و استدلال سے حاصل ہو۔''

پھر علم یقین بعض اوقات تو واقعی علم یقین ہوتا ہے۔ یعنی وہ واقع کے مطابق ہوتا ہے اور بعض اوقات وہ واقع کے مطابق نہیں ہوتا۔ صاحب علم اپنے ظن فاسد میں اسے یقینی علم

سمجھتا ہے اور حقیقت میں وہ جاہل مرکب ہوتا ہے۔ کیا خوب علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اخلاق جلالی میں بیان کیا ہے:

ہر کس کہ نمیدانہ کہ او جاہل مرکب اس۔

''ہر وہ شخص جو اپنی جہالت کو نہ جانے وہ جاہل مرکب ہے۔''

حقیقۃ واقعی یقینی علم جو معتبر ہے وہ کونسا ہوگا؟

وتحقیقه ان المتکلم الحقیقی هو الحق فکلم اولا محمد بواسطة جبریل وقد یکون بنفثه فی قلبه وقد یکون بغیر واسطة فی محل الشهود وثانیا اصحابه بواسطة محمد ﷺ وثالثا التابعین الصحابة وهلم جرا۔

حقیقی یقینی علم وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوگا اور اس میں اس کا فیضان بھی شامل ہوگا کیونکہ متکلم حقیقی وہ حق تعالیٰ ہی سے ہے جس نے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کلام فرمایا، جبریل کے واسطہ سے یا آپ کے دل پر القاء کرکے یا آپ سے معراج کی رات کو آمنے سامنے بلا کیف کلام فرمایا۔

پھر رب تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے واسطہ صحابہ کرام سے کلام فرمایا، پھر صحابہ کرام کے واسطہ سے تابعین سے کلام فرمایا، پھر یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے کہ اصحاب علم کے ذریعے مومنین سے کلام جاری ہے۔ یہی وہ علم معتبر ہے جو نبی کریم ﷺ کے واسطہ اور صحابہ کرام اور تابعین اور علماء ربانیین کے واسطہ سے آرہا ہے۔ اس کے بغیر محض عقل کے گھوڑے دوڑانے والے سر کے بل گرتے رہے، ان کا علم غیر معیاری ہے۔ رب تعالیٰ نے جب آخرت کے علم پر یقین رکھنے کو علامتِ تقویٰ قرار دیا اور اسے ہدایت و کامیابی قرار دیا تو یقیناً آخرت کے متعلق بھی وہی علم معتبر ہوگا جو نبی کریم ﷺ سے بواسطہ صحابہ کرام تابعین اور علماء کرام کے ذریعے حاصل ہوگا۔ جب انسان کو یہ معلوم ہوگا کہ ایک دن وہ بھی آنا ہے جس میں حساب و کتاب ہونا ہے۔ نامہ اعمال میں ہر چھوٹے بڑے عمل کو شامل کیا ہوا ہے وہ نامۂ اعمال بھی سامنے آئے گا۔ نیک لوگوں کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملنا ہے کفار و بڑے لوگوں کو پیٹھ کے پیچھے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ملنا ہے۔

شفاعت کبریٰ صرف نبی کریم ﷺ نے فرمانی ہے۔ شفاعت صغریٰ کا وہ تمام انبیاء کرام، شہداء، صلحاء اور علماء کو حق حاصل ہوگا اور والدین اولاد کے حق میں اور اولاد والدین کے حق میں شفاعت کریں گے۔

آخرت کے احوال کو تفصیلاً علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ میں جمع کیا جس کا ترجمہ احوال آخرت کے نام سے فاضل جلیل یادگار محدث اعظم، استاذ العلماء، زینت اہل سنت حضرت علامہ فیض احمد اویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خوبصورت قلم سے تحریر فرما کر عوام الناس کے لئے آخرت کی تیاری کے لئے بہترین زادراہ فراہم کیا ہے۔ ترجمہ بالکل عام فہم اور سلیس ہے جس سے اردو دان حضرات بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہر آیت پر اعراب اور مکمل حوالہ مع ترجمہ کنز الایمان اس کتاب کی نمایاں خصوصیات میں سے ہیں۔ حضرت علامہ نجابت علی تارڑ اور ان کے رفقاء کار کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ اور قارئین کرام کو نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بجاہ النبی الامین ﷺ

محمد عبدالرزاق بھترالوی

38/2 اسٹریٹ نمبر 38، F,6-1، اسلام آباد

❀❀❀❀

تقریظ

فخر اہل سنت، فاضل جلیل

حضرت علامہ مفتی ابوحماد احمد میاں برکاتی قادری مدظلہ العالی

جانشین وفرزندار جمند مفتی اعظم سندھ ومصنف کتب کثیرہ

مفتی خلیل احمد خان برکاتی علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۴۰۵ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ الشافع المشفع العمیم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وعترتہ الکریم۔

موت، برزخ، آخرت وہ امور ہیں جن کو مومن ہی جانتا اور مانتا ہے اوران پر ایمان رکھتے ہوئے ان کی تیاری کرتا ہے۔ مومن کے لئے یہ تین امور نہایت اہم ہیں۔ علماء کرام ہر دور میں ان اہم معاملات کی باریکیوں پر لوگوں کی توجہ مرکوز کراتے رہے ہیں اوران پر رسائل وکتب لکھتے رہے ہیں۔ جوموت پر یقین کامل رکھتا ہے وہ موت کی تیاری کرتا ہے، جو برزخ پر یقین رکھتا ہے وہ عالم برزخ کے لئے اعمال صالحہ انجام دیتا ہے اور جو آخرت پر، کہ جو دارالجزاء بھی ہے اور دارالبقاء بھی یقین وایمان رکھتا ہے وہ دنیا میں ملنے والی سانسوں کو نیک کاموں کے ذخیرہ کرنے میں صرف کردیتا ہے اسی کا نام تزکیہ ہے۔ اور ربی الاعلی کا فرمان ذی شان ہے کہ: قد افلح من تزکی جس نے تزکیہ کیا (نفس کو ستھرا بنایا) وہی کامیاب ہے۔ تزکیہ خوف سے بھی ہوتا ہے، محنت ومشقت سے بھی، خوف ایک منزل ہے جو تلاوت قرآن اور قرأت حدیث سے حاصل ہوتی ہے۔ علماء نے جو لکھا، خوب لکھا، آیات جلیلہ اور احادیث کریمہ سے مضامین کو ایسا واضح اور روشن کیا کہ کسی کے لئے لاعلمی کے عذر کا راستہ نہ رکھا۔

علامہ جلال الدین السیوطی الشافعی قدس سرہ العزیز نے اس موضوع پر خوب قلم اٹھایا اور پہلے "شرح الصدور" موت، مردے اور قبر کے احوال وسعت سے بیان فرمائے۔ پھر آپ نے آخرت کے احوال پر لکھا۔ اور مضامین میں دلائل کے انبار لگادیئے۔

موجودہ دور میں مفتی اہل سنت جسٹس پروفیسر ڈاکٹر علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ (المتوفی ۴ شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ/۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء ایسے استاذ تھے جو استاذ گر تھے، ایسے عالم تھے جو عالم گر تھے۔ اس زمانے کے بہت سے مصنفین ومترجمین مفتی صاحب کی تحریک وتشویق کا نتیجہ اور ثمرہ ہیں۔ فقیر کو بھی ان سے خاص نسبت تلمذ حاصل ہے۔ مفتی سید شجاعت علی قادری میدان علم میں وست نظر رکھتے تھے۔ اور جدید مسائل پر لکھنے میں کوشاں رہتے تھے۔ بعض مرتبہ ہم چند تلامذہ ان کی شفقت کی وجہ سے مسائل میں بہت زیادہ حجت کرتے تھے اور کھل کر اختلاف کرلیا کرتے تھے۔ بعض اوقات والد گرامی خلیل ملت حضرت علامہ مفتی خلیل احمد خان برکاتی علیہ الرحمۃ جب دارالعلوم امجدیہ کراچی میں امتحان کے لئے تشریف لاتے تو مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ سے علمی نشست ہوتی اور حضرت خلیل ملت علیہ الرحمۃ گلستان رضوی کے پھولوں کی مہک سے مفتی سید شجاعت علی قادری صاحب کو آشنا کرتے اور امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ سے ماخوذ مسائل بتاتے اور اپنی رائے دیتے۔ مگر مفتی سید شجاعت علی قادری صاحب کوئی نہ کوئی پہلو، حدت وندرت کا ضرور نکال لیتے اور نشست ختم ہوجاتی تھی۔ جب حضرت مفتی سید شجاعت علی قادری صاحب علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا اور فقیر ان کے جنازے میں شرکت کو حاضر ہوا اور حضرت کا خوبصورت چہرہ دیکھا تو ان کے جسد خاکی کے پاس کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ ''حضرت آپ دنیا سے جلد تشریف لے گئے اور اب آپ بہت اچھی جگہ میں ہیں۔ لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ مجھے خواب میں اپنی زیارت کرائیں گے اور مجھے یہ ضرور فرمائیں گے کہ کیا وہ راستہ زیادہ عمدہ رہا جس پر آپ نے قدم رکھا یا وہ راستہ جس پر اکابر علماء چلتے رہے اور جس کی ترغیب ہمیں تصانیف رضا میں ملتی ہے۔'' مجھے یقین تھا کہ حضرت استاذی ضرور اس کا جواب دیں گے۔ وقت گزرتا رہا حتی کہ حضرت کی فاتحہ چہلم قریب آگیا، فاتحہ چہلم کی شب میں فقیر نے مفتی صاحب کی زیارت کی دیکھا کہ مفتی صاحب اپنے پرانے گھر (لیاقت آباد) کے باہر کچی مٹی پر چٹائی بچھا کر نماز عصر پڑھ رہے تھے اور قریب ہی حضرت کی پرانی گاڑی فوکسی کار کھڑی ہے۔ فقیر قریب جا کر کھڑا ہوگیا، جب حضرت نے سلام پھیرا تو سلام عرض کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا، فقیر نے

عرض کیا کہ: ''حضرت آپ اپنے پرانے مکان میں کیوں آ گئے (وقت وصال آپ گلشن اقبال کے مکان میں منتقل ہو چکے تھے) فرمایا کہ: میاں! ہم دوبارہ اسی مکان میں آ گئے یہی ہمیں اچھا لگا'' گویا آپ نے فقیر کی عرض پر کرم فرمایا اور خواب میں تشریف لا کر بتا دیا کہ طریقہ پرانا ہی اچھا ہے۔ مکان پرانا، زمین کچی، مصلی چٹائی کا، گاڑی پرانی، حسن منظر سے پیغام دے گئی کہ اکابر کے پرانے راستوں کو نہ چھوڑنا۔ فقیر کو یہ خواب آج بھی ایسا ہی یاد ہے کہ جیسے آج ہی دیکھا ہے۔ (فقیر قادری احمد میاں برکاتی غفرلہ الحمید)

نے سب سے پہلے شرح الصدور کا اردو ترجمہ کیا، جو عوام و خواص میں بہت مقبول ہوا۔ اسی ترجمہ کو، جون ۱۹۹۸ء میں سبزواری پبلشرز سے مولانا محمد عبدالکریم قادری مجاہد اہل سنت کراچی کی نگرانی میں طبع کرایا۔ اب شیخ القرآن و شیخ الحدیث، فخر اہل سنت، فیض ملت، مصنف و مترجم کتب کثیرہ حضرت علامہ ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی قادری علیہ الرحمۃ سے علامہ جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ الباری کی وہ کتاب جو انہوں نے حسب وعدہ، آخرت کے حالات پر لکھی، کا ترجمہ پہلی مرتبہ اردو زبان میں کیا۔ اور یہ علمی شاہکار، زاویہ پبلشرز کی کاوشوں سے زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ یہ کتاب بھی بہت بڑا علمی خزانہ ہے۔ جس میں ذخیرہ آخرت بنانے کے لئے بہت سے جواہر و موتی موجود ہیں۔ کتاب کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے وعدے اور وعیدیں مومن کے دل پر گہرا اثر کرتے ہیں۔ فقیر نے ابتدائی صفحات دیکھے روح کی تازگی کے لئے یہ کتاب اکسیر ہے اور طبیعت کو فرحت بخشنے کے لئے مفرح ہے۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے علمی کارنامے ایک عرصہ سے علماء و طلباء کا مرکز ہیں۔ ان کے کارنامے ایسے منارہ نور ہیں جن سے عالم کے گوشوں میں عشق و محبت کی روشنیاں پھیل رہی ہیں۔ زاویہ پبلشرز کے ارکان قابل تعریف ہیں کہ وہ میدان علم میں ایک اور شاندار اضافہ کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سید المرسلین سید الشافعین ﷺ کے صدقے یہ کاوش قبول فرمائیں۔ آمین!

فقیر قادری

احمد میاں برکاتی

شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء

دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد سندھ

نشانِ منزل

فاضل جلیل مجاہد اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری صاحب مدظلہ العالی
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا دار العمل ہے جبکہ آخرت دار الجزاء، دار العمل کو انبیاء ورسل علیہم السلام صدیقین و شہداء اور صالحین نے خوب سنوارا، سجایا اور عمدہ بنایا ان کے امتیوں نے ان کے مشن اور پروگرام کو تحفظ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انہیں اتنی پذیرائی عطا ہوئی کہ انعامات کی سعادتوں سے اس طرح نوازے گئے کہ اپنی انسانی مخلوق کو انہیں کے نقش قدم یعنی صراط مستقیم پر چلنے کے لئے از خود دعا مرحمت فرمائی تا کہ کسی کے تصور میں بھی عدم قبولیت کا نشان پیدا نہ ہو سکے۔

اس انعام یافتہ طبقہ کی کاوشوں کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا اور خدائی سلطنت تمام آفاق پر چھا گئی مگر شیطان اور اس کی ذریت کو یہ کامیابی راس نہ آئی تو دار دنیا کو خراب اعمال سے ایسے بھرنا شروع کر دیا جیسے شہروں کے گندے نالے غلاظت سے اٹے پڑے ہوتے ہیں۔

اب ان گندے نالوں کو صاف کون کرے؟ تو قرآن کریم نے اس پریشانی کے عالم میں رہنمائی فرمائی اور خالق کے اس فرمان کے لئے منادی بن کر ندا کرنے لگا: لوگو!

خلق الموت والحیٰوۃ لیبلوکم أیکم أحسن عملا۔

موت وحیات کو تو تمہارے پرکھنے کے لئے تخلیق فرمایا تا کہ ہم دیکھیں تم میں سے کس کے اعمال احسن ہیں۔

حسنِ عمل، موت وحیات کی علت غائی ٹھہرا، گویا کہ موت کو پہلے اور حیات کو بعد میں ذکر کر کے واضح کیا جا رہا ہے کہ موت کو تو ایک دن موت آ جانا ہے لیکن حیات، دائمی حیات بن جائے گی۔ لہٰذا تم موت کی سواری پر سوار ہو، دار العمل اس کا پہلا سٹاپ ہے اور دار البرزخ دوسرا اور دار الآخرت تیسرا اور فیصلہ کن سٹاپ ہے اس کے بعد موت کو ایسے بھلا دیا جائے گا کہ تمہارے خواب وخیال میں بھی کبھی اس کا ہونا یاد نہ آئے گا۔

اب دوسرا اسٹاپ بس آیا ہی آیا مگر تیسرے اسٹاپ پر جب یہ ساتھ چھوڑ جائے گی تو توشہ یاد آئے گا۔ لہٰذا رخت سفر باندھنے سے قبل زادراہ کا سامان تیار رکھیں کیونکہ دوسرے اسٹاپ میں کوئی شہر، کوئی قصبہ، کوئی بستی، کوئی بازار، کوئی دکان نظر نہیں آئے گی کہ سامان سفر خرید سکو۔ یوں بھی اپنے اپنے ملک کی کرنسی الگ الگ ہے مگر دارالبرزخ اور دارالآخرت کی کرنسی تم خود تیار کر سکتے ہو۔ بس ذرا رہنمائی کی ضرورت ہے۔ دامن مصطفیٰ ﷺ تھام لو، اسی دامن سے وابستہ انبیاء ورسل، صحابہ کرام واولیاء عظام، صالحین وعابدین، علماء، فضلاء، ائمہ ومحدثین اور مخلص مومنین نظر آئیں گے۔ دیکھئے شریعت سے ان کی وابستگی کیسی ہے؟ کس طرح والہانہ انداز میں احکام خدا ورسول پر سر تسلیم خم کئے ہوئے "لاخوف علیهم ولا هم یحزنون" کے روح پرور خدائی نغمے سننے کے باوجود کتنی تواضع انکساری اور عاجزی سے اس کی بارگاہ میں لجاجت کرتے نظر آتے ہیں۔

ماعبدناك حق عبادتك وماعرفناك حق معرفتك۔

الٰہی! جیسے تیری عبادت کا حق ہے وہ ہم ادا نہیں کر پائے اور جیسے تیری معرفت کا حق ہے وہ معرفت بھی حاصل نہیں کر سکے۔

یہ کون ہے؟ جو غلاف کعبہ کو پکڑے زاروقطار رو رہے ہیں اور روتے روتے ان کی سانس اکھڑ چکی ہے۔ بڑے درد بھرے نالے دوسروں کو بے حال کر رہے ہیں۔ ذرا دل کے کانوں سے تم بھی وہی آواز سماعت کرو "الٰہی اگر میرا توشۂ آخرت یعنی میرے اعمال اس قابل نہیں تو مجھے میدان حشر میں نابینا اٹھانا تاکہ لوگوں کے سامنے شرمندگی نہ ہو۔ اللہ اکبر! یہ ہیں محبوب سبحانی، قطب ربانی، قندیل نورانی، شہباز لامکانی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔ اب اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو تو سہی تم کتنے پانی میں ہو! نگاہ کی حفاظت کے لئے کتنی تاکیدیں آئی ہیں۔ مگر ہم کہ جن سے آنکھیں چار کرنی تھیں ادھر تکتے نہیں اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے بچتے نہیں کیا تماشہ ہے؟ انہیں دار آخرت کے تصور نے جھنجوڑ رکھا ہے اور ہم نے اس سے منہ موڑ رکھا ہے۔

جب میں کہتا ہوں کہ یا اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دیکھ

موت رحمت بھی ہے اور زحمت بھی، موت جنت بھی اور جہنم بھی، موت پھول بھی ہے اور کانٹا بھی، موت نور بھی ہے اور ظلمت بھی، موت جسر بھی ہے خسر بھی، موت وصل بھی ہے فرقت بھی۔

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب۔

''موت تو محبوب سے ملانے والا پل ہے۔''

الموت قدح۔

''موت ایک پیالہ ہے۔''

کل نفس شاربوھا۔

''جسے ہر جاندار نے پینا ہے۔''

والقبر باب کل نفس داخلوھا۔

''قبر ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر ایک نے گزرنا ہے۔''

موت وحیات کے فیوض وبرکات، کمالات وکرامات سے اگر آپ بہرہ مند ہونا چاہتے ہو تو آیئے حضرت علامہ شیخ جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف کتاب ''البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ'' ترجمہ ''احوال آخرت'' کی ورق گردانی کریں جس کے ایک ایک حرف، کلمے جملے اور ایک ایک ورق پر موت اور زندگی رقص کناں ہے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نویں صدی ہجری کے مجدد ہوئے ہیں جن کی قلمی خدمات کا ظہور ان کے زمانہ طالب علمی سے ہی ہونے لگا تھا۔ اور پھر زندگی بھر قلم وقرطاس کو اتنی رفعت ومنزلت عطا کی کہ ان کا حرف حرف مستند بن گیا۔ ان کی خدمات نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اتنی پذیرائی کا شرف حاصل کیا کہ بارہا مرتبہ معلم کائنات، عالم مغیبات، سید المرسلین رحمۃ للعالمین نبی مکرم نور مجسم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے جمال جہاں آراء سے بے پردہ نوازا صدیاں بیت رہی ہیں مگر زمانہ اس کے قلمی کرامتوں سے ایسے ہی مستفیض ہو رہا ہے جیسے ان کے عہد مبارکہ میں لوگ فیض یاب ہوا کرتے تھے۔

انہی کے تتبع میں فی زمانہ حضرت العلام، رفیع التمام، محترم المقام، استاذ العلماء، عمدۃ الاصفیاء علامہ الحاج الحافظ محمد فیض احمد صاحب اویسی علیہ الرحمۃ نے قلم وقرطاس کو اس نہج پر زینت بخشی کہ تصانیف کا ایک حسین چمنستان بن گیا۔ دو ہزار سے زائد کتابیں آپ

کے قلم سے ظہور پذیر ہو چکی ہیں۔ جس کی فہرست بنام علم کے موتی کے نام سے مطبوعہ ہے ان میں بیشتر طباعت کے لباس سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

دار آخرت میں علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے اسی ایک حسن عمل کو جب میزان عمل میں رکھا جائے گا تو میزان خوشی سے جھوم اٹھے گی۔ اس کی کیفیت دید کے قابل ہو گی کہ دار العمل کا کتنا عظیم سرمایہ عمل کتب کی صورت میں ہے۔ جن میں صرف درج شدہ درود وسلام کے اجر وثواب کا تخمینہ ہی نہیں لگایا جا سکے تو ندا آئے گی چھوڑیئے! اس وزن کے تکلف کو اور جایئے بلا حساب وکتاب دار جنت کی طرف، پل صراط پر جب ایسے نیکوں کے قدم آئیں گے تو نبی کریم ﷺ اپنے امتیوں کو دیکھ دیکھ کر فرما رہے ہوں گے: رب سلم امتی۔

اس منظر کے تصور پر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پکار اٹھے!

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

دار العمل میں جن کے تلامذہ، معتقدین، تعلیم وتعلم، درس وتدریس، وعظ وتبلیغ، تحریر وتقریر حسین ترین اعمال کی صورت میں عیاں ہوں گے تو کتنا لطف آئے گا۔ لوگ رشک کریں گے بلکہ کئی حسرت سے پکاریں گے کاش! کہ ہم نے بھی اپنے علم، عمل اور قلم سے کام لیا ہوتا تو اسی طرح وسیع ذخیرہ کے مالک ہوتے۔ علامہ اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ" کا ترجمہ احوال آخرت کر کے دار العمل سے دارِ آخرت کی پونجی پتی اور سرمایہ دار خیر وصواب بننے کی راہ دکھائی ہے یہ کتاب آپ کی دیگر تصانیف کی طرح قابل مطالعہ اور لائق تحسین وتبرک ہے جسے علامہ مولانا نجابت علی تارڑ صاحب شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مصنف، مترجم، ناشر سب ہی کو دار آخرت کی کامرانیوں سے نوازے اور دار العمل میں شان وشوکت سے ہمیں زندگی گزارنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ

محمد منشا تابش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

تقریظ

فاضل جلیل محقق دوراں حضرت علامہ مولانا **محمد صدیق ہزاروی** سعیدمدظلہ العالی
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی عقائد میں آخرت کو ماننا ایک اہم عقیدہ ہے جس پر انسانی زندگی کے حسن وقبیح کا دارومدار ہے۔ کسی طالب علم کو اچھے نتیجے کی امید محنت کی ترغیب دیتی اور کام چوری سے روکتی ہے اسی طرح رات کو حاصل ہونے والے نفع کے لالچ میں دوکاندار، مزدور اور محنت کش دن بھر آرام کو خیر آباد کہہ کر محنت اور لگن سے اپنے فرض منصبی کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور عقیدہ آخرت انسان کو نیک اعمال کی راہ دکھاتا ہے تاکہ وہ آخرت میں جہنم کی سزا سے محفوظ ہو کر جنت کی نعمتوں سے متمتع ہو۔

مفکر اسلام علامہ جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ کی علمی وروحانی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے امت مسلمہ کو علم کا بہت وافر ذخیرہ دیا ہے۔ اسی ذخیرۂ علمی کا ایک چمکتا موتی: "البدور السافرة فی احوال الآخرة" ہے جس میں آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں احوال آخرت سے متعلق ایک جامع گلدستہ سجایا ہے جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اس کتاب نافعہ سے عمومی استفادہ کے لئے بقیۃ السلف استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمۃ نے اسے اردو زبان کا لباس دیا جس سے اس کا فائدہ دوچند ہو گیا۔ حضرت علامہ اویسی علیہ الرحمۃ اہل سنت والجماعت کے اکابر واجلہ علماء میں سے ایک عظیم علمی شخصیت ہیں جن کا وجود مسعود اس وقت ملت اسلامیہ کے لئے ایک نعمت خداوندی تھا۔ آپ نے قرطاس وقلم سے جس قدر مضبوط تعلق قائم

رکھا تھا وہ قابل قدر ہی نہیں بلکہ ہم سب کے لئے قابل تقلید نمونہ بھی ہے۔

اگر ہمارے اکابر بالخصوص نوجوان فضلاء تحقیقی تحریر کے لئے روزانہ کچھ نہ کچھ وقت نکالیں تو اہل سنت کے ہاں تحریری دنیا میں ایک انقلاب بپا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت استاذ العلماء کی دینی ملی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مزید علمی خدمات کے لئے ان کو عمر خضر مرحمت فرمائے اور اس کتاب کے ناشر اور جملہ معاونین کی سعی احسن کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد صدیق ہزاروی سعیدی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور پاکستان

❀❀❀❀

تقریظ

حضرت علامہ پروفیسر غلام عباس قادری الازہری راشدی صاحب
(سراج الدولہ کالج وفاضل جامعہ ازہر شریف مصر)

باسمہ تعالیٰ حامدا و مصلیا۔

امابعد! آخرت کا عقیدہ اسلام کے بنیادی اور مرکزی عقائد میں سے ہے ہر نبی نے اپنے اپنے دور میں انسانیت کو توحید، رسالت اور آخرت کے عقیدے کی تبلیغ کی ہے۔

قرآن کریم نے اسے متقین ومومنین کے ایمان کا لازمی حصہ قرار دیا ہے:

''وبالآخرة هم يوقنون''اور آخرت پر وہ کامل یقین رکھتے ہیں:''لفظ آخرت اتنا وسیع اور جامع ہے کہ دنیائے جہان کی آفرینش سے لے کر اختتام تک جو کچھ اس دنیا میں ہوا ہے یا ہوگا۔اس سے کئی گنا زیادہ ایک ایسا جہان ظاہر ہوگا جس میں تمام مخلوق خصوصا انسانوں کو جمع فرما کر ان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔اس دن انسان پر خود اس کا تن و بدن گواہی دے گا۔ارشاد ہے:

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

(پ۱۸، النور، آیت ۲۴)

''جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔''

قرآن کریم نے آخرت پر ایمان کو اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ مربوط کیا ہے۔

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (پ۲، البقرہ، آیت ۱۷۷)

''ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت پر۔''

قرآن حکیم کی اکثر وبیشتر سورتوں میں آخرت کے حساب و کتاب اور اس کی

ہولناکیوں کا تذکرہ کبھی حجت و برہان کے ساتھ کبھی امثال و انداز کے ساتھ موجود ہے۔

قرآن کریم نے آخرت کے کئی نام بتائے ہیں:

یوم البعث، یوم القیامة، الساعة، الآخرة، یوم الدین، یوم الحساب، یوم الفتح، یوم التلاق، التغابن، یوم الخروج، یوم الحسرة، یوم التناد، الأزفة، الصاخة، الغاشیة، الواقعة، الحاقة، القارعة وغیرہ۔

﴿آخرت کی زندگی کے متعلق شکوک وشبہات کا ازالہ﴾

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہر شخص مرنے کے بعد زمین میں دفن نہیں ہوگا۔ کچھ لوگ جہاز میں سفر کرتے ہیں اور جہاز کو آگ لگ جاتی ہے اور اس میں سوار تمام افراد جل کر راکھ بن جاتے ہیں ان کا جسم بھی ہواؤں میں منتشر و معدوم ہو جاتا ہے یا کوئی شخص سمندر میں سفر کرتا ہے دوران سفر اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اسے اٹھا کر سمندر کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اسے مچھلیاں کھا جاتی ہیں، مچھلیوں کو شکاری پکڑتے ہیں اور ان کو لوگ کھا جاتے ہیں۔ پھر وہ لوگ بھی ایک دن مر جاتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد ان کا جسم بھی مٹی میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ جسم اور جسم کے ذرات بھی باقی نہیں رہتے تو پھر ان حالات میں برزخی کیفیات کس طرح اور کس پر وارد ہوں گی؟ وہ جسم کس طرح اٹھے گا اور کیسے جواب دے گا؟

قرآن حکیم نے اس کا جواب مؤثر پیرائے میں دیا ہے:

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ (پ۲۳، یٰسین، آیت ۷۸)

"بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا۔"

ایک ایسا دن جب سورج لپیٹ لیا جائے گا، تارے بکھر جائیں گے، جب پہاڑ چلائے جائیں گے لوگ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھیں گے ہر شخص دوسرے سے بے خبر ہوگا۔ ایسے عالم میں بھی کچھ لوگ **لا خوف علیهم ولا هم یحزنون** کے مصداق

اطمینان وسکون کے ساتھ نظر آئیں گے۔یوم تبیض وجوہ کے مطابق ان کے چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے یہ وہی خوش نصیب ہوں گے جن کے لئے قرآن نے کہا: فاما من ثقلت موازینہ. جن کے نیک اعمال کا وزن بھاری ہوگا۔ فھو فی عیشۃ راضیۃ تو وہ من مانتے عیش میں ہوں گے۔

دنیا میں انسان اسی لئے آیا ہے کہ وہ آخرت کی باقی جاودانی زندگی کے لئے سامان مہیا کرسکے۔ ہر دور میں علماء کرام نے پیغمبری سنت کے مطابق خلق خدا کو آخرت کے لئے تیاری کرنے کی تلقین کی ہے اور اس سلسلے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں کتابیں لکھیں ہیں وصیتیں اور نصیحتیں تحریر کی ہے۔

زیر نظر کتاب البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ حافظ الحدیث شیخ الاسلام والمسلمین جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھ کر امت کو آخرت کے لئے سامان جمع کرنے کی تلقین کی ہے یہ امت کے ساتھ ان کی خیر خواہی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔
عربی کتاب کا اردو میں آسان ترجمہ فخر المدرسین مناظر اسلام عالم نبیل حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔علامہ اویسی علیہ الرحمۃ نے اردو میں نہایت رواں ترجمہ فرما کر مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ادارہ زاویہ پبلشرز کی سرپرستی میں اسے چھاپ کر عام مسلمانوں تک اسے پہنچانے کا اہتمام کیا ہے۔اب عوام خواص کی ذمہ داری ہے کہ اس علمی سرمایہ سے بھرپور استفادہ کریں اور اس پیغام کو گھر گھر پہنچائیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید عام بنانے اور قبولیت تامہ سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم۔

احقر العباد

غلام عباس قادری

خطیب وامام جامع مسجد

صفہ فیڈرل بی ایریا، بلاک ۲ کراچی

تقریظ

ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا محمد محب اللہ نوری صاحب مدظلہ العالی
(جانشین وفرزندار جمند حضرت علامہ مفتی نوراللہ نعیمی بصیرپوری علیہ الرحمۃ الباری متوفی ۱۴۰۳ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز ملت اسلامیہ کے بطل جلیل ہیں جن کا دوام جریدۂ عالم پر ثبت ہے۔انہوں نے اپنی زندگی دین کی احیاء وتجدید کے لئے وقف کررکھی تھی اور تصنیف وتالیف، درس وتدریس، رشد وہدایت اور تحقیق وافتاء کے میدان میں وہ گراں قدر خدمات سرانجام دیں کہ علمی دنیا میں ان کا نام ایک معتبر حوالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن ہے،آپ اپنے وقت کے جلیل القدر امام، علامہ، بحر العلوم، شیخ الاسلام اور اعجوبۂ روزگار شخصیت تھے۔جلالت علمی کے پیش نظر آپ کو نام کی بجائے امام جلال الدین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔آپ کے والد گرامی شیخ کمال الدین، حافظ ابن حجر کے شاگرد، بلند پایہ عالم دین، قابل مدرس، قصبہ السیوط کے قاضی اور خلیفہ وقت کے امام صلوۃ تھے۔

علامہ سیوطی ۸۴۹ھ کو قاہرہ میں پیدا ہوئے بچپن میں ہی والد گرامی کا سایہ عاطفت اٹھ گیا اور یتیمی کی حالت میں نشو ونما پائی۔آپ کا حافظہ نہایت قوی تھا چنانچہ آٹھ سال کی عمر کے تھے کہ قرآن کریم حفظ کرلیا۔پھر العمدہ، منہاج الفقہ، الفقہ والاصول اور الفیہ ابن مالک وغیرہ کتابیں زبانی یاد کرلیں۔مختلف اساتذہ سے علوم وفنون کی تحصیل میں منہمک رہے۔آپ کے اساتذہ میں شیخ الاسلام امام بلقینی، امام شرف الدین مناوی، علامہ تقی الدین شبلی حنفی اور علامہ محی الدین کافیجی ایسے اساطین علم وفضل شامل ہیں۔

علامہ سیوطی کو افتاء، قضا، درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں کمال حاصل

آپ مفسر، محدث، فقیہ، مؤرخ، ادیب، شاعر، محقق، مجتہد عصر، مجد دوقت اور امام یگانہ تھے۔
آپ نے حجاز مقدس، شام، یمن، ہند، مغرب اور سوڈان وغیرہ ممالک کے سفر کئے۔ حج کے موقع پر زم زم نوش کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے فقہ میں شیخ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر کے مرتبے پر فائز کر دے۔ اور یہ دعا قبول ہوئی۔

علامہ سیوطی نے ایک عرصہ تک درس وتدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد تمام تر توجہ تصنیف وتالیف کی جانب مبذول کر دی۔ آپ نے اپنی پہلی تصنیف ''شرح الاستعاذہ والبسملۃ'' ۸۶۶ھ میں مکمل کی۔ آپ نے اپنے خودنوشت حالات میں اپنی تصانیف کی تعداد تین سوتحریر کی ہے۔ سلسلہ تصانیف جاری رہا اوران کی تعداد چھ سات سو تک جا پہنچی ہے۔

صاحب تصانیف کثیرہ

آپ بہت زودنویس تھے۔ مشہور ہے کہ آپ نے شہرۂ آفاق کتاب تفسیر جلالین (سورۃ الفاتحہ تا الکھف) چالیس دنوں میں تصنیف کی۔ آپ کی تصانیف میں جلالین کے علاوہ الاتقان، **خصائص الکبریٰ، الحاوی للفتاوی، تاریخ الخلفاء، تفسیر** درالمنثور، **شرح الصدور فی احوال الموتٰی والقبور، حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر وقاھرہ** اور **جامع المسانید** وغیرہ کتب شہرۂ آفاق ہیں۔

(حسن المحاضرہ، ج ا، ص ۲۸۸ تا ۲۹۴، معجم المؤلفین ص ۴۷-۱۰۷، الفتح الکبیر للنبہانی)

جامع المسانید احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ ہے یہ ۲۱ جلدوں اور پچاس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ آپ نے میلاد مصطفیٰ ﷺ پر بھی ایک رسالہ ''**حسن المقصدفی عمل المولد**'' تحریر کیا۔ حضور ﷺ کے والدین کریمین کا ایمان دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے اور اس سلسلے میں پائے جانے والے تمام شکوک وشبہات کا براہین قاطعہ سے قلع قمع کر دیا۔ اس مسئلہ پر آپ نے جس محنت، محبت اور جذبہ ایمانی سے لکھا ہے یہی آپ کی نجات، بلندئ درجات اور قربت الٰہی کے لئے کافی بڑا ذریعہ ہے۔ آپ نے اس مسئلہ پر مسالک الحنفاء اور پانچ دیگر رسائل تحریر فرمائے جو ''رسائل ستہ'' کے نام سے معروف ومتداول ہیں۔

دیدار مصطفیٰ ﷺ

علامہ سیوطی فنافی الرسول تھے، آقا حضور ﷺ کی بھی اپنے اس عاشقِ صادق پر خاص نگاہِ کرم تھی۔ چنانچہ حضور ﷺ نے علامہ سیوطی کو پچھتر مرتبہ بیداری میں اپنے جمال جہاں آراء سے نوازا۔ کسی حدیث کے بارے میں شبہ ہوتا تو براہ راست رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے اور آپ کی تصحیح وتوثیق کے بعد اسے نقل کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی متعدد احادیث جن کو محدثین نے ضعیف سمجھا علامہ سیوطی نے اسے صحیح قرار دیا۔

(میزان الکبریٰ، امام شعرانی، ج ۱، ص ۴۱/ الفتح الکبیر للنبہانی، ج ۱، ص ۶)

یوں تو آپ کو جملہ علوم وفنون متداولہ پر دسترس حاصل تھی، مگر آپ کا اصل میدان حدیث تھا۔ آپ کے دور میں احادیث نبوی ﷺ کا جتنا ذخیرہ دنیا بھر میں دستیاب تھا اس محدث اعظم نے اسے حفظ کرلیا تھا۔ چنانچہ آپ کو دو لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں۔ آپ کی یہ کاوشیں بارگاہ حضور ﷺ میں شرف قبولیت پا گئیں۔ علامہ نبہانی لکھتے ہیں:

انه علیه الصلوة والسلام قال له رضی الله عنه یقظة یا شیخ الحدیث وبشره بانه من اهل الجنة۔ (الفتح الکبیر للنبہانی، ج ۱، ص ۱۷)

رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جاگتے ہوئے اے شیخ الحدیث! کہہ کر پکارا اور جنتی ہونے کی بشارت عطا فرمائی۔ عالم بیداری میں حضور ﷺ کے دیدار پر انوار سے مشرف ہونا کوئی معمولی نعمت نہیں۔ یہ رتبہ بلند اولیائے کبار میں سے بھی کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ عالم ربانی اور ولی کامل تھے۔

کرامت

آپ سے بہت سی کرامات ظہور پذیر ہوئیں جن میں سے ایک کرامت طی مکاں بھی تھا۔ آپ کے خادم محمد بن علی الحباک بیان کرتے ہیں ایک روز مصر میں دوپہر کے وقت آپ نے مجھے فرمایا: ہمارا ارادہ ہے کہ نماز عصر مکہ مکرمہ میں چل کر ادا کریں مگر شرط یہ ہے کہ میری زندگی میں اس راز کو فاش نہیں کروگے۔ میں نے کتمان سر (رازداری) کا وعدہ کرلیا۔ آپ

نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر فرمایا آنکھیں بند کرلو، پھر تیز تیز ستائیس قدم چل کر فرمایا: اب آنکھیں کھول دے، میں نے دیکھا کہ ہم مکۃ المکرّمۃ میں جنت المعلی کے دروازے پر ہیں۔ سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے مزار پر حاضری دی، پھر حرم شریف حاضر ہو کر طواف کعبہ سے مشرف ہوئے۔ زمزم نوش جاں کیا اور مقام ابراہیم کے پاس عصر کی نماز ادا کی۔ پھر واپسی کا سفر شروع ہوا آنکھیں بند کیے چند قدم آپ کے ساتھ چلا کہ مصر واپس پلٹ آئے۔

(الفتح الکبیر للنبہانی، ج ۱، ص ۷)

علامہ سیوطی کا وصال ۹۱۱ھ کو قاہرہ میں ہوا آپ وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ الحمد للہ احقر کو آپ کے مزار پر انوار کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ جس کی تفصیل اپنے سفر نامہ ''چند روز مصر میں'' کے صفحہ ۱۷۵ تا ۱۹۰ بیان کر دی ہے۔ آپ کا مزار حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مزار کے قریب ایک بڑے قبرستان میں واقع ہے۔ قبرستان جانے والی سڑک کے آغاز میں بورڈ پر ''شارع جلال'' درج ہے۔ تھوڑا آگے جائیں تو آپ کا روضہ آتا ہے۔ ایک بڑے کمرے کے گوشے میں مزار مبارک ہے۔ جس پر نہایت سادہ سبز رنگ کا کپڑا چڑھا ہوا ہے اوپر سادہ سا گنبد ہے باہر دروازے پر یہ عبارت درج ہے:

هذا مقام العارف بالله سيد جلال الدين سيوطی رحمه الله عليه۔

اوپر تاریخی مادہ رقم ہے: **العرب و العجم و العز و النعم۔ (۱۲۲۱ھ)**

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، علامہ سیوطی کثیر التصانیف عالم دین تھے۔ زیر نظر کتاب ''**البدور السافرة فی احوال الآخرة**'' ترجمہ ''احوال آخرت'' میں قبر، حشر، میزان، پل صراط، جنت اور دوزخ وغیرہ برزخ و حشر کے حالات پر مشتمل نہایت معلومات افزاء، ایمان افروز، دلچسپ اور مفید کتاب ہے۔ جس کا ترجمہ صاحب تصانیف کثیرہ استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب رحمہ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ علامہ اویسی صاحب اہل سنت کے نام ور عالم دین تھے جنہوں نے برق رفتاری کے ساتھ تصنیف و تالیف کا کام کیا۔ اللہ ان کی قبر پر رحمتیں نازل فرمائے۔

موصوف کے فاضلانہ ترجمہ کو عام فہم اور سلیس زبان میں ڈھالنے کا کام مفتی عطا اللہ

نعیمی صاحب نے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محترم مولانا نجابت علی تارڑ صاحب خاص طور سے مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان کی مساعی جمیلہ سے یہ کتاب زاویہ پبلشرز کی طرف سے شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف علیہ الرحمۃ کے درجات بلند کرے اور ترجمہ سے لے کر اشاعت کے مراحل میں حصہ لینے والوں کو سعادت دارین سے نوازے اور اس کتاب کو مقبول خاص و عام بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

والسلام

(صاجبزادہ) محمد محبّ اللہ نوری

مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ، سجادہ نشین آستانہ
عالیہ نوریہ، قادریہ، مدیر اعلیٰ ماہنامہ نور الحبیب
بصیر پور شریف اوکاڑہ

❀❀❀❀

نقش اول

پیر طریقت محقق دوراں یادگار مشوری شریف
حضرت علامہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی مدظلہ العالی
(ناظم السادات اکیڈمی، لاڑکانہ سندھ پاکستان)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم
الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔
أما بعد!

رب کریم قرآن کریم فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:
وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ (پ ۲۷، الذاریات، آیت ۵۶)
''اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔''

صحابی رسول حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لیعبدون کے معنی لیعرفون لیا ہے۔ یعنی ''مجھے پہچانو۔''

کیونکہ اللہ رب العزت کی عبادت کے لئے فرشتے پہلے سے اس کے حضور احترام سے کھڑے اور تسبیح وتہلیل میں مشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت ''قلب'' پر موقوف ہے اور قلب جب تک گناہوں کی غلاظت سے پاک نہ ہوگا تب تک حق تعالیٰ کی پہچان مشکل ہے۔

معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد یہ ہے اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی کوشش کی جائے اور اس کام کا تعلق آدمی کے دل سے ہے دل کی پاکی صفائی کے بغیر مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ دل کے اسپیشلسٹ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے یعنی اولیاء اللہ ہیں۔ جو اس مقام پر فائز ہیں کہ بندے کو مولی سے ملانے کیا اہم کام پر لگے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بغیر آیت کریمہ پر عمل اور تخلیق کا مقصد پورا نہیں ہوتا کیونکہ:

من عرف نفسه فقد عرف ربه۔

جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

جس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت (پہچان) نصیب ہوگئی اس کو عبادت میں یکسوئی اور سرور حاصل ہوتا ہے اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے نفرت ہو جاتی ہے۔

پیش نظر کتاب کے مصنف عالم اسلام کی عظیم شخصیت عاشق خیر الوری ﷺ حافظ الحدیث حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ ایسے ہی بلند روحانی مقام پر فائز تھے۔ انسانیت کی فلاح و بہبود اخلاقی پستی اور روحانی تنزلی سے نکالنے کی سعی فرماتے: شرح الصدور اور البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔

تبرکاً آپ کی ایک کرامت نقل کرتا ہوں جس سے آپ کے عظیم روحانی مقام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ کے خاص خادم محمد علی حباک کا بیان ہے کہ ایک روز آپ نے قیلولہ کے وقت فرمایا اگر تم میرے مرنے سے پہلے اس راز کو ظاہر نہ کرو تو آج عصر کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھوا دوں؟ عرض کیا: ضرور۔ فرمایا: آنکھیں بند کرلو اور میرا ہاتھ پکڑ کر تقریبا ستائیس (۲۷) قدم چل کر فرمایا آنکھیں کھول دو دیکھا تو ہم باب معلیٰ پر تھے۔ حرم پہنچ کر طواف کیا زم زم پیا۔ پھر فرمایا: اس سے تعجب مت کرو کہ ہمارے لئے طی ارض ہوا بلکہ زیادہ تعجب اس کا ہے کہ مصر کے بہت سے مجاور حرم ہمارے متعارف یہاں موجود ہیں۔ مگر ہمیں نہ پہچان سکے۔ پھر فرمایا چاہو تو ساتھ چلو ورنہ حاجیوں کے ساتھ آجانا۔ عرض کیا: ساتھ ہی چلوں گا۔ باب معلیٰ تک گئے اور فرمایا آنکھیں بند کرلو اور مجھے سات قدم دوڑا آنکھیں کھولی تو ہم مصر میں تھے۔ (احوال المصنفین)

اور پیش نظر کتاب ''البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ'' ترجمہ ''احوال آخرت'' اسی عظیم شخصیت کی تالیف لطیف ہے جس کو عمل کے عزم کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو یقیناً دل میں ایک تڑپ پیدا ہوگی عمل کی راہ روشن دکھائی دے گی اور وجود میں انقلاب برپا ہوگا۔

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد فیض احمد اویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم شخصیت تھے جو اپنی ذات میں انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے سب سے بڑھ کر یہ کہ سلف الصالحین کا جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ انسانیت کی فلاح و بہبود کے

جذبہ سے آپ کا قلب سرشار تھا اسی جذبہ نے آپ کو لکھنے پر مجبور کیا۔ آپ کے لمحات میں اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی برکت رکھی تھی۔ دو اڑھائی ہزار کتابیں رسائل مضامین اپنے قلم سے لکھ چکے اور دن رات سفر و حضر میں لکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر رحمت نازل فرمائے۔ آمین!

اہل سنت والجماعت کو ''قلت تصانیف'' کا طعنہ دینے والے اس ہمہ جہت شخصیت پر غور کریں جس کی اس دور میں مثال ملنا محال ہے۔ وہ کونسا موضوع ہے جس پر آپ نے قلم نہ اٹھایا ہو بلکہ ایک موضوع کے مختلف پہلو پر کئی مقالے رقم کئے ہیں۔ وہ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ اس طرح آپ کی شخصیت پر مختلف حوالوں سے ڈاکٹریٹ کے مقالے لکھے جاسکتے ہیں۔

علامہ اویسی صاحب نے اس مفید و اہم کتاب کا ترجمہ فرما کر عوام الناس کو اس کے استفادہ کا موقع فراہم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے اور عوام الناس کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ مجاہد اہل سنت علامہ نجابت علی تارڑ کو شاد آباد رکھے جن کی سعی جمیلہ سے کتاب ''احوالِ آخرت'' اشاعت کے زیور سے آراستہ ہو کر ہمارے ہاتھوں میں پہنچی ہے۔

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی
(آستانہ قادریہ، ملیر کراچی)

❀❀❀❀

تقریظ

پیر طریقت علامہ ڈاکٹر صاحبزادہ فرید الدین قادری صاحب (پی ایچ ڈی)

(سجادہ نشین خانقاہ قادریہ علیمیہ وخطیب مرکزی جامع مسجد سولجر بازار کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری آسمانی کتاب قرآن مجید کو حالات وضروریات کے لحاظ سے بتدریج نازل فرمایا ہے۔عقیدہ آخرت دین اسلام کے بنیادی عقائد سے تعلق رکھتا ہے۔امور آخرت سے خلق خدا کو آگاہ کرنے کی ضرورت واہمیت آج کے حالات وضروریات کے لحاظ سے نہایت اہم ہے۔حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:''دنیا آخرت کی کھیتی ہے''اس امر سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے۔قرآن مجید میں ایک طرف آخرت پر ایمان لانے والوں کا بیان ہے اور دوسری طرف عقیدہ آخرت کے منکرین کا ذکر ہے۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں شرف حضور رکھنے والے عالم اسلام کے جلیل القدر محقق ومصنف حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور عالم تصنیف ''البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ''میں آخرت کے امور کی نشاندہی فرمائی ہے۔یعنی قیامت قائم ہونے سے لے کر جنت ودوزخ کے احوال کو قرآن واحادیث کے جواہر پاروں سے مجتمع فرمایا ہے۔مذکورہ کتاب کا اردو ترجمہ''احوال آخرت''کے عنوان سے ممتاز عالم دین محقق ومحدث شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ کی کتب ورسائل اکثر وبیشتر عوام الناس کی نظر سے گزرتے رہتے ہیں۔اور ایک عالم ان سے فیضیاب ہو رہا ہے۔اور ادارہ زاویہ پبلشرز اور تمام اراکین بالخصوص فاضل نوجوان علامہ نجابت علی تارڑ مبارک باد کے مستحق ہیں جو اس شاندار کتاب کی اشاعت کر کے اپنے لئے توشہ آخرت جمع کر رہے ہیں۔

ان شاءاللہ ان کی کاوشوں سے عقائد اہل سنت کی کتب ورسائل کو فروغ حاصل ہوگا۔

محتاج دعا

ڈاکٹر فرید الدین قادری

تقریظ

فاضل محقق حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہل سنت نور مسجد کاغذی بازار کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

انسان کی فطرت ہے کہ وہ نفع کو محبوب رکھتا ہے اور نقصان کو مبغوض، راحت کو پسند کرتا ہے اور تکلیف کو ناپسند، آرام وسکون اسے اچھا لگتا ہے اور رنج وملال برا، آسائشوں کے قریب جاتا ہے اور مصیبتوں سے دور بھاگتا ہے۔ غرض کہ راحتوں کو گلے لگاتا ہے اور آفتوں سے دور بھاگتا ہے۔ کسی شے کی طمع میں کوئی کام کرتا ہے اور کسی چیز کے خوف سے کوئی کام چھوڑ دیتا ہے۔

جب انسان کا مزاج یہ ٹھہرا تو تذکرۂ آخرت اسے بے راہ روی سے دور رکھنے کے لئے نافرمانیوں سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے، شیطان سے دور رکھنے کے لئے اکسیر کا کام کرتا ہے۔

اسی لئے قرآن وحدیث میں جنت کا تذکرہ ہوا جس کی نعمتوں، آسائشوں اور راحتوں کا بیان ہوا کہ کوئی تو اخروی نعمتوں کے حصول کے شوق میں اور کوئی عذاب جہنم کے خوف سے راہ راست کو اختیار کرلے کوئی جنت کو حاصل کرنے کے لئے اور کوئی دوزخ سے بچنے کے لئے نیک عمل کرے۔ کوئی ثواب آخرت کی طمع میں اور کوئی عذاب آخرت کے ڈر میں اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ کا مطیع ہو جائے۔ کوئی نعیم جنت کو یاد کرکے اور کوئی جہنم کی ہولناکیوں کا تصور کرکے فرمانبردار بن جائے۔

چنانچہ اس موضوع پر بے شمار علماءِ امت اور صلحاءِ امت نے قلم اٹھایا۔ ان میں سے ایک نام خاتم الحفاظ علامہ شیخ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا ہے۔ جنہوں نے اس طریقے سے امت مصطفیٰ ﷺ کو بے راہ روی سے بچانے کے لئے ایک سے زائد کتابیں لکھیں۔ جن میں سے ایک ''البدور السافرۃ فی احوال الآخرۃ'' ہے۔

اور فیض ملت حضرت علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ جن کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ نے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے پیغام کو جو انہوں نے امت مصطفیٰ ﷺ تک پہنچایا اس درس کو جو انہوں نے اہل اسلام کو دیا اس سبق کو جو انہوں نے مسلمانوں کو پڑھایا آپ نے ان لوگوں کے لئے اسے اردو میں منتقل کیا جو عربی نہیں جانتے یا اس میں ذکر کی گئی آیات یا احادیث کے صحیح مفہوم کو سمجھنے سے قاصر تھے۔

اور برادرم جناب نجابت علی تارڑ صاحب جو اہل ایمان کے عقیدہ و عمل کی اصلاح کی غرض سے علماء اسلام کی متعدد تصنیفات و تالیفات کو مسلمان عوام تک پہنچانے کی سعی کر چکے ہیں اور اس ترجمے کو منظر عام پر لانے اور عوام الناس تک پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

احقر کو حضرت فیضِ ملت کے حکم اور حافظ صاحب کے اصرار پر اس ترجمے میں مذکور مشکل اور پیچیدہ عبارات کو سہل اور آسان کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے طفیل مترجم کے خلوص ناشر کی سعی اور احقر کی ادنیٰ کاوش قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے اور اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین ثم آمین۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محمد عطاء اللہ نعیمی

(نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر کراچی پاکستان)

❀❀❀❀

ابتدائیہ

الحمد لله العلى العظيم والصلوة والتسليم على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه وحزبه اجمعين۔

امابعد! جلال الملة والدین امام عبدالرحمٰن السیوطی علیہ الرحمۃ نے شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور کے خطبہ میں لکھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے عمر میں برکت دی تو ارادہ ہے کہ اسی کے ساتھ ایک کتاب اور شامل کروں جس میں بعث وقیامت اور جنت ودوزخ کا مکمل بیان ہو۔ چنانچہ اس ثانی الذکر کو امام سیوطی نے بعد میں مکمل فرما کر اس کا نام رکھا: ''البدور السافرة فی احوال الآخرۃ یعنی احوال آخرت سے متعلق چمکتے دمکتے چاند'' فقیر نے دور طالب علمی سے اس کتاب کی تلاش شروع کردی۔

چنانچہ الحمدللہ یہ کتاب بمبئی (انڈیا) سے ۱۹۵۶ء میں بذریعہ ڈاک حاصل کرلی لیکن افسوس کہ نہایت غلط ترجمہ کہ جس کے مطالعہ سے فائدہ کے بجائے نقصان کا امکان تھا۔ دل میں آرزو تھی کہ کہیں سے صحیح نسخہ دستیاب ہو۔ چنانچہ الحمدللہ! ۱۹۹۸ء میں مدینہ طیبہ میں کتاب مذکور حاصل ہوگئی۔ ارادہ ہوا کہ اس کا بھی شرح الصدور کی طرح ترجمہ کرڈالوں۔ اس کی طباعت کے لئے کراچی اور لاہور کے ناشرین نے بھی حامی بھرلی۔ چنانچہ ۱۹۹۹ء میں مدینہ طیبہ کا سفر نصیب ہوا تو حسب عادت کتاب ''البدور السافرة'' ترجمہ کے لئے بغل میں دبائی اور مدینہ طیبہ حاضر ہوگیا۔ الحمد لله على منه و كرمه اس سفر مقدس میں کتاب کا اکثر حصہ ترجمہ ہوگیا لیکن بحالت اعتکاف مسجد نبوی شریف میں فقیر کے لئے مشکل بن جاتی کہ نجدی حکومت کے کارندے آڑے آجاتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی یونہی ہوا کہ فقیر کتاب مذکور کا ترجمہ لکھ رہا تھا کہ نجدی ملانے لکھنے سے نہ صرف روکا بلکہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ پر مبتدع (بدعتی) ہونے کا الزام لگایا اور کہا کہ یہاں کسی بدعتی کی تصانیف پر کام کی اجازت نہیں۔

ناچار فقیر نے اعتکاف کے دنوں قلم روکے رکھا فراغت کے بعد حسب دستور کام جاری رہا۔ الحمدللہ یہ ترجمہ واپس بہاولپور آکر مکمل کیا۔

اور اب اس کتاب کا اردو ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا تعارف و علمی خدمات

ایک عظیم مفسر، محدث، مورخ اور ادیب

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ ایک عظیم مصنف تھے جنہیں رسول اللہ ﷺ کا ایسا قرب نصیب تھا کہ عالم بیداری میں سرور دو عالم ﷺ کے دیدار سے بارہا مشرف ہوئے بلکہ بالمشافہ ہم کلام ہوئے اور بارگاہ سرور عالم ﷺ سے اعلیٰ خطابات والقابات سے نوازے گئے جن کی تفصیل فقیر آخر میں عرض کرے گا ان کے حالات پڑھ کر آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ اگر ایسے شخص کے عقائد خراب ہوتے یا ان کے نقل کردہ واقعات شرکیہ ہوتے تو پیارے مصطفیٰ ﷺ کی زیارت اور وہ بھی بیداری میں اور بڑے سے بڑے القابات و خطابات عطا فرمانے کا کیا معنی اور ہم اہل سنت بحمدہ تعالیٰ وہی عقائد رکھتے ہیں جو علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمائے ہیں اگر کوئی اپنے غلط خیال پر ہمیں مشرک کہتا ہے تو اس کے کہنے سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا۔

تسمیہ القاب

حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا نام عبد الرحمٰن، لقب جلال الدین اور ابن الکتب ہے۔ ابن الکتب کے لقب کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد نے اپنی زوجہ محترمہ کو کوئی کتاب لانے کا حکم دیا۔ وہیں دردزہ شروع ہوا اور ولادت ہو گئی۔ باپ نے اسی مناسبت سے ''ابن الکتب'' کا لقب عنایت فرمایا۔ کنیت ابو الفضل ہے یہ کنیت ان کے استاد اور شیخ قاضی القضاۃ عز الدین الکتابی کی طرف سے عطا فرمائی گئی۔

شذرات الذہب میں ہے کہ انہوں نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ سے دریافت کیا کہ تمہاری کنیت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: کچھ نہیں! فرمایا: ''ابو الفضل'' (یہی کنیت فقیر کے استاذ

محترم محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب لائل پوری فیصل آبادی علیہ الرحمۃ کو نصیب ہوئی)

(لطیفہ) جیسے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو استاذ نے خود کنیت عطا فرمائی ایسے ہی فقیر اویسی غفرلہ کو بھی۔

نسب نامہ

عبدالرحمٰن بن الکمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن الفخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین۔ خضر بن نجم الدین ابی الصلاح۔ ایوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ ہمام الدین الہمام الخفیر ی السیوطی رحمھم اللہ تعالی۔

تفصیل نسب

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ نے الضوء اللامع میں اور قاضی شوکانی نے ''البدر الطالع'' میں الطلولونی کی نسبت کا اضافہ کیا ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ کے والد گرامی کے تذکرہ میں آپ کے اجداد میں ایک شخص سابق الدین کے ساتھ ''الفارسی'' کی قید بھی لگائی ہے لیکن دراصل امام سیوطی علیہ الرحمۃ نسلاً عجمی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے خود ''حسن المحاضر'' میں تحریر فرمایا ہے۔

نیز علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ نے سابق الدین کو فارسی بتا کر اس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ زاھد کوثری نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کے ذیل طبقات الحفاظ ذہبی پر ان کا جو ترجمہ لکھا ہے اس میں آپ کے والد گرامی کو عجمی بتایا ہے۔ علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ اور صاحب الکواکب السائرہ کی تصریح کے مطابق آپ کی والدہ ماجدہ ترکی کنیز تھیں۔ انساب سمعانی میں ہے کہ ''طولونی'' کی نسبت احمد بن طولون کی طرف کی جاتی ہے۔ طولون ایک ترکی غلام تھے جو اپنے ماموں کے ہمراہ بغداد وارد ہوئے۔ ۲۲۰ھ میں آپ کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوا جس کا نام احمد رکھا گیا۔ احمد بیس برس کی عمر میں امیر بائیکباک کی فوج میں داخل ہوئے۔ امیر نے احمد دین طولون کی لیاقت اور قابلیت دیکھ کر ۲۵۴ھ میں اپنی طرف سے انہیں فوج کا امیر بنا کر مصر روانہ کیا۔ ہوسکتا ہے کہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی والدہ ماجدہ کا تعلق اسی خاندان

سے ہو اور آپ کے طولونی کہلانے کی وجہ یہی ہو۔

یہیں سے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کے خضیری ہونے کا بھی کچھ نشان ملتا ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے حسن المحاضرہ میں لکھا ہے کہ مجھے اس نسبت (خضیری) کی اصل وجہ معلوم نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور علم ہے کہ خضیر یہ بغداد کے ایک محلّہ کا نام ہے جو خضیر مولیٰ صاحب الموصل کی جانب منسوب ہے۔

فائدہ: قیاس کے مطابق جو طولونی خاندان بغداد میں سے مصر آیا اس کا کچھ تعلق اس محلّہ سے تھا اور اسی تعلق سے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا خانوادہ خضیری کہلایا۔

تحقیق سیوط

امام سیوطی علیہ الرحمۃ زیادہ اسی نسبت سے مشہور ہیں اسی لئے سیوط کی تحقیق ضروری ہے تو یاد رہے کہ سیوط مصر کا ایک زرخیز شہر تھا جو دریائے نیل کی مغربی جانب واقع تھا۔ یاقوت المعجم البلدان میں اپنے دور کے متعلق رقم طراز ہیں: کہ یہاں شکر کا کاروبار بہت زیادہ ہے اور ساری دنیا میں افیون سیوط سے ہی برآمد کی جاتی ہے۔''

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار کے مطابق علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا خانوادہ قبل ازیں بغداد میں تھا۔ آخری نوپشت سے سیوط میں آکر آباد ہو گیا۔ علامہ سمعانی الانساب میں رقم طراز ہیں: ''بعض لوگ سیوط کا ابتدائی الف گرادیتے اور اس میں سوائے تخفیف کے اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی سیوطی اور کبھی اسیوطی دونوں مستعمل ہوتے ہیں۔

ولادت

امام سیوطی علیہ الرحمۃ یکم رجب ۸۴۹ھ مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۴۴۵ء شب یک شنبہ بعد از مغرب قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ قسمت کا ستارہ تو ویسے بھی بلندی پر تھا لیکن رجب شریف میں ولادت معراج شریف سے نیک فالی کی وجہ سے عروج نصیب ہوا۔

والد کا تعارف

مورث اعلیٰ ہمام الدین مشائخ وقت میں سے تھے نیز دوسرے ارکان خاندان بھی

ہمیشہ صاحب مرتبہ رہے۔ البتہ علم ودین کی خدمت زیادہ تر آپ کے والد کمال الدین ابو بکر ہی کے حصے میں آئی۔ آپ ۸۰۰ھ کے بعد سیوط میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں تشریف لانے سے قبل وہاں کے قاضی رہے جب قاہرہ تشریف لائے تو آپ نے علامہ قایانی سے فقہ، اصول، کلام، نحو، معانی اور منطق کی تحصیل کی ۸۲۹ھ میں آپ سے تدریس کی اجازت حاصل کی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ سے بھی شرف تلمذ حاصل تھا۔ مختلف کتب تصنیف کیں۔ جامع شیخونی میں فقہ کے استاد اور جامع طولونی میں خطیب رہے۔ علامہ شرف الدین المناوی کو جب قلعہ میں کسی خاص مسئلہ پر خطبہ کی ضرورت پیش آتی تو آپ خطبہ انہی سے لکھواتے۔ خلیفہ مستکفی باللہ ثانی آپ کا بے حد احترام کیا کرتا تھا۔ ان کے پاس مسلسل اور برابر اس کی آمد و رفت رہتی۔ ملک ظاہر چقمق نے مستکفی باللہ کے ذریعے ان کے پاس دیار مصر کا مفتی ہونے کا پیغام ارسال کیا لیکن آپ نے قبول نہ فرمایا۔

خلفاء عباسیہ

امام سیوطی علیہ الرحمۃ کے والد مستکفی باللہ کے امام بھی تھے۔ لہٰذا آپ کی پرورش مستکفی باللہ کے گھر میں ہوئی۔ جیسا کہ خود علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے تاریخ الخلفاء میں بھی لکھا۔ یہ پرورش شاہانہ کیفیت سے نہ سمجھنا بلکہ امام زادہ کا تصور سامنے رکھنا۔

بچپن میں بزرگوں کی زیارت اور دعا

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو بچپن میں ایک بزرگ شیخ محمد مجذوب کی خدمت میں لے جایا گیا جو مشہد نفیسی کے قریب رہائش پذیر تھے۔ آپ نے ان کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔
''مجذوبوں کی دعاؤں میں خصوصی اثر ہوتا ہے۔''

حکایت

تین سال کی عمر میں ایک دفعہ اپنے والد کے ہمراہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مقام تعجب ہے کہ یہ قول علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف

منسوب ہے کہ آپ نے طبقات الحفاظ کے ذیل میں خود ارشاد فرمایا ہے کہ:

مجھ کو حافظ ابن حجر سے اجازت عامہ حاصل ہے حالانکہ ان کی وفات ۸۵۲ھ کے وقت علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی عمر تین یا ساڑھے تین سال تھی۔''

ازالہ وہم

یہ تعجب ان لوگوں کو ہوتا ہے جو ایسے لوگوں کے بچپن کو اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں نیز بچپن میں ستارہ سعادت چمکتا ہوا بزرگوں کو محسوس ہوتا ہے۔

والد کی وفات

آپ کی عمر ابھی پانچ سال کی تھی اور آپ نے قرآن مجید سورۃ مریم تک پڑھا تھا کہ شب دوشنبہ ۵ صفر المظفر ۸۵۵ھ کو آپ کے والد اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔

والد کی شفقت

والد ماجد نے نوعمر فرزند کی خاطر مخلصین کی ایک جماعت کو وصی بنایا تھا ان میں شیخ کمال الدین ابن ہمام اور شیخ شہاب الدین بن طباخ کے اسماء گرامی کتابوں میں مذکور ہیں۔ یہ ابن ہمام علیہ الرحمۃ وہی ہیں جنہیں فقہاء احناف ''محقق علی الاطلاق'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ انہی کے ایک فیض یافتہ ہیں۔ مختصراً ابن ہمام کا تعارف یہ ہے:

سیوطی پر حنفیوں کا فیض واحسان

امام ابن الھمام کا شمار اکابر فقہائے حنفیہ میں ہوتا ہے۔ آپ ۷۸۸ھ میں پیدا ہوئے۔ سراج الدین قاری ہدایہ، قاضی محب الدین الشحنہ وغیرہم سے تحصیل علوم کی، تصوف کا بھی خاص ذوق تھا۔ آپ کے حلقہ درس سے اکثر اکابرین پیدا ہوئے۔ مثلاً ابن امیر حاج، حلبی محمد ابن محمد بن الشحنہ سیف الدین بن عمر قطلو بغا۔ آپ کی تصانیف میں فتح القدیر، شرح ہدایہ اور تحریر الاصول معروف ہیں۔ یہی فتح القدیر احناف کی آبرو ہے۔

امام ابن الھمام کا احسان

بموجب وصیت علامہ سیوطی والد حضرت ابن الھمام نے ان کی تعلیم پر خاطر خواہ توجہ دی اور علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے اسی جلیل القدر شخصیت کے سایہ عاطفت میں تعلیم شروع کی۔ انہوں نے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو شیخونیہ میں داخل کر دیا۔ شہاب الدین طباخ کی توجہ سے امیر رمیائے چرکسی کی امداد بھی حاصل رہی۔ آٹھ سال کی عمر میں کلام مجید ختم کر لیا۔ بعد ازاں عمدۃ الاحکام منہاج الفقہ اور الفیہ ابن مالک یاد کیا۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ اساتذہ کی نگاہ میں

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے اساتذہ کو اپنے لائق شاگرد سے خاص تعلق تھا۔ وہ ان کی قدر کرتے اور ان کی رائے پر اعتماد کرتے تھے۔

حکایت

حسن المحاضرہ میں اپنے استاذ علامہ شمنی کا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ شمنی نے شفاء کے حاشیہ میں واقعہ اسراء (معراج) میں ابوالحمراء کی ایک حدیث درج کی اور اس کو ابن ماجہ کی تخریج بتایا۔ میں نے بار بار ابن ماجہ دیکھی مگر یہ حدیث نہ ملی۔ ابن قانع کی معجم المحابہ میں تلاش کیا۔ اس میں یہ حدیث موجود تھی۔ شیخ نے عرض کیا: انہوں نے محض میری سماعت پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے نسخہ سے ابن ماجہ کاٹ کر ابن قانع لکھ دیا۔

علامہ شمنی نے بار بار زبان و قلم سے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔ ان کی تصنیف شرح جمع الجوامع پر تقریظ لکھی۔ علامہ بلقینی نے بھی ان کی شرح استفادہ بسملہ پر تقریظ لکھی۔ ہونہار شاگرد کو بھی اپنے اساتذہ کا بڑا لحاظ رہتا تھا۔ علامہ شرف الدین مناوی کی مجلس میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ، علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ سے آگے بیٹھے تھے۔ علامہ مناوی کو اس سے تکلیف ہوئی اور یوں نصیحت کی کہ ہم لوگ چھوٹے تھے تو ہمیشہ پیچھے بیٹھتے تھے۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے پھر کبھی ایسی غلطی نہ کی۔

اسی تعلق کی ابناء پر علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنے اساتذہ میں سے علامہ مناوی علیہ

الرحمۃ، علامہ شمنی علیہ الرحمۃ، علامہ سیف الدین حنفی علیہ الرحمۃ کی وفات پر بڑے دردناک اشعار لکھے۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے ذوق علم نے ان کو دوسرے ممالک کے دیکھنے کا بھی موقع بہم پہنچایا اور انہوں نے ہندوستان اور بلاد شام، حجاز، یمن اور تکرور تک سفر کیا۔

سفر حجاز

حجاز کا سفر ۸۶۹ھ/۱۴۶۳ء میں بحری راستہ سے ہوا۔ ایام حج میں آپ نے آب زم زم اس نیت سے پیا کہ فقہ میں علامہ بلقینی کا مرتبہ اور حدیث میں حافظ ابن حجر کا پایہ نصیب ہو۔ حجاز کے سفر میں بھی علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ استفادہ سے غافل نہ رہے اور عبد القادر مالکی، نجم بن فہند سے کسب فیض کیا۔

مکہ المکرّمہ کے زمانہ قیام میں ایک افسوس ناک واقعہ پیش آیا۔ وہ یہ کہ ابن ظہیرہ برہان الدین جو مکے کے قاضی تھے۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے والد کے شاگرد تھے۔ مکہ اور قاہرہ میں ان سے فقہ اصول، معانی اور بیان پڑھا تھا۔ اس وقت مکہ میں خدا نے ان کو ہر طرح سے سرفراز کیا۔ جو ان کے جاہ وجلال اور دولت وحشمت کی وجہ سے لوگ عموماً ان کی مصاحبت میں لگے رہتے۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ ابن ظہیرہ کی خواہش تھی کہ جس طرح دوسرے لوگ ان کی چاپلوسی کرتے ہیں میں بھی وہی رنگ اختیار کروں حالانکہ میری نگاہ میں ابن ظہیرہ میرے والد کے وہی شاگرد تھے جو اپنے کندھے پر مجھ کو بٹھائے ہوئے پھرا کرتے تھے۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ میرے اور ان کے درمیان یہ چشمک جاری رہی۔ یہاں تک ابن ظہیرہ کے یہاں ختم بخاری کی محفل ہوئی۔ جس میں میرا جانا ہوا۔ مجھے دیکھ کر ابن ظہیرہ نے تواضع اور خاکساری کے متعلق تقریر شروع کر دی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ مجھ پر تعریض ہے۔ میں نے حدیث میں چند سوالات ان کے سامنے پیش کئے۔ جس کا وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ انجام کار ان کو مجھ سے استفادہ کا اقرار کرنا پڑا۔ لیکن درمیانی لوگوں نے اختلاف کو بڑھا دیا۔ یہاں تک کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ مکہ سے رخصت ہوئے اور ابن ظہیرہ سے ملاقات تک نہیں ہوئی۔ اس کے بعد ابن ظہیرہ قاہرہ آئے۔ بعض امراء نے چاہا کہ دونوں حضرات کے درمیان صفائی کرا دیں۔ مگر علامہ سیوطی

علیہ الرحمۃ تیار نہ ہوئے۔ چند سال کے بعد شیخ عبد القادر بن شعبان الفرضی نے یہاں ابن ظہیرہ کو خط لکھا کہ وہ جا کر علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ سے ملاقات کریں اور ان سے معافی طلب کریں چنانچہ وہ گئے اور استاذ زادے سے معافی چاہی اور معاملہ رفع دفع ہو گیا اور ابن ظہیرہ نے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی ذیل کی تصانیف حاصل کیں۔

اتقان، الاشباہ والنظائر، تکملہ تضیرمحلی، شرح العنیة الحدیث، شرح الضیة ابن مالك، درمنثور جزاول۔

ہندو پاکستان کا سفر

برصغیر کو یہ فخر حاصل ہے کہ اکابر علمائے اسلام نے اپنے بابرکت قدموں سے اسے سرفراز فرمایا ہے۔ لوگوں کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ ہمارے مشہور معقول مفسر اور متکلم اسلام امام رازی بھی ہندوستان آئے تھے۔

بہر حال منجملہ ان اکابر کے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کی ذات بھی ہے علامہ نے خود حسن المحاضرہ میں اپنی ہندوستان میں آمد کا ذکر کیا ہے لیکن باوجود تلاش و تفحص کے یہ نہ معلوم ہو سکا کہ یہ آمد کب اور ملک کے کس حصہ میں ہوئی تھی۔ یہ بات ضرور معلوم ہے کہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں خلافت مصر کو مالوہ کی خلجی سلطنت سے زیادہ تعلق تھا۔ چنانچہ ۸۷۰ھ میں مستنجد باللہ عباسی نے مصر سے شرف الملک کے ساتھ سلطان کے لئے شاہانہ خلعت بھیجی۔ سلطان نے مع اہل دربار کے اس کا استقبال کیا۔ خلعت پہننا اور منبروں پر سلطان کے نام کے ساتھ خطبہ بھی پڑھا گیا۔ اس تعلق کی بناء پر خیال ہوتا ہے کہ شاید علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی آمد مالوہ کی طرف ہوئی لیکن یہ محض قیاس ہے۔ یہ تحقیقی قول نہیں محض ظن ہے۔

درس و تدریس اور قضاء

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار کہتا ہے کہ سفر حجاز سے واپس ہو کر علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ قاہرہ میں مشیر قانون ہو گئے لیکن اس عہد کے ذکر سے عربی ماخذ خاموش ہیں۔ ۸۷۲ھ سے درس و تدریس اور املا کا کام شروع کیا۔ اس کے بعد وصی شہاب الدین ابن طباخ کی

کوشش سے جامع ابن طولون میں کچھ دنوں املا کرایا۔ نائب شام میں اپنے ہم وطن ابو الطیب السیوطی کی سفارش سے مشیخنة التصوف کے عہدے پر فائز رہے۔ شیخونیہ مشیخنة الحدیث کا مرتبہ ملا۔ بیبرسیہ میں جلال بکری کے بعد ایک ممتاز جگہ پر فائز ہوئے لیکن ایک جماعت سے وہاں اختلاف ہو گیا جس کی وجہ سے موزحسین علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی خشک مزاجی بتاتے ہیں۔ یہاں بہت ہی ناگوار مشکلیں پیش آئیں۔ انجام کار ۱۲ رجب ۹۰۶ھ کو سلطان ملک عادل اول نے مدرسہ سے ان کو علیحدہ کر دیا۔ ۹۰۹ھ کو دوبارہ یہ جگہ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے درس میں طریق اقتدار کو زندہ کرنا چاہا تو لوگوں کی بے توجہی دیکھ کر خود باز رہے۔

۹۰۲ھ/۱۴۹۶ء میں خلیفہ متوکل نے ایک عظیم الشان عہدہ پیش کیا یعنی ان کو تمام ممالک کا قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) بنا دیا سب کا عزل ونصب العین ان کے اختیار میں ہوتا تھا غالباً بیبرسیہ کی ملاقات میں ہی یہ عہدہ ملا تھا۔

افتاء

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے ۸۷۱ھ میں افتاء (فتویٰ نویسی) کا کام شروع کیا۔ باوجود اپنے دعویٰ اجتہاد کے فتوی مذہب شافعی پر دیتے تھے۔ کہتے تھے کہ سائل مذہب سے دریافت کرتا ہے نہ میرے اجتہاد سے۔ نواب صدیق حسن خان طبقات کاشغری سے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا قول نقل کرتے ہیں کہ جب میں سوال کا جواب دیتا ہوں تو میرے سامنے بارگاہ خداوندی میں حاضری کا منظر ہوتا ہے۔

فائدہ:۔ اس سے مطلب افتاء میں احتیاط ہے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ الحاوی للفتاوی کے نام سے دو جلدوں میں چھپ چکے ہیں۔

حافظ الحدیث

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے خود فرمایا کہ مجھے دو لاکھ احادیث حفظ ہیں ان سے زائد بھی یاد کروں گا۔

تصنیف وتالیف

علوم کی تحصیل وتکمیل کے بعد درس وتالیف میں مشغول ہوئے نہایت سریع التالیف تھے اور آپ کی سوانح کا یہ باب درحقیقت ایک طویل باب ہے۔ اس لئے یہ ان کی زندگی کا اصل کارنامہ ہے اگر کثرت تصانیف کے لحاظ سے مصنفین کی فہرست بنائی جائے تو یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو اس فہرست کے اولین ناموں میں جگہ دینا ہوگی۔ اسی لئے علماء کرام نے آپ کی یہی بڑی کرامت مانی ہے۔

۸۶۶ھ میں ان کی تصنیفی زندگی شروع ہوئی اور یہ تصنیف پہلی استعاذہ وبسملہ کی شرح پر ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا زمانہ ایجاد وابداع کا زمانہ ہے۔ بلکہ جمع، شرح اور تفسیر کا زمانہ ہے اور علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس سلسلہ میں بہترین نمونے پیش کئے ہیں۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے شاگرد داؤدی کا بیان ہے کہ ایک دن میں تین تین اوراق لکھتے اور اس کے ساتھ حدیث کا املاء کرتے اور فتاوی بھی لکھتے۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے حسن المحاضرہ میں اپنی تالیفات کو گنا ہے اس وقت تک کی مؤلفات کی تعداد تین سو ہے ان کے شاگرد داؤدی نے ان کی مصنفات کو شمار کیا تو وہ پانچ سو سے زائد نکلیں۔ دوسرے شاگرد ابن ایاس نے تاریخ مصر میں کہا کہ ان کی مصنفات چھ سو ہیں۔ دوسرے نے ان کی کتابوں کی فہرست معلوم کی جس میں انہیں ۵۶۱ کتابیں معلوم ہوسکیں۔ حسن المحاضرہ کے بعد علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنی مصنفات کی خود فہرست مرتب کی۔ وہ ۵۲۵ کتابیں ہیں۔ فن کے مطابق کتابوں کی تفصیل آگے چل کر عرض کریں گے:

اجمالی فہرست

1. فن حدیث ومتعلقات قرآن ۳۷
2. حدیث اور اس کے متعلقات ۲۰۴
3. اصول حدیث ۲۴
4. فقہ ۳۷

5. اصول فقہ، اصول الدین، تصوف ۱۹
6. لغت، نحو، صرف ۶۳
7. معانی بیان، بدیع ۷
8. ادب، نوادر، انشاء، شعر ۶۸
9. تاریخ ۴
10. مختلف علوم ۱۰

ان مصنفات میں ضخیم تصانیف کے ساتھ مختصر ترین رسالے بھی شامل ہیں۔

تصنیفی زندگی میں الزام

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی تصنیفی زندگی میں الزامات بھی لگائے گئے چنانچہ علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کا سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ وہ دوسروں کی کتابوں کو اپنا لیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ بیان کرتے ہیں کہ:

1. علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے خود میری کتابوں کو اپنا لیا کیونکہ میرے پاس ان کی آمد ورفت تھی۔
2. میرے استاد حافظ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف کو اپنانے کی کوشش کی۔ مثلاً:

(۱) **الخبصیال الموجبة للظلال**

(۲) **الاسماء النبویة**

(۳) **الصلوٰۃ علی النبی ﷺ**

(۴) **موت الانبیاء**

ان کے سوا دوسری کتابیں۔

3. میرے استاد حافظ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف اپنانے کی کوشش کی مثلاً:

(۱) **لباب النقول فی اسباب النزول**

(۲) **الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ۔**

سخاوی کہتے ہیں کہ یہ سب میرے شیخ کی کتابیں ہیں کاش! سیوطی مسخ نہ کرتے اور

اپنی اصلی حالت پر باقی رہنے دیتے تو زیادہ نافع ہوتیں۔

☆ یہی الزام امام غزالی قدس سرہ پر لگایا گیا اس کے جوابات فقیر کے مقدمہ احیاء العلوم ج ۱ میں مطالعہ کریں اور مصنفین پر عموماً الزام لگتے ہیں۔ اسی لئے عربی مقولہ مشہور ہے: ''من صنف فقد استھدف'' جس نے تصنیف کی وہ نشانہ بنا۔ اویسی غفرلہ☆

(۴) محمودیہ مدرسہ

(اس مدرسہ کی تفصیل اور کتب خانہ کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ خطط مقریزی ج ۴، ص ۲۴۲)

(شارع قصبہ رضوان مصر) کی قدیم کتابوں کو جن سے معاصرین بالکل ناواقف تھے اس میں کچھ تبدیل وتغیر کے بعد اپنے نام سے شائع کیا۔

قاضی شوکانی نے البدر الطالع حوالہ نمبر ۹ میں اس قسم کے تمام الزامات کی تردید کی کوشش کی ہے لیکن وہ اس سے زیادہ نہ کہہ سکے کہ دوسرے کی کتابوں سے مضامین نکالنا کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔ یہ مصنفین کا دستور چلا آرہا ہے لیکن یہ جواب الٹا سوال کو مضبوط کرتا ہے۔ حقیقی جواب یہ ہے کہ علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ نے معاصرہ کی کشمکش کا ثبوت دیا ہے۔ ورنہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے تصانیف کا سرقہ ہرگز نہیں کیا البتہ نقول وعبارات کثیر دوسروں کی تصانیف سے لی ہیں اور یہ سرقہ نہیں ورنہ یہ اعتراض ہر مصنف پر عائد ہوگا اور معاصرہ میں ایسے اعتراضات پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ امام غزالی قدس سرہ کو معاصرین نے متہم کیا کہ آپ نے ''احیاء العلوم'' قوت القلوب کا سرقہ کیا ایسے ہی دوسرے اسلاف کا حال اسی لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم اسلاف سے بدظن نہ ہوں۔

خصائص کبریٰ کا سرقہ

(اعجوبہ) اس سلسلہ میں ایک دلچسپ اور ناقابل تذکرہ بات یہ ہے کہ بعض نے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کو اپنی طرف منسوب کر دیا یا ان کی کتابوں کے مضامین اپنی تصانیف میں درج کر لئے اور حوالہ نہیں دیا۔

معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ۔ (ج ۱، ص ۱۰۷۹)

کا جامع یوسف الیاس سرکس کہتا ہے کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی خصائص کبری کو ان کے معاصر نے پالیا اور اپنی طرف منسوب کرلیا۔ اِس پر علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے ایک مقالہ **الفارق بین المصنف والسارق** لکھا۔

کشف الظنون ج ۲، ص ۵۶۵ میں ہے کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ سے شکایت تھی کہ انہوں نے المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ میں ان کی تصانیف سے فائدہ اٹھایا لیکن ان کا حوالہ نہیں دیا۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے شیخ الاسلام زکریا انصاری کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا اور شیخ الاسلام نے فرمایا کہ علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ، علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے پاس جا کر معذرت کریں اور یہ طریقہ معاصرین میں تا حال جاری ہے۔

تصانیف کا معیار

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کو خاص حسن قبول حاصل ہوا۔ اور خود ان کی زندگی میں ہر چہار طرف ان کا شہرہ ہو گیا لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ پر ثابت ہے کہ تصنیفی سلسلہ میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا جو کارنامہ ہے وہ ناقدین کی تنقید کے باوجود تا حال اہل علم کے نزدیک مرغوب وپسندیدہ ہیں۔

شعر گوئی

تصنیف وتالیف اور درس وتدریس اور افتاء کے ساتھ ساتھ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو شعر وشاعری سے بھی خاص دلچسپی تھی۔ اس فن میں شہاب منصوری سے قلمبند تھا۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے نظم ''العقیان'' (ص ۷۷ تا ۹۰) میں ان کا کلام نقل کیا ہے اور ''**شرح شواھد مغنی اللبیب**'' میں ان کے حالات ذکر کئے ہیں۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری زیادہ تر علمی فوائد اور دینی نصیحتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ آپ مذہباً شافعی اور عقیدۃً سنی اشعری تھے۔ اپنے عقائد کو اشعار میں اس طرح بیان کرتے ہیں:

تومن احادیث الصفات ولا تشطط و تعطل

لارمت الا الخواص فی تحقیق معضله فاول

ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ایھا السائل قرما مالھم فی الخیر مذھب
اترك الناس جمیعا واء لی ربك فارغب

مباحث علمیہ پر نظمیں بھی کہیں ہیں۔مثلاً تحفة المھتمدین باسماء المجتھدین یہ پہلے گزر چکا ہے کہ اپنے اساتذہ کے وصال پر اشعار کہے۔ تاریخ الخلفاء کے آخر میں ایک قصیدہ درج کیا ہے جس میں خلفاء کے نام اور وفات درج ہیں۔ آپ کا کلام آپ کی تصانیف میں منتشر طور پر درج ہے غالبا تا حال ایک جگہ جمع نہیں کیا گیا اور آپ کے الحاوی للفتاویٰ میں بکثرت منظوم سوالات و جوابات ہیں۔

☆ چند سوالات و جوابات منظوم الحاوی للفتاوی سے بطور نمونہ کے لئے فقیر کی کتاب ''اسلامی پہیلیاں حصہ اول'' مطبوعہ سبزواری پبلشرز میں ملاحظہ فرمائیں۔ اویسی غفرلہ ☆

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے اصل علوم

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے اصل علوم علوم شرعیہ تھے۔ حکمت و فلسفہ کے سلسلے میں وہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے حرمت فلسفہ کے متعلق ابن الصلاح کا فتوی دیکھا اس وقت سے مجھے فلسفہ سے نفرت ہوگئی اپنی توجہ کو علوم شرعیہ کی طرف مبذول کر دیا۔ خدا نے فلسفہ کے عوض مجھ کو حدیث میں وسعت نظر اور فہم کامل عنایت کی۔

فائدہ: حساب کے متعلق علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ میرے لئے اس سے زیادہ سخت مشکل اور کوئی کام نہیں تھا جب کبھی مجھے حساب کے کسی مسئلہ سے سابقہ پڑا تو مجھے یہی خیال ہوتا تھا کہ جیسے میں پہاڑ اٹھا رہا ہوں۔

علامہ سخاوی نے الضوء اللامع میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی اس کمزوری کا بڑا مذاق اڑایا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بقول علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ یہ کوئی عیب نہیں اگر انسان کو تمام علوم میں مرتبہ حاصل نہ ہو جس شخص کو جس مضمون سے دلچسپی ہوتی ہے اس میں اس کا ذہن کام کرتا ہے۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ حسن المحاضرہ میں کہتے ہیں کہ مجھے سات علوم میں تبحر عطا فرمایا ہے وہ علوم یہ ہیں:

(۱) تفسیر (۲) حدیث (۳) فقہ (۴) نحو (۵) معانی (۶) بیان (۷) بدیع۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا خیال ہے کہ فقہ کے سوا ان تمام علوم میں مجھے وہ وسعت نظر اور بلند مقام میسر آیا جو میرے اساتذہ کو بھی نہیں ملا البتہ فقہ میں میرے استاد بلقینی کا پلہ بھاری ہے۔

فائدہ: علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی جلالت علمی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ علمائے مصر سے اجتہاد کی بحث چھڑی تو علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے سات سوال کئے جن کا کوئی جواب نہ دے سکا۔نواب صدیق حسن خان نے طبقات کاشغری کے حوالے سے ''اتحاف النبلا'' کے صفحہ نمبر ۲۹۱ میں لکھا ہے کہ ان تمام سوالات کا خلاصہ یہ ہے کہ ب، ت، ث، الخ کا واضع کون تھا۔اس کے بالمقابل علمائے مصر نے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ سے پچاس سوالات کئے تو آپ نے ہر سوال کا جواب ایک تصنیف کے ذریعہ سے دیا۔

اجتہاد کا دعویٰ

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو اپنے علم و فضل کے متعلق جو یقین تھا اس کی بناء پر انہوں نے اجتہاد کا دعوی کیا اس اجتہاد کے منصب کی توقع آپ کو پہلے سے ہی تھی۔چنانچہ حسن المحاضرہ میں سراج الدین بلقینی کے ترجمہ (جن کو آپ آٹھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں) کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ اس نویں صدی میں بھی مصر میں کوئی مجدد پیدا ہوا ہو۔ایک رسالہ ''رسالۃ فیمن یبعث اللہ لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ'' میں لکھا ہے کہ جس طرح حضرت امام غزالی کو اپنے مجدد ہونے کا خیال تھا اسی طرح مجھے بھی امید ہے کہ میں نویں صدی کا مجدد ہوں گا۔ اس لئے کہ میں فضل و کمال میں منفرد ہوں علم اصول فقہ کو میں نے ایجاد کیا۔میرے علوم اور میری تصانیف سارے عالم میں پہنچ گئیں۔

شام، روم، حجاز، یمن، حبشہ اور تکرور ہر جگہ میرے علوم اور تصانیف کی رسائی اور دھوم مچی ہوئی ہے ان کمالات میں میرا کوئی ثانی نہیں ہے۔دوسری جگہ اپنی ایک نظم کا حوالہ دیتے ہیں جس کا خاتمہ اس شعر پر ہے۔

وقد رجوت انی المجدد

فیھا فضل اللہ لیس یجحد

''مجھ کو امید ہے کہ میں اس صدی کا مجدد ہوں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا

انکار نہیں کیا جا سکتا۔"

بہر حال علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو اجتہاد و تجدید کی جو توقع تھی ان کے نزدیک وہ پوری ہوئی۔ لہٰذا آپ نے اس کا دعویٰ فرمایا اور حسن الحاضرہ میں اپنے ترجمہ مجتہدین کے سلسلہ میں لکھا اس میں صراحتہ یہ ارشاد فرمایا کہ میرے لئے اسباب اجتہاد مکمل ہو گئے۔ نیز رسالہ "**الکشف عن مجاوزۃ ھذہ الامۃ من الالف**" میں بہت زور سے کہا کہ جو لوگ میرے دعوے کے مخالف ہیں اور مجھ سے معارضہ کا خیال رکھتے ہیں اگر وہ ایک جگہ جمع ہوں تو ایک پھونک ماردوں سب کے سب پراگندہ ہو کر منتشر ہو جائیں۔

خود علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے عہد میں آپ کے اجتہاد پر بڑا جھگڑا رہا اور بقول علامہ سخاوی بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اجتہاد کا یہ دعویٰ اپنی غلطیوں کی پردہ پوشیوں کے لئے ہے لیکن بعد کے علماء نے آپ کو مجدد تسلیم کیا۔

علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کی گواہی

علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۱، ص ۲۴۷ میں بسلسلہ تجدید واجتہاد لکھتے ہیں کہ نویں صدی میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ منصب تجدید کے زیادہ مستحق ہیں آپ نے تفسیر اور حدیث کو زندہ کیا۔ علوم شرعیہ میں کوئی فن نہیں چھوڑا جس میں آپ کی بڑی یا چھوٹی تصنیف نہ ہو آپ کے بعض مخترعات اور زیادات بھی ایسے ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ اس صدی کے مجدد تسلیم کئے جانے چاہئیں۔

مولانا عبدالحئی صاحب (فرنگی محلی) التعلیقات ص ۱۱ میں طبقات ابن شہبہ سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: "**ھو مجدد المأۃ التاسع**" یعنی آپ نویں صدی کے مجدد ہیں۔

اجتہاد کی نوعیت

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے اس تجدید واجتہاد میں ایک غلط فہمی یہ ہوئی کہ لوگوں نے عموماً یہ سمجھا کہ وہ اجتہاد مطلق کے مدعی لائق تادیب تھا۔ حالانکہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ اپنے آپ کو مجتہد مطلق نہیں بلکہ مجتہد منتسب کہا کرتے تھے۔

علامہ شعرانی طبقات کے ذیل میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہیں کہ

لوگوں نے میرے متعلق مشہور کر رکھا ہے کہ میں نے اجتہاد کے مطلق کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ میں مجتہد منتسب ہوں جب میں مرتبہ ترجیح کو پہنچا تو افتاء میں ترجیح نواوی سے باہر نہیں نکلا اور جب مرتبہ اجتہاد کو پہنچا تو افتاء میں مذہب شافعی سے الگ نہیں ہوا۔

نواب صدیق حسن خان طبقات کاشغری سے نقل کرتا ہے کہ مبحث اجتہاد میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ اور علمائے مصر سے مناظرہ ہوا جس میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا کہ مجتہد کی دو قسمیں ہیں ایک تو مجتہد مطلق، یہ درجہ ائمہ اور ائمہ اربعہ پر ختم ہے۔ دوسرے مجتہد منتسب یعنی وہ مجتہد جو اپنے فتاویٰ میں امام منتسب کا پیرو ہے۔ مجتہد کی یہ قسم تاقیامت باقی رہے گی اور میں اس اجتہاد کا مدعی ہوں۔

معاصرین کا اختلاف

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے دعوی اجتہاد نے معاصرین کی نگاہ میں آپ کو مبغوض بنا دیا اور علماء کی ایک جماعت سے آپ کو سخت قسم کا اختلاف ہو گیا۔ اس جماعت کے سرخیل علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ تھے۔

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ، علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے استاد تھے۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے نظم ونثر میں علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کی تعریف وتوصیف بھی کی ہے۔ خود علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ نے بھی امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو اچھے الفاظ میں یاد کیا ہے۔

مخالف بھی مداح بھی

ڈاکٹر فلیپ ہٹی نے نظم العقیان کے مقدمہ میں علامہ سخاوی کی لتبر المسبوک ص ۳۵۷ سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے۔ جس میں حافظ سیوطی علیہ الرحمۃ کی مدح وستائش پوری طرح موجود ہے۔ اس کتاب میں علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے والد کا ترجمہ لکھتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

وهو والد الفاضل جلال الدين عبد الرحمن احد من اكثر من الورود على وحد حتى نظما ونثرا نفع الله به۔

"یہ فاضل جلال الدین عبدالرحمٰن کے والد ہیں۔ جلال الدین ان لوگوں

میں سے ہیں جو اکثر میرے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں۔ نظم و نثر میں میری تعریف کرتے ہیں۔ خدا آپ کے ذریعے سے نفع پہنچائے۔"

تعلقات میں یہ یکسانی اور یک رنگی برابر موجود رہی لیکن حسب روایت مورخین علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے ذوق ادعا نے اس کا خاتمہ کر دیا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش چونکہ شروع ہی سے شاہی ماحول میں ہوئی لہٰذا امراء و اعیان مملکت سے بھی آپ کے تعلقات تھے۔

شہاب الدین ابن طباخ کے سلسلہ سے امیر برکیسائے چرکسی سے خاص راہ و رسم تھی۔ اینال الاشقر سے بھی خاص تعلق تھا۔ اینال الاشقر ملک خشقد ۸۷۲ھ کے زمانہ میں ملطیہ، طرابلس، اور حلب کے نائب رہے۔ پھر ملک اشرف قایت بائے ۹۰۱ھ کے زمانہ میں راس مغوبتہ النوب کے مرتبہ کو پہنچا۔ راس نوبہ تاتاریوں کا ایک عظیم الشان عہدہ تھا۔ مصریوں نے اس کو نوبتہ الامراء کہا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ امراء میں سب سے بلند مرتبے والا۔ (حسن المحاضرہ ج ۲، ص ۸۵)۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو اینال الاشقر ہی نے شیخونیہ میں تدریس حدیث کے لئے مقرر کیا تھا۔

بادشاہوں سے تعلق

خلفاء میں سے متوکل علی اللہ ثانی سے زائد تعلق تھا۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ متوکل علم دوست نیز علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے والد کا شاگرد تھا۔ جیسا کہ تاریخ الخلفاء میں مذکور ہے کہ متوکل ہی نے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو قاضی القضاۃ کا منصب عطا کیا تھا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حسن المحاضرہ میں متوکل کا ذکر بہت محبت سے کرتے ہیں۔ اس کے حق میں دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے اس کے لئے دو کتابیں لکھی ہیں۔

1. الاساس فی فضل بنی العباس
2. رفع العباس من بنی العباس۔

دوسرے امرائے وقت خود زیارت کے لئے حاضر خدمت ہوتے۔ سلطان ملک

اشرف غوری ۹۲۲ھ جو ایک متقی اور پرہیز گار بادشاہ تھا۔ علامہ سیوطی کا معتقد تھا اور آپ کی خدمت میں تحفے بھیجتا تھا۔ مالک چرکیہ اور خلفاء میں جو اندرونی کشمکش تھی اور زمانے کے جو سیاسی انقلاب تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علامہ سیوطی کا ان سے کوئی تعلق نہ تھا۔

گوشہ نشینی

ابن عماد حنبلی شذرات الذہب ج ۷ ص ۵۳ میں رقم طراز ہیں۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے چالیس برس کی عمر میں گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ درس وافتاء ترک کردیا اور ایک کتاب ''التنفیس'' لکھی جس میں اپنی معذوریوں کا اظہار کیا لیکن ہمیں چالیس سال کی عمر سے گوشہ نشینی کے تسلیم کرنے میں اس لئے تامل ہے کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ تاریخ پیدائش کے لحاظ سے غالبا ۸۹۰ھ میں چالیس سال کے ہوجاتے ہیں۔ اور ۸۹۱ھ میں بیبرسہ کی جگہ ایک ممتاز جگہ پاتے ہیں۔ ۹۰۲ھ میں قاضی القضاۃ بنتے ہیں اور ۹۰۶ھ میں بیبرسیہ سے الگ ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا اقرین قیاس یہی ہے کہ آپ کی عمر غالبا پچپن یا چھپن برس رہی ہوگی۔ گوشہ نشینی سے رحلت تک کا پورا درمیانی عرصہ روضۃ المقیاس میں گزرا۔

گوشہ نشینی کے معمولات

بہرحال گوشہ نشینی میں تمام تعلقات ختم کردیئے امراء آپ کی زیارات کے لئے آتے اور ہدایا واموال پیش کرتے مگر آپ قبول نہ کرتے۔

سلطان غوری نے ایک خواجہ سرا اور ایک ہزار اشرفی بھیجی تو اشرفیاں واپس کردیں اور غلام کو آزاد کرکے روضہ مصطفیٰ ﷺ کا خادم بنادیا۔ سلطان کے قاصد سے کہا کہ آئندہ کوئی ہدیہ ہمارے پاس نہ آئے خدا تعالیٰ نے ہمیں ان ہدایا وتحائف دنیوی سے مستغنی کردیا ہے۔

وصال

آپ ایک معمولی سے مرض یعنی ہاتھ کے ورم میں مبتلا ہوکر ۹۱۱ھ بعہد المتمسک باللہ انتقال فرمایا اور آپ کا مزار پرانوار قاہرہ (مصر) میں مرجع خلائق ہے۔ آپ نے اس امر کی خود بارگاہ الٰہی میں دعا کی تھی۔ تاریخ الخلفاء کے خاتمہ پر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے

میں دعا کرتا ہوں کہ وہ نویں ہجری کا فتنہ نہ دکھائے اور اس سے پہلے اپنے پیارے حبیب ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کے طفیل اپنے جوار رحمت میں بلا لے۔ (اور آپ کی دعا قبول ہوئی)

کرامات

منٹوں میں مکہ معظّمہ پہنچا دینا

آپ کے خادم خاص محمد بن علی حباک سے یہ واقعہ نقل ہوا ہے کہ ایک روز قیلولہ کے وقت فرمایا کہ اگر تم میرے مرنے سے پہلے اس راز کو افشاء نہ کرو تو آج عصر کی نماز مکہ معظّمہ میں پڑھوا دوں۔ عرض کیا ضرور: فرمایا: آنکھیں بند کرلو اور ہاتھ پکڑ کر تقریباً ستائیس قدم چل کر فرمایا اب آنکھیں کھول دو تو ہم باب معلاۃ پر تھے، حرم پہنچ کر طواف کیا، زم زم پیا فرمایا کہ اس لئے کچھ تعجب مت کرو کہ ہمارے لیے طی ارض ہوا بلکہ زیادہ تعجب اس بات کا ہے کہ مصر کے بہت سے مجاور حرم ہمارے متعارف یہاں موجود ہیں مگر ہمیں نہ پہچان سکے۔ پھر فرمایا اگر تم چاہو اور ساتھ چلو یا حاجیوں کے ساتھ آجانا۔ عرض کیا: ساتھ چلوں گا باب معلاۃ تک گئے پھر فرمایا: آنکھیں بند کرلو اور مجھے صرف سات قدم دوڑایا آنکھیں کھولیں تو مصر میں تھا۔ (انوار الباری شرح بخاری، ج ا، حصہ دوم، ص ۱۶۰)

فائدہ: مصنف انوار الباری کرامت مذکورہ نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ آپ کے مناقب، کرامات اور صحیح پیشن گوئیاں بکثرت ہیں۔ میں بطور اختصار صرف اسی کرامت پر اکتفا کر کے آپ کی وہ بہت بڑی کرامت سمجھتا ہوں جو فقیر کے نزدیک تمام کرامات کی سرتاج ہے یعنی بیداری میں زیارتِ مصطفیٰ ﷺ۔

سیدنا شاذلی علیہ الرحمۃ کو حضور ﷺ کی بکثرت زیارت ہوتی تھی۔ ایسے ہی علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کو بھی انہوں نے اپنے ساتھ خطاب فرمانا بھی نقل کیا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کیا اہل جنت سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا بغیر کسی عتاب کے؟ ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ بھی سہی سیدنا شاذلی علیہ الرحمۃ نے دریافت کیا کہ کتنی بار آپ حضور ﷺ کی زیارت مبارکہ بیداری میں ہوئی ہے؟ فرمایا:

ستر سے زیادہ مرتبہ۔(انوار الباری، ص ۱۶۰)

یا شیخ الحدیث کا لقب

حضور اکرم ﷺ کو آپ نے اور دوسروں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو یا شیخ السنۃ یا شیخ الحدیث کہہ کر خطاب فرمایا۔(انوار الباری، ج ۲، ص ۱۶۰)

فائدہ: خطاب پانا اور وہ بھی امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کی جناب سے یہ کوئی معمولی عہدہ نہیں اور یہ عہدہ شمس العلماء یا صاحب بہادر کی طرح نہیں بلکہ ایسے خطابات نبویہ پر تو لاکھوں عبادتیں اور کروڑوں ریاضتیں قربان کی جائیں۔

فائدہ: اسی طرح تمام محدثین لکھتے چلے آئے ہیں چنانچہ لواقح الانوار القدسیہ میں علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے کہا: بلکہ قبلہ عالم سیدنا الشیخ نور محمد مہاروی قدس سرہ نے فرمایا ہے: کہ روزانہ بعد نماز صبح حضرت علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنے حجرے میں جا کر حضور ﷺ کی زیارت (بیداری میں) سے مشرف ہوتے۔لیکن نامعلوم مولوی انور کاشمیری صاحب کو ۳۲ بار لکھنے میں کونسی مصلحت درپیش تھی۔ بہرحال یہ بھی شکر ہے کہ دار العلوم دیوبند کے ستون نے اتنا تو مان لیا ''ایں ہم غنیمت است۔''

ورنہ ان کے اصولی مذہب (تقویۃ الایمان) کے مطابق تو حضور ﷺ پر الزام ہے کہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے اور پھر یہ عقیدہ بھی نا قابل فہم ہے کہ انبیاء واولیاء کے لئے عطائی علم غیب ماننا شرک وکفر ہے۔(ان کے عقائد کی تفصیل فقیر کی کتاب التحقیق الکامل میں پڑھئے۔اویسی غفرلہ)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک تصنیف پر زیارت نبوی ﷺ

اتقان میں ہے کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ ایک کتاب (تفسیر) لکھ کر فارغ ہوئے تو حضور سرور دو عالم ﷺ نے زیارت سے نوازا۔

بادشاہ کی ملاقات کی نحوست

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص نے خط لکھا کہ سلطان قائتبائی سے میری سفارش کر دیجئے اس کو جواب میں آپ نے لکھا اے میرے بھائی! اس وقت تک میں بالمشافہ بحالتِ بیداری ۷۵ مرتبہ سرور دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں اگر

مجھ کو خوف نہ ہوتا کہ حکام کے ملنے سے سرورِ عالم ﷺ کی زیارت سے محروم ہو جاؤں گا تو تیری سفارش کے لئے سلطان کے پاس جاتا۔

حضور سید عالم ﷺ کی خصوصی نظر

حضرت سید عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ایک دن علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کا ذکر ہو رہا تھا کہ آپ نے فرمایا: کہ انہیں ہر روز عالم بیداری میں سرورِ دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی تھی۔ وہ نمازِ صبح کے بعد خلوت سے اس وقت تک باہر نہیں آتے تھے جب تک انہیں یہ نعمت حاصل نہ ہوتی۔

(خلاصۃ الفوائد ص ۵۲، ملفوظات قبلہ عالم مہاروی فارسی مرتبہ حکیم محمد عمر علیہ الرحمۃ ترجمہ مولوی شبیر احمد اختر ولی رضا آبادی)

تصانیف علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ ہر طرح جامع العلوم شخصیت تھے مگر سات علوم میں خود انہیں مہارت کا دعویٰ تھا۔ حساب ان کی سمجھ سے بالاتر تھا اور وہ مجتہد ہونے کے مدعی تھے لیکن یہاں اجتہاد مطلق مراد نہیں جیسا کہ انہوں نے خود وضاحت فرمائی ہے۔

آپ کا حافظہ نہایت قوی تھا صرف آٹھ برس کی عمر میں قرآن مجید یاد کر لینے کے بعد العمدہ اور المنہاج وغیرہ کتابیں یاد کر لی تھیں۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ انتہائی زود نویس اور تالیف تھے۔ ان کے شاگرد رشید شمس الدین داؤدی کا بیان ہے کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ ایک دن میں تین صفحات لکھ لیا کرتے جبکہ وہ املاء حدیث بھی کراتے اور سوالات کے جوابات بھی دیا کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تفسیر جلالین نصف اول چالیس دن میں لکھ لی تھی۔

شہاب الدین احمد مکناسی م ۱۰۲۵ھ نے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بتائی ہے۔ عبدالقادر العیدروسی م ۱۰۳۸ھ کا بیان ہے کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے جن کتابوں سے رجوع کیا یا دریا برد کر دیا۔ ان کے علاوہ ان کی تصانیف کی تعداد چھ سو ہے۔ البتہ خود علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے حسن المحاضرہ میں اپنی تصانیف کی تعداد تین سو بتائی ہے۔ بروکلمان نے ان کی تعداد چار سو پندرہ اور تکملہ میں بیس صفحات پر پھیلی ہوئی ایک فہرست دی ہے جس کی تفصیل فقیر نے لمعۃ النور فی ترجمۃ شرح الصدور میں عرض کر دی

ہے۔ بڑے کام کی چیز ہے شائقین علم وفن اس فہرست کا ایک بار ضرور مطالعہ فرمائیں۔

کیا علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ بریلوی تھے؟

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والا یوں محسوس کرتا ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ بول رہے ہیں۔ پھر وہ سمجھتا ہے کہ یہ یک جاں دوقالب والا معاملہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ پر ہر نجدی وہابی ناراض ہے۔ جیسے فقیر کا واقعہ گزشتہ اوراق میں گزرا۔ فقیر کا نقشہ ذیل ملاحظہ ہو۔

تصنیفات علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ برائے تائید امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

نمبر شمار	نام کتاب	موضوع
1	تنویر الحلك فی رؤية النبی و الملك	حاضر وناظر
2	المنجلی فی تطور الولی (۱)	حاضر وناظر
3	التعظیم و المنة (۲)	ابوین رسول ﷺ جنت میں ہیں
4	چھ رسائل عربی اسماء فہرست میں پڑھیے	جملہ آباء وامہات مومنین ہیں
5	نظم البدیع	نعت خوانی
6	انباء الاذكياء	حیوۃ الانبیاء
7	المقاصد الحسنه	میلاد شریف کا اثبات
8	فضل الاغواث	غوث کے فضائل
9	الحاوی للفتاوی	اس میں متعدد رسائل موجود ہیں جو مسلک اہل سنت بریلوی کی تائید میں ہیں

نوٹ: یہ نقشہ صرف نمونہ کے طور پر عرض کیا گیا ہے۔ تفصیل میں تطویل ہے۔

(۱) ﴿المنجلی فی تطور الولی اور التعظیم و المنة دونوں کا فقیر کی تصنیف حاضر وناظر کے ساتھ منسلک ہے۔ اویسی غفرلہ﴾

(۲) ﴿اس مسئلہ میں امام احمد رضا محدث بریلوی کی تصنیف شمول الاسلام اور فقیر کی تصنیف ابوین مصطفیٰ ﷺ پڑھیے۔ اویسی غفرلہ﴾

ہدایات برائے ترجمہ احوالِ آخرت

1. فقیر اویسی غفرلہ نے کتاب کے لفظی ترجمہ کے بجائے مفہوم صحیح ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔
2. اسناد حذف کردی ہیں کیونکہ یہ ترجمہ عوام تک پہنچانا مقصود ہے عوام کو اسناد سے کیا تعلق ان کے لئے صرف علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا نام سند کے لئے کافی ہے۔ ہاں! اہل علم کو سند کی ضرورت پڑے گی تو وہ اصل کتاب البدور السافرہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ البتہ ہر حدیث کے آخر میں اصل کتاب کا نام لکھ دیا گیا ہے۔
3. بقدر ضرورت ترجمہ میں بریکٹ () ڈال دیا ہے اور بعض جگہ حاشیہ پر وضاحت کردی ہے۔ اور حاشیہ کو ☆ سے شروع کرکے ☆ پر ختم کردیا گیا ہے۔
4. علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ شافعی المذہب ہیں مسائل فقہ میں کہیں ضرورت پڑی تو اس کی وضاحت کردی ہے لیکن الحمدللہ عقائد ائمہ اربعہ میں ایک دوسرے کو کوئی اختلاف نہیں۔
5. ہر آیت کے نیچے سورت کا نام اور آیت نمبر بھی درج ہوگا۔

نوٹ: موجودہ دور میں ہمارا بدمذہب سے اختلاف ان کے غلط عقائد کی وجہ سے ہے بعض لوگ دھوکہ یا غلط فہمی سے کہہ دیتے ہیں کہ ان کا اختلاف فروعی ہے جیسے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ یہ غلط ہے۔ ہمارا بدمذہب مرزائی، منکرین حدیث اور وہابی دیوبندی سے عقائد کا اختلاف ہے۔

یاد رہے کہ سابق دور میں جہاں فروعی اختلاف ہوتا تو بھی ائمہ کرام باہم شیر و شکر ہوکر گزارتے لیکن جس سے عقیدہ کا اختلاف ہوتا تو سینہ سپر ہوجاتے یہاں تک کہ جیل میں جانا اور سولی پہ لٹکنا گوارہ کرلیتے لیکن بدمذہب سے سینہ سپر رہتے۔ تحقیق و تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب ''اسلام کا ترجمان سنی مسلمان''

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

خطبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمینیں پیدا کیں اور ظلمات ونور بنائے اور نوع انسان کو عدم سے وجود میں لایا جبکہ وہ نہیں تھا۔ پھر اس پر قضائے مقدور کی گردشیں جاری فرمائیں اور محنتوں اور تکلیفوں کے اس دار میں اس کی آزمائش فرمائی پھر اسے قبر میں منتقل فرمایا جبکہ اس کی روح کو دار الامان میں امانت رکھا اور اس کا جسم قبر میں پھر بعث ونشور کے دن اسے لوٹائے گا اور اس سے ہر چھوٹے بڑے عمل کا حساب لے گا۔ جو کامیاب ہوگا وہ سرور سے کامیاب وکامران ہوگا اور جسے خسارہ ہوگا وہ ہائے ہائے اور خرابیوں کو پکارے گا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی وحدہ لاشریک ہے ایسی گواہی جو بہتان اور جھوٹ کو مٹا دے اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا ﷺ اللہ تعالیٰ کے عبد مقدس اور رسول اور صاحب المقام المحمود اور لواء الحمد کے حامی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر صلوۃ بھیجے اور آپ کی آل واصحاب پر صلوۃ وسلام ہوں (ہمیشہ ہمیشہ) اس دن تک جس میں لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔

اما بعد! یہ وعدہ پورا ہوا کہ جو میں نے ایک دوسری کتاب البرزخ (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور مردوں اور قبروں کے حالات کی تشریح سے سینوں کا کھولنا) کے خطبہ میں کیا تھا کہ علوم الآخرۃ میں کتاب لکھوں گا جو نفخ صور ونشر بعث اور حشر موقف وحوض کوثر اور میزان اور بارگاہ حق میں پیش ہونے کے مضامین کی جامع اور تمام مضامین کو سمیٹنے والی ہوگی۔ اس میں حساب وکتاب اور قصاص اور پل صراط اور صفۃ الجنۃ وصفۃ النار کا کامل بیان ہوگا۔ اس میں آیات قرآنیہ واحادیث مبارکہ جو مرفوع حدیث اور آثار موقوفہ سے مضامین تیار کیے جائیں گے اور ان کا حکم احادیث مرفوعہ کا ہوگا جو اصطلاح

حدیث کے مطابق مرفوع حدیث کہی جاتی ہے اورآیات قرآنیہ میں تفسیر کے لئے کلام المصطفیٰ ﷺ اور کلام صحابہ کرام کا سہارالوں گا اوراحادیث کی وضاحت حفاظ الحدیث اور محققین امت کی تشریحات سے کروں گا۔اورکوشش کروں گا کہ ہر مضمون بطریق تواتر ثابت ہو اس کا نام میں نے ''البذور السافرة فی احوال الآخرة'' احوال آخرت سے متعلق چمکتے دمکتے چاند رکھا ہے۔

مترجمہ فقیر اویسی غفرلہ نے اس کا آسان نام اردو دان حضرات کے لئے رکھا ہے ''احوالِ آخرت۔''

اللہ تعالیٰ خالص اپنی ذات کے لئے بنائے جو اس کے نزدیک کامیابی وفلاح کا موجب ہو اور اسے جمع کرنے والے اور پڑھنے والے اور ترجمہ کرنے والے اور شائع کرنے والے اور تصحیح کرنے والے کے لیے اس دن کے لئے نافع بنائے جس دن لوگ اس کے ہاں حاضر ہوں گے۔اپنے احسان وکرم سے وہی ہمیں کافی ہے اور اچھا مددگار ہے۔

❀❀❀❀

باب (۱)

دُنیا کا خاتمہ اور نفخ صور کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق کے بعد صور پیدا کر کے حضرت اسرافیل کو دے دیا وہ اسے اپنے منہ میں رکھے جانب عرش نگاہ جمائے کھڑے ہیں وہ اس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ صور کیا ہے؟ آپ نے فرمایا :وہ قرن (بیل کا سینگ) ہے۔ میں نے عرض کی: وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک عظیم شے ہے اس کی عظمت کا دائرہ آسمانوں اور زمینوں کی چوڑائی کے برابر ہے۔ اسے تین مرتبہ پھونکا جائے گا۔ پہلی مرتبہ گھبراہٹ کے لئے، دوسری مرتبہ موت کے لئے اور تیسری مرتبہ قبروں سے اٹھنے کے لئے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوں۔

صور پھونکنے سے روحیں اس طرح نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں۔ وہ روحیں آسمان و زمین کے خلا کو پر کردیں گی اور ناک کے راستے سے جسموں میں داخل ہوں گی۔ جب اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ صور پھونکے تو وہ صور پھونکیں گے اس سے تمام آسمانوں والے زمین والے گھبرا جائیں گے سوائے ان کے جن کے لئے اللہ تعالیٰ چاہے۔ جب اللہ تعالیٰ اسرا[illegible] علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے تو اسرافیل علیہ السلام صور کو کھینچ کر لمبا کرتے ہیں اور وہ اس میں [illegible]ستی نہیں [illegible]تے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ (پ۲۳، ص، آیت ۱۵)

''اور یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی جسے کوئی پھیر نہیں سکتا۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو چلائے گا وہ بادلوں کی طرح دوڑتے ہوں گے پھر وہ پہاڑ ریگستانی ریت کی طرح ہو جائیں گے۔ زمین اپنے اوپر رہنے والوں پر تھرتھرائے گی تو وہ اس کشتی کی طرح ہو جائے گی جو دریا میں بوجھ اٹھا کر چلتی ہے جسے دریا کی موجیں چکر

دیتی ہیں یا اس قندیل کی طرح ہو جائے گی جو عرش کے نیچے معلق ہے جو ہوا کے جھونکوں سے تھرتھرا جاتا ہے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ (پ ۳۰، النازعات، آیت ۷)

''کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھرتھرانے والی اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔''

اس کے بعد زمین اپنے اوپر لوگوں کو سمیٹ لے گی تو دودھ پلانے والی دودھ پلانا بھول جائے گی اور حمل والی حمل گرا دے گی اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور شیطان گھبرا کر بھاگ جائیں گے اور زمین کے تمام کناروں میں پھیل جائیں گے انہیں فرشتے ملیں گے تو ان کے چہروں پر مار کر واپس لوٹائیں گے اور پھر تمام لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے ایک دوسرے کو پکاریں گے۔

اسے اللہ تعالیٰ نے ایسے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ التَّنَادِ ۙ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ (پ ۲۴، المؤمن، آیت ۳۲)

''جس دن پکار مچے گی جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے۔''

اسی دوران زمین پھٹ جائے گی ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک زمین کے ٹکڑے اڑ جائیں گے پھر لوگ آسمان کو دیکھیں گے وہ دھنی ہوئی روئی کی طرح ہوگا یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے منتشر، سورج اور چاند بے نور ہو جائیں گے۔

حدیثِ مبارک

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اس وقت مردے کچھ نہیں جانیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آیت میں کن لوگوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: شہداء کو اس لئے کہ گھبراہٹ زندوں کو ہوتی ہے اور شہداء زندہ ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق عطا ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ شہداء کو اس گھبراہٹ سے بچائے گا کیونکہ وہ تو ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ شریر مخلوق کے لئے بھیجے گا یہی تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝

(پ ۱۷، الحج، آیت ۱/۲)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی اپنا گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہے یہ اللہ کی مار کڑی ہے۔"

پھر اس عذاب میں (زلزلہ میں) جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہے گا لوگ ٹھہریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم فرمائے گا وہ صور پھونکیں گے تو تمام آسمانوں اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ بچانا چاہے گا۔ پھر ملک الموت بارگاہ جبار میں عرض کریں گے اے میرے پروردگار! آسمان و زمین والے تمام مر گئے سوائے ان کے جنہیں تو نے چاہا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) اے ملک الموت! کون بچ گیا ہے؟ عرض کرے گا تو باقی ہے کہ تو حیی و قیوم ہے اور تیرے عرش کے حاملین باقی ہیں اور جبریل و میکائیل (علیہما السلام) اور میں (ملک الموت) باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبریل و میکائیل (علیہما السلام) بھی مر جائیں۔ یہ دونوں مر جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

"(حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) کون باقی ہے؟"

ملک الموت عرض کرے گا کہ حاملین عرش باقی ہیں اور میں (ملک الموت) اور تو باقی ہے کہ تو حیی و قیوم ہے تو موت سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا حاملین عرش بھی مر جائیں۔ وہ مر جائیں گے ملک الموت عرض کرے گا کہ حاملین عرش بھی مر گئے۔

اللہ تعالیٰ ملک الموت سے پوچھے گا (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) کہ کون باقی ہے؟ ملک الموت عرض کرے گا: یا اللہ! تو باقی ہے تو حیی و قیوم ہے تجھ پر موت نہیں اس

وقت صرف میں (ملک الموت) باقی رہ گیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو بھی میری مخلوق میں سے ایک ہے لہٰذا تو بھی مر جا ملک الموت بھی مر جائے گا۔ جب کوئی بھی باقی نہ رہے گا سوائے اللہ واحد احد کے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو ایسے لپیٹے گا جیسے سجل فرشتہ اعمال نامہ کو لپیٹتا ہے اور فرمائے گا میں ہی واحد و جبار ہوں آج کے دن کس کی بادشاہی ہے تین بار یہ کلمات ارشاد فرمائے گا کوئی بھی جواب نہ دے گا پھر خود ہی فرمائے گا: آج اللہ واحد قہار کی بادشاہی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس زمین کو اور زمین سے بدل دے گا اور آسمان کو بھی پھر انہیں بچھائے۔ اور ایسا سیدھا کر دے گا جس میں تمہیں خم نظر آئے گا اور نہ اونچائی دیکھو گے نہ ڈھلائی پھر تمام مخلوق کو زجر و توبیخ (جھڑکنا۔ ڈانٹنا) فرمائے گا اس کے بعد تمام مخلوق ایک مقام پر جمع ہو جائے گی اور سب اسی حالت میں ہوں گے جیسے دنیا میں تھے جو زمین کے پیٹ میں تھا وہ اس کے پیٹ میں ہوگا اور جو اس کے اوپر تھا اوپر رہے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی برسائے گا پھر آسمان کو حکم ہوگا کہ اس تمام مخلوق پر چالیس دن بارش برسائی جائے۔ بارش برسے گی یہاں تک کہ ان پر بارہ ہاتھ پانی جمع ہو جائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جسموں کو حکم فرمائے گا کہ یہاں سے ایسے اگیں جیسے انگوری زمین سے اگتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے اجسام کو مکمل کرے گا تو وہ یوں ہوں گے جیسے پہلے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کہ عرش کے حاملین زندہ ہو جائیں وہ زندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا کہ اسرافیل علیہ السلام صور منہ میں لے کر کہے گا کہ جبرائیل و میکائیل (علیہما السلام) زندہ ہو جائیں وہ زندہ ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ارواح کو بلائے گا وہ حاضر ہوں گے تو مسلمانوں کی ارواح نور سے چمکیں گی اور کافروں کی ارواح تاریکی کی طرح ہوں گی۔ حکم ہوگا کہ انہیں صور کے اندر رکھا جائے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے وہ ارواح صور سے ایسے نکلیں گی گویا وہ شہد کی مکھیاں ہیں وہ زمین و آسمان کے خلا کو بھر دیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ارواح اپنے اجسام میں داخل ہوں تو تمام ارواح ناک کے سوراخ میں داخل ہو کر اجسام میں سرایت کر جائیں گی جیسے ڈسنے سے زہر سرایت کرتا ہے اس کے بعد تم سب سے زمین پھٹے گی۔ اور میں سب سے پہلا ہوں گا جس کے لئے زمین پھٹ جائے گی۔ پھر تم سب تینتیس

سال کے جوان ہو کر قبور سے نکلو گے۔اس وقت سب کی زبان سریانی ہو گی قبور سے نکل کر تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف تیزی رفتاری سے اوپر منہ کر کے دوڑیں گے۔کافر کہیں گے آج کا دن بہت بڑا سخت ہے قبروں سے نکلنے والے سب ننگے پاؤں اور ننگے جسم اور غیر ختنہ شدہ ہوں گے۔پھر وہ ایک جگہ پر ستر سال کی مقدار میں ٹھہرے رہیں گے۔اس وقت اللہ تعالیٰ ان کی طرف نگاہ نہ فرمائے گا اور نہ ہی تمہارا کوئی فیصلہ فرمائے گا۔اس وقت تم (عوام) اتنا روؤ گے کہ تمہارے آنسو ختم ہو جائیں گے۔اس کے بعد تم خون کے آنسو بہاؤ گے۔پھر تم اپنے پسینے میں غرق ہو جاؤ گے۔یعنی تمہارے جسموں سے پسینہ نکلے گا یہاں تک کہ بعض کو لگام کی طرح منہ کو بھر دے گا۔بعض کو تو ٹھوڑی تک پسینہ ہی پسینہ ہو گا اس کے بعد تم فریاد کرو گے ہے کوئی جو ہمارا سفارشی ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہمیں لے جائے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے تم خود ہی کہو گے کہ اس کام کے زیادہ حقدار ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں۔انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور ان میں اپنی روح پھونکی اور ان سے بلا واسطہ آمنے سامنے گفتگو فرمائی۔اسی لئے وہ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ ہماری شفاعت فرمائیں وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں اسی طرح ہر نبی کے پاس حاضری دیں گے وہ جس نبی کے پاس جائیں گے وہ سب انکار کر دیں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چل پڑوں گا یہاں تک کہ "مقام اللحص" میں آ کر سجدہ ریز ہوں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی "مقام اللحص" کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ وہ عرش کے سامنے ایک جگہ ہے اس کے بعد ایک فرشتہ آ کر مجھے اٹھا کر کہے گا آپ محمد ہیں؟ میں کہوں گا ہاں!

شفاعت کبریٰ

اس وقت میرا رب مجھ سے کہے گا تم محمد ہو؟ میں کہوں گا ہاں یارب! اللہ تعالیٰ پوچھے گا تمہارا کیا حال ہے؟ (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) میں کہوں گا یارب! تو نے مجھ سے شفاعت

کا وعدہ فرمایا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ شفاعت قبول ہوگی اب ان کا فیصلہ فرما دے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے تمہاری شفاعت قبول فرمالی ہے میں ابھی تشریف لا کر ان کا فیصلہ فرماؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں وہاں سے لوٹ کر لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو جاؤں گا ہم اسی حالت میں ہوں گے کہ آسمان سے ایک سخت آواز سنائی دے گی اس وقت آسمان دنیا والے اتریں گے ان کی تعداد زمین کے انسانوں اور جنوں سے دوگنا ہوگی۔ جب وہ زمین کے قریب ہوں گے تو زمین چمک اٹھے گی۔ پھر وہ ہر ایک صف بستہ ہو کر کھڑا ہو جائے گا اور ہم انہیں کہیں گے کیا تم میں ہمارا رب ہے؟ وہ کہیں گے نہیں! وہ آنے والا ہے پھر اسی طرح ہر آسمان والے اسی دوگنی تعداد میں اترتے رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جبار و قہار اور فرشتوں اور بادلوں میں اترے گا اس وقت عرش الٰہی کو آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔ حالانکہ اب صرف چار فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے ان کے قدم نچلی زمین کی جڑوں میں ہیں اور تمام زمینیں اور تمام آسمان ان کی جھولی میں ہیں اور عرش الٰہی ان کے کاندھوں پر ہے ان کی گرج دار آواز یہ تسبیح ہے۔

اللہ سبوح و قدوس ہے اللہ پاک ہے، عزت و جبروت کا مالک ہے اللہ پاک ہے پاک ہے ملک و مُلک کا مالک ہے پاک ہے زندہ ہے اس پر موت نہیں پاک ہے اللہ مخلوق کو مارتا ہے اس پر موت واقع نہیں ہوتی۔ سبوح و قدوس ہے پاک ہے اللہ ہمارا رب اعلیٰ ہے وہ ملائکہ و روح کا رب ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ زمین پر اپنی کرسی جہاں چاہے گا بچھائے گا پھر اعلان فرمائے گا اے انسانو! اے جنو! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا میں تمہارے اقوال سنتا رہا ہوں اور تمہارے اعمال دیکھتا رہا ہوں۔ لو یہ تمہارا اعمال اور اعمالنامے ہیں چپ ہو کر سنو یہ تمہارے سامنے پڑھے جائیں گے۔ جو ان میں بھلائی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو جو اس میں برائی ہے تو وہ صرف خود اپنے آپ کو ملامت کرے اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہنم کو لانے کا حکم فرمائے گا اس حکم پر ایک بڑی گردن نمودار ہوگی جو نہایت تاریک ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ

جِبِلًّا كَثِيرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ (پ ۲۳، یٰس، آیت ۶۴)

''اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکایا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ مخلوق کو جدا جدا گروہوں میں کر دے گا اور وہ تمام گھٹنوں کے بل گر جائیں گے۔ چنانچہ فرمایا:

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ (پ ۲۵، الجاثیہ، آیت ۲۸)

''اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنوں کے سوا تمام مخلوق کا فیصلہ فرمائے گا یہاں تک کہ وحشیوں اور جانوروں میں ایک سے دوسرے کے حقوق دلوائے جائیں گے اس وقت سینگ والے جانور سے بے سینگ جانور کا بدلہ لیا جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ ان کے حساب وکتاب سے فارغ ہو جائے گا تو انہیں فرمائے گا مٹی ہو جاؤ تو وہ تمام مٹی ہو جائیں گے اب کافر تمنا کریں گے کاش! ہم بھی مٹی ہو جاتے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے حساب لے گا سب سے پہلے خون کا حساب لے گا حکم ہو گا سب سے پہلے اسے لاؤ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا وہ اپنے خون آلود سر اور رگوں کو ہاتھ پر رکھ کر لائے گا اور اس کی رگوں سے خون بہتا ہو گا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرے گا یا اللہ! اس قاتل سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ اللہ تعالیٰ باوجود اس کے معاملہ کو خوب جاننے کے قاتل سے فرمائے گا تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ عرض کرے گا: میں نے اس لئے قتل کیا تا کہ میری عزت بڑھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے برا کیا۔

بت پرستوں کی سزا

حساب و کتاب سے فراغت کے بعد اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر بت پرست اپنے بت کے ساتھ مل جائے۔ یونہی ہر بت کا پجاری اپنے بت کے ساتھ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام کی شکل میں بنائے گا اور ایک فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں بنائے گا۔ یہود حضرت عزیر علیہ السلام کے ہم شکل فرشتے کے ساتھ ہو جائیں گے اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل فرشتے کے ساتھ۔ اس طرح ہر معبود باطل اپنے پرستاروں کو دوزخ میں کھینچ کر لے جائے گا اس وقت بت پرست کہیں گے:

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝ (پ ۱۷، الانبیاء، آیت ۹۹)

''اگر یہ خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا۔''

دیدارِ الٰہی

جب تمام کفار دوزخ میں چلے جائیں گے اب صرف مومن و منافق رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ہیئت خاص سے ان کے ہاں تشریف لا کر فرمائے گا تمام لوگ اپنے معبودوں کے ساتھ چلے گئے تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟ عرض کریں گے بخدا ہمارا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہم اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک عرصہ تک ان سے علیحدہ ہو کر پھر تشریف لا کر وہی سوال کرے گا وہ بھی وہی عرض کریں گے جیسے پہلے کیا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اور خصوصی جلوے سے متجلی ہوگا تو تمام لوگ سجدہ میں گر جائیں گے مومن تو منہ کے بل سجدہ کریں گے لیکن منافقین گدی کے بل گر پڑیں گے ان سب کی پشتیں بیل کے کاندھے کی طرح ہو جائیں گی۔ پھر حکم ہوگا کہ وہ سجدہ سے سر اٹھالیں وہ سجدہ سے سر اٹھائیں گے۔

پل صراط پر گذر

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک پل بچھائے گا جو دوزخ کی پیٹھ پر ہوگا بال سے باریک اور تلوار سے تیز تر اس پر کانٹے دار لوہے کی میخیں وغیرہ بچھی ہوں گی انہیں پر پل ہوگا جس پر

تمام لوگ گذریں گے۔ پل صراط پر لوہے کے کنڈے یعنی میخیں اور کانٹے دار چھوٹی میخیں ہوں گی اور کانٹے دار چبھونے والی چیزیں ہوں گی جیسے سوران (خاردار بوٹی) کے کانٹے ہوتے ہیں اور ڈگمگا دینے والی اور پھسلانے والی ہے اس پر بعض لوگ بجلی کی طرح گذر جائیں گے۔ بعض ہوا کی طرح اور بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح، بعض عام سواریوں کی طرح ان میں بعض صحیح سالم نجات پائیں گے بعض نجات پا جائیں گے لیکن بمشکل بعض کے چہرے زخمی اور پھٹے ہوئے اور منہ کے بل جہنم میں گر پڑیں گے۔ جب اہل جنت کے لئے جنت میں جانے کا فیصلہ ہو جائے گا بقایا لوگ کہیں گے کون ہے جو آج ہماری شفاعت کرے گا جس سے ہم بھی جنت میں جائیں؟ سب متفق ہو کر کہیں گے حضرت آدم علیہ السلام کے سوا کون اس کا زیادہ مستحق ہو سکتا ہے؟ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ (قدرت) سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح (تجلی خاص) پھونکی اور ان سے آمنے سامنے گفتگو فرمائی اور ان کے لئے ملائکہ حاضر ہوں گے ان سے شفاعت طلب کریں گے، وہ اپنی لغزش کا اظہار فرمائیں گے اور فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کافروں کی طرف وہ سب سے پہلے نبی مبعوث ہوئے تمام لوگ ان کے پاس آئیں گے وہ بھی اپنی لغزش کا اظہار فرمائیں گے اور فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ اس لئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا۔ یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور شفاعت طلب کریں گے۔ وہ اپنی لغزش ظاہر کر کے فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا مقرب بنایا اور بلا واسطہ ان سے کلام فرمایا میں اس کا اہل نہیں اور ان پر تورات نازل فرمائی۔ یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے وہ اپنی لغزش ظاہر فرمائیں گے اور فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں تم حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کی روح (تجلی خاص) اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے ان سے شفاعت طلب کریں گے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں تم لوگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دو۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں میری تین شفاعتیں مقبول ہیں جن کا میرے

ساتھ اس کا وعدہ ہے اسی لئے میں ان کے ساتھ چل پڑوں گا اور جنت کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ کھلوانا چاہوں گا تو اس کا دروازہ کھلتے ہی میں اندر داخل ہو جاؤں گا۔ مجھے مرحبا (خوش آمدید) کہا جائے گا۔ میں داخل ہوتے ہی میں اپنے رب کو دیکھ کر سجدہ میں گر جاؤں گا پھر اذن الٰہی سے میں اس کی حمد و تحمید کہوں گا جتنا دیر میرے لئے مقدر ہو گا اور یہ میرے سوا اس کی مخلوق میں کسی کو بھی اجازت نہ ہو گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ مجھے فرمائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! سر مبارک اٹھائیے! اس وقت میں سر اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) کیا بات ہے میں عرض کروں گا یا رب! تیرا میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ تھا اسے پورا فرما اور حکم دے تا کہ اہل جنت جنت میں داخل ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہاری شفاعت قبول کر لی اسی لئے اہل جنت کو جنت میں داخلہ کی اجازت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اس دن تم اپنے ازواج اور مساکن کو دنیا میں اتنا زیادہ نہیں پہچانتے جتنا وہاں تم اپنی ازواج و مساکن کو پہچانو گے ہر مرد جنت میں بہتر ازواج کے ساتھ داخل ہو گا دو زوجہ آدمیوں میں سے ہوں گی اور باقی حوریں ہوں گی جنہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور دو ازواج جو آدمیوں سے ہوں گی انہیں حوروں پر فضیلت ہو گی اس لئے کہ انہیں دنیا میں عبادت کی وجہ سے حوروں پر فضیلت دی جائے گی۔ وہ جنتی ان دو ازواج میں سے ایک کو بالا خانہ میں لے جائے گا جو یاقوت کا ہو گا اس میں ایک تخت سونے کا بچھا ہو گا جس کا جڑوان خاص موتیوں سے ہو گا اس پر سندس واستبرق کے ستر حلے (جوڑے) ہوں گے۔ پھر وہ اپنی زوجہ کے دونوں کاندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا وہ اپنے ہاتھ کو زوجہ کے سینہ پر رکھا ہوا کپڑوں اور چمڑے اور گوشت باہر سے دیکھے گا اور اس کے پنڈلی کے اندرونی حصہ کو ایسے دیکھے گا جیسے تم میں سے یاقوت کے اندرونی حصہ میں اس کا تاگر دیکھے کئی بار ایسے ہو گا اور وہ اسی حالت میں ایک نوخیز نوجوان عورت کو پائے گا جس سے نہ اس کا ذکر ڈھیلا پڑے اور نہ اس کی فرج کو کوئی شکایت ہو جیسا کہ ہم نے بیان کیا وہ اس حالت میں ہو گا تو نہ اسے اس سے ملال ہو گی اور اسے اس سے اور نہ مرد سے منی کا خروج ہو گا اور نہ عورت سے اس کے علاوہ اس کی اور عورتیں بھی ہوں گی جو اس کے لئے ایک ایک ہو کر حاضر ہوں گی۔ جب

بھی اس کی کوئی عورت آئے گی کہے گی کہ میں نے جنت میں تجھ جیسا حسین وجمیل نہیں دیکھا اور نہ ہی تجھ سے بڑھ کر مجھے کوئی اور محبوب ہے۔

اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ کی بہت سی مخلوق ایسی ہوگی جنہیں جنت کے داخلے سے اعمال نے روک رکھا ہوگا۔ بعض کو دوزخ میں دونوں قدموں تک گھیرا ہوگا ان کے آگے نار (آگ) تجاوز نہ کرسکے گی بعض کو چہرا کے سوا تمام جسم کو گھیرے ہوئے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے کو آگ پر حرام فرمادیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا یارب! میری امت کے لوگ دوزخ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے حبیب (ﷺ)! جنہیں آپ پہچانتے ہیں انہیں نکال لیجئے ان میں سے میرے امتی دوزخ سے نکال لئے جائیں گے کوئی ان میں سے دوزخ میں نہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی تمام اجازت بخشے گا اس کے بعد کوئی نبی کوئی شہید باقی نہ رہے گا جو شفاعت نہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں دینار کے برابر ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لو۔ اس طرح کہ لوگ دوزخ سے نکال لئے جائیں گے پھر شفاعت قبول ہوگی اور حکم ہوگا کہ جس کے دل میں دو تہائی نصف تہائی چوتھائی دینار کے برابر ایمان ہو پھر فرمائے گا قیراط کے برابر ہو پھر فرمائے گا رائی کے دانے کے برابر ہو اس طرح کے لوگ دوزخ سے نکال لئے جائیں گے کہ کوئی بھی اس طرح کا دوزخ میں باقی نہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ مٹھی بھرے گا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) تو دوزخ میں کوئی بھی نہ رہے گا اگرچہ کسی نے کوئی بھلائی بھی نہ کی ہوگی یہاں تک کہ اب کوئی نہ ہوگا جس کی شفاعت کی جائے اس وقت ابلیس بھی رحمت الٰہی کی وسعت دیکھ کر شفاعت کے لئے امیدوار ہوجائے (لیکن اس کے لئے شفاعت نہ ہوگی)

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میری باری ہے اور میں ارحم الراحمین ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنا دست قدرت جہنم میں داخل کر کے بے شمار لوگوں کو جہنم سے نکالے گا۔ یہ لوگ کوئلہ کی طرح ہوں گے انہیں اللہ تعالیٰ نہر میں داخل کرے گا۔ اس نہر کا نام ماء الحیاۃ (آب حیات) ہے وہ ایسے تروتازہ ہوجائیں گے جیسے سیلاب کے اندر انگوری ہو جو سورج کی کرن سے صاف نظر آئے اور وہ سرسبز ہو اور سایہ میں زرد معلوم ہو وہ لوگ بھی اسی تازہ انگوری کی

طرح ہو کر جوار کے دانہ کی طرح نظر آئیں گے۔ ان کی گردنوں میں لکھا ہوگا: **الجهنميون عتقاء الله** انہیں اہل جنت اس علامت سے پہچانیں گے۔ حالانکہ انہوں نے کوئی نیک کام بھی نہ کیا تھا۔ وہ لوگ عرض کریں گے یا اللہ! ہمارے لئے یہ علامت مٹا دے تو وہ علامت ان سے مٹا دی جائے گی۔

فائدہ: اس روایت کو اس کی طوالت کے ساتھ ائمہ مذکورین نے روایت کیا ہے حفاظ نے فرمایا: کہ اس روایت کا دار و مدار اسماعیل بن رفع قاضی اہل مدینہ پر ہے اور اس پر اسی روایت کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے بلکہ اس کے بعض سیاقت میں نکارت ہے اور بعض نے کہا کہ اس نے روایت کو کئی طرق سے جمع کیا۔ اما کن مختلفہ سے جمع کیا ہے لیکن اس نے اسے ایک سیاق سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابو موسیٰ مدینی نے فرمایا کہ اس روایت میں اگرچہ کلام ہے لیکن متفرق طرق سے مروی ہے اسی لئے اس کے اسانید ثابت ہیں محدثین نے اس کی تصحیح و تضعیف میں اختلاف کیا ہے ابن العربی و قرطبی و مغلطائی نے تصحیح کی ہے اور بیہقی و عبد الحق نے اس کی تضعیف کی ہے اور دونوں کی حافظ ابن حجر نے تصویب فرمائی ہے۔

۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں دجال کا بھی ذکر ہے اور فرمایا کہ اس وقت لوگ تین گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ اس کی اتباع کرے گا ایک گروہ اپنے آباء کی زمین کو لاحق ہوگا اور وہ اس سے علاوہ نہ ہوں گے۔ ایک گروہ فرات کے کنارہ سے آکر اس کا مقابلہ کرے گا یہاں تک کہ تمام اہل ایمان ملک شام کے غربی جانب جمع ہوں گے اس کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے یہ اہل فارس ہوں گے جو گھوڑوں پر سوار ہوں گے ان کے بعض گھوڑے اشقر ہوں گے بعض ابلق یہ اس سے جنگ کریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ پھر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے وہ زمین پر پھیل جائیں گے اور اس میں فساد ڈالیں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ يَّنۡسِلُوۡنَ۝ (پ ۱۷، الانبیاء، آیت ۹۶)

''اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے۔''

پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایک پرندہ بھیجے گا جو ان کے کانوں اور ناک کے سوراخوں میں داخل ہو جائے گا اس سے وہ تمام مر جائیں گے ان سے زمین پر بدبو پھیل جائے گی اس خرابی سے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ چاہیں گے اس پر اللہ تعالیٰ پانی بھیجے گا جو زمین کو ان کی بدبو سے پاک وصاف کر دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس میں خوب ٹھنڈک ہو گی جو روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو کافی ہو جائے گی۔ یعنی تمام اہل ایمان فوت ہو جائیں گے اس کے بعد قیامت شریر ترین لوگوں پر قائم ہو گی۔ پھر صور کا فرشتہ زمین وآسمان کے درمیان کھڑا ہو کر صور پھونکے گا جس سے تمام مخلوق مر جائے گی سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ بچائے گا پھر دو نفخوں کے درمیان کوئی بھی باقی نہ رہے گا سب مر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی بھیجے گا جو مردوں کی منی کی طرح ہو گا۔ اس پانی سے لوگوں کے اجسام اور گوشت اگیں گے ایسے جیسے زمین کی انگوری شبنم سے اگتی ہے اس پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھی:

وَاللّٰهُ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحۡيَيۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ (پ ۲۲، فاطر، آیت ۹)

''اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں کہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے۔''

پھر صور کا فرشتہ آسمان وزمین کے درمیان کھڑے ہو کر صور پھونکے گا تو ہر نفس اپنے جسم کی طرف چلے گا اور اس میں داخل ہو گا۔ اس پر تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کو ایک ہی مرد کی طرح تحیہ عرض کریں گے پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کے لئے متمثل ہو گا اور ان سے ملے گا۔ مخلوق میں جو بھی کسی کی عبادت کرتا ہو گا وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا۔ یہودیوں کو ملے گا تو ان سے پوچھے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے عزیر (علیہ السلام) کی ان سے پوچھے گا کیا تمہیں پانی چاہئے وہ کہیں گے ہاں! اللہ تعالیٰ انہیں جہنم شراب کی

شکل میں دکھائے گا پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا۔ (پ ۱۶، الکہف، آیت ۱۰۰)

''اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے۔''

پھر نصاریٰ کو لایا جائے گا ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پرستش کرتے تھے وہ کہیں گے ہم عیسیٰ (علیہ السلام) کی انہیں کہا جائے گا کیا تمہیں پانی چاہئے وہ کہیں گے ہاں! ان کے لئے جہنم لائی جائے گی جو شراب کی شکل میں نظر آئے گی۔ یونہی ہر اس سے یہ سوال ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے ماسوا کسی کی پرستش کرتے تھے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ۝ (پ ۲۳، الصافات، آیت ۲۴)

''اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔''

یہاں تک کہ مسلمان پیش ہوں گے ان سے بھی پوچھا جائے گا کہ کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے ان پر ایک بار یا دو بار جھڑک کر پوچھا جائے گا کہ کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ انہیں کہا جائے گا کیا تم اپنے رب کو پہچان لو گے؟ وہ کہیں گے سبحان اللہ! جب بھی وہ ہمارے سامنے آئے گا ہم اسے پہچانیں گے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) تو تمام مسلمان سجدے میں گر جائیں گے صرف منافقین کھڑے نظر آئیں گے۔ یہی نہیں ایک گروہ سجدہ نہ کر سکے گا وہ کھڑے ہوئے یوں معلوم ہوں گے گویا یہ اون کے گدے ہیں۔

وہ کہیں گے اے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم سجدے کی طرف بلائے جاتے تھے حالانکہ تم سالم ہوتے پھر دوزخ پر پل بچھایا جائے گا اس پر لوگ گروہ در گروہ ہو کر اپنے اعمال کے مطابق گذریں گے۔

پہلا گروہ بجلی کی طرح گذرے گا، دوسرا ہوا کی طرح، تیسرا گروہ پرندوں کی طرح، پھر تیز رفتار جانوروں کی طرح یہاں تک بعض دوڑتے ہوئے، بعض پیدل چلنے والے کی طرح آخری گروہ پیٹ کے بل گھسیٹتا ہوا کہے گا: یا اللہ! تو نے مجھے دیر کرا دی اور اللہ تعالیٰ

فرمائے گا: تیرے اعمال نے تجھے پیچھے رکھا۔

پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کا اذن دے گا۔ سب سے پہلے جبرائیل علیہ السلام، پھر ابراہیم علیہ السلام، پھر موسیٰ علیہ السلام، پھر تمہارا نبی ﷺ چوتھے نمبر پر کھڑے ہوں گے۔ آپ کے بعد کوئی ایسا نہ ہوگا جو شفاعت کرے آپ مقام محمود پر ہوں گے وہ جس کا آپ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔ اس وقت ہر شخص اپنا گھر جنت میں دیکھے گا اور دوزخ میں بھی اپنا گھر دیکھے گا۔ پھر کہا جائے گا تم نے جو عمل کیا ہوگا اسی کے مطابق ملے گا۔

یہ حسرت کا دن ہے پھر دوزخی اپنا گھر جنت میں دیکھے گا اسے کہا جائے گا اگر تو نے نیک عمل کئے ہوتے تو یہی تیرا جنت میں گھر ہوتا اور اہل جنت دوزخ میں اپنا ٹھکانہ دیکھے گا اسے کہا جائے گا اگر اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان نہ ہوتا تو اسی گھر (دوزخ) میں جانا ہوتا پھر ملائکہ وانبیاء وشہداء وصالحین اور اہلِ ایمان شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائے گا پھر فرمائے گا میں ارحم الراحمین ہوں۔ اللہ تعالیٰ دوزخ سے اتنے لوگ نکالے گا جتنے دوسرے لوگوں کی شفاعت سے نکالے جائیں گے۔ یہ اس کی اپنی رحمت سے ہوگا یہاں تک کہ دوزخ میں وہ بھی باقی نہ رہے گا جس نے کوئی خیر وبھلائی نہ کی ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے لئے دوزخ سے نہ نکالنے کا ارادہ کرے گا پھر کوئی ان کی شفاعت کرنا چاہے گا تو فرمائے گا کہ تم جا کر اسے پہچان لو پھر اسے دوزخ سے نکال لو۔ وہ شفاعت کرنے آئے گا تو اس کی شکل وصورت ورنگ تبدیل ہوگا اسی لئے وہ اسے پہچان نہ سکے گا وہ دوزخی کہے گا اے فلاں! میں آتے ہیں قسم ہے تیرے رب کی بقاء کی وہ زمین کی انگوریاں جمع کرے گا تو تم اپنی قبور سے نکل پڑو گے تم اسے ایک لحہ میں دیکھو گے۔ فرمایا: میں خبر دیتا ہوں اس کی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے سورج وچاند یہ آیت اس کے قریب ہے انہیں اپنے دیکھنے میں چھوٹا دیکھتے ہو لیکن انہیں دیکھ نہیں پاتے۔ قسم ہے تیرے رب کے بقاء کی وہ تمہیں دیکھے گا اور تم اسے دیکھو گے وہ اس پر قادر ہے میں نے پوچھا کہ جب ہم اپنے رب کو دیکھیں گے تو وہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔ فرمایا: تم اسے ملو گے وہ تمہارے سامنے تمہارے اعمال نامے لائے گا ان میں کوئی شے بھی پوشیدہ نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ پانی کا ایک چلو لے کر قلوب پر ڈالے گا مجھے تیرے رب کی بقاء کی قسم اللہ تعالیٰ سے تمہارے وجود میں کوئی

چہرہ باقی نہ رہے گا۔ اس کے لئے تمام چہرے ایک چہرہ کی طرح ہیں۔ بعض چہروں پر غبار ہوگا۔ مومنین کے چہرے سفید کپڑے کی طرح ہو جائیں گے اور کافروں کے چہروں کو کوئلہ کی طرح کالا سیاہ بنا دے گا۔ پھر تمہارے نبی ﷺ وہاں پھریں گے ان کے پیچھے صالحین ہوں گے وہ پل صراط پر چلیں گے ایسے جیسے تمہارا کوئی آگ کے انگارے پر چلتا ہے۔ پھر تیرا رب فرمائے گا کہ پیاسے جاؤ حوض رسول ﷺ پر بخدا سیراب کن چشمہ ہے۔ میں نے اسے یقیناً دیکھا ہے مجھے تیرے رب کی بقاء کی قسم تم میں کوئی بھی اپنا ہاتھ پھیلائے گا تو اس کے ہاتھ ایک پیالہ ہوگا اس وقت سورج اور چاند محبوس ہوں گے انہیں اس کے بعد کوئی بھی نظر نہ آئے گا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم اس وقت ان اشیاء کو کیسے دیکھیں گے؟ فرمایا: جیسے تم اب دیکھ رہے ہو یہ وہ وقت تھا کہ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہم برائیوں اور نیکیوں پر جزاء دیئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ایک نیکی کی جزاء دس کے برابر ہوگی اور برائی کی صرف ایک سزا ہوگی یا پھر وہ کریم بخش دے میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم جنت میں کیا دیکھیں گے؟ فرمایا: شہد اور دودھ کی نہریں جن میں کسی قسم کا تغیر نہیں اور جنت میں پانی کی نہریں ہیں جن میں بدبو نہیں ہے اور نہریں ہیں شراب کی اس میں پیالے پینے کے لئے ہیں نہ سر میں درد نہ سر کا چکرانا ہوگا اور نہ کوئی ندامت اور اس میں میوے ہیں۔ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں اس کے ایک دروازے تک ستر سال کی مسافت ہے جسے سوار سواری سے طے کرے۔

مجھے تیرے معبود کی قسم! یہ تمہارے اعمال کا صلہ ہے اور اس کے ساتھ اور خیر و بھلائی ہے اس کے ساتھ ازواج مطہرہ بھی میں نے کہا: کیا ہمیں ازواج مطہرات ملیں گی؟ آپ نے فرمایا: صالحات صالحین کے لئے ہوں گے جو وہ ان سے ایسے لذت پائیں گے جیسے تم دنیا میں لذت پاتے ہو اور وہ تم سے لذت پائیں گے لیکن اس وقت بچوں کی پیدائش نہ ہوگی۔

میں (سیوطی) کہتا ہوں کہ اس حدیث میں ورود حوض سے پل صراط کا ذکر پہلے اور اس میں ہے جیسا کہ امام قرطبی نے فرمایا کہ قیامت میں اٹھتے وقت سب سے پہلے سر پیدا ہوگا۔

باب (۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ۝ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ۝ (پ۲۳، یٰسین، آیت ۵۰)

''راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ انہیں آ لے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں گے۔''

اور فرمایا:

لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً (پ۹، الاعراف، آیت ۱۸۷)

''تم پر نہ آئے گی مگر اچانک۔''

◆ ۱ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نفخ صور ہوگا اور لوگ بازاروں اور راستوں اور مجالس میں ہوں گے۔ یہاں تک کہ کپڑا دو مردوں کے درمیان ہوگا جو کہ وہ آپس میں اس کے سودا کر رہے ہوں گے تو ان میں سے ایک کپڑے کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑے گا کہ نفخ صور ہو جائے گا اور وہ اس میں بے ہوش ہو جائیں گے اور اس کی تصدیق قرآن مجید میں ہے:

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً۔

''اوپر دو آیتوں کے مضمون کے مطابق ہے۔'' (ابن ابی حاتم)

◆ ۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا: کہ قیامت قائم ہوگی اور لوگ بازاروں میں خرید و فروخت میں مصروف ہوں گے اور کپڑے ناپ رہے ہوں گے اور ایک آدمی اونٹنی کا دودھ دوھ رہا ہوگا۔ پھر آپ نے پڑھا:

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً۔ (فریابی)

◆ ۳ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اور ایک مرد کپڑا ناپ رہا ہوگا دوسرا اونٹنی کا دودھ دوھ رہا ہوگا پھر آپ نے پڑھا:

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً۔ (زوائد الزہد)

◆ ۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور قیامت قائم ہوگی دو مردوں نے درمیان میں کپڑا کھولا ہوگا ابھی وہ نہ بیچ پائیں گے نہ اسے لپیٹ سکیں گے تو قیامت قائم ہوگی اور ایک مرد اپنے حوض پر لیٹا ہوگا لیکن اس سے پانی نہ پی سکے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک مرد اپنی اونٹنی دودھ کر واپس جا کر اس کا دودھ نہ پی سکے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی ایک مرد لقمہ اٹھا کر منہ کی طرف لے جائے گا لیکن وہ کھا نہ پائے گا۔ (یعنی قیامت اچانک قائم ہوگی۔ اویسی غفرلہ) (بخاری، مسلم، احمد)

◆ ۵ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے وقوع سے پہلے تم پر ایک سیاہ بادل امنڈ آئے گا اور سارے آسمان پر چھا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا جلدی نہ کرو مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک دو آدمی کپڑا (خرید وفروخت کے لئے) پھیلائیں گے ابھی اسے لپیٹ نہ پائیں گے اور مرد اپنے حوض کی جھری کو بند کرنے کے بعد اس کا پانی نہ پی سکے گا اور مرد اونٹنی دودھ کر اس کا دودھ نہ پی سکے گا (کہ اچانک قیامت قائم ہوگی)

فائدہ: مدر الحوض یعنی حوض کو مٹی وغیرہ سے لیپنا تا کہ پانی اچھل نہ جائے یعنی ضائع نہ ہو جائے۔ (ابن ابی حاتم، طبرانی)

◆ ۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا وہ آخری شخص جس پر (مدینہ پاک میں) قیامت قائم ہوگی وہ قبیلۂ مزینہ کے دو چرواہے ہوں گے جو مدینہ پاک جانے کے قصد سے اپنی بکریاں ہانکتے ہوئے آئیں گے لیکن مدینہ پاک کو وحشیوں سے پُر پائیں گے جب ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو منہ کے بل گر جائیں گے۔ (ان پر موت آ جائے گی) (بخاری، مسلم، احمد)

◆ ۷ حضرت سریتہ الغفاری رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخر میں ہے کہ وہ دونوں مرد ثنیۃ الوداع میں آئیں گے تو اچانک وہاں دو فرشتے ہوں گے جو ان کو دونوں پاؤں سے

پکڑ کر میدان حشر کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے اور وہ دونوں حشر کے اعتبار سے آخری ہوں گے۔ (حاکم)

﴿جو لوگ حضور ﷺ کے علم غیب کے منکر ہیں ان کے لئے درس عبرت ہے کہ نبی پاک ﷺ قیامت کے وقوع سے پہلے کے حالات کیسے واضح طور پر بتا رہے ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب علامت قیامت اور برء الساعۃ فی علم الساعۃ۔ اویسی غفرلہ﴾

◆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن پہلی چیخ سے قبل منادی پکارے گا اے لوگو! تمہارے پاس قیامت آ گئی آواز کھینچ کر یہ پکارے گا جسے تمام زندہ اور مردہ سنیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے لائق آسمان کی طرف نزول فرمائے گا پھر منادی پکارے گا کہ آج کس کی بادشاہی ہے (آج کی بادشاہی) اللہ واحد قہار کے لئے ہی ہے۔ (حاکم، ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں دجال خروج کرے گا وہ چالیس ماہ ٹھہرے گا (راوی کہتا ہے) مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے چالیس ماہ فرمایا یا چالیس سال فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا گویا وہ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی ان کے مشابہ ہوں گے) تو وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسے (یعنی دجال کو) تلاش کر کے قتل کر دیں گے۔ وہ لوگوں میں سات سال گزاریں گے اس وقت آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عداوت نہ ہوگی۔ (امن کا زمانہ ہوگا) پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا چلائے گا اس وقت زمین پر کوئی ایسا آدمی نہ بچے گا جس کے دل میں ذرہ برابر خیر و بھلائی اور ایمان ہوگا مگر سب کو اللہ تعالیٰ موت دے گا۔

یہاں تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو بھی ہوا اسے گھیر لے گی یہاں تک کہ اسے بھی موت آ جائے گی اس کے بعد شراری لوگ بچ جائیں گے اور وہ پرندوں اور درندوں کے جھرمٹ میں ہوں گے وہ نہ نیکی کو جانتے ہوں گے نہ برائی کو اس وقت ان کے پاس شیطان آ کر کہے گا حیاء کیوں نہیں کرتے وہ کہیں گے تو کیا حکم فرماتا ہے؟ وہ انہیں بت پرستی کا حکم دے گا وہ اس وقت حسن معاشرت سے وقت بسر کر رہے ہوں گے کہ نفخ صور ہوگا تو وہ

کچھ نہ بن پائیں گے ایک دوسرے کی طرف کان لگائیں گے تو لیت (کاش!) کی آواز سنیں گے۔ سب سے پہلے جو آواز سنے گا وہ اونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہوگا تا کہ پانی باہر نہ نکل جائے۔ پھر وہ بھی اور دوسرے تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اس سے لوگ انگوری کی طرح زمین سے باہر نکلیں گے۔

پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا اس وقت تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف آؤ اور حکم ہوگا:

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (پ ۲۳، صافات، آیت ۲۴)

''اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔''

پھر حکم ہوگا کہ انہیں جہنم کی طرف لے جاؤ عرض کی گئی وہ کتنے ہوں گے (جو جہنم میں جائیں گے) فرمایا: ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جس دن بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن پنڈلی کھولی جائے گی۔ (مسلم، حاکم، احمد)

◆ ۱۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم ہوگی مگر شرارتی لوگوں پر۔ (مسلم، احمد)

◆ ۱۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے جس کے دو پر زبر جد لؤلؤ اور یاقوت سے مزین ہیں اس کا ایک پر مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں اور اس کے پاؤں نچلی زمین میں ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے خم ہے۔ جب سحر کا وقت ہوتا ہے تو وہ اپنے پر جھاڑتا ہے اور کہتا ہے:

سبوح قدوس ربنا اللّٰہ لا الٰہ الا اللّٰہ۔

''اللہ سبوح و قدوس ہے۔ ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

اس کی آواز پر دنیا کے تمام مرغ اپنے پر جھاڑتے اور تسبیح پڑھتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اس مرغ کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے پر سمیٹ لے اور اپنی آواز بند رکھ اس سے تمام زمین و آسمان والے جان لیں گے کہ قیامت قریب ہوگئی۔ (ابو الشیخ، طبرانی فی الاوسط)

☆ اس تمام مضمون پر غور کیجئے یہ علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تو اور کیا ہے۔ اویسی غفرلہ ☆

باب (۳)

صعقہ ''کڑک'' اور نفخ صور جمعہ کے دن ہوگا

۱. حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہارے ایام میں جمعہ افضل ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن فوت ہوئے اور اسی دن نفخ صور ہوگا اور اسی میں صعقہ ہوگا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، دارمی، حاکم)

۲. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ انسان اور جن کے سوا کوئی ایسا جانور نہیں جو جمعہ کے دن (صبح سے لے کر طلوع شمس تک) قیامت کے خوف سے نہ چیختا ہو۔ (ابوداؤد، نسائی، احمد)

۳. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ کوئی فرشتہ مقرب اور نہ کوئی آسمان نہ زمین اور نہ ہوائیں اور نہ پہاڑ اور نہ ہی دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن قیامت کے خوف سے ڈرتے نہ ہوں۔ (ابن ماجہ، احمد)

۴. امام مجاہد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوگا تو جنگل اور دریا اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق ڈرتی ہے سوائے انسان اور جن کے۔ (سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ)

☆☆ جو لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیام قیامت کا علم نہیں ان کا رد ہے ان روایات میں صاف بتایا ہے کہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی۔ اویسی غفرلہ ☆☆

باب (٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ونفخ فی الصور

۱. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے مدینہ پاک کے بازار میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام لوگوں سے افضل بنایا ہے۔ ایک انصاری نے اسے طمانچہ مار کر کہا کہ ہمارے سامنے ایسی بات کرتا ہے حالانکہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے میں موجود ہیں۔ (وہ تمام لوگ یہاں تک کہ سارے رسولوں سے

گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبریل موت ضروری ہے وہ سجدے میں گر جائیں گے اور اپنے دو پر جھاڑیں گے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمام مخلوق پر میکائیل پہاڑ کے تودے کی طرح عظیم تر ہیں۔ (فریابی، ابن مردویہ)

5. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ونفخ فی الصور کی تفسیر میں منقول ہے آیت میں جن کا استثناء کیا گیا ہے وہ یہ تین چیزیں ہیں۔ جبریل، میکائیل، ملک الموت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے اے ملک الموت! کون باقی (زندہ) ہے وہ عرض کریں گے: تیری ذات کو بقاء اور تیرا بندہ جبریل و ملک الموت باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبریل کو موت دے دے۔ جب وہ فوت ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: حالانکہ وہ خوب جانتا ہے اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ عرض کرے گا: اے رب! تیری ذات کو بقاء ہے اور تیرا بندہ ملک الموت اور وہ بھی مر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھی مر جا۔ ملک الموت کی موت کے بعد اعلان کرنے والا پکارے گا کہ میں نے مخلوق کی ابتداء کی پھر اسے میں ہی لوٹاؤں گا اب کہاں ہیں وہ جبار اور متکبر لوگ۔ اس کا کوئی جواب نہ دے گا تو خود ہی کہے گا وہی اللہ واحد قہار ہی مالک اور زندہ دائم قائم ہے۔ اس کے بعد دوسرا نفخ ہوگا تو اس وقت تمام لوگ آنکھیں کھولے دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ (بیہقی، ابن مردویہ)

6. حضرت زین بن اسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آیت میں جن کا استثناء فرمایا ہے وہ بارہ ہیں۔ (۱) جبریل۔ (۲) میکائیل (۳) اسرافیل (۴) ملک الموت (۵) آٹھ عرش اٹھانے والے فرشتے۔ (بیہقی)

7. حضرت مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے آیت ونفخ فی الصور کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس سے قرن مراد ہے اور اسرافیل علیہ السلام اسی قرن پر اپنا منہ ایسے رکھے ہوئے جیسے بگل بجانے والا بگل منہ پر رکھتا ہے اور قرن کے سر کا دائرہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی چوڑائی کے برابر ہے اور وہ عرش کی طرف آنکھیں لگائے کھڑا ہے۔ اسی انتظار میں ہے کہ اسے کیا حکم ہوتا ہے پہلے نفخ سے تمام بے ہوش ہو جائیں گے۔ یعنی قرن کی شدت کی آواز سے وہ جو آسمانوں اور زمینوں میں ذی روح

ہیں تمام مرجائیں گے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بے ہوش نہ ہوں گے۔ پھر حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے جبریل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت کو مستثنیٰ فرمایا۔ پھر ملک الموت کو حکم ہوگا کہ وہ میکائیل کی روح قبض کریں۔ پھر جبریل علیہ السلام کی پھر اسرافیل کی پھر ملک الموت کو حکم ہوگا کہ خود کو موت دے وہ مرجائے گا اس نفخ اولی کے بعد برزخ میں مخلوق چالیس سال گزارے گی۔ پھر دوسرا نفخ ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اسے حکم فرمائے گا کہ وہ دوسرا نفخ صور کو عمل میں لائیں۔
یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے قول: ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۔
یہ اپنے مقام پر قیامت کا انتظار کریں گے۔ (بیہقی)

☆ اس باب کی جتنی احادیث گذری ہیں علوم غیب سے متعلق ہیں اور ان کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اس سے ثابت ہوا کہ آپ اذن و عطائے الٰہی سے غیب جانتے ہیں۔ (اویسی غفرلہ) ☆

◆ حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ چار ہیں یعنی جبریل و میکائیل، اسرافیل، ملک الموت علیہم السلام جنہیں مخلوق میں سب سے پہلے پیدا فرمایا اور ان سب سے آخر میں انہیں موت دے گا اور انہیں سب سے پہلے قیامت میں زندہ فرمائے گا اور حکم الٰہی سے بانٹنے والے فرشتے یہی ہیں۔ (ابوشیخ فی العظمۃ)

آیت کے استثناء کی تحقیق سیوطی

روایات میں منافات نہیں کہ بعض میں شہداء مراد ہیں اور بعض میں ملائکہ کا گروہ ان روایات کی تطبیق یوں ہوگی کہ تمام مراد ہیں جنہیں علیحدہ علیحدہ روایات میں بیان کیا گیا ہے۔

فائدہ: شہداء تو اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں (یونہی انبیاء علیہم السلام کو سمجھئے) اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں ان کے علاوہ اور بھی مستثنیٰ ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) حوریں (۲) بہشتی ولدان (بچے) جنت و نار کے داروغے اور وہ جو دوزخ میں سانپ بچھو ہیں۔

فائدہ: امام حلیمی نے شہداء کے علاوہ باقی استثنیٰ کو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ آیت میں استثناء

ان کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمینوں کے ساکنین ہیں اور حاملین عرش اور ان کے علاوہ دوسرے وہ ملائکہ جو آسمانوں کے ساکن ہیں۔ کیونکہ حاملین عرش آسمانوں سے اوپر ہیں اور جبریل علیہ السلام و دیگر تین فرشتے عرش کے اردگرد صف بستہ ہیں اور جنت و دوزخ دونوں علیحدہ عالم ہیں۔ انہیں دوام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور فانی عالم سے ایک علیحدہ مقام ہیں اسی لئے ان کے ساکنین آیت کے استثناء میں نہیں داخل ہیں اور تمام جنتیں آسمانوں سے اوپر اور عرش کے نیچے ہیں اسی لئے وہ بھی استثناء میں داخل نہیں۔

ازالہ وھم: حورعین کی عدم الموت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا یونہی ولدان اور جنت اور دوزخ کے داروغوں کا حال ہے کیونکہ جنت و دوزخ دار الخلود ہیں جو ان میں داخل ہیں وہ بھی نہیں مریں گے اگرچہ وہ موت کے قابل ہیں تو جو مخلوق اس میں پیدا ہوئی ہے وہ اولی ہے کہ اس پر فنا نہ ہو علاوہ ازیں موت تو مکلفین پر اظہار قہر کے لئے اور ایک دار سے دوسرے دار کی طرف منتقل کرنے کے لئے ہے اور اہل جنت پر کون سی تکلیف یعنی وہ غیر مکلّف ہیں۔ اسی لئے وہ موت سے محفوظ ہیں۔

سوال: یہ کل شئ ھالك الا وجھه کے خلاف کہا جا رہا ہے۔

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شے ہلاک ہونے کے قابل ہے بلکہ ہر محدث (نئی پیدا شدہ شے) ہلاک ہونے کے قابل ہے اگرچہ بالفعل وہ ہلاک نہ ہو بخلاف ذات قدیم ازلی کے کہ اس کے لئے ایسا تصور نہیں کیا جا سکتا اس کی تائید عرش سے ہو سکتی ہے اس لئے کہ اس کے لئے ہلاک ہونے کی کوئی روایت نہیں تو اسی طرح جنت بھی ہے۔

تحقیق دیگر: امام حلیمی کے غیروں نے کہا کہ صعق موت سے اعم ہے ان میں بعض موت سے مریں گے اور بعض غشی (مدہوشی سے) لیکن نفخ ثانیہ کے بعد جو موت سے مر جائیں گے وہ زندہ ہو جائیں گے اور جو غشی سے مدہوش ہوئے وہ افاقہ پائیں گے اور یہ غشیہ (مدہوشی) انبیاء علیہم السلام پر طاری ہوگی۔ سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس لئے ان کے لئے بھی تردد ہے۔ اگر تردد نہ بھی ہو تب بھی ان پر غشیہ (مدہوشی) کوہ طور پر وارد ہو چکی تھی۔ اس کے عوض اب مدہوشی نہ ہوگی یہ موسیٰ علیہ السلام کی بہت بڑی فضیلت ہے لیکن اس سے ہمارے نبی ﷺ پر ان کی فضیلت ثابت نہ ہوگی اس لئے کہ یہ جزئی فضیلت ہے اور جزئی

فضیلت کلی فضیلت پر افضلیت کا اثبات نہیں ہوتا۔ (اس کی تقریر حاشیہ پر پہلے گزر چکی ہے وہاں جزئی فضیلت کے مفہوم کی ضرورت نہیں) (اویسی غفرلہ)

حیات الانبیاء علیہم السلام

امام بیہقی نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقبوض ہونے کے بعد ان پر ارواح واپس لوٹائی جاتی ہیں۔ فلہٰذا وہ شہداء کی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں جب نفخ صور اولی ہوگا تو وہ بھی مدہوشوں میں مدہوش ہوں گے اس معنی پر موت جمیع معانی میں ان پر واقع نہ ہوگی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استثناء اسی معنی میں ہے کہ ان پر اس حالت سے عدم شعوری طاری نہ ہوگی یہ اس کا بدلہ ہوگا جو انہیں کوہ طور پر غشی طاری ہوئی تھی۔

فائدہ: میں (سیوطی) کہتا ہوں کہ اسی سے واضح ہوا کہ صعق سے یہاں موت مراد ہے اور موسیٰ علیہ السلام کے متعلق وہ غشی پر محمول ہوگی کیونکہ جب وہ حاصل ہوئی ہے تو دونوں امر یکجا مراد ہوں گے اور ان کا استثناء ان دونوں امروں سے ہے اور غشی سے شہداء کا استثناء نہیں ہوسکتا اس لئے کہ جب یہ غشی انبیاء علیہم السلام پر طاری ہوگی تو شہداء کو کیسے مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے اسی لئے وہ اس غش کے بطریق اولیٰ لائق ہیں۔

فائدہ: امام نسفی نے بحر الکلام (تفسیر) میں فرمایا ہے کہ اہلسنت والجماعت نے فرمایا کہ آٹھ اشیاء کو فنا نہیں۔ (۱) عرش (۲) کرسی (۳) لوح (۴) قلم (۵) جنت اور دوزخ (۶) جنت و دوزخ کے مکین ملائکہ (۷) جنتی ملائکہ یا جنت یا نار کے حورعین (۸) ارواح۔

☆ اگرچہ یہ بھی قابل فنا ہیں جس کی تشریح پہلے گزری ہے۔ (اویسی غفرلہ) ☆

باب (۵)

صور اور فرشتہ جسے یہ کام سپرد کیا گیا ہے

◆ ۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اعرابی نے صور کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: کہ وہ قرن (سینگ) ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد)

۲ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسا انعام ہے صاحب قرن (فرشتہ) نے قرن کو لقمہ بنایا ہوا ہے۔ یعنی منہ میں ڈالا ہوا ہے اور ماتھا ٹیکے ہوئے ہیں اور کان لگا کر سماع (سننے) کا منتظر ہے کہ اس کے پھونکنے کا کب حکم ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کو یہ شاق گزرا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

"ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔" (احمد، طبرانی فی الکبیر)

۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ کیسا وقت ہے صاحب صور نے صور کو لقمہ بنایا ہوا ہے اور پیشانی جھکائے ہوئے ہیں اور کان لگائے ہوئے ہیں وہ اس انتظار میں ہے کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کیا کہتے رہیں۔ آپ نے فرمایا: کہ کہتے رہو:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

"ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔" (طبرانی، احمد، حاکم)

۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جس فرشتے کو نفخ صور کا کام جب سے سپرد کیا گیا ہے وہ اس وقت سے عرش کی طرف نظریں جمائے ہوئے ہیں اس خوف سے کہ آنکھ جھپکنے سے پہلے کہیں اسے اس کا حکم نہ ہو جائے (اس کی دونوں آنکھیں دو چمکتے ستارے ہیں) (حاکم)

۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جبریل علیہ السلام ان کے دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام بائیں جانب ہیں۔ اور صاحب صور حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ (بیہقی)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا: کہ تمام امتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ صاحب قرن یعنی وہ فرشتہ جو نفخ صور پر مقرر ہے وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں۔

۶ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر صبح کو دو فرشتے

جو صور پر مقرر ہیں انتظار کرتے ہیں کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے کہ وہ صور پھونکیں۔

(بزار، حاکم)

- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صور دو فرشتوں کے ہاتھوں میں دو قرن ہیں آنکھیں کھولے کھڑے ہیں کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)
- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ نفخ صور والے فرشتے دوسرے آسمان میں ہیں ان میں ایک سر کا مشرق میں اور دونوں پاؤں مغرب میں۔ یا فرمایا کہ ان کے ایک کا سر مغرب میں ہے اور دونوں پاؤں مشرق میں اس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے کہ وہ قرن پھونکیں۔ (احمد)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ ہر احادیث دلالت کرتی ہیں کہ اسرافیل علیہ السلام کے ساتھ نفخ صور کیلئے ایک دوسرا فرشتہ بھی ہے اور یہ کہ اس کے لئے دوسرا قرن ہوگا جس میں وہ پھونک مارے گا۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: یہی ابن ماجہ میں مصرح ہے۔

- حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھا اور ان کے ہاں کعب (بڑا عالم) بھی حاضر تھا اس نے اسرافیل علیہ السلام کا ذکر کیا تو بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا کہ اسرافیل علیہ السلام کی مجھے خبر دیجئے۔

کعب نے فرمایا: کہ کیا تمہارے ہاں اس کا علم ہے بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں! لیکن تم اس کے متعلق بیان کرو عرض کی اس کے چار پر ہیں۔ دو خلا میں ہیں، ایک پر اس نے بچھایا ہوا ہے۔ ایک (چوتھا) پر اس کے کاندھوں پر ہے اور عرش اس کے کاندھوں کے بالمقابل ہے اور قلم اس کان پر ہے۔ جب وحی نازل ہوتی ہے تو وہ قلم سے لکھ لیتا ہے پھر اسے دوسرے پڑھتے ہیں۔ اور صور کا فرشتہ گھٹنے کے بل کھڑا ہے اور دوسرا اس کے ساتھ کھڑا ہوا ہے اور اس نے قرن کو منہ میں لقمہ بنایا ہوا ہے۔ اور وہ کمر کو ٹیڑھے کئے ہوئے ہے اسے حکم ہے کہ جب اسے اسرافیل علیہ السلام دیکھیں تو وہ اپنے دونوں پر آپس میں ملا کر نفخ صور کرے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی فرماتے سنا ہے۔

(ابو نعیم، طبرانی فی الاوسط)

فائدہ: ابن حجر نے فرمایا یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ نفخ صور والا فرشتہ اسرافیل علیہ السلام کے علاوہ کوئی

اور ہے اس کی توجیہہ یہ ہو کہ وہ نفخ صور اولی کرے گا اور جب وہ اسرافیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو اپنے سر سمیٹ لے گا۔ پھر دوسرا نفخ قیامت میں اٹھنے کے لئے اسرافیل علیہ السلام عمل میں لائیں گے۔

۱۰ حضرت ابو بکر ہذلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ صور کا فرشتہ وہ ہے کہ جسے صور پھونکنے کا کام سپرد کیا گیا ہے اس کا ایک قدم ساتویں زمین میں ہے اور وہ زمین پر گھٹنے کے بل پڑے ہیں اور اس کی آنکھیں حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف کھلی ہوئی ہیں۔ یہ جب سے پیدا ہوا ہے کبھی آنکھ نہیں جھپکی وہ دیکھ رہا ہے کہ اسے صور میں پھونکنے کا کب حکم ہوتا ہے۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

۱۱ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صور قرن کی شکل میں ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ (ابن مندہ)

۱۲ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صور کو اللہ تعالیٰ نے سفید موتیوں سے بنایا ہے جو آئینہ کی صفائی کی طرح صاف وشفاف ہے عرش سے فرمایا کہ اسے لے لیں اس پر وہ صور عرش سے متعلق ہو گیا۔ پھر فرمایا: ہو جاؤ تو اسرافیل علیہ السلام پیدا ہوئے اسے حکم ہوا کہ صور وہی لے لیں اس نے اسے لے لیا اور اس میں تمام ارواح کی پیدائش کی گنتی کے برابر سوراخ ہیں دو روح ایک پھونک سے ظاہر نہ ہوں گے۔

صور کے درمیان ایک دریچہ ہے اس کی مسافت آسمان وزمین کے برابر ہے۔ اسرافیل علیہ السلام اسی دریچہ پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔

پھر اسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ادھر آ وہ حاضر ہوا تو فرمایا: کہ صور میں نے تیرے سپرد کیا نفخ و صیحۃ کا کام تیرے ذمہ ہے۔ اسرافیل علیہ السلام نے عرش کے اگلے حصے میں داخل ہو کر اپنا بایاں پاؤں عرش کے نیچے رکھ دیا اس نے اپنا بایاں پاؤں عرش میں رکھا اسے نہیں ہٹایا جب سے پیدا ہوا ہے وہ اس انتظار میں ہے کہ اسے نفخ صور کا حکم کب ہوتا ہے۔

(ابوالشیخ فی العظمۃ)

باب (٦)

دونوں نفخوں کی درمیانی مسافت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ (پ ١٦، مریم، آیت ٦٤)

"اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے۔"

- ابوالعالیہ سے ہے کہ "بين ذالك" سے مراد دو نفخوں کے درمیان کی مسافت ہے۔ (ہناد فی الزہد)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نفخوں کے درمیان چالیس ہیں لوگوں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! چالیس دن مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس سے ہمارا انکار ہے، پھر کہا گیا: چالیس ماہ! فرمایا اس سے ہمارا انکار ہے پھر عرض کی گئی: چالیس سال؟ فرمایا: اس سے میرا انکار ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے جہاں کچھ پانی نازل فرمائے گا تو اس سے لوگ سبزی کی طرح اگیں گے انسان کی ہر شے گل سڑ جائے گی سوائے ایک ہڈی کے اور وہ ہے ریڑھ کی ہڈی اس سے تمام مخلوق قیامت میں مرکب کی جائے گی۔ (بخاری، مسلم)
- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کو مٹی کھا جائے گی سوائے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے وہ ایک دانہ کی طرح ہے اس سے تم اگائے جاؤ گے۔ (احمد، حاکم، ابن حبان)
- سلمان نے فرمایا: کہ قیامت میں اٹھنے سے پہلے چالیس دن لوگوں پر مسلسل بارش برسے گی۔ (ابن المبارک)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ صور پھونکا جائے گا اور صور قرن کی طرح ہے اس سے آسمان و زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے اور دو نفخوں کے

رمیان چالیس سال ہیں۔ ان چالیس سالوں میں اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا۔ اس سے لوگ ایسے اگیں گے جیسے زمین سے کھیتی اگتی ہے انسان کی ایک ہڈی ہے جسے زمین نہیں کھاتی اور وہ ہے ریڑھ کی ہڈی اور قیامت میں انسان کی اسی سے ترکیب ہوگی۔ (ابوداؤد)

۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام بنوآدم کو مٹی کھا جائے گی سوائے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے وہ اگے گا اور اللہ تعالیٰ آب حیات برسائے گا اس سے لوگ سبز کھیتی کی طرح اگیں گے یہاں تک کہ زمین تمام اجسام کو باہر نکالے گا ان کی طرف اللہ تعالیٰ ارواح بھیجے گا ہر روح اجسام کی طرف تیزی سے آئے گی۔ پھر صور پھونکا جائے گا اور وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہوں گے۔ (ابن ابی عاصم)

۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دو نفخوں کے درمیانی مدت میں عرش کی جڑ سے ایک پانی کی وادی بہے گی اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اس پانی سے مخلوق اگے گی اور انسان و پرندے تمام مٹی میں مٹی ہو جائیں گے۔ اس وقت جو بھی اس کے سامنے شے گذرے گا تو جسے زمین میں پہنچانتا تھا اس وقت بھی وہ اسے پہچان لے گا وہ زمین سے اگیں گے پھر اللہ تعالیٰ ارواح کو بھیجے گا تو وہ اجسام میں جمع ہو جائیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ (پ۳۰، التکویر، آیت ۷)

”اور جب جانوں کے جوڑ بنیں۔“ (ابن ابی حاتم)

۸ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اصل عرش سے وادی بہے گی اس سے ہر وہ جانور زمین پر تھا اگے گا اس کے بعد ارواح اڑیں گی۔ انہیں حکم ہوگا کہ وہ اجسام میں داخل ہوں یہی مطلب ہے ذیل کی آیت کا۔ (ابن جریر)

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (پ۳۰، الفجر، آیت ۲۷ تا آخر)

”اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔“

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت میں لوگ اٹھیں گے تو آسمان ان پر پھوہار برسائے گا۔ (احمد، ابویعلی)

فائدہ: الطش (طاء سے اور شین مہملہ) کمزور بارش یعنی پھوہار۔

انتباہ: سابق حدیث میں گزرا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بار بار فرمایا: میں نے انکار کیا اس کے متعلق امام قرطبی نے فرمایا کہ اس کی دو تاویلیں ہیں۔

الف: مجھے اس کی تفسیر اور اس کے بیان سے منع کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں اس کا علم تھا اسے انہوں نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہوگا۔

ب: میں اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنے سے رکا رہا (اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں اس کا علم تھا) لیکن پہلا معنی زیادہ ظاہر ہے۔ اسے اس لئے بیان نہ کیا کہ اس کی ضرورت نہیں۔ دوسری روایت میں مروی ہے کہ دو نفخوں کے درمیان چالیس سال ہیں۔

فائدہ: ابن حجر نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اس کا انہیں علم نہیں یعنی اس کا یقین نہیں کر سکتے۔ سند جید سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے کہا: کہ چالیس سال والی بات کیا ہے انہوں نے کہا میں نے بھی ایسا سنا ہے۔

◆ قتادہ سے منقول ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی رائے یہی تھی کہ وہ چالیس سال ہیں۔

فائدہ: امام حلیمی نے فرمایا: روایات متفق ہیں وہ چالیس سال ہیں۔

◆ مرسل الحسن سے ہے کہ نفخوں کی درمیانی مسافت چالیس سال ہے پہلے نفخ سے اللہ تعالیٰ سب کو موت دے گا دوسرے نفخ سے اللہ تعالیٰ تمام مردوں کو زندہ فرمائے گا۔

فائدہ: حدیث صور میں گزرا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (لمن الملك اليوم) تو اسے کوئی جواب نہ دے گا یہ چالیس سال کی درمیانی مسافت میں ہے۔

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لمن الملك اليوم کا اعلان دوبارہ ہوگا۔

۱- یہی جو مذکور ہوا۔

۲- جنت میں کہ اس وقت اہل جنت جواب دیں گے۔ (لله الواحد القهار)

باب (۷)

نفخہ بعث (قیامت میں اٹھنا) تمام مخلوق کا زندہ ہونا یہاں تک کہ جانور اور وحوش اور ذر (نسل انسانی)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ۔ (پ ۲۴، الزمر، آیت ۶۸)

''پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔''

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا (پ ۳۰، النباء، آیت ۱۸)

''جس دن کہ صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں۔''

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ (پ ۲۳، یٰسین، آیت ۵۱)

''اور پھونکا جائے گا صور جبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلے آئیں گے۔''

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ (پ ۳۰، النازعات، آیت ۷)

''جس دن تھر تھرائے گی تھر تھرانے والی۔ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔''

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ (پ ۷، الانعام، آیت ۳۸)

''اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں۔''

❶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ''یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ'' کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس سے نفخ اولی مراد ہے اور ''تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ'' سے نفخ ثانیہ مراد ہے۔ (ابن جریر، بیہقی)

◆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت میں سقط (کچے بچے) سے لے کر بوڑھے تک سب اٹھائے جائیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: حلیمی وقرطبی نے فرمایا: سقط سے وہ کچا بچہ مراد ہے جس کی تخلیق مکمل اور اس میں روح پھونکی گئی ہو بخلاف اس کے کہ جس میں ابھی روح نہیں پھونکی گئی۔

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت:

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ (پ ۳۰، التکویر، آیت ۵)

''اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے۔''

کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ قیامت میں ہر شے اٹھائی جائے گی یہاں تک کہ مکھیاں بھی۔ (ابن ابی حاتم)

◆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک وہ لوگ جو دریا میں غرق ہوئے تو ان کے گوشت کو مچھلیوں نے تقسیم کر لیا باقی صاف ایک حصہ ہڈیاں رہ گئیں تو انہیں دریا نے جنگلوں میں پھینک دیا۔ ایک عرصہ ہڈیاں جنگلوں میں رہ کر چورہ چورہ ہو گئیں ان پر اونٹ گزرتے رہے اور انہیں کھاتے رہے یہاں تک کہ انہیں مینگنیاں بنا کر پیٹ سے باہر پھینکا اس کے بعد قوم نے آ کر ان پر گھر بنائے اور ان مینگنیوں کو آگ میں جلایا وہ بالکل راکھ ہو گئیں پھر اس راکھ کو ہوا نے اڑا کر زمین میں بکھیرا تو جب صور پھونکا جائے گا تو قیامت میں وہ دوسرے اہل قبور کی طرح برابر طور اٹھائے جائیں گے۔ (ابونعیم)

◆ حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے ''البحر المسجور'' (سلگایا ہوا دریا) کے بارے میں فرمایا کہ اس کے اول کو تو اللہ جانتا ہے اور اس کے آخر کا حال بھی اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں ہے اس کا پانی مرد کے پانی (منی) کی طرح ہے۔ ستر سال اس کی موجیں در موجیں اٹھیں گی انہیں کوئی شے نہ روکے گی۔ اس دریا کے پانی سے اللہ تعالیٰ مخلوق پر چالیس سال راجفہ (نفخ اولیٰ) اور رادفہ (نفخ ثانیہ) کے درمیان بارش برسائے گا۔ لوگ اس سے ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے پانی سے دانے اگتے ہیں۔ اللہ تبارک

وتعالیٰ اہل ایمان کی ارواح جنت سے اور کفار کی ارواح دوزخ سے نکال کر ایک جگہ جمع فرمائے گا اور انہیں صور میں کردے گا۔ پھر اسرافیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ وہ صور پھونکیں تاکہ ارواح اپنے اجسام میں چلی جائیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ اپنا ہاتھ زمین کے نیچے سے کر کے اسے حرکت دیں تاکہ زمین پھٹ جائے اور وہ تمام اجسام کو اپنے اوپر لے آئے۔

اسی کے لئے فرمایا:

فاذا هم قيام ينظرون۔

وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

◆ حضرت یزید بن جابر تابعی علیہ الرحمۃ نے آیت:

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ (پ۲۶، ق، آیت ۴۱)

''اور کان لگا کو سنو جس دن پکارنے والا پکارے گا ایک پاس جگہ سے۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ اسرافیل علیہ السلام کو بیت المقدس کے صخرہ (پتھر) پر اٹھایا جائے گا وہ اٹھا کر کہے گا اے چورہ چورہ ہونے والی ہڈیو! اور اے گلے سڑے چمڑو! اور اے ٹوٹے پھوٹے بالو! بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ تم فیصلہ وحساب کے لئے جمع ہو جاؤ۔

فائدہ: اہل سنت کا اتفاق ہے کہ قیامت میں تمام اجسام اس طرح لوٹائے جائیں گے جیسے دنیا میں تھے۔ بعینہٖ وہی اجسام ہوں گے ان میں ذرہ برابر بھی فرق نہ ہوگا وہی رنگ وہی اوصاف وغیرہ وغیرہ۔ (ابن عساکر)

فائدہ: حدیث طویل صور کے بارے میں گزری ہے کہ قبور سے نکلیں گے تمام لوگ تینتیس سالہ نوجوان ہوں گے اور زبان سریانی ہوگی اپنے رب تعالیٰ کی طرف جلدی سے حاضری دیں گے۔

فائدہ: نفخات کے متعلق اختلاف ہے مثلاً کہا گیا ہے کہ (۱) **نفخة فزع**، (۲) **نفخة صعقه** (۳) **نفخة بعث**۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ۝ (پ۲۰، النمل، آیت ۸۷)

''اور جس دن پھونکا جائے گا صور تو گھبرائے جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں۔ مگر جسے خدا چاہے اور سب اس کے حضور حاضر ہوں گے عاجزی کرتے۔''

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ (پ۲۴، الزمر، آیت ۶۸)

''اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔''

فائدہ: یہ وہ ہے جسے امام ابن العربی (مالکی) نے اختیار کیا۔ صور کی طویل حدیث کی تصریح گذری ہے۔ بعض نے کہا: نفخہ صرف دو ہیں اور نفخہ فزع یہی نفخہ صعق ہے کیونکہ دونوں امر ایک دوسرے کو لازم وملزوم ہیں یعنی گھبراہٹ میں آکر مر جائیں گے۔ یہ وہ جس کی امام قرطبی نے تصحیح کی ہے اور اس سے استدلال کیا ہے۔ یہ نفخہ فزع میں ایسا استثناء ہے جیسے نفخہ صعق ہیں یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ دونوں ایک ہیں۔

فائدہ: امام حلیمی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پہلے لوگوں کے متفرق اجسام کو جمع فرمائے گا جو اجسام درندوں اور پانی کے حیوانات (مچھلیاں وغیرہ) اور زمین کے پیٹ میں ہوں گے اور جنہیں آگ نے جلایا اور پانی میں غرق ہوئے اور جنہیں سورج نے چورہ چورہ کیا جنہیں ہواؤں نے اڑایا پھر نفخ بعث ہوگا۔ اور جب انہیں جمع فرمالے گا پھر ہر بدن کو اسی طرح مکمل کرے گا جیسے دنیا میں تھے۔ بعینہٖ اسی طرح ہوں گے جیسے دنیا میں وہی چال ڈھال وہی جان پہچان وہی صفات اور رنگ ڈھنگ پھر ارواح کو صور میں جمع کرے گا۔ اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ صور پھونکیں اسی صور کے ہر سوراخ سے اللہ تعالیٰ کے حکم پر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔

اعجوبہ: ابن حزم نے عجیب بات لکھ دی وہ یہ کہ نفخ صور چار بار ہوگا۔

سوال: امام قرطبی نے فرمایا کہ لوگ نکلنے کے لئے آئے آواز کیسے سنیں گے حالانکہ وہ مردہ ہوں گے۔

جواب: احیاء کا نفخ طویل اور دراز ہوگا تو وہ اس طرح نہ سن سکیں گے جیسے زندہ لوگ سنتے ہیں ہاں کھٹکانے کی آوازیں کی طرح سنیں گے اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ وہ پہلی بار کھٹکانے سے ہی سن لیں گے۔

باب (۸)

میدان حشر کہاں ہوگا؟

۱. حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تمام ادھر جمع ہوں گے آپ نے ملک شام کی طرف اشارہ فرمایا۔ (حاکم، بیہقی)

۲. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جسے یہ شک ہو کہ میدان حشر شام میں ہوگا یا نہیں تو اسے آیت ذیل پڑھنی چاہئے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ (پ ۲۸، الحشر، آیت ۲)

''وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لئے۔''

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن انہیں (یہود کو) فرمایا تھا کہ نکلو انہوں نے عرض کی کدھر فرمایا: حشر کی زمین کی طرف (یعنی شام کی طرف) (بزار، طبرانی)

۳. حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کے صخرہ کو فرمایا کہ تجھ پر اپنا عرش رکھوں گا اور تیرے ہاں اپنی مخلوق کا حشر (اٹھنا) کروں گا اور اسی دن تیرے ہاں داؤد علیہ السلام سوار ہو کر آئیں گے۔ (ابو نعیم)

۴. حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے آیت:

فاذا هم بالساهرة۔ (پ ۳۰، النازعات، آیت ۱۴)

''جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے۔''

کے متعلق فرمایا کہ اس سے بیت المقدس مراد ہے۔ (بیہقی)

باب (۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۪ۙ (پ۳۰، التکویر، آیت ۱)

''جب دھوپ لپیٹی جائے۔''

اور فرمایا:

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ (پ۳۰، الانفطار، آیت ۱)

''جب آسمان پھٹ جائے۔''

اور فرمایا:

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ (پ۳۰، الانشقاق، آیت ۱)

''جب آسمان شق ہو۔''

اور فرمایا:

فَاِذَا انۡشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتۡ وَرۡدَۃً کَالدِّہَانِ ۚ (پ۲۷، الرحمٰن، آیت ۳۷)

''پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا جیسے سرخ نری (بکرے کی رنگی ہوئی کھال)۔''

اور فرمایا:

یَوۡمَ تَکُوۡنُ السَّمَآءُ کَالۡمُہۡلِ ۙ (پ۲۹، المعارج، آیت ۸)

''جس دن آسمان ہوگا جیسی گلی چاندی۔''

۱. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی قیامت کو آنکھوں سے دیکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ سورۃ اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۙ، اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ اور اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ پڑھے۔ (ترمذی، احمد، حاکم)

۲. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو میں بوڑھا ہوتا دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: مجھے سورۃ ہود، الواقعۃ،

المرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا بنا دیا۔

(ترمذی، حاکم، بیہقی)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ کی تفسیر میں فرمایا کہ کورت کا معنی اظلمت ہے یعنی جب سورج بے نور ہو جائے گا۔ "وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ" میں انکدرت بمعنی تغیرت ہے یعنی ستارے متغیر ہو جائیں گے۔ "وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ"، یعنی جب دریا بہیں گے ایک دوسرے کے اوپر نیچے۔ (ابن جریر، بیہقی)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ "وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ"، یعنی جب دریا بھڑکائے جائیں گے تو جوش سے آگ جیسے ہو جائیں گے۔ (بیہقی)

◆ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، کی تفسیر میں فرمایا کہ جب دھوپ جہنم میں لپیٹ لی جائے گی "وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ" اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے جہنم میں اور ہر وہ باطل معبود جس کی پرستش کی جاتی تھی وہ بھی جہنم میں ہوگا لیکن غلط فہمی سے جن مقدس لوگوں کی پرستش کی گئی جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کریمہ سیدہ بی بی مریم علیہا السلام اس سے وہ مراد نہیں۔ (ابن ابی حاتم، دیلمی)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سورج اور چاند اور ستاروں کو قیامت میں دریا میں لپیٹ کر ڈالے گا اور پھر دبور (ہوا) کو بھیجے گا جس کے چلنے سے آگ کے دریا میں وہ بھی آگ بن جائیں گے۔ بعض نے کہا: جب سورج کو دریا میں ڈالا جائے گا تو اس کا بعض حصہ گرم ہو کر آگ بن جائے گا۔ (ابن ابی حاتم، ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند قیامت میں لپیٹے جائیں گے۔ (بخاری)

◆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ظاہر ہوں گی:

① لوگ بازاروں میں پھر رہے ہوں گے تو اچانک سورج بے نور ہو جائے گا۔

② اچانک پہاڑ زمین پر گر پڑیں گے تو زمین متحرک ہو کر پہاڑوں میں مخلوط ہو جائے گی اس پر انسان جنوں کے پاس اور جن انسانوں کے پاس گھبرا کر جائیں گے ایسے

ہی جانور پرندے اور وحشی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر آپس میں ٹکرا جائیں گے۔

③ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ'' (اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے) اور وہ آپ میں مخلوط ہوں گے۔

④ ''وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ'' اور جب تھلکی (گابھن) اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی کہ ان کے مالک انہیں چھوڑ کر رکھیں گے۔

⑤ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے جنات انسانوں کو کہیں گے ہم تمہیں خبر لا کر دیتے ہیں جنات سمندر کی طرف چل پڑیں گے دیکھیں گے کہ وہ اچانک آگ ہو کر جوش مار رہا ہوگا وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ زمین پھٹ جائے گی۔ یونہی ساتوں زمینیں پھٹ جائیں گی اور یونہی پہلے آسمان سے لے کر ساتویں آسمان تک پھٹ جائیں گے۔

⑥ وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ ان پر ہوا چلے گی اور وہ ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دے گی۔ (ابن جریر، ابن ابی الدنیا)

❶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت:

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ (پ۳۰، الانشقاق، آیت ۱۹)

''ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ طبق سے مراد آسمان ہیں پہلے وہ چر جائیں گے پھر پھٹ کر سرخ ہو جائیں گے۔ (سعید بن منصور، حاکم، ابن جریر)

❷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آسمانوں کا رنگ گلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور نرمی میں گلاب کے پھول کی طرح ہو جائیں گے جیسے سرخ نری (بکرے کی رنگی ہوئی کھال) اور ان کا بالکل پتلا حال ہوگا اور ذرہ ذرہ ہو جائیں گے یعنی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلتے چلے جائیں گے۔ (بیہقی)

⓫ حضرت محمد بن کعب قرظی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ تاریکی میں جمع کیے جائیں گے اور آسمان لپیٹے جائیں گے اور ستارے جھڑ جائیں گے اور سورج اور چاند آسمان سے چلے جائیں گے۔ منادی پکارے گا تو لوگ اس دن اس کے

پیچھے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ (پ۱۶، طٰہٰ، آیت ۱۰۸)

''اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کجی نہ ہوگی۔''

باب (۱۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

(پ۱۳، ابراہیم، آیت ۴۸)

''جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور سب لوگ نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے۔''

اور فرمایا:

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ

(پ۲۴، الزمر، آیت ۶۷)

''اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے۔''

اور فرمایا:

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (پ۱۷، الانبیاء، آیت ۱۰۴)

''جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سجل فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے۔''

اور فرمایا:

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ (پ۳۰، الانشقاق، آیت ۳)

''اور جب زمین دراز کی جائے۔''

اور فرمایا:

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝

''پھر جب صور پھونک دیا جائے ایک دم اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃ چورا کر دیئے جائیں۔''

اور فرمایا:

إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ (پ ۳۰، الفجر، آیت ۲۱)

''جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے۔''

۱. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت ''یوم تبدل الارض'' کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت میں زمین ایسی تبدیل ہو جائے گی گویا وہ چاندی ہے کہ جس پر نہ کوئی ناحق خون بہایا گیا اور نہ اس پر کوئی گناہ ہوا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۲. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں زمین سفید ہوگی گویا پگھلی ہوئی چاندی۔ (ابن جریر، حاکم)

۳. حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودیوں کا ایک عالم حاضر ہوا اور عرض کی بتائیے: جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یوم تبدل الارض تو اس وقت مخلوق کہاں ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی مہمان ہوگی اور وہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز عاجز نہ کر سکے گی۔ (ابونعیم، ابن جریر)

۴. حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ زمین کو چاندی جیسی زمین کی طرح بنائے گا کہ اس پر کبھی کوئی برائی نہ ہوئی۔ (ابن جریر)

۵. نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا اس وقت زمین چاندی کی طرح سفید ہوگی۔ (ابن جریر)

۶. حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اس دن زمین چاندی جیسی ہوگی اور جنت سونے جیسی۔ (ابن جریر، ابن ابی الدنیا)

۷. حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زمین ایسی ہوگی کہ گویا وہ چاندی سے تیار کی گئی ہے اور یونہی آسمان۔

٨ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ہاں یوں پہنچا ہے کہ یہ زمین لپیٹ لی جائے گی اس کے پہلو میں اور زمین ہوگی جس کی طرف اور جس پر لوگوں کا حشر ہوگا۔

(عبد بن حمید)

٩ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لوگ قیامت میں سفید زمین پر جمع ہوں گے وہ زمین سفید ٹکیہ کی طرح ہوگی کسی قسم کا نشان نہ ہوگا ٹکیہ سفید ایسی کہ جسے قدرتی صفائی حاصل ہو نہ ہو وہ سفیدی جو مثلاً آٹے کو چھان چھلکا وغیرہ سے صاف کیا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

١٠ امام مجاہد رضی اللہ عنہ نے ''فَاِذَا ھُمْ بِالسَّاھِرَۃِ'' آیت میں ساہرہ سے وہ جگہ (جو برابر ہو) مراد لی ہے۔ (بیہقی)

١١ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''یَوْمَ تُبَدَّل'' کے بارے میں فرمایا کہ اس زمین کو بڑھایا گھٹایا جائے گا اس سے اس کے ٹیلے اور پہاڑ اور وادیاں اور درخت ہٹا دیئے جائیں گے۔ اور وہ شے جو اس کی برابری میں حائل ہوگی اسے بھی دور کیا جائے گا اور اسے ادھوڑی (گائے بھینس کا کمایا ہوا چمڑہ، موٹا کچا چمڑہ) کی طرح بچھایا جائے گا۔ وہ زمین چاندی کی طرح سفید ہوگی اس پر خون بہایا گیا ہے اور نہ اس پر کوئی گناہ ہوا اور اس زمین والے سورج چاند اور ستارے چلے جائیں گے یعنی یہ اس پر نہ رہیں گے۔ (بیہقی، ابن المبارک)

١٢ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں زمین ادھوڑی کی طرح بچھائی جائے گی پھر ابن آدم کے لئے دو قدموں کے برابر کی جگہ بھی نہ ہوگی۔ پھر میں تمام لوگوں سے پہلے بلایا جاؤں گا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر سجدے میں گر جاؤں گا پھر مجھے اذن ہوگا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا اور عرض کروں گا یارب! مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ (اور وہ اس وقت رب الرحمٰن کی دائیں جانب ہوں گے اور بخدا اس سے قبل جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو بھی نہ دیکھا تھا) اور انہیں تو نے میرے پاس بھیجا تھا فرماتے ہیں کہ یہ بات جبریل علیہ السلام سن رہے ہوں گے لیکن خاموش کھڑے کوئی بات نہ کریں گے جب تک کہ خود اللہ تعالیٰ فرمائے گا

ہاں! اس نے آپ سے سچ کہا: پھر کہوں گا: اے رب! تیرے بندے اطراف زمین پر پڑے ہیں اور یہ وہی مقام محمود ہے (جہاں مذکورہ بالا گفتگو ہوگی) (حاکم)

- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی اسے اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت میں ایسے لے گا (بلاتشبیہ) جیسے تمہارا ایک سفر میں روٹی کو ہاتھ میں لیتا ہے اور وہ اہل جنت کے لئے مہمانی ہوگی۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ: داؤدی نے فرمایا: النزل وہ ہے جو طعام سے پہلے مہمان کے لئے کی جائے اور اس النزل سے وہ مہمانی مراد ہے جو موقف (میدان حشر) میں بہشتی لوگ بہشت میں داخل ہونے سے پہلے کھاتے رہیں گے۔ یونہی ابن برجاں نے الارشاد میں فرمایا ہے کہ زمین روٹی کی صورت میں بدل جائے گی جسے مومن اپنے سامنے سے کھائے گا اور حوض کوثر سے پانی پئے گا۔

فائدہ: ابن حجر نے فرمایا کہ موقف (میدان حشر) میں اتنا طویل زمانہ گزارنے میں مومن بھوکا نہ رہے گا بلکہ اللہ تعالیٰ زمین کی طبع بدل کر اپنی قدرت سے مومن کی خوراک کا انتظام فرمائے گا جو کہ اہل ایمان کے قدموں میں ہی انہیں غذا ملے گی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ اس میں اہل ایمان کو نہ کوئی کاروائی کرنی پڑے گی اور نہ ہی کوئی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ اس سے مذکورہ بالا حدیث کی تائید ہوتی ہے۔

- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زمین سفید روٹی چاندی جیسی ہو جائے گی جسے مومن اپنے قدموں کے نیچے سے کھائے گا۔ (ابن جریر)
- حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں زمین روٹی کی طرح سفید ہو جائے گی اس سے اہل اسلام کھائیں گے یہاں تک کہ حساب سے فراغت پائیں گے۔ (بیہقی)
- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ بھوکے اٹھیں گے کہ اس سے قبل کبھی بھوکے نہ ہوں گے اور برہنہ اٹھیں گے کہ ایسے کبھی برہنہ (بے لباس) نہیں ہوں گے تو جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کو کھلاتا رہا اسے اللہ تعالیٰ قیامت میں کھلائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کو کپڑے پہناتا رہا اسے اللہ تعالیٰ پوشاک

پہنائے گا جس نے کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کیا ہوگا اس کی اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے گا۔ (ابن ابی الدنیا۔ خطیب)

۱۷ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت میں آسمان دھواں ہو جائیں گے اور سمندر کی جگہ آگ ہو جائے گی اور زمین اپنی حالت سے غیر بن جائے گی۔ (ابن جریر)

۱۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں تمام زمین آگ ہو جائے گی۔ (ابن جریر)

۱۹ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سمندر کی جگہ پر آگ ہو جائے گی۔ (ابن جریر)

۲۰ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آیت ''و حملت الارض'' کی تفسیر میں فرمایا کہ زمین اور پہاڑ کفار کے چہروں میں غبار بن جائیں گے اور مومن محفوظ ہوں گے اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس کی تائید کرتا ہے۔ فرمایا:

وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ (پ۳۰، عبس، آیت ۴۰)

''اور کتنے مونہوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے۔'' (بیہقی)

۲۱ امام مجاہد نے ''يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ زمین و پہاڑ کانپیں گے رجف بمعنی زلزلہ ''تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ'' اس کے بارے میں فرمایا کہ زمین ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گی۔ (ابن جریر، بیہقی)

۲۲ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہودیوں کا ایک عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی جب زمین تبدیل ہوگی اس زمین کے سوا تو لوگ کہاں ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس وقت پل پر ہوں گے۔ (مسلم، بیہقی)

فائدہ: امام بیہقی نے فرمایا: اس مقام کو پل کہنا مجاز ہے اس لئے کہ وہاں سے گزرنا ہوگا اس کی موافقت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے قول سے ہے کہ انہوں نے ''دون الجسر'' فرمایا تو یہاں مطلق گزرگاہ مراد ہے نہ کہ پل صراط اس دلیل سے متعلق پل متعین ہوگئی کیونکہ اس کا ثبوت موجود ہے اور وہ اس لئے بھی ہے کہ بندوں کو یہ خبر اس وقت ہوگی جب وہ دنیا کی زمین سے منتقل ہو کر بعث (قیامت میں اٹھنے کی) زمین کی طرف جائیں گے۔

۲۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ

تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹے گا پھر انہیں قدرت کے سیدھے ہاتھ میں لے کر فرمائے گا میں ہی مالک ہوں کہاں ہیں جبار لوگ؟ کہاں ہیں متکبر؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا پھر انہیں قدرت کے بائیں ہاتھ سے لے کر فرمائے گا میں ہی مالک ہوں کہاں ہیں جبار لوگ اور کہاں ہیں متکبر؟ (بخاری و مسلم)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو دست قدرت کی مٹھی میں لے کر فرمائے گا: میں اللہ ہوں، میں رحمن ہوں، میں مالک ہوں، میں قدوس ہوں، میں مومن ہوں، میں مہیمن ہوں، میں عزیز ہوں، میں جبار ہوں، میں متکبر ہوں، وہ ہوں کہ میں نے دنیا کی ابتداء کی حالانکہ وہ کوئی شے نہ تھی، میں وہ ہوں کہ پھر اسے لوٹاؤں گا کہاں ہیں بادشاہ؟ کہاں ہیں جبابرۃ؟ (سرکش لوگ)

(بیہقی ابوالشیخ فی العظمۃ)

امام قاضی عیاض نے فرمایا: "قبض وطی والاخذ" سب کا معنی جمع ہے اس لئے کہ آسمان مبسوط اور زمین دراز بچھی ہوئی ہے۔ پھر یہ رفع وازالہ وتبدیل کے معنی کی طرف انہیں لوٹایا گیا تو اس معنی میں ہے کہ ایک شے کو دوسری شے سے ختم کیا جائے۔ یہ تمثیل ہے ان اشیاء کے قبض وجمع کے لئے بعد ان کے بسط وتفرق کے تاکہ مبسوط ومقبوض پر دلالت ہو نہ کہ بسط وقبض کے معنی پر۔

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا طی سے اذہاب (لے جانا) اور اسے فنا کرنا مراد ہے مثلاً کہا جاتا ہے ہمارے سے لپیٹا گیا جس میں ہم تھے اور ہمارے یہاں اس کا غیر آ گیا اس سے اس کا گذرنا اور چلا جانا مراد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہاتھ اور سیدھا ہاتھ اور بایاں ہاتھ کے الفاظ ان صفات سے ہیں جن کے ظاہر پر ہمارا اعتقاد نہیں بلکہ اس معنی کے مراد کو اللہ تعالیٰ کی طرف سپرد کرتے ہیں یا ایسی تاویل کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی جناب مقدس کے لائق ہو اور اس مراد کو میں نے "اتقان" میں محقق کیا ہے۔

انتباہ: احادیث وآثار مذکورہ میں اختلاف ہے جیسا کہ اوراق سابقہ میں گزرا ہے کہ زمین تبدیل ہو جائے گی۔ پہلے قول کو ابن ابی حمزہ نے ترجیح دی ہے اور اشارہ کیا ہے کہ یہ زمین

مضمحل ہو جائے گی اور اس کی تحقیق گذری ہے قیامت میں ٹھہرنے کی جگہ نئی بنائی جائے گی کیونکہ عدل وانصاف اور ظہور کا دن ہے تو تقاضائے حق یہی ہے کہ اس کے لئے ایسا مقام ضروری ہے جس میں اس کا وقوع ایسی جگہ پر ہو جو ظلم و معصیت سے پاک ہو اور یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا تو پھر وہ ایسی زمین ہو جو کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے لائق ہو۔

فائدہ: حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ زمین میں تبدیلی اور اس کے بچھائے جانے اور کمی وبیشی کے بارے میں کوئی منافات نہیں اس لئے کہ یہ سب کچھ ارض دنیا کے لئے ہے اور موقف کی زمین اس کی غیر ہے۔ کیونکہ ارض موقف کی طرف لوگوں کو زجر وتوبیخ کے طور پر لایا جائے گا جبکہ اسی زمین دنیا میں تبدیل وتغیر ہوگی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

فائدہ: یہ بھی حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ اس میں بھی کوئی منافات نہیں کہ احادیث میں مذکور ہوا کہ زمین روئی کی طرح ابر اور غبار والی اور آگ ہو جائے گی۔ یہ خصوصیت اس زمین کے لئے ہے جو دریائی ہے اس کی دلیل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

فائدہ: امام قرطبی نے ان روایات کی تطبیق میں فرمایا کہ صاحب افصاح فرماتے ہیں کہ زمین اور آسمانوں کی تبدیلی دوبار ہوگی (اس وجہ سے بعض روایات میں کچھ ہے اور بعض میں کچھ)

تبدیل وتغیر کا بیان

زمین وآسمان کی تغیر وتبدیلی دوبار اس طرح ہوگی

1. صرف ان کی صفات میں تبدیلی آئے گی یہ پہلے صور پھونکنے سے قبل ہوگا اس وقت تمام ستارے جھڑ جائیں گے اور چاند وسورج بے نور ہو جائیں گے اور آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو کر اس کا پوست اتار کر لوگوں کے سروں پر آجائیں گے اور پہاڑ چلتے نظر آئیں گے اور دریا آگ بن جائیں گے اور زمین چکر کھا کر پھٹ جائے گی اس کی ہیئت تبدیل ہو کر دوسری ہیئت میں آجائے گی۔ پھر دو نفخوں کے درمیان زمین وآسمان کو لپیٹ لیا جائے گا آسمان تبدیل ہو کر دوسری ہیئت میں

آجائے گا اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔ (پ۲۴، الزمر، آیت ۶۹)

''اور زمین جگمگا اٹھے گی اپنے رب کے نور سے۔''

اور زمین دباغت شدہ چمڑے کی طرح ہو جائے گی پھر اس طرح لوٹ آئے گی جیسے پہلے تھا کہ جس میں قبور واقع ہیں بعض لوگ اس کے ظاہر پر ہوں گے اور بعض لوگ اس کے اندر۔

◆ یہ تبدیلی اس وقت ہوگی جب لوگ محشر میں وقوف کریں گے تو زمین تبدیل ہو جائے گی اسے ''ساھرۃ'' کہا جائے گا۔ اس پر لوگ بیٹھیں گے یہی زمین اس وقت خاکستری اور سفید ہوگی۔ چاندی جیسی صاف شفاف کہ جس پر کوئی حرام خون نہ بہایا گیا ہوگا اور نہ ہی اس پر معصیت کا ارتکاب ہوگا اس وقت لوگ پل صراط پر کھڑے ہوں گے اور تمام لوگوں کی گنجائش نہ رکھے گی اس پر پہلے وہ گزریں گے جو صاحب فضیلت ہوں گے وہ پل صراط جہنم کی پشت پر ہے اور وہ دباغت شدہ چمڑے کی طرح جما ہوا ہے۔ یہ وہی زمین ہے جس کے متعلق حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ زمین آگ سے ہے جب لوگ پل صراط سے گزر جائیں گے اور پل صراط سے گزرنے کے بعد جہنمی جہنم میں گر پڑیں گے اور اہل جنت پل صراط پار کر کے انبیاء کرام علیہم السلام کے حوض سے پانی پئیں گے اور زمین روئی کی صاف ٹکیہ کی طرح ہو جائے گی اس سے لوگ اپنے پاؤں کے نیچے ٹکڑے اٹھا کر کھائیں گے۔ پھر جنت میں وہ ایک ٹکڑا ہی ہوگی جس سے وہ لوگ کھائیں گے جو جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا سالن جنت کے بیل اور مچھلی کا جگر (بھنا) ہوا ہوگا۔

فائدہ: امام بیہقی کے کلام میں ان دو حدیثوں کے متعلق تطبیق گزر چکی ہے جسے امام مسلم نے روایت فرمایا ہے اسی لئے اب ان احادیث کے متعلق کوئی تعارض نہ رہا جن میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام زمینیں فنا ہو جائیں گی سوائے مساجد کے کہ وہ ایک دوسرے سے یکجا مل

جائیں گی۔ (طبرانی فی الاوسط)

باب (۱۱)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ (پ۳۰، زلزال، آیت۲)

''زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے۔''

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ (پ۳۰، الانشقاق، آیت۴)

''اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے۔''

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ (پ۱۷، الحج، آیت۱)

''بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔''

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ

(پ۲۷، الواقعہ، آیت۴تا۶)

''جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چورا ہو کر تو ہو جائیں گے جیسے روزن کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے۔''

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا (پ۲۹، المزمل، آیت۱۴)

''جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ اور پہاڑ ہو جائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا۔''

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ۙ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمْتًا ۗ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا (پ۱۶، طٰہٰ، آیت۱۰۷)

''اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں کہ تم فرماؤ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر (چٹیل میدان) ہموار کر چھوڑے گا

کہ تو اس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کجی نہ ہوگی اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور پست ہو کر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز۔''

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۚ (پ۱۵، الکہف، آیت ۴۷)

''اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے اور ہم انہیں اٹھائیں گے تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے۔''

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ (پ۲۰، النمل، آیت ۸۸)

''اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال۔''

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ (پ۳۰، النباء، آیت ۲۰)

''اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکہ دیتا۔''

اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۭ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۭ (پ۳۰، القارعۃ)

''دل دہلانے والی کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی اون۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت ''اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا'' کا معنیٰ بیان کیا کہ تحرکت من اسفلنا زمین نیچے سے اوپر کو تھرتھرائے گی اور ''وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا'' میں اثقال سے مراد موتی (مردے) ہیں کہ جب انہیں قبور سے نکالے گی۔ (ابن ابی حاتم)

''وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا'' میں امام مجاہد نے فرمایا کہ زمین قبروں سے اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔ (فریابی، ابن جریر)

''وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا'' میں حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زمین اپنے اندر

کے خزانے نکالے گی۔ (ابن ابی حاتم)

۴. ''وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زمین سونے کے کنگن باہر پھینکے گی۔

۵. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا'' کا معنی زلزلت کیا ہے۔ اور ''بُسَّتِ الْاَرْضُ'' کا معنی فتتت لکھا ہے یعنی زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی تو اڑتے ہوئے غبار کی طرح ہو گی جیسے سورج کی کرنیں ہیں۔ (ابن جریر)

۶. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''کَثِیْبًا مَّهِیْلًا'' کا معنی کیا ہے ''بہتا ہوا ریت کا ٹیلہ''۔ (ابن جریر)

۷. حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کفار قریش نے عرض کی کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ان پہاڑوں سے کیا کرے گا تو یہ آیت نازل ہوئی: ''ویسئلونك عن الجبال''۔ (ابن منذر)

۸. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''قاعا'' کا معنی کیا ہے مستوی اور ''صفصفا'' کا معنی ہے لانبات فیه (جس زمین میں سبزہ نہ ہو) ''عوجا'' بمعنی وادیا ہے (جس کا معنی وادی کیا جاتا ہے ہاں مراد نیچا کیا جا سکتا ہے کیونکہ وادی عالم زمین کی نسبت نیچی ہوتی ہے) ''امتا'' بمعنی اونچا ''وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ'' بمعنی سکتت (آوازیں ساکن ہو جائیں گی یا خاموش ہو جائیں گی) ''همسا'' بمعنی آہستہ آواز۔ (ابن ابی حاتم)

۹. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے اس آیت کا یہ مطلب بھی مروی ہے کہ چٹیل زمین کہ اس پر کوئی اونچ نیچ نہ ہو یا نشیب و فراز نہ ہو۔ (ابن منذر)

۱۰. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے ''همسا'' کا معنی یہ ہے کہ قدموں کی آواز نہ ہو گی۔

۱۱. قتادہ سے مروی ہے: ''فتری الارض بارزة'' کا مطلب ہے کہ اس میں نہ کوئی مکان ہو گا اور نہ درخت۔ (ابن ابی حاتم)

۱۲. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں زمین کی قمیص پہنایا جائے گا یعنی زمین (قبروں) میں چلے جاؤ گے۔ (بزار)

۱۳. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اِذَا السَّ

انْشَقَّتْ'' کی تفسیر خود بیان فرمائی کہ قیامت میں زمین سب سے پہلے مجھ پر شق ہوگی میں اپنے روضہ انور میں اٹھ کر بیٹھوں گا۔ پھر میرے سر مبارک کے بالمقابل آسمان کی طرف دروازہ کھلے گا۔ یہاں تک کہ میں عرش الٰہی کو دیکھوں گا (اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عرش گنبد خضراء کے بالمقابل ہے) پھر میرے لئے زمین کے نیچے سے دروازہ کھلے گا تو میں نیچے ساتوں زمینیں دیکھوں گا یہاں تک کہ تحت الثریٰ دیکھوں گا۔ پھرے میرے دائیں جانب کی طرف سے دروازہ کھلے گا تو میں بہشت اور اپنے یاروں کی منازل دیکھوں گا پھر زمین تھرتھرائے گی۔ میں اسے کہوں گا: یہ کیا کر رہی ہے؟ عرض کرے گی مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میرے پیٹ میں جو کچھ ہے میں اسے باہر پھینکوں اور اسے ان تمام چیزوں سے خالی کر دوں تو ویسے ہو جاؤں جیسے میں پہلے تھی۔ اسی لئے اب میرے اندر کوئی شے نہیں۔ ''وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ'' کا یہی مطلب ہے۔ (ابوالقاسم الختلی فی الدیباج)

انتباہ: آیت مذکورہ میں زلزلہ سے کیا مراد ہے؟ اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ زلزلہ نفخہ ثانیہ اور لوگوں کے قبور سے اٹھنے کے بعد ہوگا۔ یا اس سے پہلے نفخہ اولی کے وقت امام حلیمی نے پہلے قول کو اختیار فرمایا اور ابن العربی (مالکی) نے دوسرے قول کو اور امام قرطبی نے بھی پہلے قول کو اختیار فرمایا اور فرمایا کہ یہ علامات قیامت میں سے ہے۔ اس کا قرینہ خود آیت میں ہے کہ اس وقت دودھ پلانے والی بھول جائے گی اور گابھن گابھ ڈالے گی اور ان سب سے آخرت میں حقیقی طور پر کچھ نہ ہوگا۔ قول اول والوں نے جواب دیا بایں طور تحقیق وہ مجاز وتمثیل ہے سخت ہول وگھبراہٹ سے حقیقت نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ (پ۲۹، المزمل، آیت ۱۷)

''اس دن جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔''

انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو یہ آیت نازل ہوئی:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا

تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۝

(پ ۱۷، الحج، آیت ۱/۲)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی اپنا گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہے یہ اللہ کی مار کڑی ہے۔''

تو آپ نے فرمایا جانتے ہو وہ کونسا دن ہے یہ وہ دن ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو فرمائے گا ''ناریوں کو جہنم میں بھیج''۔ (اس کی تفصیل آگے آنے والی حدیث میں آرہی ہے۔) (ترمذی، نسائی)

حدیث البعث

بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو فرمائے گا کہ اپنی اولاد میں سے نار کے بعث بھیج۔ وہ عرض کریں گے بعث کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار میں سے نو سو کو اور اس کے ہر سو میں سے ننانوے دوزخ میں بھیج دے صرف ایک ہی رہ جائے گا یہ سن کر ہر بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ اس وقت تم لوگوں کو دیکھو گے جیسے نشہ میں ہوں حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہر ہزار اور ہر سو میں صرف ایک بچ کر رہنے والا کون ہے اور ہم میں سے وہ کونسا خوش نصیب ہو گا؟

آپ نے فرمایا کہ ہزار یاجوج ماجوج میں سے وہی ایک تم ہو گے اور تم گذشتہ امتوں میں سے ایسے ہو گے جیسے سفید بالوں میں ایک سیاہ بال یا سفید بالوں والے بیل میں صرف ایک سیاہ بال والا بیل۔

قول ثانی والوں کی دلیل

دوسرے قول والے یعنی ابن العربی وغیرہ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ضروری نہیں کہ بعث النار زلزلہ ساعت کے وقت ہو بلکہ اس میں یہ ہے کہ اس دن زلزلہ ہوگا اور یہ بعث کا امر اس زلزلہ کے بعد ہوگا۔ گویا حضور سرور عالم ﷺ نے نفخہ اولی کی خبر دی۔ پھر بتایا کہ اس میں ہولناک امور ہوں گے منجملہ ان میں سے ایک یہی بعث بھی ہوگا اور وہ یوم کے اثناء میں ہوگا اس کا یہ تقاضا بھی نہیں کہ نفخہٗ اولی کے متصل ہی ہو۔ (یہ ایک علمی بحث ہے)

باب (۱۲)

حضور نبی پاک ﷺ کا روضۂ انور سے سب سے پہلے تشریف لانا اور آپ کے مبعوث ہونے کی کیفیت

- ۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے مجھ پر زمین شق ہوگی۔ (مسلم، بیہقی)
- ۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو قبور سے باہر آنے والوں میں، میں سب سے پہلا ہوں گا۔ (دارمی)
- ۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی پاک ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے آپ کے دائیں جانب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں جانب تھے۔ آپ نے ان کا بھی ہاتھ پکڑا ہوا تھا آپ ان کے سہارے چل رہے تھے۔ فرمایا کہ قیامت میں ہم اسی طرح اٹھیں گے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم)
- ۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اٹھوں گا۔ پھر میں بقیع الغرقد (جنت البقیع) والوں کی طرف تشریف لے جاؤں گا۔ وہ بھی میرے ساتھ اٹھیں گے پھر میں اہل مکہ کا

انتظار کروں گا وہ بھی آئیں گے پھر میں اہل حرمین کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔

(خطیب، حکیم ترمذی)

◆۵ حضرت اسامہ بن ابی حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفخ صور کی آواز سن کر بقیع کی طرف چل پڑوں گا اہل بقیع میرے ساتھ میدان حشر میں چلیں گے۔ (ابن منذر)

◆۶ حضرت نافع وابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے درمیان میں ہوں گا اس کے بعد اہل حرمین کے درمیان کھڑا رہوں گا اس کے بعد اہل مدینہ اور اہل مکہ اکٹھے ہوکر حشر کے میدان میں آئیں گے۔ (خطیب)

◆۷ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر روز سورج طلوع کے وقت ستر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کو گھیر لیتے ہیں پھر استغفار کرتے ہیں اور آپ پر درود بھیجتے ہیں جب شام ہوتی ہے یہ آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں ان کے جاتے ہی دیگر ستر (۷۰) ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ وہ پہلی ٹولی (ملائکہ) کی طرح استغفار ودرود میں مصروف رہتے ہیں ایسے ہی قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کے ساتھ قیامت میں تشریف لائیں گے۔

☆☆ اضافہ اویسی غفرلہ ☆☆

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق وعمر کی ہے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش درر کی ہے

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگیِ زلف ورخ آٹھوں پہر کی ہے

جوایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس! اس قدر کی ہے

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

(حدائق بخشش حصہ اول مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی بھارت)

باب (۱۳)

قبور سے اٹھتے ہی اہل قبور کیا کہیں گے؟

یَوۡمَ یَدۡعُوۡکُمۡ فَتَسۡتَجِیۡبُوۡنَ بِحَمۡدِہٖ۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۲)
''جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے چلے آؤ گے۔''
قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ وَصَدَقَ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۝ (۲۳، یٰسین، آیت ۵۲)
''کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا۔''
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' والوں یعنی اہل ایمان کو کوئی وحشت نہ ہوگی موت میں نہ قیامت میں، اٹھتے وقت اور نہ قبور میں گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبور سے نکل کر اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط (پ۲۲، فاطر، آیت ۳۴)

''سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا۔'' (طبرانی فی الاوسط، بیہقی)

◆ ۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ موت کے وقت مسلمان کے لئے انس ہوتا ہے ایسے ہی قبر میں ایسے ہی جب وہ قبر سے اٹھے گا۔ پھر جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب آپ اہل قبور کو اٹھتے ہوئے دیکھ لیں کہ وہ مٹی سے سروں کو جھاڑتے ہوئے کہیں گے: ''لا الٰہ الا اللّٰہ (محمد رسول اللّٰہ) والحمد للّٰہ'' کلمہ والوں کے چہرے سفید ہوں گے اور جنہیں دولت کلمہ نصیب نہ ہوئی تو کہیں گے:

یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ۔ (پ۲۴، الزمر، آیت ۵۶)

''ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں۔''

ایسے لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (ابو القاسم الختلی فی الدیباج)

باب (۱۴)

قیامت میں لوگ اپنی نیتوں اور خواہشات اور اعمال پر اٹھیں گے

◆ ۱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت میں لوگ اپنی نیتوں پر اٹھیں گے۔ (ابویعلی)

◆ ۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی خواہش پر اٹھایا جائے گا جس کی خواہش کفر تھی وہ کافروں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اسے عمل کوئی نفع نہ دے گا۔ (ابویعلی)

◆ ۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بندہ اس پر اٹھے

جس پر وہ مرا۔ (مسلم، احمد، حاکم)

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوان مراتب میں سے جس مرتبہ پر مرے گا قیامت میں اس مرتبہ پر اٹھے گا۔ (مسلم، احمد، ابن حبان)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی زخمی نہیں ہوتا مگر وہ ہر زخمی ہونے والے کو خوب جانتا ہے جب وہ آئے گا اس کا خون رستا ہوگا اس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کا پسینہ خوشبوناک ہوگا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، احمد)
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک محرم (احرام والے) کو اونٹنی نے گرایا تو وہ اسی وقت مر گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور اسے کپڑوں سے کفناؤ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت میں تلبیہ (لبیک لبیک) پڑھتا ہوا اٹھے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، احمد)
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذان پڑھنے والے موذن اور لبیک پڑھنے والے قبور سے اذان اور لبیک پڑھتے ہوئے اٹھیں گے۔

(طبرانی فی الاوسط

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص نشہ کی حالت میں دنیا سے جدا ہو وہ قبر میں نشے والا ہو کر جائے گا اور قبر سے نشہ والا ہو کر اٹھے گا۔ (دیلمی)

زنانے کا قصہ

ایک ہیجڑے نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھوں وغیرہ کو مہندی سے رنگنے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت نہ دی جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہی گناہ گار ہیں کہ اگر توبہ کے بغیر مرے تو اللہ تعالیٰ انہیں قیامت میں اس طرح مخنث ننگ اٹھائے گا کہ لوگوں سے ستر نہ چھپا سکیں گے جب قبور سے اٹھیں گے تو بے ہوشی کے عالم میں۔ (ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر)

باب (۱۵)

ہرانسان اپنے اعمال کے ساتھ اٹھے گا

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ ۔ (پ۲۳، الصافات، آیت ۲۲)

''ہانکو ظالموں اور ان کے جوڑوں کو۔''

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ (پ۳۰، التکویر، آیت ۷)

''اور جب جانوں کے جوڑ بنیں۔''

❶ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝'' کا مطلب یہ ہے وہ مرد جو عمل کرتے ہیں وہ انہیں کے سبب جنت و دوزخ میں جائیں گے اور فرمایا کہ ''اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ'' کا مطلب یہ ہے کہ ہر عمل والوں کے ہم جنس مراد ہیں۔ (حاکم)

❷ سعید بن منصور کی روایت میں ہے کہ ہر نیک مرد کے ساتھ اس جیسا نیک جنت میں مل کر جائیں گے یونہی ہر برابرے کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (حاکم)

❸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ ازواجهم سے مراد ہے ''اشباهم'' یعنی ان کے ہم مثل۔ (بیہقی)

❹ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ نفوس سے غرباء مراد ہیں لیکن وہ جائیں گے ان کے ساتھ جن کی طرح عمل کرتے تھے۔ وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝

(پ۲۷، الواقعہ، آیت ۱۰)

''اور تین قسم کے ہو جاؤ گے تو دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے۔'' (ابن ابی حاتم)

☆☆اضافہ اویسی غفرلہٗ☆☆

☆(۱) تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد ان کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جلیس وقرین رہتے تھے ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اشباہ وامثال ہے۔ یعنی کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا۔ بت پرست ہر بت پرستوں کے ساتھ اور ہر آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ۔ وعلی ھذا القیاس۔☆

لیکن علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ اس سے عام مراد لے رہے ہیں جیسا کہ باب کا عنوان اور پھر ان کی روایات سے ثابت ہو رہا ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کیونکہ عموم میں خصوص داخل ہوتا ہے۔ (اویسی غفرلہ)

☆(۲) خزائن العرفان میں ہے کہ اس طرح کے نیک نیکوں کے ساتھ ہوں گے اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ معنی جانیں اپنے جسموں کے ساتھ ملادی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملادی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملادی جائیں۔ یہاں عموم وخصوص دونوں مراد ہیں۔ (اویسی غفرلہ)☆

☆(۳) خزائن العرفان میں ہے کہ دخول جنت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنے والے ہیں کہ آخرت میں جنت کی طرف سبقت کریں گے۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین وانصار ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں میں سے مراد یا تو پہلی امتیں ہیں۔ زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک کی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے۔ لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کی وجوہ ضعف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں۔ قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پہلے لوگ مہاجرین وانصار میں سے جو سابقین اولین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے ان کے بعد والے احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

حدیث مرفوع میں ہے کہ اولین وآخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں۔ (تفسیر کبیر و بحر العلوم وغیرہ) ☆☆

باب (١٦)

قیامت میں لوگ ننگے پاؤں اور ننگے جسم اور غیرِ مختون اٹھائے جائیں گے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ (پ ١٧، الانبیاء، آیت ١٠٤)

"جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے۔"

1. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم قیامت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ننگے پاؤں، ننگے جسم، غیر مختون (بغیر ختنہ) اٹھائے جاؤ گے اس کے بعد آپ نے یہی آیت پڑھی: كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ اور تمام مخلوق سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام پوشاک پہنائے جائیں گے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، احمد، داری)

2. حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قیامت میں ننگے پاؤں اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس وقت مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو ننگا دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اے عائشہ! وہ دن آج کے دن سے زیادہ سخت ہوگا۔ (یعنی نہ ہوش ہوگا نہ کوئی کسی کو دیکھے گا)۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، نسائی، احمد)

3. حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ ننگے پاؤں اور ننگے جسم اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے اور انہیں پسینہ لگام دے گا (یعنی پسینے میں غرق ہوں گے) یہاں تک کہ کانوں کے نرم گوشے تک پہنچ جائے گا میں نے عرض کی یارسول

اللہ ﷺ کیا ہم شرم گاہوں کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا: وہاں کی مشغولی اس دن اس سے بے نیاز کردے گی۔ (طبرانی فی الکبیر، بیہقی)

- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ لوگ قیامت کے دن ننگے جسم اور ننگے پاؤں اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہم ایک دوسرے کی شرم گاہیں دیکھیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت لوگوں کو مشغولی ہوگی۔ میں نے عرض کی: وہ کونسی مشغولی؟ فرمایا: اس دن ہر ایک کے نامہ اعمال کھلیں گے جن میں ہر ذرہ جو اور برائی کے برابر ظاہر ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن ننگے جسم ننگے پاؤں اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے آپ کی زوجہ مکرمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کیا ہمارے بعض ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: اے فلاں! اس دن ان میں سے ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی کہ وہی اسے کافی ہوگا۔

(نسائی، ترمذی، حاکم)

- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم قیامت میں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے۔ (بزار)

- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگ قیامت میں پیدل، ننگے پاؤں اور غیر مختون ہوں گے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ کیا مرد عورتوں کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: کہ اس دن ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی کہ وہی اسے کافی ہوگا۔ (طبرانی)

- حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت میں ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہوں گے۔ ایک خاتون نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہمارے بعض ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: اس دن آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ (یعنی ہوش ہی نہیں ہوگا) اس وقت آپ ﷺ نے اپنی مبارک آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں۔ (طبرانی)

حل لغات (غیر مختونین)

ان کا وہ چمڑہ جو ختنہ کے وقت کاٹا گیا تھا واپس لوٹائے جائیں گے یونہی انسان کا ہر جزو جو دنیا میں جسم سے علیحدہ کیا گیا واپس لوٹایا جائے گا۔ جیسے بال، ناخن، تاکہ اجر و ثواب کا ذائقہ چکھیں یا عذاب کا درد پائیں۔

ازالہ وہم

امام قرطبی نے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ موتی (مردے) اپنی قبور میں ان کفنوں کے ساتھ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں جن میں انہیں کفنایا گیا۔ یہ مذکورہ بالا احادیث کے منافی نہیں اس لئے کہ کفنوں کے ساتھ ملاقات کا مسئلہ عالم برزخ کا ہے لیکن جب قبروں سے اٹھیں گے تو شہید کے سوا تمام لوگ ننگے جسم اٹھائے جائیں گے۔ اس کی تحقیق آگے آئے گی۔

باب (۱۷)

مردے اپنے کفنوں میں اٹھائے جائیں گے

1. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو جب موت کا وقت آپہنچا تو اپنے نئے کپڑے منگوا کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میت ان کپڑوں میں اٹھے گا جن میں اسے موت آگئی ہے۔ (ابوداؤد، حاکم، ابن حبان، بیہقی)
2. حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی والدہ کو دفنانے کا وقت ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسے نئے کپڑوں میں کفنایا جائے اور فرمایا اپنے موتی کے کفن اچھے لو اس لئے کہ وہ ان ہی میں اٹھائے جائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا)
3. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے مردوں کے اچھے کفن لو اس لئے کہ وہ قیامت میں ان ہی میں اٹھائے جائیں گے۔ (سعید بن منصور)

ازالہ وہم

امام قرطبی نے فرمایا کہ یہ احادیث ان احادیث کی معارض ہیں جن میں مروی ہے کہ ننگے ہو کر قیامت میں اٹھنا ہوگا۔اس کے جواب میں خود فرمایا کہ یہ احادیث اپنے ظاہری معنی پر ہیں لیکن ان سے شہید مراد ہیں کہ وہ ان کپڑوں میں دفنائے جائیں جن میں وہ شہید ہوئے اور ان پر خون ہوگا لیکن حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شہید کے بارے میں سن کر اسے عموم پر محمول کر دیا۔

جواب نمبر۲

امام بیہقی نے فرمایا کہ ان دونوں معارض احادیث کی تطبیق یوں ہوگی کہ قیامت میں بعض لوگ ننگے اٹھیں گے اور بعض کپڑوں کے ساتھ یا یہ کہ اپنی قبور سے تو ان کپڑوں کے ساتھ اٹھیں گے جن میں مدفون ہوئے پھر ان سے ابتدائے حشر میں وہ کپڑے اڑ جائیں گے تو ننگے بدن محشر میں آئیں گے۔

جواب نمبر۳

بعض نے کہا کہ انسان اپنے صالح عمل کی برکت سے کپڑوں کے ساتھ اٹھے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ۔ (پ۸، الاعراف، آیت ۲۶)

''اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا ہے۔''

باب (۱۸)

قیامت میں متقی سوار ہو کر اور گناہ گار مومن پیدل اور کافر کو کھینچ کر لایا جائے گا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ (پ۱۶، مریم، آیت ۸۶)

''جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔''

اور فرمایا:

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۹۷)

''اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے۔''

اور فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۔ (پ۱۹، الفرقان، آیت ۳۴)

''وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل۔''

◆ ۱ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہی آیت پڑھ کر فرمایا: بخدا موذن نہ تو پیدل چلیں گے اور نہ ہی ہانکے جائیں گے بلکہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے وہ ایسی اونٹنیاں جنہیں مخلوق نے ایسی کہیں نہ دیکھی ہوں گی۔ ان کی زینیں طلائی سے مرصع اور لگام زبرجد کی ہوں گی وہ ان پر سوار ہو کر جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

(حاکم، بیہقی، ابن ابی الدنیا)

◆ ۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا'' کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ سوار ہو کر آئیں گے اور ''وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا'' کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ پیاسے حاضر ہوں گے۔ (ابن ابی حاتم، ابن جریر)

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومنین، متقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار ہو کر اٹھائے جائیں گے اور ان کی سواریوں پر مرصع زینیں اور پالان ہوں گے۔ (خزائن العرفان) ☆☆

◆ ۳ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ''يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا'' کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔ (ابن جریر)

◆ ۴ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت میں لوگ تین طریقوں پر اٹھائے جائیں گے اس وقت یہ حال ہوگا کہ بعض تو رغبت

کرنے والے ہوں گے اور بعض ڈرنے والے بعض ایک اونٹ پر دو سوار ہوں گے بعض ایک اونٹ پر تین بعض پر چار بعض پر دس سوار ہوں گے۔ ان کے بقایا دوزخ میں جائیں گے راہ طے کرتے ہوئے جہاں اونٹ سوار قیلولہ کریں گے وہ اہل جہنم میں ان کے ساتھ قیلولہ کریں گے۔ یہ جہاں شب باشی کریں گے وہ بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ "راغبین" اور "راھبین" یہ پہلا طریقہ ہے اور یہ عوام اہل ایمان ہوں گے اور ان کے علاوہ دو طریقے بہت بڑے بزرگوں کے ہوں گے اور ایک اونٹ پر صرف ایک سوار کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا کہ یہ اونچے مرتبے والے ہوں گے جیسے انبیاء کرام۔

فائدہ: امام بیہقی نے فرمایا کہ "راغبین" ابرار کی طرف اشارہ ہے اور "راھبین" ان مخلصین کی طرف اشارہ ہے کہ خوف و رجاء کے درمیان ہوں گی اور وہ جو دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے وہ اہل نار ہوں گے۔

فائدہ: فاضل حلیمی نے بھی یہی فرمایا اس پر یہ اضافہ کیا کہ ابرار وہی متقین ہیں جنہیں جنت میں بہترین مراتب نصیب ہوں گے۔

ہاں جو ایک اونٹ پر دو دو یا تین وغیرہ کا ذکر ہے وہ مومن ہوں گے جن کے اعمال مخلوط ہوں گے۔ یعنی نیکیاں بھی برائیاں بھی لیکن ہوں گے وہ جنتی اور اونٹ بھی ان کے لئے زندہ کیا جائے گا اور وہ اس پر سوار ہو کر محشر میں آئیں۔

دوسرا قول اشبہ ہے اس لئے کہ وہ خوف و رجاء کے درمیان تھے تو یہ نصیب نہ ہوگا کہ موقف حساب میں جنت کے اعلیٰ مراتب پر ہوں اور فرمایا کہ شبہ بھی ہے کہ یہ تخصیص ان لوگوں کے لئے ہے جن کے حساب کے وقت انہیں بخش دیا جائے اور انہیں عذاب نہ ہو ہاں جن پر عذاب مقدر ہے وہ پیدل حاضر ہوں گے اور فرمایا کہ یہ بھی احتمال ہے کہ وہ کبھی پیدل ہوں گے اور کبھی سوار ہوں گے پر جب محشر کے قریب ہوں گے تو وہ پیدل چلیں گے ہاں کفار منہ کے بل چلیں گے۔

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں لوگ

تین طریقوں پر حاضر ہوں گے۔(۱) سوار (۲) پیدل (۳) اوندھے منہ۔ کسی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا اوندھے منہ چلیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ ذات جو دنیا میں پیدل چلنے کی قدرت دیتی ہے وہی اوندھے منہ بھی چلا سکتی ہے۔

(ترمذی، احمد، ابن جریر)

◆ ۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کفار کیسے اوندھے چلیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ذات جو دنیا میں دونوں پاؤں پر چلاتی ہے وہ قادر نہیں کہ قیامت میں اوندھے چلائے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، احمد)

◆ ۷ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تم قیامت میں پیدل اور سوار ہو کر چہروں کے بل کھینچ کر اٹھائے جاؤ گے۔

(نسائی، حاکم، احمد، ترمذی)

◆ ۸ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگ قیامت میں تین گروہ ہو کر جمع ہوں گے۔(۱) طمع کرنے والے ننگے لیکن سوار (۲) پیدل اور دوڑ کر (۳) انہیں فرشتے منہ کے بل ڈال کر کھینچ کر لائیں گے۔ (نسائی، حاکم، بیہقی)

◆ ۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء قیامت میں سواریوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر سوار ہوں گے اور میں براق پر سوار ہو کر آؤں گا اور حسن و حسین جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے اور بلال بھی بہشت کی اونٹنی پر ہو گا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اس پر اذان سنائے گا اور شہادت کی حق کے ساتھ ندا دے گا۔ یہاں تک کہ جب کہے گا: **اشھد أن محمدرسول اللہ** تو پہلے اور پچھلے تمام اہل ایمان گواہی دیں گے جس کی مقبول گواہی ہوگی اسے قبول کیا جائے گا اور جس کی مردود گواہی ہوگی اس کی گواہی رو کی جائے گی۔ (طبرانی فی الکبیر، حاکم)

◆ ۱۰ عمرو بن قیس ملائی وابو مرزوق سے ہے کہ مومن جب قبر سے اٹھے گا تو اس کا عمل اچھی صورت اور خوشبو کے ساتھ استقبال کرے گا۔ وہ کہے گا کیا تو مجھے پہچانتا ہے کہے گا نہیں! لیکن محسوس ہو رہا ہے تیری خوشبو خوب اور صورت بھی اچھی ہے وہ

جواب دے گا تو دنیا میں یونہی تھا میں تیرا نیک عمل ہوں میں نے تجھے دنیا میں سواری بنائے رکھا آج میرے اوپر سوار ہو جا اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی گئی:
"يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا" اور کافر کو اس کا عمل نہایت قبیح اور بدبودار ہو کر ملے گا اور کہے گا تو دنیا میں ایسے تھا میں تیرا برا عمل ہوں تو نے دنیا میں مجھے اٹھائے رکھا آج میں تجھے سوار کر کے اٹھاؤں گا۔

پھر یہ آیت تلاوت کی گئی:

وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ ۔ (پ ۷، الانعام، آیت ۳۱)

"اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں۔"

انتباہ: فاضل حلیمی اور امام غزالی نے فرمایا کہ جو سوار ہوں گے وہ اپنی قبور سے ہی پیدل ہو کر محشر تک آئیں گے اس کے بعد انہیں سوار کیا جائے گا یہ ان احادیث کی تطبیق میں فرمایا کہ مردے قبور سے پیدل اور ننگے ہو کر آئیں گے۔ پہلی توجیہ اولی ہے یہ امام بیہقی نے فرمایا۔

باب (۱۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ (پ ۲۶، ق، آیت ۲۱)

"اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ۔"

۱. حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ ہانکنے والا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر ایک کو ہانک کر لے جائے گا اور اس کے ساتھ اس نے جو عمل کئے ہوں گے اس پر گواہی دینے والا ہوگا۔ (سعید بن منصور، ابن جریر، ابن ابی حاتم)

۲. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سائق (ہانکنے والا) فرشتہ اور شہید (گواہی دینے والا) اس کا عمل ہوگا۔ (ابن ابی حاتم، بیہقی)

۳. علامہ سیوطی نے فرمایا کہ ہم نے کتاب البرزخ ☆ (شرح الصدور) باب فتنة القبر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ قیامت قائم ہوگی

تو نیکیوں اور برائیوں کا فرشتہ انسان کے ہاں آ کر اس کے گلے میں ایک کتاب (عمل نامہ) لٹکائے گا پھر اس کے پاس دو فرشتے اور آئیں گے ایک سائق (ہانکنے والا) دوسرا شہید (گواہی دینے والا)۔ (ابن ابی الدنیا، ابن ابی حاتم)

☆☆اس کا ترجمہ بنام "لمعة النور فی ترجمه شرح الصدور" فقیر اویسی نے کیا ہے اور شبیر برادرز لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ سبزواری پبلشرز نے بھی اس کتاب کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ (اویسی غفرلہ)☆☆

◆ حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے سورہ حم السجدہ پڑھی یہاں تک کہ آیت

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا۔ (پ۲۴، حم السجدہ، آیت ۳۰)

"بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔"

تک پہنچے تو فرمایا کہ مومن جب قبر سے اٹھے گا تو اسے وہ دو فرشتے ملیں گے جو اس کے ساتھ دنیا میں رہے (یعنی کراما کاتبین) تو اسے کہیں گے نہ ڈر اور نہ خائف ہو بلکہ اس جنت کی خوشخبری سے خوش ہو جس کا تجھے وعدہ دیا گیا تھا اس وقت اسے اللہ تعالیٰ خوف سے مامون فرمائے گا اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا۔ (ابونعیم)

☆☆خزائن العرفان میں ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ استقامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمل میں اخلاص کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بندہ اس امر کو بجالائے اور معاصی (گناہوں) سے بچے۔

فائدہ: موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے۔ ایک وقت موت، دوسرے قبر میں، تیسرے قبروں سے اٹھنے کے وقت۔ (اویسی غفرلہ)☆☆

- حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! جو میت کے جنازہ میں جاتا ہے اس کا کتنا اجر و ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میں اس کے مرنے کے بعد قبر سے اٹھنے کے وقت جھنڈے دے کر فرشتے بھیجوں گا جو اسے قبر سے محشر میں شان و شوکت سے لائیں گے۔ (سعید بن منصور)
- داؤد بن ہلال نصیبی نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں لکھا ہوا تھا کہ اے دنیا! تو ابرار (نیکوکاروں) کے قلوب میں کیسی ذلیل ہے باوجود اس کے تو نے ان کے سامنے ہار سنگھار کر کے پیش ہوئی۔ میں نے ان کے قلوب پر تیرا نام القا کر کے ان کو تجھ سے دور رہنے کا الہام فرمایا۔ میں نے تجھ سے ذلیل تر کوئی شے نہیں بنائی۔ تیرا ہر معاملہ ذلیل ہے اس کا انجام فنا ہے۔ جب سے میں نے تجھے بنایا میں نے فیصلہ لکھ دیا تھا کہ نہ تو نے کسی کے پاس ہمیشہ رہنا ہے اور نہ ہی کوئی اور تیرے لئے ہمیشہ رہے گا۔ اگرچہ کوئی تری وجہ سے بخل کرے یا کنجوسی۔ مبارک ہو ان ابرار کو جنہوں نے میری رضا سے مجھے خبر دی اور اپنے ضمیر سے مجھے صدق واستقامت کی خبر دی انہیں میری طرف سے خوشی ہو کہ وہ جو میں نے ان کے لئے جزاء تیار کر رکھی ہے جب وہ قبور سے نکل کر میری طرف آئیں گے ان کا نور ان کے آگے دوڑتا ہوگا اور انہیں فرشتے گھیرے میں لئے ہوں گے۔ یہاں تک کہ اسے ان کے ساتھ وہاں پہنچا دوں گا جس کی وہ میری رحمت سے امید رکھتے تھے۔

باب (۲۰)

ہر گروہ کا امام ان کے آگے ہوگا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۷۱)

"جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔"

☆☆ جس کی وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے وہ

امام زماں مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت دی یا باطل کی۔

حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوں گی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین۔ (خزائن العرفان، اویسی غفرلہ) ☆☆

فائدہ: بعض اسلاف نے فرمایا کہ یہاں اصحاب حدیث کے لئے بہت بڑی شرافت کی نوید ہے کہ ان کے امام حضور نبی پاک ﷺ ہوں گے۔

1. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کے ہاں غرباء ہیں۔ عرض کی گئی غرباء کون ہیں؟ فرمایا جو دین کی وجہ سے بھاگنے والے ہوں گے جب کہ وہ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جمع ہوں گے۔ (احمد فی الزہد، ابونعیم)

☆☆ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کے امتی بن کر قرب قیامت زمین پر نزول فرمائیں گے۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

2. حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قیامت میں علمائے کرام کے آگے ایک درجہ ہو کر آئیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر، ابن سعد فی الطبقات)

3. حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قیامت میں علماء کرام سے تھوڑا آگے ہو کر ہوں گے۔ (ابن سعد)

4. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں مسائل حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

(ابونعیم، ابن سعد)

فائدہ: علامہ سیوطی نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اس حدیث کا مقتضیٰ یہ ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ علمائے کرام کے آگے ہوں گے اور وہ ان کے پیچھے اور یہاں علماء سے مراد وہی ہیں جو حلال و حرام کے مسائل جاننے والے ہیں اور وہی حاملین عرش ہیں۔

5. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب علمائے کرام قیامت میں حاضر

ہوں گے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک پتھر پھینکنے کی مقدار ان سے آگے ہوں گے۔ (ابن سعد)

◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھ کر اس پر عمل کیا اور جماعت (اہل سنت) میں مرا اسے اللہ تعالیٰ قیامت میں لکھنے والوں، کرم والوں اور نکوئی والوں (ملائکہ) کے ساتھ اٹھائے گا اور جو قرآن پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھاتا ہے یعنی اس پر عمل کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ دوگنا اجر عطا فرمائے گا اور جو اس پر حریص ہے لیکن اس کی استطاعت نہیں رکھتا یعنی پڑھ نہیں سکتا لیکن اسے چھوڑتا بھی نہیں۔ اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے برگزیدہ اہل لوگوں میں سے اٹھائے گا اور وہ لوگوں میں ایسے فضیلت رکھتے ہیں جیسے تمام پرندوں میں گدھ، چیل۔

پھر پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں میری کتاب کی تلاوت سے انہیں انعام کی رعایت غافل نہیں کرتی تھی۔ لیکن وہ اسے قیام میں پڑھتے رہتے تھے۔ ایسے لوگوں کے سر پر تاج کرامت رکھا جائے گا۔ فرشتہ اس کے دائیں جانب اور جنت اس کی بائیں جانب ہوگی۔ پھر اس کے ماں باپ کو پوشاک پہنائی جائے گی۔ اگر وہ مسلمان ہوں گے وہ پوشاک سبز رنگ کی ہوگی جو دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگی۔ وہ عرض کریں گے: یہ شرافت کیوں نصیب ہوئی حالانکہ ایسے ہمارے اعمال تو نہ تھے جواب ملے گا تمہارا بیٹا قرآن پڑھتا تھا یہ اس کی وجہ سے ہے۔ (بیہقی، طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال کیسا بہترین انسان ہے وہ قیامت میں تمام مؤذنوں کا سردار ہوگا اور قیامت میں مؤذن گردن بلند کر کے آئیں گے۔ (حاکم، ابن ابی شیبہ، ابونعیم، طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امرؤالقیس شعراء کا جھنڈا لے کر جہنم میں جائے گا۔ (احمد، کنز العمال، ابن عساکر، ابن حبان)

◆ ابن عساکر کی تاریخ میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ شعراء (جھوٹ و نامشروع اشعار کہنے والے) کا قائد بن کر دوزخ میں جائے گا کیونکہ اشعار کے قوافی کو سب سے پہلے

اسی نے مضبوط کیا۔

باب (۲۱)

قیامت میں لوگ مختلف صورتوں میں اٹھائے جائیں گے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ (پ۱۶،طٰہٰ،آیت۱۲۵)

"اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا: اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا (بینا) تھا۔"

اور فرمایا:

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

(پ۱۵،بنی اسرائیل،آیت۷۲)

"اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے اور بھی زیادہ گمراہ۔"

☆☆ نجات کی راہ سے معنی یہ ہے کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا کیوں کہ دنیا میں توبہ مقبول ہے اور آخرت میں توبہ مقبول نہیں۔

شانِ نزول

ثقیف کا ایک وفد حضور سید عالم ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا اگر آپ تین باتیں منظور کرلیں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں (رکوع، سجدہ نہ کریں گے) دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے۔ تیسرے یہ کہ "لات" کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کرلیں۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع اور سجدہ نہ ہو اور بتوں کے توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات وعزیٰ سے فائدہ اٹھانے کی

اجازت میں ہرگز نہ دوں گا۔ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا تا کہ ہم فخر کر سکیں۔ اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ایسا ہی تھا۔ اس پر (مذکورہ) آیت نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان، اویسی غفرلہ)

اور فرمایا:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبٰوا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ (پ ۳، البقرہ، آیت ۲۷۵)

"وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔"

☆☆ معنی یہ ہے کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خود کا ایسا ہی حال ہوگا کہ سود سے اس کا پیٹ بھاری اور بوجھل ہو جائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گر پڑے گا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اس سود خور کی ہے جو سود کو حلال جانے۔ (خزائن العرفان، اویسی غفرلہ) ☆☆

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ ایسے لوگ قیامت میں یوں ہی پہچانے جائیں گے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھیں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے جسے آسیب نے چھوا اور گلا گھونٹا ہوا۔ (طبرانی، ابویعلی)
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ سود خود قیامت میں مخبوط آسیب زدہ اٹھے گا۔ (ابن جریر، ابن ابی حاتم)
- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں ہر نیک اور فاجر کو اٹھنے کا حکم ہوگا سوائے خود خور کے کہ وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔ (عبدالرزاق، بیہقی)
- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان گناہوں سے بچو جو نہ بخشے جائیں، جو کسی شے میں خیانت کرے گا وہ اس کے

ساتھ قیامت میں لایا جائے گا اور سود خور قیامت میں مخبوط اٹھایا جائے گا جب کہ وہ آسیب زدہ ہوگا پھر آپ نے مذکورہ آیت پڑھی۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت میں چند لوگ اٹھائے جائیں گے جن کے چہروں میں آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ط

(پ ۴، النساء، آیت ۱۰)

''وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں۔'' (ابن ابی شیبہ، ابن حبان، طبرانی، ابن ابی حاتم)

☆☆ یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف میں ہے روزِ قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے ان کے منہ اور ان کے کانوں سے دھواں نکلتا ہوگا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے۔ (خزائن العرفان، اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ ۶ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید پڑھ کر بھلا دیا وہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کو نہیں ملے گا مگر اس حالت میں کہ وہ کوڑھی ہوگا۔ (ابوداؤد، احمد، داری)

فائدہ: ابن قتیبہ نے فرمایا کہ اس سے حقیقی کوڑھی مراد ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خیر و بھلائی سے بالکل خالی ہوگا۔ بعض نے کہا کہ ہاتھ کٹا مراد ہے بعض نے کہا کہ اس پر کوئی حجت نہ ہوگی۔

◆ ۷ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ سے ملے گا حالانکہ وہ بیعت توڑنے والا ہوگا تو وہ کوڑھی ہو کر اٹھے گا۔ (ابن عساکر)

◆ ۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ قیامت میں متکبر ذرہ بے مقدار کی صورت میں اٹھیں گے۔ (بزار)

۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں بعض لوگ ذرۂ بے مقدار کی صورت میں اٹھیں گے جنہیں لوگ اپنے پاؤں میں روندیں گے۔ عرض کی گئی جن کی صورت ذرۂ بے مقدار ہوگی ان کا کیا حال ہوگا؟ کہا جائے گا وہ جو دنیا میں تکبر کرنے والے تھے۔ (بزار)

۱۰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ متکبر ذرۂ بے مقدار کی صورت میں اٹھائے جائیں گے لیکن ہوں گے مردوں کی صورتوں میں جنہیں ذلت کی وجہ سے لوگ ہر طرف سے روندیں گے پھر انہیں جہنم کے جیل خانے میں ہانک کر لے جایا جائے گا۔ اس جیل خانہ کا نام ہے بولس۔ تمام آگوں کی آگ ان کے اوپر ہوگی دوزخیوں کی پیپ انہیں پلائی جائے گی گندگی سے بھری ہوئی مٹی کا نام بولس ہے۔ (ترمذی، احمد، بیہقی)

۱۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جابر، سرکش اور متکبر لوگ ذرہ بے مقدار کی صورت میں لائے جائیں گے جنہیں ذلت وخواری سے روندا جائے گا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں لایا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو وہ اس طرح روندے جائیں گے۔ بالآخر انہیں سخت گندی آگ میں پھینکا جائے گا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نار الانیار (سخت گندی آگ) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخیوں کی پیپ ہے۔ (احمد فی الزہد)

۱۲ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متکبرین کو ذرہ بے مقدار کی صورت میں اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی ذلت ہوگی انہیں جن وانسان اور جانور اپنے پاؤں سے روندیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے۔ (ابن عدی)

۱۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے گداگری کے طور پر سوال کیا حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے کہ اسے کفایت کرے تو وہ قیامت میں آئے گا جبکہ اس کے چہرے میں خراش ہوگی۔

(ابوداؤد، نسائی، ترمذی، احمد، حاکم)

۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس کے چہرے میں خموش (خراش)

ہوگی۔ (طبرانی فی الاوسط)

⑮ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انسان سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت میں آئے گا تو اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا یعنی بے آبرو ہوگا۔ (بخاری، مسلم، احمد، نسائی)

⑯ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو لوگوں سے سوال کرے حالانکہ نہ اسے فاقہ پہنچا ہو نہ اتنا عیال ہے جن کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر، بیہقی)

⑰ زاذان فرماتے ہیں جس نے قرآن اس لئے پڑھا کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں سے کھائے گا تو وہ قیامت میں اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر ہڈیاں ہوں گی جن پر گوشت نہ ہوگا۔ (ابن ابی حاتم، ابونعیم)

⑱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کو قتل کرنے کی امداد میں تھوڑی سی بات سے بھی حصہ لے گا اس کی آنکھوں کے درمیان میں لکھ دیا جائے گا کہ یہ رحمتِ الٰہی سے مایوس آدمی ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

⑲ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قبلہ کی جانب تھوکا تو وہ قیامت میں آئے گا تو تھوک اس کی دو آنکھوں کے درمیان ہوگی۔

(ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان)

⑳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قبلہ کی جانب تھوکتا رہتا ہے وہ قیامت میں اس حال میں اٹھے گا کہ تھوک اس کے چہرے میں ہوگی۔

(ابن خزیمہ، ابن حبان)

㉑ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قبلہ کی جانب تھوکا لیکن اسے مٹی وغیرہ سے نہیں چھپایا تو قیامت میں وہ تھوک سخت گرم ہوکر گرے گی یہاں تک کہ اس کی دو آنکھوں کے درمیان پڑے گی۔ (طبرانی فی الکبیر)

㉒ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ دنیا میں جو ذو الوجہین ہوکر رہتا ہے (کہ ادھر کی بات ادھر، ادھر کی بات ادھر)

قیامت میں آئے گا تو اس کے آگ کے دو چہرے ہوں گے۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دو زبانوں والا (یعنی اپنی زبان پر قائم نہیں رہتا) ہے قیامت میں اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ (طبرانی فی الاوسط، ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی دو عورتیں منکوحہ ہیں اور وہ ان کے درمیان عدل وانصاف نہیں کرتا تو وہ قیامت میں اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے کا ایک حصہ پھرا ہوا ہوگا۔ ایک روایت میں ایک حصہ گرا ہوا ہوگا۔ (ابن حبان، حاکم)

◆ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ (پ۳۰، النباء، آیت ۱۸)

''جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں۔''

میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجوں کی فوجیں چلے آنے کا مطلب کیا ہے؟

فرمایا کہ قیامت میں میری امت کے دس گروہ ہوکر اٹھیں گے۔

① بندر، یہ قدریہ فرقہ ہوگا۔ ② خنزیر، یہ مرجیہ فرقہ ہوگا۔

③ کتوں کی شکل میں یہ حروریہ (خوارج) ہوں گے۔

④ گدھوں کی شکل، یہ شیعہ رافضی ہوں گے۔

⑤ ذرۂ بے مقدار میں، یہ متکبر ہوں گے۔

⑥ جانوروں کی شکل میں، یہ سود خور ہوں گے۔

⑦ درندوں کی شکل میں یہ زندیق لوگ ہوں گے۔

⑧ منہ کے بل گرے ہوئے یہ فوٹو گرافر ہوں گے اور منہ پر عیب بیان کرنے والے اور پس پشت عیب بیان کرنے والے اور جھگڑا ڈالنے کی سعی کرنے والے۔

⑨ سوار ہوکر آئیں گے یہ مقرب لوگ ہوں گے۔

⑩ پیدل آئیں گے یہ اہل یمین (جنتی) ہوں گے۔

(ابن عساکر نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے اور اس کی اسناد مجاہیل ہیں)

٢٦ اس روایت میں خطیب کے الفاظ یہ ہیں کہ امت کے دس گروہ ہوں گے۔

① بندر، وہ چغل خور ہوں گے۔

② خنزیر، وہ رشوت خور حرام خور اہل السحت ہوں گے۔

③ الٹے، یعنی ان کے پاؤں اوپر اور چہرے نیچے انہیں قیامت میں گھسیٹ کر لایا جائے گا وہ سود خور ہوں گے۔

④ اندھے حیران پھرتے ہوں گے یہ وہ جو اپنے فیصلوں میں ناانصافی کرتے ہوں گے۔

⑤ گونگے بہرے کچھ نہیں سمجھیں گے یہ وہ ہیں جو اپنے اعمال (صالحہ) پر فخر و تکبر کریں گے۔

⑥ ان کی زبانیں سینے پر لٹکی ہوں گی اور ان کے منہ سے پیپ نکلے گی جس سے لوگ نفرت کریں گے۔ یہ علماء بے عمل اور وہ واعظین ہیں جن کے اعمال اقوال کے خلاف ہوں گے۔

⑦ ان کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے ہمسایوں کو اذیت پہنچاتے ہوں گے۔

⑧ بعض وہ ہوں گے جنہیں آگ کی سولیوں پر لٹکایا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو لوگوں کو ناحق گرفتار کروا کر حکام کے پاس لے جائیں گے۔

⑨ ان کی بد بو مردار سے زیادہ بدبودار ہوگی یہ وہ لوگ ہیں جو شہوات کے پیچھے لگے رہتے ہیں اور اموال میں سے اللہ تعالیٰ کے حقوق روکتے ہیں۔

⑩ گندے تیل کی چادریں پہنائے جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں تکبر اور فخر اور خود کو اونچا سمجھتے ہوں گے۔

٢٧ حضرت علاء بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منہ پر عیب لگانے والے اور پس پشت گلہ کرنے والے اور چغل خور اور ناحق لوگوں کو حرام خوری کے لئے گرفتار کرانے والے یہ قیامت میں کتوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔ (طبرانی، ابن ابی حاتم، بیہقی)

٢٨ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منہ پر عیب بیان

کرنے والا اور پس پشت عیب بیان کرنے والا اور لوگوں کو گرفتار کروانے والا ایسا ہوگا کہ قیامت میں اس کی علامت یہ ہوگی دونوں جبڑوں کی جانب سے اس کی ناک داغی جائے گی۔ (طبرانی وابن حبان)

باب (۲۲)

لوگ قیامت میں اٹھائے جائیں گے جبکہ وہ مال جو ناحق مارا ہوا سے سروں پر اٹھا کر لائیں گے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ (پ ۴، آل عمران، آیت ۱۶۱)

"اور جو چھپا رکھے وہ قیامت میں اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا۔"

1. حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ظلم کے طور پر ایک بالشت زمین چھین لیتا ہے تو قیامت میں زمین کے سات طبقات اس کے گلے میں ڈالے جائیں گے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، احمد)

2. حضرت یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو ظلم کر کے کسی کی ایک بالشت زمین چھین لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں حکم فرمائے گا کہ وہ زمین کھودے یہاں تک کہ ساتویں نیچے کے آخر تک پہنچے تو لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ (طبرانی فی الکبیر، احمد، ابن حبان)

3. امام احمد کی روایت میں ہے کہ جو کسی کی ناحق زمین چھین لیتا ہے تو اسے قیامت میں حکم ہوگا کہ وہ اس کی مٹی سر پر اٹھا کر میدان حشر میں لے جائے۔ (طبرانی فی الکبیر)

4. طبرانی کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے ظلم کر کے ایک بالشت کسی کی زمین چھین لی تو اسے قیامت میں حکم ہوگا کہ وہ زمین کھودے یہاں تک کہ پانی تک پہنچے پھر وہ مٹی سر پر اٹھا کر میدان حشر میں لائے۔ (طبرانی فی الکبیر)

5. حضرت حکم بن الحارث سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

نے مسلمانوں کے راستہ سے ایک بالشت بھی لے لیا تو وہ اس ٹکڑے کو ساتوں زمینوں تک اٹھائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ظلم کے طور پر کسی کی زمین لے لیتا ہے ساتوں زمینوں کا وہ ٹکڑا اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ وہ اسی طوق میں میدان حشر میں آئے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت زمین کا ایک ہاتھ ہے تم زمین یا گھر میں دو ہمسایوں کو دیکھتے ہو کہ ان کا ایک دوسرے کے حق سے ایک ہاتھ کی مقدار پر قبضہ کر لیتا ہے جب وہ اس سے اس کا حصہ کاٹ لیتا ہے تو وہی ٹکڑا ساتوں زمینوں میں سے اس کے گلے کا ہار بنایا جائے گا۔ (احمد، طبرانی)

- حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک مرد کو صدقہ کا عامل بنایا اسے ابن اللتبیہ کہا جاتا ہے۔ جب وہ واپس آیا تو کہا یہ تمہارا ہے اور یہ میرے لئے ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ممبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا:

اَمّا بعد! بے شک میں تمہارے ایک کو اس پر عامل بناتا ہوں جس کا مجھے اللہ تعالیٰ نے متولی بنایا ہے جب وہ واپس آتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ تمہارا ہے اور یہ میرا ہدیہ ہے تو پھر وہ اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہے کہ اس کے پاس ہدیہ آتا۔ اگر وہ اپنے قول میں سچا ہے بخدا تمہارے میں کوئی بھی شے ناحق لیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ شے سر پر اٹھا کر لائے گا۔ میں تمہارے میں کسی کو نہیں جانتا کہ وہ سر پر اونٹ اٹھائے جو وہ آواز کرے گا یا بیل اٹھائے جو آواز دے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، دارمی، احمد)

- حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جسے ہم عامل بنائیں اور وہ ہمارے سے سوئی یا اس سے کوئی بڑی شے چھپائے تو وہ خیانت ہوگی وہ قیامت میں اسے سر پر اٹھا کر لائے گا۔ (مسلم، ابوداؤد، احمد)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر کھوٹ اور اس کے معاملات کی برائی بیان فرمائی پھر فرمایا: خبردار! میں تمہیں اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ آئے اور اس کی گردن پر اونٹ (خیانت سے حاصل کردہ) ہو اور وہ آواز کرتا ہو۔ پھر کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد فرمایئے: تو میں کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے بارے میں (ذاتی طور) کسی شے کا مالک نہیں میں تمہیں احکام الٰہیہ پہنچا چکا میں تمہارے کسی ایک کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت میں آئے اور گھوڑا (دھوکہ سے حاصل کردہ) اس کی گردن پر ہو اور وہ نہ ہنہناتا ہو پھر کہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد فرمایئے میں کہوں: میں تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی شے کا (ذاتی طور) مالک نہیں۔ میں تمہیں احکام پہنچا چکا اور میں تمہارے ایک کو پاؤں کہ وہ قیامت میں آئے اور اس کی گردن پر بکری (دھوکہ سے حاصل کردہ) ہو اور وہ اس کے لئے آواز کرتی ہو اور وہ کہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد فرمایئے۔ میں کہوں کہ میں تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی شے کا مالک نہیں میں تمہیں احکام پہنچا چکا۔

(بخاری، مسلم، نسائی، احمد)

فائدہ: طبرانی میں ایسے ہی سعید بن عبادہ ابومسعود کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ یہ سب کے سب صدقہ کے عاملین کے لئے ہے جنہوں نے صدقہ میں دھوکہ اور خیانت کی ہوگی۔

◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ایک کو قیامت میں اس حال میں پہچانتا ہوں کہ وہ بکری اٹھائے ہوئے ہو جو آواز کرتی ہو یا اونٹ اٹھائے ہوئے ہو جو آواز کرتا ہو یا گھوڑا اٹھائے ہوئے ہو جو آواز کرتا ہو یا چمڑے کا مشکیزہ اٹھائے ہوئے ہو اور وہ کہے ''یامحمد یامحمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) میری مدد کیجئے تو میں کہوں کہ میں تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی شے کا مالک نہیں تمہیں احکام پہنچا چکا۔ (ابویعلی، بزار)

◆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقداد بن الاسود کو گدھا عطیہ فرمایا اس پر حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ معاویہ کون لگتا ہے کہ وہ تجھے کچھ عطیہ

کے طور پر دے۔ گویا میں تجھے قیامت میں دیکھ رہا ہوں کہ تو اس گدھے کو اپنی گردن پر اٹھا کر لا رہا ہے اس کا سر نیچے رہا۔ (طبرانی)

فائدہ: یہ اس کے بارے میں ہے جو حاکم وقت بیت المال سے کسی کو اس کے حق سے زائد کچھ عطا کرے۔

۱۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ جس نے مکان وغیرہ سے اس سے زائد بنایا جو اسے کفایت کرے تو قیامت میں اسے کہا جائے گا اسے سر پر اٹھا کر لے آ۔

(طبرانی فی الکبیر، ابو نعیم)

۱۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبہ دار مکان سے گذرے وہ ایک انصاری کا تھا۔ آپ نے فرمایا: ہر وہ مکان جو اس سے زائد ہو اسی مکان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: تو وہ قیامت میں صاحب مکان کے لئے وبال ہوگا یہ بات صاحب مکان کو پہنچی تو اس نے مکان کا قبہ گرا دیا۔ (کیونکہ وہ زائد از ضرورت تھا) (ابو داؤد، ابن ماجہ، طبرانی فی الاوسط)

فائدہ: طبرانی نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کیا اور منذری نے فرمایا اس کے شواہد ہیں۔

۱۵ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنویں سے گذرے جس سے پانی پیا جاتا تھا آپ نے فرمایا: کہ اس کنویں کا مالک اسے قیامت میں اٹھا کر لائے گا! اگر اس نے اس کا حق ادا نہ کیا تو۔ (طبرانی فی الاوسط)

باب (۲۳)

مجرم کو باندھ کر یا منہ میں لگام دے کر میدان حشر میں لایا جائے گا

۱ حضرت ابو ہریرہ و سعید بن عبادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی حاکم صدقہ پر مامور ایسا نہ ہوگا جو قیامت میں مجرموں کی طرح بندھا ہوا نہ

آئے۔ یہ دھوکہ سے مال حاصل کرنے کی وجہ سے سوائے عدل کے۔

(احمد، دارمی، طبرانی فی الکبیر)

٢ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ کوئی بھی کسی صدقہ کے عمل پر مقرر ہو مگر قیامت میں آئے گا تو اس کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوگا یہاں تک کہ عوام اور اس کے درمیان فیصلہ ہو۔ (طبرانی فی الکبیر)

٣ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو بھی تین افراد پر حاکم بنا وہ قیامت میں آئے گا تو اس کا سیدھا ہاتھ بندھا ہوگا پھر اسے عدل چھڑائے گا یا دھوکہ بندھوائے گا۔ (ابن حبان، طبرانی فی الاوسط)

٤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی صدقہ کی وصولی کرنے والا عامل نہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آئے گا تو اس کا دایاں ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوگا پھر اگر نیک ہوگا تو اسے چھوڑ دیا جائے گا اگر مجرم ہے تو اسی بندھن پر اور باندھا جائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط، بزار)

٥ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حاکم جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے قیامت میں نہیں آئے گا مگر ایک فرشتہ اس کی گدی پکڑے ہوئے جہنم کے سامنے کھڑا کر دے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سر اٹھائے گا اسے حکم ہوگا اسے دوزخ میں پھینک دو وہ اسے دوزخ میں پھینکے گا تو چالیس سال تک وہ دوزخ میں گرتا چلا جائے گا۔ (ابن ماجہ، دار قطنی، بیہقی)

٦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے علم کے بارے میں پوچھا گیا اور اس نے کچھ چھپایا تو قیامت میں دوزخ کی لگام میں لگام دے کر لایا جائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر، حاکم، ابو یعلی)

باب (۲۴)

اسلام واعمال وقرآن وامانت ورحم اورایام اوردنیا قیامت میں اشخاص کی صورتوں میں لائے جائیں گے

❶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں اعمال آئیں گے۔ پھر نماز آئے گی عرض کرے گی: یارب! میں نماز ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھلائی پر ہے۔ پھر صدقہ آئے گا عرض کرے گا: یارب! میں صدقہ ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھلائی پر ہے۔ پھر روزہ آئے گا عرض کرے گا یارب! میں روزہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو بھلائی پر ہے۔ پھر اعمال آئیں گے عرض کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم بھلائی پر ہو۔ پھر اسلام آئے گا عرض کرے گا یارب! تو سلام ہے میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو بھلائی پر ہے تیری وجہ سے پکڑوں گا اور تیری وجہ سے چھوڑ دوں گا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (پ ۳، آل عمران، آیت ۸۵)

"اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔" (احمد، ابویعلی، طبرانی فی الاوسط)

❷ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قرآن مجید پڑھو اس لئے کہ وہ قیامت میں اپنے صاحبان کے لئے سفارشی بن کر آئے گا اور روشنی والی سورتیں پڑھو یعنی البقرہ وآل عمران گویا وہ دو بادل ہوں گی یا بڑے پردے یا دو گروہ پرندوں کے ہوں گے جو صف بستہ ہو کر ان کے پڑھنے والوں کی طرف سے حجت کریں گی۔ (مسلم، احمد، طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: امام احمد کی روایت میں ہے کہ وہ قیامت میں اپنے پڑھنے والوں پر سایہ کریں گی۔

❸ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

کہ قیامت میں قرآن لایا جائے گا اور ساتھ ہی وہ جنہوں نے اس پر عمل کیا اور ان کے آگے سورۂ بقرہ و سورۂ آل عمران ہوگی۔ گویا وہ بڑے دو بادل ہیں یا سیاہ چھتریاں ہیں ان کے درمیان چمک ہوگی یا گویا وہ دو گروہ پرندوں کے ہیں جو صف بستہ ہوں گے صاحبوں کی طرف سے حجت کریں گے۔ (مسلم، ترمذی، احمد)

◆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن اپنے پڑھنے والوں کو اس کی قبر سے اٹھتے ہی ملے گا ایسے مرد کی صورت میں جو اس کا دوست ہو پوچھے گا کیا تو مجھے پہچانتا ہے وہ کہے گا نہیں۔ وہ فرمائے گا: میں وہ ہوں جس نے تجھے سخت گرمیوں میں پیاسا رکھا تھا اور تیری راتوں کو بیدار رکھا تھا۔ جب کہ ہر تاجر اپنی تجارت کے درپے تھا آج میں تیری ہر تجارت کے درپے ہوں۔ پھر اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوگا اور بائیں جانب جنت اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو حلے پہنائے جائیں گے ان کے لئے دنیا قائم نہیں ہوگی۔ وہ پوچھیں گے ہمیں حلے کیوں پہنائیں گئے ہیں؟ جواب ملے گا تمہارے بچے کی وجہ سے جو اس نے قرآن پڑھا تھا۔ (احمد، بیہقی، دارمی)

فائدہ: طبرانی نے اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوائے لفظ شاحب کے یہی روایت نقل کی ہے۔

حل لغات

الشاحب بشین معجمة وحاء مهملة وموحدة۔

وہ جس کا جسم تبدیل ہو یعنی دوست تو اسی کا ہوگا لیکن اس کا جسم دوسرے طریقے سے نظر آئے گا۔

◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید کی کوئی آیت سیکھ کر پڑھی ہوگی قیامت میں وہ اس کے ساتھ ہنستے ہوئے ملے گی۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں

چھوڑے جا رہا ہوں ان کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے۔ کتاب اور اپنی سنت اور وہ تم سے جدا نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ تمہیں حوض کوثر پر لائیں گے۔ (حاکم، مالک فی الموطا)

۷ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا دو ایسی عادتیں ہیں جنہیں لوگوں کے لئے قیامت میں نصب کیا جائے گا۔ امر بالمعروف اپنے اہل کو خوشخبری بہار سنائے گی اور نہی عن المنکر کہے گی ہٹ جاؤ ہٹ جاؤ کوئی بھی ان کی وجہ سے انہیں (عذاب کے لئے) نہیں چمٹ سکے گا۔ (احمد، بزار، طبرانی فی الاوسط)

۸ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایام دنیا کو قیامت میں ان کی ہیئت پر اٹھایا جائے گا اور یوم جمعہ کو چمکتا ہوا نورانی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ اس کے اہل اسے ایسے گھیر لیں گے جیسے دلہن کو اپنے دولہا کے پاس روانہ کیا جائے۔ جمعہ کا دن چمکے گا جمعہ ادا کرنے والے اس کی روشنی میں چلیں گے وہ کافور کے پہاڑوں میں غوطہ لگائیں گے جنہیں ثقلین (جن وانس) دیکھتے رہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے ان کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا سوائے ان مؤذنوں کے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اذان پڑھتے تھے۔

(حاکم، ابن خزیمہ)

۹ ابوعمران جونی نے فرمایا کہ ذات آ کر اعلان کرتی ہے کہ حسب استطاعت مجھ میں نیکی کر لو پھر قیامت تک تمہارے پاس نہیں آؤں گی۔ (ابونعیم)

۱۰ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر وہ دن جو دنیا سے ختم ہوتا ہے وہ کہتا ہے سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے دنیا اور اس کے اہل سے نکالا پھر وہ دن پلٹ جاتا ہے اور اس پر قیامت تک مہر لگ جاتی ہے یہاں تک کہ پھر خود اللہ تعالیٰ ہی مہر کو توڑے گا۔ (ابونعیم)

۱۱ یہی حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دن کہتا ہے کہ اے ابن آدم! میں تیرے ہاں آیا ہوں پھر میں دوسرے دن واپس نہیں آؤں گا اب تو دیکھ لے کہ تو مجھ میں کونسا عمل کرتا ہے یوں ہی ہر رات یہ کہتی ہے۔ (ابونعیم)

⑫ زید بن اسلم نے کہا مجھے پہنچا ہے کہ قیامت میں مومن کے پاس ان کے اعمال حسین صورت میں ہو کر آئیں گے۔ حسین چہرے اور بہترین لباس اور بہترین خوشبو کے ساتھ ہو کر وہ اس کے پہلو میں آ کر بیٹھے گا۔ جب کوئی شے گھبراہٹ ڈالے گی تو وہ اسے امن دے گا جب کوئی شے خوف دلائے گی تو وہ اس پر آسان کرے گا۔ اسے کہے گا: اے ساتھی! اللہ تعالیٰ تجھے بہتر جزا دے تو کون ہے؟ وہ کہے گا تو مجھے نہیں پہچانتا میں تیری قبر اور دنیا میں تیرے ساتھ رہا میں تیرا عمل ہوں تیرا عمل اچھا تھا اسی لئے تو مجھے حسین دیکھ رہا ہے وہ پاکیزہ تھا اسی لئے تو مجھے پاکیزہ دیکھ رہا ہے۔ آ مجھ پر سوار ہو جا جیسے دنیا میں میں تجھ پر سوار رہا۔

اللہ تعالیٰ کے قول کا یہی مطلب ہے:

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ (پ ۲۴ الزمر، آیت ۶۱)

''اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ۔''

یہاں تک کہ وہ عمل اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں لائے گا عرض کرے گا: یارب! ہر صاحب عمل کو جو دنیا میں کیا اسے ملا اور ہر تاجر و صانع کو اس کی تجارت وغیرہ پہنچی لیکن میرے صاحب کا نفس صرف مجھ میں مشغول رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اسے بخشا پھر اسے کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس میں موتی چمکتے ہوں گے جن کی روشنی دو دنوں کی مسافت سے نظر آئے گی۔ پھر عرض کرے گا یارب! اس نے اپنے ماں باپ کو مشغول رکھا، صاحب تجارت و صاحب عمل کو ماں باپ سے ہی تقویت ملتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ کو بھی وہی انعام عطا فرمائے گا جو اسے عطا فرمایا۔ بہر حال کافر کا عمل قبیح ترین شکل اور بدبودار صورت میں ہو کر کافر کے پہلو میں بیٹھ جائے گا۔ جب کوئی شے اسے گھبراہٹ میں ڈالے گی اس کا عمل اس میں اضافہ کرے گا۔ جب کوئی اسے ڈرائے گا کافر کہے گا یہ بہت برا ساتھی ہے تو وہ کہے گا تو مجھے نہیں جانتا۔ وہ کہے گا: نہیں! وہ کہے گا: میں تیرا عمل ہوں دنیا میں وہ قبیح تھا اسی لئے تو آج اسے قبیح دیکھ رہا ہے اور وہ بدبودار تھا آج تو مجھے بدبودار دیکھ رہا ہے۔ پس سر نیچے کر میں تجھ پر سوار ہو جاؤں جیسے تو دنیا میں مجھ پر سوار رہا۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی یہی مراد ہے فرمایا:

لِيَحْمِلُوٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ (پ۱۴، النحل، آیت ۲۵)

''کہ قیامت کے دن اپنے بوجھ پورے اٹھائیں۔'' (ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن المبارک)

۱۳ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: المعروف اور المنکر قیامت میں لوگوں کے لئے نصب کئے جائیں گے۔ معروف (نیکی) اپنے اہل کو چمٹے گا اور اسے چلا کر جنت میں لے جائے گا اور منکر (برائی) اپنے اہل کو چمٹا ہوگا وہ اسے کھینچ کر دوزخ میں لے جائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط، ابن ابی الدنیا)

۱۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اپنے باغ آگ سے لے لو اور کہو:

سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول وَلا قُوَّةَ الا باللّٰہ۔

پس یہ قیامت میں آئیں گے مجنبات اور منجیات اور معقبات ہو کر اور یہی باقیات صالحات ہیں۔ (نسائی، حاکم، بیہقی، طبرانی فی الصغیر)

فائدہ: مجنبات (بفتح النون) وہ جو تمہارے آگے آئیں۔

معقبات (بکسر القاف المشددہ) وہ جو تمہارے پیچھے کر کے آئیں۔

۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا بوڑھی خرانٹ اور نیلی آنکھوں والی ہو کر لائی جائے گی اور اس کی داڑھی ظاہر ہوگی۔ جسم جلا سڑا ہوگا وہ مخلوق کو جھانکے گی۔ ان سے پوچھا جائے گا اسے پہچانتے ہو وہ کہیں گے ہم اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ کہا جائے گا یہی تو دنیا ہے جس پر تم فخر کرتے اور قطع رحمی اور جھگڑتے اور ایک دوسرے سے بغض اور دھوکہ کرتے ہو پھر اسے دوزخ میں پھینکا جائے گا وہ پکارے گی اے میرے پرستارو! اور میرے جتھے کے لوگوں کو ساتھ ملا لیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے پرستاروں اور اس کے جتھے والوں کو اس کے ساتھ ملا دو۔

(ابن ابی الدنیا، بیہقی)

۱۶ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا کو قیامت میں لایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی اسے جدا کر لیا جائے گا باقی کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(ابن المبارک، بیہقی شعب الایمان)

- حضرت عمرو بن عتبہ الصحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں دنیا کو لایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی اسے جدا کر دیا جائے گا اور جو غیر اللہ کے لئے ہوگی اسے نار جہنم میں پھینکا جائے گا۔ (بیہقی)

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو کعبہ کو سنگار کر کے میرے روضہ پر لایا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا السلام **عليك يارسول الله** صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہوں میں کہوں گا: **وعليك السلام يابيت الله** اے بیت اللہ تجھ پر سلام ہوں۔ میں پوچھوں گا کہ میرے بعد تیرے ساتھ میری امت نے کیا کیا؟ کعبہ کہے گا: جو میرے پاس آیا اس کی میں کفایت کروں گا اور اس کا شفیع ہوں گا اور جو میرے پاس نہیں آسکا اس کی آپ کفایت کریں اور اس کے شفیع ہوں۔ (اصبہانی، دیلمی)

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ رکن (حجر اسود) قیامت میں جبل ابوقبیس سے بھی بڑا ہو کر آئے گا اس کی زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔ (حاکم وغیرہ)

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجر اسود یاقوت ہے۔ یواقیت (یاقوت کی جمع) جنت سے اسے مشرکین کی خطاؤں نے سیاہ کر دیا۔ یہ قیامت میں احد پہاڑ جتنا ہو کر آئے گا اور اس کی گواہی دے گا۔ جس نے اہل دنیا میں اس کا استلام کیا اور اسے بوسہ دیا۔ (ابن خزیمہ)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس نے قرآن پڑھ کر اسے بھلا دیا اور اس پر عمل نہ کیا اور نہ ہی اسے دیکھا (تلاوت کی) وہ قیامت میں اس کو پکڑ کر کہے گا یا رب! اس نے مجھے چھوڑ دیا میرا اور اس کا فیصلہ فرما۔ (الطوسی فی عیون الاخبار)

- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں تین عرش کے نیچے ہوں گے۔

1. قرآن بندوں کا احتجاج کرے گا۔
2. امانت

۴۱ رحم یہ ندا دے گی کہ جس نے مجھے ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا جس نے میری قطع کی اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے گا۔ (حکیم ترمذی، ابن زنجویہ فی فضائل الاعمال)

۴۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم قیامت میں فصیح اور تیز زبان سے کہے گا: اے اللہ! فلاں نے صلہ رحمی کی اسے جنت میں داخل فرما۔ (ابن ابی شیبہ، بزار)

۴۳ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ابن آدم کا یوم النحر (دسویں ذوالحجہ) کو کوئی عمل بہتر نہیں سوائے خون بہانے کے یعنی قربانی کہ قیامت میں قربانی اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت حاضر ہوگی اور اس کا خون اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک جگہ پر گرتا ہے زمین پر گرنے سے پہلے، اسی لئے اسے اچھا کیا کرو۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

سوال: اعمال تو اعراض ہیں وہ قیامت میں کیسے آئیں گے اور صورۃ اجسام انہیں کیسے حاصل ہوگی؟

جواب ۱: ایک جماعت نے کہا اللہ تعالیٰ ثواب اعمال کو اشخاص میں پیدا کر کے انہیں میزان میں رکھے گا۔

جواب ۲: اعمال ومعانی سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی صورتیں ہیں اگرچہ ہم ان کا مشاہدہ نہیں کر سکتے۔ ارباب الحقیقۃ نے نص فرمائی ہے کہ انواع کشف میں سے ایک حقائق معانی پر واقفیت حاصل کرنا ہے اور ان کی صورتوں کا ادراک ہے اجسام کی صورتوں میں اور اس پر احادیث شاہد ہیں اور یہ بہ کثرت ہیں ان میں اقوی یہی ہے کہ قیامت میں ایام اٹھائیں گے۔

اور صحیح حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا فرمایا تو وہ کھڑی ہوگئی اور عرض کیا کہ یہ مقام ہے تیرے ہاں پناہ مانگنے کا قطعی رحمی سے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رحم (صلہ رحمی وغیرہ) مخلوق ہے اور قائم اور بولنے والی ہے اور یہ اجسام کے صفات ہیں۔ میں (علامہ سیوطی) نے اس موضوع پر علیحدہ جز ولکھا ہے اسی پر ذبح الموت (جس کا ذکر آئے گا) کا قیاس کیجئے۔

باب (۲۵)

قیامت کے مختلف نام

جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قیامت کے بہت سے اسماء بیان کئے ہیں۔ تقریباً اس کے ایک سو نام ہیں بعض تو وہ ہیں جس کے الفاظ قرآن مجید میں ہیں اور بعض بطریق اشتقاق حاصل کئے گئے ہیں اور قاعدہ ہے کہ کثرت اسماء مسمی کی عظمت پر دلیل ہے۔

فہرست اسماء قیامت مع مختصر تعارف

❶ الساعة (لمحہ): بوجہ اس کے قرب ہونے کے یا ایک ہی لمحہ میں اچانک آئے گی یا اس لئے کہ مردوں کا قبور سے اٹھنا ایک لمحہ سے بھی تیز تر ہوگا یا اس لئے کہ اس دن اعمال کا فیصلہ ایک لمحہ کے برابر ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محاسبۂ خلق کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا کہ وہ ذات سب کو ایک لمحہ میں رزق پہنچا سکتی ہے وہ ایک لمحہ میں ان کا حساب بھی لے سکتی ہے۔

❷ قیامت: اس لئے کہ مخلوق کا اپنی قبور سے قیام ہوگا یا اس لئے رب العالمین کے سامنے قیام ہوگا جتنا وقت وہ چاہے گا اس دن ملائکہ اور روح کا صف بستہ قیام۔

❸ قارعة: قلوب کو اپنی ہولناکیوں سے گھبراہٹ میں ڈالے گی۔

❹ حاقة: اس لئے کہ اس کا وقوع ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں اس میں حق والے امور ہیں۔

❺ واقعة۔ ❻ خافضة۔ ❼ رافعة۔

ان کے وجوہ ظاہر ہیں۔

❽ غاشية: اس لئے اپنی ہولناکیوں سے لوگوں کو ڈھانپ لیں گی۔

❾ آزفة: بمعنی قریبه ازف الشیٔ سے ہے بمعنی دنا وقرب۔ قریب ہوا۔

❿ طامة: ہر شے پر غالب ہونے والی۔

◆ صاخة: ایسی چیخنے والی کہ بہرہ پن پیدا کرے یا اس لئے کہ سنائی دے گی یعنی امور آخرت سنانے والی ہے اور بمعنی داعیہ۔

◆ یوم النفخة ◆ یوم الزلزلة ◆ یوم الراجفة ◆ یوم الناقور ◆ یوم الانشقاق ◆ یوم الانفطار ◆ یوم التکویر ◆ یوم الانکدار ◆ یوم الانتشار ◆ یوم التسییر ◆ یوم التعطیل ◆ یوم التجبیر ◆ یوم التفجیر ◆ یوم الکشط والطی ◆ یوم المد ◆ یوم الدین بمعنی یوم الجزاء والحساب ◆ یوم البعث

◆ یوم الفرق: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝ (پ۲۱، الروم، آیت ۱۴)

"اس دن الگ ہو جائیں گے۔"

◆ یوم الصدع: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ۝ (پ۲۱، الروم، آیت ۴۳)

"اس دن الگ پھٹ جائیں گے۔"

بمعنی یتفرقون۔

◆ یوم الصدر: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا (پ۳۰، الزلزال، آیت ۶)

"اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر۔"

◆ یوم البعثة ◆ یوم الفزع الاکبر ◆ یوم التناد۔

☆☆ وہ قیامت کا دن ہوگا قیامت کے دن کو یوم التناد یعنی پکار کا دن اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی۔ ہر شخص اپنے سرگروہ کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی۔ جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے۔ سعادت وشقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اور اب کبھی شقی نہ ہوگا اور فلاں شقی ہو گیا اب کبھی سعید نہ ہوگا۔ اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہل جنت! دوام ہے موت نہیں اور اے اہل دوزخ! دوام ہے موت

نہیں۔(خزائن العرفان،اویسی غفرلہ)☆☆

◆یوم الدعاء◆یوم الحساب◆یوم السؤال◆یوم یقوم الاشھاد۔

اس دن کہ گواہ قائم ہوں گے۔

◆ یوم القصاص◆ یوم الوعد ◆ یوم الوعید ◆ یوم الندامة ◆حسرة ◆یوم التبدیل۔ ◆یوم التلاق۔ (ملاقات کا دن) ◆یوم الماب۔ (رجوع الی اللہ کا دن) ◆یوم المصیر ◆ یوم المصیر ◆ یوم القضآء ◆ یوم الحکمة ◆یوم الوزن۔ ◆یوم عقیم۔

اس لئے اس کے بعد اور کوئی نہیں۔

◆یوم عسیر ◆ یوم عظیم ◆ یوم شھود ◆ یوم التغابن۔

اس لئے لوگوں کے لئے افسوس کا وقت ہوگا کہ وہ ان منازل سے محروم ہو گئے جن کے وہ مالک ہوتے تھے۔

◆یوم عبوس قمطریر۔ ◆ یوم تبلی السرائر۔

یعنی وہ وزن کے ذریعے مخفی باتیں ظاہر کریں گے یوں ہی اعمال ناموں کے پڑھنے سے۔

◆یوم الفرار ◆یوم تقلب القلوب والابصار ◆یوم الفتنة ◆یوم الاذان۔

حکایت: حضرت طاؤس علی عبدالملک بن ہشام کے ہاں تشریف لے گئے اور اسے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے ڈر یوم الاذان سے۔

اس نے پوچھا:

یوم الاذان کیا ہے؟

آپ نے فرمایا،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ۙ (پ ۸،الاعراف،آیت ۴۴)

"اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر۔"

◆یوم الخلود۔ ◆یوم الجدال۔ ◆یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا۔

"اس دن کوئی نفس کسی کے لئے نفع نہ دیں گی۔"

◆ ٦٦ يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا۔
''اس دن لوگ نارِ جہنم کی طرف بلائیں جائیں گے۔''

◆ ٦٧ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ۔
''اس دن ظالموں کو معذرت نفع نہ دے گی۔''

◆ ٦٨ يَوْمَ لَا يَنْطِقُونَ۔
''اس دن لوگ بول نہیں سکیں گے۔''

◆ ٦٩ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ۔
''اس دن نہ مال نفع دے گا اور نہ اولاد۔''

◆ ٧٠ يَوْمَ لَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا۔
''اس دن کوئی بات اللہ تعالیٰ سے نہ چھپا سکیں گے۔''

◆ ٧١ يَوْمَ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ۔
''اس دن اللہ تعالیٰ کے عذاب کو کوئی شے رد نہ کر سکے گی۔''

◆ ٧٢ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ۔
''اس دن نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی۔''

◆ ٧٣ يَوْمٌ لَا رَيْبَ فِيهِ۔
وہ دن جس میں کوئی شک نہیں۔
(یہ کل اسی (٨٠) کے قریب ہیں)

باب (٢٦)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (پ٣٠، الفجر، آیت ٢٢)
''اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار۔''
اور فرمایا:

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ ؕ (پ۲، البقرہ، آیت ۲۱۰)

''کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں اور کام ہو چکے۔''

اور فرمایا:

يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝ (پ۱۹، الفرقان، آیت ۲۵)

''اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح۔''

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آسمان دنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے زیادہ ہیں جن وانس سب سے۔ پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن وانس سب سے زیادہ ہیں۔ اسی طرح آسمان پھٹتے جائیں گے۔ اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کروبی اتریں گے پھر حاملین عرش اور یہ روز قیامت ہوگا۔ (خزائن العرفان اویسی غفرلہ) ☆☆

اور فرمایا:

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝ (پ۲۹، الحاقۃ، آیت ۱۶ تا ۱۸)

''اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے اس دن تم سب پیش ہو گے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی۔''

☆☆ حدیث شریف میں ہے کہ حاملین عرش آج کل چار ہیں روز قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہو جائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ (خزائن العرفان، اویسی غفرلہ) ☆☆

اور فرمایا:

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۟ۙ (پ۳۰، النباء، آیت ۳۸)

''جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے)۔''

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام امتوں کو جمع فرمائے گا پھر عرش سے کرسی کی جانب نزول اجلال فرمائے گا اور اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان و زمین۔ (طبرانی فی الکبیر)

☆☆ ابن تیمیہ اور وہابیہ، جان لو کہ بے شک جن آیات و احادیث میں اللہ تعالیٰ کا آنا یا نزول وارد ہے وہ آیات و احادیث متشابہات میں سے ہیں۔ جن پر ہمیں ایمان لانا ہے اور ان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سپرد کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ قطعی ہے اسی لئے آیات کے ظاہر کو پھیرنا تاویل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ان کے ظاہری معانی اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے یا ہم ایسی تاویل کریں جو اس کی شان اقدس کے لائق ہے۔ یونہی اس کے نزول کا لفظ احادیث میں ہے جیسے حدیث مذکور کے علاوہ ایک حدیث میں ہے کہ ہمارا رب آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔ اس کا معنی ہے ہمارے رب کا امر نازل ہوا اور وہ فرشتہ جو نداء کرتا ہے جیسے بعض طرق حدیث میں وارد ہے اور یونہی حدیث موقف نداء کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ فرشتہ ندا کرتا ہے جیسا کہ بعض احادیث میں تصریح ہے اور ایسا اطلاق عام ہے اور لغت و عرف میں مشہور ہے کہ بادشاہ کے لشکر کا کام خود بادشاہ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا حکم دینے والا وہی ہوتا ہے اسی سے ہے حکم ربانی:

يٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا۔ (پ۲۴، المومن، آیت ۳۶)

''اے ہامان! میرے لئے اونچا محل بنا۔''

حدیث ترمذی میں ہے:

اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَذَّنَ فِیْ سَفَرٍ۔

رسول اللہ ﷺ نے سفر میں اذان دی اس سے ایک گروہ نے یہ مطلب نکالا ہے کہ آپ نے اذان کا حکم فرمایا۔ نیز اسی حدیث کے طرق میں صراحۃ ہے کہ

انہ امر بلالا فاذن۔

بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم فرمایا۔

حدیث میں ہے آپ کی طرف اذان کی اضافت اسی لئے ہے کہ آپ نے حکم فرمایا۔ یونہی حدیث کتابت میں جو صلح حدیبیہ میں ہے کہ

انہ کتب فی صلح الحدیبیۃ محمد بن عبداللّٰہ۔

بے شک آپ نے صلح حدیبیہ کے صلح نامہ میں لکھا محمد بن عبداللہ یہاں بھی یہی مراد ہے کہ لکھنے کا حکم دیا۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ چونکہ ابن تیمیہ کے نظریۂ کا رد فرمارہے ہیں تو ان کے مسلمات پیش کرنا قاعدہ مناظرہ سے ہے چونکہ ابن تیمیہ کی پارٹی حضور ﷺ کے لئے نہ لکھنے کے قائل ہیں کہ بطور معجزہ بھی آپ لکھ نہیں سکتے۔ وہ حدیث صلح حدیبیہ اپنے دعویٰ کے جواب میں پیش کرتے ہیں کہ وہاں کتب بمعنی امر بالکتابۃ ہے۔ اسی لئے علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا یہ مطلب نہیں کہ آپ لکھنا جانتے ہی نہیں یا لکھ نہیں سکتے تھے (معاذ اللہ) اس مسئلے کی تحقیق کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ ''پڑھا لکھا امی''۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

یونہی حدیث میں ہے:

کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی کسری و قیصر یدعوھم الی اللّٰہ۔

''نبی پاک ﷺ نے کسریٰ و قیصر کو لکھا اور آپ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے تھے۔''

اس حدیث میں بھی کتب بمعنی امر بالکتاب لکھنے کا حکم فرمایا۔ یونہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔

و کتب عثمان المصاحف۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف میں سے کچھ بھی نہیں لکھا تھا بلکہ اوروں کو حکم فرمایا تھا اور یہ مجاز کی ایک قسم ہے اور وہ علم معانی و بیان میں مفصلا ثابت ہے۔

(نقلی دلیل) میں (علامہ سیوطی) نے شیخ شہاب الدین زرکشی کے مخطوطات میں تصریح دیکھی ہے انہوں نے فرمایا: مسلمہ بن القاسم نے کتاب غرائب الاصول میں فرمایا کہ

تجلی اللہ یوم القیامۃ و مجیئہ فی الظلل۔

قیامت میں اللہ تعالیٰ کا تجلی فرمانا اور سایوں میں آنا محمول ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی آنکھیں یوں تبدیل فرمائے گا کہ وہ اس کے نزول کی کیفیت کو یونہی دیکھ رہے ہوں گے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کا عرش پر ہونے کا یہی مطلب ہے کہ وہ اپنی عظمت سے متغیر نہیں ہوتا اور نہ ہی اپنے ملک سے منتقل ہوتا ہے۔ یونہی اس کا مطلب عبدالعزیز الماجشون سے منقول ہے اور وہ امام ھدی ہیں۔

قاعدہ: کہ فرمایا ہر وہ حدیث جو بھی محشر میں اللہ تعالیٰ کے لئے تنقل و رؤیۃ کے بارے میں وارد ہوئی تو اس کا معنی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی آنکھیں تبدیل فرمائے گا کہ وہ اسے نازل متجلی اور مناجی دیکھیں گے اور وہ اس سے مخاطب بھی یونہی ہوں گے ورنہ وہ اپنی عظمت میں متغیر نہیں ہوتا اور نہ ہی منتقل ہوتا ہے تا کہ وہ یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ اور ہم حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کبھی اپنی اصلی صورت میں آئے اور کبھی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں۔ حالانکہ جبریل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت سے اعظم و اجل تھے۔

❷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت "یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ" پڑھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں ایک میدان میں تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا یعنی جن و انسان، جانور، درندے، پرندے اور تمام مخلوق ایک جگہ جمع ہو گی تو آسمان دنیا پھٹے گا اس سے اس کے اہل اتریں گے تو اہل ارض کہیں گے کیا تمہارے میں ہمارا رب تعالیٰ ہے اس کے بعد دوسرے آسمان والے اتریں گے وہ پہلے آسمان والوں اور زمین والوں سے زیادہ ہوں گے تو انہیں بھی یہی کہیں گے کیا تمہارے میں ہمارا رب

تعالیٰ ہے وہ کہیں گے نہیں تو پہلے آسمان والوں کو جوان سے پہلے اترے تھے کو تمام جن وانسان اور جمیع مخلوق کو گھیر لیں گے۔ پھر تیسرے آسمان والے اتریں گے وہ پہلے اور دوسرے آسمان والوں اور تمام زمین والوں سے زیادہ ہوں گے۔ انہیں کہیں گے کیا تمہارے میں ہمارا رب تعالیٰ ہے وہ کہیں گے نہیں۔ پھر چوتھے آسمان والے اتریں گے۔ وہ پہلے دوسرے تیسرے آسمان والوں اور زمین والوں سے زائد ہوں گے۔ انہیں کہیں گے کیا تمہارے میں ہمارا رب تعالیٰ ہے؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پھر پانچویں آسمان والے اتریں گے وہ تمام پہلے والوں سے زائد ہوں گے۔ پھر اسی طرح چھٹے آسمان والے اتریں گے۔ یونہی ساتویں آسمان والے اتریں گے۔ وہ تمام آسمان اور زمین والوں سے زائد ہوں گے۔ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے میں ہمارا رب تعالیٰ ہے؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پھر ہمارا رب تعالیٰ بادلوں کے سایوں میں نزول اجلال فرمائے گا اس کے اردگرد کروبی فرشتے ہوں گے وہ تمام آسمان وزمین والوں سے زیادہ ہوں گے حاملین عرش بھی ہوں گے جن کے سینگ ککعوب القنا کی طرح ہوں گے جو ان کے قدموں کے درمیان ایسے ایسے ہوں گے یا ان کے قدموں کے ایک جوڑ میں سے گھٹنے تک پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔ اور ایک گھٹنے سے دوسرے گھٹنے تک پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔ (حاکم، ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابن ابی الدنیا)

◆ ضحاک نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کو حکم فرمائے گا کہ وہ پھٹ جائے اس کے پھٹنے کے بعد فرشتے اس کے کناروں پر ہو جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ انہیں حکم فرمائے گا تو وہ نیچے اتریں گے اور نیچے اتر کر زمین اور اس پر رہنے والوں کو گھیر لیں گے۔ یونہی پہلے دوسرے تیسرے چوتھے پانچویں چھٹے ساتویں آسمان کا حال ہے۔ وہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے صف بہ صف ہو جائیں گے پھر سب سے بڑا فرشتہ آئے گا جس کے بائیں جانب جہنم ہوگی جب زمین والے جہنم کو دیکھیں گے تو زمین کے جس کنارے پر لے جائیں گے تو ہر جگہ ملائکہ کی سات صفیں پائیں گے۔ چل پھر کر وہیں آجائیں گے جہاں پہلے تھے۔ اللہ

تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۙ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ (پ۲۴، المومن، آیت ۳۳)

''اور اے میری قوم! میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے اللہ تعالیٰ سے تمہیں کوئی بچانے والا نہیں۔''

اور فرمایا:

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ (پ۳۰، الفجر، آیت ۲۳)

''اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اس دن جہنم لائی جائے۔''

اور فرمایا:

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ (پ۲۷، الرحمٰن، آیت ۳۳)

''اے جن وانسان کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے۔''

اور فرمایا:

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓي اَرْجَآىِٕهَا ۭ

(پ۲۹، الحاقۃ، آیت ۱۷)

''اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے۔''

یعنی وہ جو پھٹ جائیں گے ان کے کناروں پر پس ابھی اسی حال میں ہوں گے تو اچانک آواز سنیں گے کہ حساب کی طرف آؤ۔ (ابن جریر، ابن المبارک)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روح چوتھے آسمان میں ہے اور وہ آسمانوں اور پہاڑوں اور ملائکہ سے بھی بڑا ہے۔ (ابن جریر)

◆ شعبی نے۔ یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا کی تفسیر میں فرمایا کہ دو گروہ اللہ

تعالیٰ کے لئے کھڑے ہیں ایک ملائکہ سے دوسرا روح سے۔

(ابن المبارک وابوالشیخ فی العظمۃ)

◆ ضحاک نے فرمایا کہ روح اللہ تعالیٰ کا دربان ہے وہ اللہ تعالیٰ کے آگے کھڑا رہتا ہے وہ تمام فرشتوں سے بڑا ہے اگر وہ اپنا منہ کھولے تو تمام فرشتے اس میں سما جائیں اور مخلوق اسے دیکھے لیکن اس کے خوف سے آنکھیں اوپر نہیں اٹھا سکیں گے۔ (ابوالشیخ)

◆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں ہر زبان میں ستر ہزار بولیاں ہیں وہ تمام بولیوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے۔

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تخلیق کے لحاظ سے روح تمام ملائکہ سے بڑا ہے۔ (ابوالشیخ)

◆ مقاتل بن حیان نے فرمایا روح تمام ملائکہ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اشرف واقرب ہے اور وہی صاحب وحی ہے۔ (ابوالشیخ)

◆ ضحاک نے "یوم یقوم الروح" کی تفسیر میں فرمایا کہ روح سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔ (ابوالشیخ)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا اور کہتا ہوگا: سبحانك لا اله الا انت ما عبدناك حق عبادتك۔ (اس کے دو کاندھوں کا درمیانی فاصلہ مشرق ومغرب کے درمیان مطابق ہے۔ یوم یقوم الروح والملائكة صفا میں یہی مراد ہے۔ (ابوالشیخ)

◆ مجاہد نے فرمایا کہ روح علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر پیدا کیا گیا۔ (ابونعیم)

◆ ابوصالح مولیٰ ام ہانی نے فرمایا کہ روح کی تخلیق انسانی تخلیق جیسی ہے لیکن وہ انسان نہیں۔ (ابن المبارک)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مرفوعاً فرمایا کہ روح اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے وہ ملائکہ نہیں ان کے سر اور ہاتھ پاؤں ہیں پھر آپ نے یہی آیت یوم یقوم الروح والملائكة صفا۔ پڑھ کر فرمایا وہ لشکر ہیں۔ (ابوالشیخ)

۱۵ حضرت ابن ابی زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج عرش کو چار نے اٹھایا ہوا ہے لیکن قیامت میں آٹھ اٹھائیں گے۔ (ابن جریر)

۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت:

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ (پ ۲۹، الحاقۃ، آیت ۱۷)

''اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ ثمانیۃ ملائکہ کی صفوف ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ (ابن جریر)

باب (۲۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ (پ ۳۰، الفجر، آیت ۲۳)

''اور اس دن جہنم لائی جائے گی۔''

☆ ۱ مسلم وترمذی میں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم لائی جائے گی اس دن جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر باگ (لگام) پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش وغضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے۔ اس روز نفسی نفسی کہتے ہوں گے۔ سوائے حضور پرنور حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضور یارب امتی امتی فرماتے ہوں گے۔ جہنم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرے گی اے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا میرا کیا واسطہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے۔ (تفسیر جمل بحوالہ خزائن العرفان، اویسی غفرلہ) ☆☆

۲ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے باہم گفتگو ہوئے اس پر آپ اٹھے تو مغموم تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور عرض کی:

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ (پ ۳۰، الفجر، آیت ۲۳)

''ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اس دن جہنم لائی جائے۔''

۱ جب اسے لایا جائے گا تو اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچیں گے لوگ ایسی حالت میں ہوں گے کہ جہنم ان پر جوش کرے گی اور لوگوں کے قریب آجائے گی۔ اگر فرشتے نہ ہوتے تو وہ ان تمام کو جلا کر رکھ دے جو میدان حشر میں ہوں گے لیکن فرشتوں نے اسے پکڑا ہوا ہوگا۔ (ابن وہب فی کتاب الاحوال)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ اسے اس جگہ سے لایا جائے گا جہاں اسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ محشر کی زمین پر چکر لگائے گی جنت کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رکھے گی سوائے پل صراط کے۔

حل لغات

الزمام وہ شے ہے کہ جس سے دوسری شے کو باندھا جائے اور مضبوط کیا جائے اور دوزخ کی یہ باگیں ایسی ہیں جو ان کے ذریعے دوزخ چلایا جاتا ہے اور میدان حشر میں پہنچنے سے اسے روکا جاتا ہے نہ نکلیں گی اس سے مگر گردنیں کہ جن کی گرفت کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اور جسے وہ چاہے گا۔

۳ عطاف بن خالد نے فرمایا کہ اس دن جہنم کو لایا جائے گا اس کے طبقات ایک دوسرے کو کھاتے ہوں گے اسے ستر ہزار فرشتے کھینچنے والے ہوں گے۔ پس جب وہ لوگوں کو دیکھے گی جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ (پ ۱۸، الفرقان، آیت ۱۲)

''جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا۔''

تو سخت چنگھاڑے گی اس وقت ہر نبی و صدیق زمین پر گھٹنوں کے بل گر جائیں گے (اس کی دہشت سے) ہر ایک کہتا ہوگا: یارب نفسی نفسی (اے رب میری ذات) اور رسول

اکرم ﷺ فرماتے ہوں گے: امتی امتی (یارب میری امت) (ابن وہب)

◆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا: اے کعب! کوئی خوف کی بات سنا میں نے کہا: امیر المؤمنین عمل (صالح) کیجئے ایسے مرد کے عمل کہ اگر تم ستر نبیوں کے بعد قیامت میں آؤ تو وہ تمام عمل مضمحل ہو جائیں گے۔ فرمایا: اس سے اور کوئی بات سنا، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر مشرق میں دوزخ کی آگ بیل کے نتھنے برابر کھولی جائے اور کوئی مرد مغرب میں ہو تو دوزخ کی گرمی سے اس شخص کا دماغ پگھل کر بہہ جائے۔ فرمایا: اس سے اور کوئی خوف کی بات سنا میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! قیامت میں دوزخ چنگھاڑے گی تو میدان حشر میں کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی برگزیدہ نبی باقی نہ رہے گا مگر وہ گھٹنوں کے بل گر جائے گا اور کہے گا: اے میرے رب! آج میں تجھ سے اپنے نفس کا سوال کرتا ہوں۔ پھر میں نے کہا: اے امیر المؤمن! کیا اس مضمون کو قرآن میں نہیں پاتے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یَوْمَ تَأْتِیْ کُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا۔ (پ۱۴، النحل، آیت ۱۱۱)

''جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی۔'' (احمد فی الزہد)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے آیت:

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۞ (پ۳۰، القارعۃ، آیت ۵)

''اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی اون۔''

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عرض کی پہاڑ جہنم کے خوف سے پگھل جائیں گے اور اسے قیامت میں لایا جائے گا تو وہ جوش کرے گی اس پر ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑنے والے ہوں گے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آ کر کھڑی ہوگی اور عرض کرے گی: تیرے سوا کوئی معبود نہیں مجھے تیری عزت وجلال کی قسم آج ضرور بدلہ لوں گی۔ رزق تیرا کھاتا اور عبادت غیر کی کرتا، دوزخ سے کوئی نہ بچ نکلے گا سوائے اس کے کہ جس کے پاس جواز (پاسپورٹ) ہوگا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: جواز سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ: جس نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جہنم کے

پل سے آسانی سے گزر جائے گا۔ (الطوسی فی عیون الاخبار)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت: اِذَا رَاَتۡهُمۡ مِّنۡ مَّكَانٍۢ بَعِيۡدٍ کی تفسیر منقول ہے فرمایا کہ وہ لوگوں کو سو سال کی مسافت سے دیکھے گی اور میدان حشر میں دوزخ کو لایا جائے گا۔ اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر باگ کو ستر ہزار ملائکہ نے پکڑا ہوگا۔ اگر اسے کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ ہر نیک و بد پر چڑھ آئے گی لوگ اس کا جوش اور سخت چنگھاڑ نا سنیں گے انسان کا کوئی آنسو باقی نہ رہے گا یعنی ڈر کے مارے لوگ آنسو بہائیں گے۔ آنکھوں میں آنسو ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوسری بار جوش کرے گی تو دل قابو میں نہ رہیں گے اور باچھیں کھل جائیں گی اور گلے پھول جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَنَاجِرَ۔

''اور دل گلوں کے پاس آ گئے۔''

◆ عبید بن عمیر وضحاک نے فرمایا کہ جہنم سخت جوش کرے گی تو نہ کوئی مقرب فرشتہ اور نہ کوئی نبی مرسل باقی رہے گا۔ اس کا جوش سن کر سب گھٹنوں کے بل پر گر پڑیں گے اور خوف سے ان کے کاندھے ہلتے ہوں گے۔ ہر ایک کہتا ہوگا: یارب نفسی نفسی۔ (ہنادفی الزہد، ابن ابی حاتم)

◆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت میں اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو فرشتے نازل ہو کر قطار در قطار کھڑے ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو فرمائے گا اب دوزخ کو لاؤ اسے ستر ہزار باگوں (لگاموں) سے کھینچا جائے گا۔ یہاں تک کہ مخلوق ایک سو سال کی مسافت دور ہوگی تو دوزخ سخت جوش کرے گی تو نہ کوئی مقرب فرشتہ باقی رہے گا نہ کوئی نبی مرسل بلکہ وہ گھٹنوں کے بل گر جائے گا۔ پھر وہ دوبارہ جوش کرے گی تو دل گلوں تک آ جائیں گے اور عقلیں اڑ جائیں گی۔ ہر نفس اپنے اعمال کی طرف گھبراہٹ سے مائل ہوگا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے یا اللہ! میں تجھے اپنی خلت کی وجہ

سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخشنا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں اپنی مناجات کی وجہ سے تجھ سے اپنے نفس کی نجات کا سوال کرتا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اس کا وسیلہ جو تو نے مجھے مکرم کیا۔ میں صرف اپنے لئے ہی سوال کرتا ہوں اور اپنی والدہ مریم کے لئے بھی کہ جس نے مجھے جنا۔

واہ واہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہوں گے: امتی امتی اے اللہ! میں تجھ سے اپنا سوال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جواب ارشاد فرمائے گا آپ کی امت کے اولیاء پر تو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ڈر۔ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم آج میں آپ کی امت کے بارے میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔ پھر فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر انتظار کریں گے کہ انہیں کیا حکم ہوتا ہے۔ (ابونعیم)

باب (۲۸)

قیامت کا دن کافر پر طویل اور مومن کیلئے خفیف ہوگا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (پ۲۹، المعارج، آیت ۴)

''وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔''

اور فرمایا:

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ (پ۲۹، المدثر، آیت ۸)

''پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کڑا (سخت) دن ہے کافروں پر آسان نہیں۔''

1. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر تم اس دن کا اندازہ کرو تو تمہاری دنیا کے پچاس ہزار کے برابر ہوگا یعنی

قیامت کا ایک دن۔ (ابن منذر، بیہقی)

◆ ۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت:

ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ۝

(پ ۲۱، السجدۃ، آیت ۵)

''پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا اس دن کہ جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ دنیا میں ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتے ہیں ایک دن میں جس کی مقدار تمہارے دنوں میں ایک ہزار سال ہے اور آخرت اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی میں:

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ۝

''تو وہ قیامت کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ کافر پر پچاس ہزار سال کے برابر بنائے گا۔'' (بیہقی)

☆☆یعنی ایام دنیا کے حساب سے وہ دن روز قیامت ہے۔ روز قیامت کی درازگی بعض کافروں کے لئے ہزار برس ہو گی اور بعض کے لئے پچاس ہزار برس کے برابر جیسے کہ سورہ معارج میں ہے:

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ۔

''اور مومن پہ یہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہو گا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔'' ☆☆

(خزائن العرفان، اویسی غفرلہ)

◆ ۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہو گا اس کے لئے آگ کے پتھر بنائے جائیں گے ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس کی کروٹ اور پیٹھ داغی جائے گی۔ جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے۔ یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھے گا جنت

کی طرف جائے یا جہنم کی طرف اور اونٹ کے بارے میں فرمایا جو اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اسے ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت موٹے ہو کر آئیں گے پاؤں سے اسے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی پہلی لوٹے گی اور گائے بکریوں کے بارے میں فرمایا کہ اس شخص کو ہموار میدان میں لٹائیں گے اور وہ سب کے سب آئیں گے نہ ان میں مڑے ہوئے سینگ کی کوئی ہوگی نہ بے سینگ ہوگی اور نہ ٹوٹے سینگ کی اور سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی۔ پہلی اس پر گزر جائیں گی آخر تک پھر پہلی کو لوٹایا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے اس دن کہ جس کی مقدار پچاس ہزار ہوگی اب وہ دیکھے گا کہ جنت کی راہ جائے یا دوزخ کی۔ (مسلم، ابوداؤد، احمد، بیہقی)

◆ ۴ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کے لئے قیامت کا دن پچاس ہزار کا کھڑا کیا جائے گا جس نے دنیا میں کوئی عمل نہ کیا اور کافر چالیس سال کی مسافت سے جہنم کو دیکھ کر یقین کرے گا کہ وہ اس میں داخل ہوگا۔ (احمد، حاکم، ابن حبان)

◆ ۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت:

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ۳۰، المطففین، آیت ۶)

''جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔''

تلاوت فرمائی اور فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے جمع فرمائے گا جیسے تیر ترکش میں جمع کئے جاتے ہیں اور اس طرح سے تم پچاس ہزار سال تک جکڑے رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھے گا بھی نہیں۔ (حاکم، بیہقی، طبرانی)

◆ ۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت میں ایک ہزار سال تاریکی میں ٹھہرے رہو گے اور کوئی بات بھی نہ کر سکو گے۔ (طبرانی، بیہقی)

◆ ۷ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے بارے میں پوچھا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے اس دن سے زیادہ طویل کوئی دن نہیں

تو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میرا نفس ہے بے شک وہ مومن پر خفیف ہوگی یہاں تک کہ ہر نماز فرض سے بھی زیادہ آسان ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا۔ (احمد، ابن حبان، بیہقی)

❽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن جو لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے پچاس ہزار کے آدھے دن لیکن اہل ایمان پر ایسے ہوگا جیسے سورج کا غروب ہونے کے لئے ڈھلنے سے مکمل غروب ہونے کا درمیانہ وقت۔ (ابویعلی، ابن حبان)

❾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کا سوال کرتا ہوں:

① قیامت میں لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کتنی مقدار میں کھڑے ہوں گے؟
② مومن کو اس پیشی میں کتنی مشقت ہوگی۔
③ کیا جنت و نار کے درمیان میں بھی کوئی منزل ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ہزار سال کھڑے رہیں گے انہیں کہیں جانے یا اللہ تعالیٰ سے بولنے وغیرہ کی اجازت نہ ہوگی۔

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں۔ سابقون وہ تو اس وقت میں بول رہے ہوں گے جیسے دو مردوں کی گفتگو اور ان کی گفتگو طویل ہو جائے۔ پھر وہ بعد از فراغت سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔ پھر فرمایا: اس سے بڑھ کر زیادہ آسان امر اور کیا ہوگا۔

تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جہنم و جنت کے درمیان منزل حوض ہے جس کے کنارے جنت پر ہیں اور دوسرے کفار دوزخ پر اور اس کا طول و عرض ایک ماہ کی مسافت ہے جس نے اس سے ایک پیالہ پیا نہ پیاس رہے گی اور نہ کوئی غم یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ (طبرانی)

❿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت میں جمع

ہوں گے کہا جائے گا اس امت محمدیہ ﷺ کے فقراء ومساکین کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے انہیں کہا جائے گا: دنیا میں تم نے کونسا عمل کیا عرض کریں گے: اے پروردگار! ہم مبتلا کئے گئے اور تو نے اموال اور بڑے مرتبے اوروں کو عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا اس کے بعد وہ تمام لوگوں سے ایک عرصہ پہلے بہشت میں داخل ہوں گے۔ اور حساب کی شدت مال داروں اور دنیاوی مرتبے رکھنے والوں کے لئے باقی رہے گا۔ پھر کہا جائے گا: آج اہل ایمان کہاں ہیں؟ فرمایا کہ ان کے لئے نور کے منبر بچھائے جائیں گے جن پر بادلوں کا سایہ ہوگا اور وہ دن اہل ایمان کے لئے دن کی ایک ساعت سے بھی کم ہوگا۔

(ابن المبارک، طبرانی، ابونعیم)

۱۱ سعید صواف نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اہل ایمان کے لئے وہ دن قیامت کا نہایت ہی کم ہوگا جیسے عصر سے غروب شمس تک کا وقت اور ''ریاض الجنۃ'' بہشت کے باغات میں قیلولہ کریں گے یہاں تک کہ لوگ حساب سے فراغت پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ (پ ۱۹، الفرقان، آیت ۲۴)

''جنت والوں کا اس دن اچھا ٹھکانہ اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی آرام کی جگہ۔'' (ابن جریر)

۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل ایمان کے لئے اس دن کا آدھا بھی نہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لوگ قیلولہ کریں گے۔ پھر آپ نے پڑھا: ''أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾'' پھر انہیں نار جہنم کی طرف قیلولہ نہ ہوگا۔

(حاکم، ابن المبارک، ابن ابی حاتم)

۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ چاشت کا وقت ہے کہ اولیاء اللہ تختوں پر حور عین کے ساتھ قیلولہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے دشمن شیاطین کے ساتھ جکڑے ہوئے ہو کر قیلولہ کریں گے۔ (ابن ابی حاتم)

۱۴ امام نخعی نے فرمایا کہ اسلاف کا خیال ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب

سے آدھے دن کی مقدار میں فارغ ہو جائے گا اہل ایمان جنت میں اور کفار دوزخ میں قیلولہ کریں گے۔ (ابن المبارک وابونعیم)

۱۵ حجاج نے عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قیامت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ دنیا سے ہے یا آخرت سے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی ابتداء دنیا سے اور آخر آخرت سے ہوگا۔ (ابن عساکر)

فائدہ: حجاج نے کسی کو بھیج کر یہ سوال کیا تو مذکورہ بالا جواب پایا۔ (ابن ابی حاتم)

باب (۲۹)

اس دن لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوں گے اور سزا پائے گا جو سزا یافتہ ہوگا

۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت: ''یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' کی تفسیر میں فرمایا: ان کا ایک اپنے پسینہ میں نصف کانوں تک غرق ہوگا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

فائدہ: حاکم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت میں پسینہ پسینہ ہوں گے یہاں تک کہ پسینہ زمین کے اندر ستر (۷۰) ہاتھ تک چلا جائے گا اور انہیں پسینہ لگام دے گا یعنی منہ تک آ کر کانوں کو ڈھانپ لے گا۔

(بخاری، مسلم، احمد)

۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر قیامت کے اتنے بڑے دن میں اسے پسینہ لگام دے رکھے گا یہاں تک عرض کرے گا کہ اے کافر! میری اس سے جان چھڑا اگرچہ دوزخ میں بھیج دے۔

(طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، ابن حبان، بیہقی)

۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موقف (میدان

حشر) میں انسان کو پسینہ چھوٹ جائے گا یہاں تک کہ کہے گا یارب مجھے دوزخ میں بھیج دے وہی میرے لئے آسان ہے اس بلا سے کہ جس میں میں مبتلا ہوں حالانکہ اسے دوزخ کے عذاب کا بھی علم ہوگا۔ (بزار، حاکم)

۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ قیامت میں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون (بغیر ختنہ) قبور سے اٹھ کر چالیس سال تک آنکھیں آسمان کی طرف تان کر کھڑے رہیں گے۔ پھر انہیں شدت کرب سے پسینہ لگام چڑھائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابراہیم علیہ السلام کو پوشاک پہناؤ انہیں جنتی لباس میں سے دو قبائیں پہنائی جائیں گی۔ پھر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی پکار ہوگی تو آپ کے لئے حوض پانی سے ابل پڑے گا اور وہ ایلہ سے مکہ المکرّمۃ تک کی مسافت تک پھیلا ہوگا۔ آپ اس سے پانی نوش فرمائیں گے۔ پھر غسل فرمائیں گے۔ آج پیاس سے مخلوق کی گردنیں ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی ہوں گی۔ آپ ؑ نے فرمایا: پھر مجھے جنت کے حلے پہنائے جائیں گے۔ اس کے بعد عرش کی دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا۔ اس دن اس مقام پر میرے سوا اور کوئی نہیں کھڑا ہو سکے گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا: آپ مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا، آپ شفاعت فرمائیں آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔

(ابن المبارک، احمد فی الزہد، بیہقی)

۶ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے ''یَوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ ہمیں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ اس دن تین سو سال کھڑے رہیں گے۔ (ابن منذر، بیہقی)

۷ حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت میں سورج مخلوق کے قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ میل مقدار پر ان کے سروں پر آ جائے گا۔

فائدہ: سلیم بن عامر نے فرمایا: بخدا میں نہیں جانتا کہ میل سے کیا مراد ہے کیا زمین کی مسافت یا وہ سلائی جس سے آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے۔ بہرحال اپنے اعمال کے مطابق

پسینہ میں غرق ہوں گے۔ بعض کو ان کے گھٹنوں تک بعض کو کاندھوں تک بعض کو منہ تک لگام دے گا۔ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے منہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے (یعنی کہاں لگام دے گا) (مسلم، ترمذی، احمد، طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: امام طبرانی نے مقدام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

فائدہ: علماء کرام نے فرمایا کہ یہ بھی خرق عادت کے طور پر ہے کہ قیامت میں اتنا طویل قیام کیسے ہوگا جب کہ چند لوگوں کا معتدل زمین پر پانی پر کھڑا ہونا اور پانی میں ڈبکیاں کھانا برابر ہے۔

◆ ۸ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت میں سورج ایک میل کی مقدار سر پر ہوگا اور گرمی میں ایسے ایسے زیادہ ہوگا کہ کھوپڑیاں یوں ابلتی ہوں گی جیسے ہانڈی۔ اپنے گناہوں کی مقدار ہر مجرم اپنے پسینہ میں غرق ہوگا۔ بعض وہ ہیں جنہیں گھٹنوں تک پہنچے گا بعض وہ ہیں جنہیں کمر تک بعض وہ ہیں جنہیں پسینہ لگام چڑھائے گا۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

◆ ۹ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ قیامت میں سورج زمین کے قریب ہوگا لوگ اپنے پسینہ میں غرق ہوں گے بعض کو گٹوں تک پہنچے گا بعض کو پنڈلیوں تک بعض کو گھٹنوں تک بعض کو کمر تک بعض کو گردن تک بعض کو اس کا پسینہ غرق کر دے گا۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان، حاکم)

◆ ۱۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ساری زمین آگ ہوگی اور جنت اس کی دوسری جانب ہوگی وہاں سے جو نشانات نظر آئیں گے ہر انسان اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔ یہاں اپنے قد کے مطابق اسی پسینے میں تیرتا ہوگا پھر وہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچے گا یہاں تک کہ وہ حساب کے لئے حاضر ہو۔

(طبرانی فی الکبیر، ابویعلی، ابن حبان)

◆ ۱۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت فرماتے ہیں: فرمایا: ابن آدم جب سے اسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اسے موت سے زیادہ کوئی سخت شے نہ ملی ہوگی۔ موت کے بعد اس پر ہر شے آسان ہوگی۔ لیکن موت کی شدت قیامت تک نہ بھولے گی یہاں

تک کہ پھر اسے پسینہ آکر گھیر لے گا۔ پسینہ اتنا وافر ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل سکیں گی۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط)

۱۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: یوم قیامت کا دن سخت ہوگا یہاں تک کہ کافر کو پسینہ لگام چڑھائے گا۔ عرض کی گئی تو اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ فرمایا: سونے کی کرسیوں پر اور ان پر بادل سایہ کریں گے (بیہقی)

۱۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں سورج مخلوق کے سروں پر بمقدار قاب قوسین یا صرف قوسین فرمایا۔ کئی سالوں کی گرمی جمع ہوگی اس دن لوگوں میں کسی کے اوپر کوئی کپڑا وغیرہ نہ ہوگا اور نہ ہی ایک دوسرے کا ستر دیکھ سکیں گے۔ نہ مومن مردوں کا ستر عورت اور نہ مومن عورتوں کا مرد ستر دیکھیں گے یوں ہی مومن مرد اور عورتوں کو قیامت کی سخت گرمی ستائے گی۔ بہر حال کفار وغیرہ انہیں گرمی جلائے گی یہاں تک کہ ان کے پیٹوں کی گڑ بڑ سنائی دے گی۔ (ہناد فی الزہد، ابن المبارک)

حل لغات:

الطحرية بمعنى الخرقة (کپڑا)

امام قرطبی نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث میں مومن سے کامل ایمان مراد ہے اور وہ مومن جو عرش کے سایہ کے تلے ہوگا یہ اپنے عموم پر نہیں۔

امام ابن حمزہ نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ پسینہ کفار کو ہوگا اس کے بعد اصحاب کبائر (گناہ کبیر کے مرتکب) اس کے بعد درجہ بدرجہ۔ ہاں انبیاء کرام وشہداء اور جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کو پسینہ نہیں آئے گا۔ (اور نہ کوئی اور شدت)

۱۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں لوگ ننگے پاؤں اور ننگے جسم اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے افسوس! ان کے ننگے ہونے پر۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کو مشغولی سے کسی کو دیکھنے کا ہوش تک نہ ہوگا اور ان کے اوپر چالیس سال تک آنکھیں تنی رہیں گی نہ کھانا کھائیں گے نہ پئیں گے۔ ان کے بعض کو پسینہ گٹوں تک ہوگا اور بعض کو

پنڈلیوں تک بعض کو پیٹ تک زیادہ دیر ٹھہرنے کی وجہ سے بعض کو پسینہ لگام چڑھائے گا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا کہ ملائکہ مقربین کو حکم ہوگا کہ وہ عرش کو اٹھا کر اس سفید زمین پر لے آئیں کہ جس پر نہ خون بہایا گیا ہو اور نہ اس پر کوئی گناہ کیا گیا ہو وہ زمین سفید چاندی کی طرح ہوگی۔ پھر عرش کے اردگرد فرشتے کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ پہلا دن ہوگا جس میں آنکھیں اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گی۔ پھر ایک منادی کو حکم ہوگا کہ وہ پکارے کہ جسے تمام انس وجن سنیں۔اعلان ہوگا: فلاں بن فلاں کہاں ہے؟ اسے فرشتے لے کر آئے گا اور وہ موقف سے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ لوگوں سے اس کا تعارف کرائے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اہل مظالم کون ہیں؟ ان میں ہر ایک جواب دے گا۔ اللہ تعالیٰ ظالم سے کہے گا: تو نے ایسا ایسا ظلم کیا؟ وہ کہے گا: ہاں یارب! یہ وہی دن ہے جس میں انسان کی اپنی زبان گواہی دے گی اور ہاتھ پاؤں اس کی گواہی دیں گے جو انہوں نے عمل کیے۔ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی۔ آج درہم ودینار نہ ہوگا نیکیاں ہی کام آئیں گی۔ اہل مظالم کی نیکیاں مظلوموں کو دی جائیں گی۔ جب ظالم کی تمام نیکیاں ختم ہو جائیں گی لیکن اہل حقوق ابھی باقی ہوں گے عرض کریں گے: یا اللہ! ہمارے حقوق دلوائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کے حقوق کی ادائیگی یوں ہو کہ ان کے گناہ ظالم کے سر پر رکھے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس ظالم کا اہل موقف کو تعارف کرائے گا اس کے حساب سے فراغت پا کر ظالم سے فرمائے گا: جا اپنی ہاویہ (جہنم) میں اور آج کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

فائدہ: آج کے دن نہ کوئی فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل اور نہ کوئی صدیق وشہید اور نہ کوئی عام آدمی نہیں ہوگا جسے گمان نہ ہوگا کہ آج حساب کی سختی ہے آج کوئی بھی نجات نہ پائے گا مگر وہ جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔ (ابویعلیٰ)

(۱۵) عبید اللہ بن عرار نے فرمایا کہ قیامت میں قدم ایسے ہوں گے جیسے تیر قرن میں اس وقت صرف سعادت مند ہی ہوگا جو کسی جگہ پر قدم رکھے گا اور قیامت میں سورج

سروں پر آجائے گا۔ یہاں تک کہ سورج اور سروں کے درمیان کوئی شے حائل نہ ہوگی یا فرمایا کہ سورج میل یا دو میل سروں کے اوپر ہوگا۔ پھر وہ اپنی گرمی بڑھاتا جائے گا ساتھ اور کئی گنا گرمی بڑھائے گا اور میزان کے نزدیک ایک فرشتہ ہوگا جب کسی کے وزن تولے جائیں گے تو وہ اعلان کرے گا کہ فلاں کے اعمال بھاری ہیں۔ اور وہ سعادت مند ہے کہ اب کے بعد اسے ہمیشہ تک شقاوت (بدبختی) نہیں آئے گی۔ اور اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں کے اعمال ہلکے ہوں گے اور یہ بد بخت ہے اس کے بعد ہمیشہ تک سعادت مند نہ ہوگا۔ (ابن المبارک)

16. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر کو پسینہ لگام چڑھائے گا پھر ان کے چہرے غبار آلود ہو جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ (پ ۳۰، عبس، آیت ۴۰)

"اور کتنے مونہوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی۔" (ابن ابی حاتم)

17. امام قتادہ نے آیت:

اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ۔

"انہیں ڈھیل نہیں دے رہا مگر ایسے دن کے لئے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔"

کی تفسیر میں فرمایا کہ آنکھیں ایسی کھلی کی کھلی رہ جائیں گی کہ ان کے پاس واپس نہیں لوٹیں گی۔

مُهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ۔

"داعی کی طرف لپکنے والے۔"

یعنی اس کی طرف رجوع کرنے والے۔

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ (پ ۱۳، ابراہیم، آیت ۴۳)

"اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں اور ان کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی۔"

یعنی ان کے قلوب نکل جائیں گے صرف ان کے گلے میں باقی رہیں گے نہ منہ سے نکلیں گے۔ (ابن منذر، ابن ابی حاتم، بیہقی)

۱۸ امام مجاہد نے ''مھطعین'' کا ترجمہ مدیمی المنظر کیا ہے یعنی آنکھیں ہمیشہ کھلی کی کھلی رکھنے والے ''مقنعی رءوسھم'' کا ترجمہ کیا ہے۔ ''رافعی رؤوسھم'' اپنے سر اٹھانے والے۔ (ابن جریر، ابن حاتم)

۱۹ مرہ بن شراحبیل نے ''وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ اب ان کے قلوب کچھ نہیں یاد رکھ سکتے۔ (ابن جریر، ابن حاتم)

۲۰ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی کے ستر (۷۰) انبیاء کرام جیسے اعمال ہوں تو بھی اسے خطرہ ہے کہ نا معلوم اس دن کے شر سے نجات ملے گی یا نہیں۔

(ابن المبارک)

۲۱ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مومن میدان حشر میں جنت میں اپنا گھر دیکھنے کے باوجود تب بھی تمنا کرے گا کہ کاش! وہ پیدا نہ ہوا ہوتا قیامت کے دن ہولناک منظر کی وجہ سے۔ (الدینوری فی المجالسۃ)

فکر معاش بد بلا ہول معاد جاں گزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

(حدائق بخشش، حصہ اول)

کاش! میں زمانہ میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر وحشر کا سب غم ختم ہوگیا ہوتا

۲۲ بلال بن سعد نے فرمایا: قیامت میں لوگوں سے لئے ادھر ادھر بھاگنا ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ (پ۲۹، القیامۃ، آیت ۱۰)

''اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں۔''

اور فرمایا:

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ (پ۲۲، سبا، آیت ۵۱)

''اور کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے۔ پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لئے جائیں گے۔''

(ابونعیم، ابن المبارک)

٢٣ ابو حازم نے فرمایا کہ اگر چہ آسمان سے اعلان ہو کہ اہل زمین کو نار میں دخول کا امن ہے یعنی وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے تب بھی قیامت کی ہولناکی اور اس کے عذاب کے معاینہ کا خطرہ لاحق ہوگا۔ (ابونعیم)

٢٤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرندے اپنی چونچیں زمین پر مارتے ہیں اور کان کو حرکت دیتے ہیں قیامت کے دن کی ہولناکی سے۔

(طبرانی فی الاوسط)

٢٥ حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب قیامت قائم ہوگی تو عورتوں کی طرح پتھر چیخیں گے اور درخت خون کے آنسو بہائیں گے۔ (ابونعیم)

٢٦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اونٹ کا مالک کہ جس نے اس کا حق ادا نہ کیا تو اس کے اونٹ آئیں گے اس سے زیادہ جو دنیا میں تھے تو اسے ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا اپنے پاؤں سے اسے روندیں گے اور گائیں والا آئے گا جس نے اس کا حق ادا نہ کیا اس سے زائد جو دنیا میں تھیں اسے میدان میں لٹا دیا جائے گا تو گائیں اپنے پاؤں سے اسے روندیں گے اور سینگو ں سے اسے ماریں گے اور بکریوں والا آئے گا جس نے اس کا حق ادا نہ کیا تو اسے میدان میں لٹا دیا جائے گا وہ بکریاں اسے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی اور صاحب خزانہ آئے گا جس نے اس کا حق ادا نہ کیا۔ قیامت میں وہ خزانہ اس کا گنجے سانپ کی طرح منہ کھول کر اس کے پیچھے بھاگے گا وہ اسے دیکھ کر بھاگنے لگے گا تو اسے پکارا جائے گا اپنا خزانہ جسے تو چھپاتا تھا میں اس سے بے نیاز ہوں جب وہ دیکھے گا کہ سانپ نہیں چھوڑتا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے گا تو وہ اس کے ہاتھ ایسے چبائے گا جیسے مست اونٹ کسی شے کو چباتا ہے۔ (مسلم، نسائی، احمد، دارمی)

٢٧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت میں اس کا مال گنجا سانپ بن کر اس کے گلے میں ڈالا

جائے گا۔اس پر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ یہ اس کا مصداق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ (پ۴، آل عمران، آیت ۱۸۰)

''اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔''

(ابن ماجہ، نسائی، ابن خزیمہ)

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ مال گنجے سانپ کی شکل میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی۔ وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر اس کی باچھیں پکڑ لے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت: ''وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ'' تلاوت فرمائی۔ (بخاری، نسائی، احمد)

❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مرنے کے بعد خزانہ چھوڑا (اور اس کی زکوۃ ادا نہ کی) تو قیامت میں اس کے لئے مال گنجا سانپ بنایا جائے گا جس کی دو چتیاں ہوں گی جو اس کے پیچھے دوڑے گا اور کہے گا: تجھ پر افسوس ہے میں وہی خزانہ ہوں جو تو نے چھپایا تھا۔ وہ سانپ اس کے پیچھے دوڑے گا یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے گا تو وہ اسے چبائے گا پھر اس کے تمام جسم کو نگل جائے گا۔ (حاکم، بزار، طبرانی فی الکبیر، ابن خزیمہ)

حل لغات: الشجاع۔ سانپ۔ الاقرع۔

وہ سانپ جس کے بال طویل عمر ہونے کی وجہ سے گر جائیں (سانپ جب ایک

ہزار سال کا ہوتا ہے تو اس کے سر پر بال نکلتے ہیں جب وہ دو ہزار برس کا ہوتا ہے تو وہ گر جاتے ہیں یہ ہے معنی گنجے سانپ کا کہ اتنا پرانا ہوگا اور وہ بہت زہریلا ہوتا ہے۔ (اویسی غفرلہ)

۳۰ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے مالک (یہی حکم افسر اور ماتحت کا اور پیر و مرید اور استاذ شاگرد کا ہے۔ اویسی غفرلہ) سے ایسی شے مانگی جو اس کی ضرورت سے زائد تھی اور وہ اس نے اسے نہیں دی تو قیامت میں اسے بلایا جائے گا اور وہ شے جو اس نے نہیں دی وہ گنجہ سانپ بن کر لائی جائے گی۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد)

۳۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی قریبی رشتہ دار کسی رشتہ دار سے کچھ مانگے جو اس کی ضرورت سے زائد تھی لیکن وہ اس پر بخل کرے قیامت میں اللہ تعالیٰ جہنم سے ایک سانپ نکالے گا جو گنجہ ہوگا آکر اسے چاٹے گا پھر وہ سانپ اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو بین (نوحہ) کرنے والی توبہ کئے بغیر مر جائے تو اسے اللہ تعالیٰ آگ کی چادر پہنائے گا اور عبرت کے لئے قیامت میں لوگوں کے سامنے کھڑا کرے گا۔ (ابویعلی، ابن حبان)

۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بین (نوحہ) کرنے والی عورت قیامت کے دن جنت و دوزخ کے راستہ پر ہوگی اور اس کی چادر تارکول (کالے تیل) کی ہوگی جو اس کے چہرے کو ڈھانپ گی۔ (طبرانی فی الکبیر)

۳۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ علم عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے بخل کرے یا اس پر طمع لالچ میں ہو اس کے عوض مال و دولت کمائے۔ (اس سے دور حاضر کے مقررین اور نعت خوان حضرات عبرت حاصل کریں۔ اویسی غفرلہ) تو قیامت میں نار جہنم کی لگام اس کے منہ میں ڈالی جائے گی اور منادی پکارے گا یہ وہی (مولوی یا نعت خوان) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن اس نے اس پر بخل کیا اور اس پر طمع و لالچ کر کے مال و دولت کمائی۔

یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو۔ (طبرانی فی الاوسط وسندہ لا باس بہ)

◆ ۳۵ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت میں لوگوں پر بدبودار ہوا چلے گی یہاں تک کہ اس وقت ہر نیک اور بد پکارے گا اور وہ ہر جگہ پہنچ چکی ہوگی۔ پھر ایک ندا دینے والا ندا دے گا جس کی آواز ہر ایک سن لے گا کہ کیا جانتے ہو یہ ہوا کیا ہے جس نے تمہیں اذیت پہنچائی ہے؟ عرض کریں گے نہیں! کہا جائے گا: کہ یہ زانی مردوں اور عورتوں کی فروج وذکور (شرمگاہوں) کی بدبو ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کو ملے لیکن توبہ نہ کی پھر ان سے ہٹائی جائے گی۔ لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ ہوا کے ہٹانے کے بعد وہ جنت میں یا دوزخ میں ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، الخرائطی)

◆ ۳۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شہرت کے کپڑے پہنے اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ ذلت کے کپڑے پہنائے گا پھر ان کپڑوں میں آگ کے شعلے بھڑکائے جائیں گے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد)

◆ ۳۷ بی بی جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ریشمی کپڑے پہنے اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ ذلت کے کپڑے پہنائے گا۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

باب (۳۰)

وہ اعمال جو قیامت میں سایہ عرش اور منبروں اور کرسیوں اور ٹیلوں پر بیٹھنے کا موجب ہیں

◆ ۱ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں سورج لوگوں کے سروں پر ہوگا۔ ان کے اعمال ان پر سایہ کریں گے اور ان کے ساتھ رہیں گے۔

(ابونعیم، ابن المبارک)

◆ ۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات ایسے خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا اس دن کہ جہاں اس

کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

① امام عادل۔

② وہ نوجوان جو عبادت الٰہی میں جوان ہوا۔

③ وہ مرد جس کا دل مسجد میں لٹکا ہو۔

④ دو مرد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی پر جمع ہوتے ہیں اسی پر جدا ہوتے ہیں۔

⑤ وہ مرد جسے صاحب جمال وصاحب مرتبہ عورت (زنا) کے لئے بلائے تو یہ کہے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

⑥ مرد جو صدقہ اتنا چھپا کردے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا۔

⑦ مرد جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں آنسو بہائیں۔

(بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، احمد)

③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت دوسرے طریقے سے مروی ہے اس میں نوجوان جو عبادت میں جوان ہوا کے بجائے یہ ہے جو سریہ (جنگ) میں اپنی قوم کے ساتھ گیا اور انہوں نے دشمن کا مقابلہ کیا اور خوب لڑائی ہوئی جوش وخروش سے لڑے پھر وہ نجات پا گئے اور وہ نوجوان بھی نجات پا گیا یا شہید ہوا۔ (ابن عساکر)

④ یہ روایت ایک اور طریقے سے مروی ہے کہ مذکور نوجوان جو عبادت میں جوان ہونے کے بجائے یہ ہے کہ مرد جس نے بچپن میں قرآن پڑھا اور بڑھاپے تک اس کی تلاوت جاری رکھی۔ (ابن عساکر، ابن شاذان)

⑤ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے تنگدست کو (قرضہ کی وصولی میں) مہلت دی یا اسے قرض معاف کردیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اپنے سایہ میں جگہ دے گا کہ جہاں اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (مسلم، دارمی، ابن ماجہ، احمد)

⑥ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجاہد فی سبیل اللہ کی یا تنگدست قرض دار کی یا اپنی گردن آزاد کرنے والے غلام کی

مدد کی تو اسے اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا جہاں اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (احمد، بیہقی، حاکم)

◆ ۷ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے غازی کی مدد کی قیامت میں اسے اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ (احمد، ابن ماجہ، ابن حبان، ابویعلی)

◆ ۸ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اعمال ایسے ہیں جن میں وہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ عرش کے سایہ تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا وہ تین اعمال یہ ہیں:

① ناگوار اوقات مثلاً سردیوں میں وضو کرنا۔

② اندھیری راتوں میں مساجد کی طرف جانا۔

③ بھوکے کو طعام کھلانا۔ (ابوالشیخ فی الثواب والاصبہانی فی الترغیب)

④ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بھوکے کو طعام کھلایا یہاں تک کہ سیر ہو گیا اسے اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائے گا۔

(طبرانی فی مکارم الاخلاق)

◆ ۱۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا تاجر قیامت میں عرش کے سایہ تلے ہوگا۔ (اصبہانی، دیلمی)

◆ ۱۱ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک دوسرے سے بیان کرتے تھے کہ تاجر امین، سچا قیامت میں ان ساتوں کے ساتھ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (ابن جریر)

◆ ۱۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاجر امین، سچا قیامت میں انبیاء وصدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، دارمی، حاکم)

◆ ۱۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاجر سچا، امین اور مسلمان قیامت میں شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ابن ماجہ، حاکم)

◆ ۱۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اسے اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس نے تنگدست کو مہلت دی اور پریشان حال کی مدد کی۔ (طبرانی فی الاوسط)

⓯ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو یتیم یا بیوہ عورت کا کفیل ہوا اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

☆☆ **فائدہ**: اس روایت کے شواہد ہیں اور دیگر طرق ہیں۔ میں (علامہ سیوطی) نے انہیں رسالہ "ظل العرش" میں درج کیا ہے۔ (الحمدللہ علامہ سیوطی کے تتبع میں فقیر اویسی غفرلہ نے بھی رسالہ لکھا ہے بنام "سایۂ عرش" جس کا عربی نام "ظل العرش" ہے۔☆☆

⓰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اے میرے خلیل! حسن اخلاق سے پیش آیا کرو اگرچہ کافروں کے ساتھ ہو تم ابرار کے داخلہ کی جگہوں پر داخل ہوؤ گے اور میرا کلمہ سبقت کر چکا ہے اس لئے جس کے اخلاق حسنہ ہیں میں اسے اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دوں گا اور اپنے حظیرہ اقدس سے اسے پانی پلاؤں گا اور اپنے خاص جوار میں اسے قریب کروں گا۔ (طبرانی فی الاوسط، ابن عساکر)

⓱ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سایہ میں سبقت کرنے والے کون ہیں؟ صحابہ کرام نے کہا: اللہ ورسولہ اعلم۔ (اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جب حق دیئے جاتے ہیں تو وہ اسے قبول کر لیتے ہیں اور جب سوال کئے جاتے ہیں تو وہ خرچ کرتے ہیں اور لوگوں کے لئے فیصلہ کرتے ہیں اور ایسے ہیں جیسے وہ اپنے لئے فیصلہ کرتے ہیں۔ (احمد، ابونعیم، بیہقی)

⓲ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز جنازہ پڑھا کرو کہ وہ تجھے حزن (غم) میں ڈالے گا اور حزیں (غمگین) اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوگا۔ (حاکم، ابن شاہین، ابن ابی الدنیا)

⓳ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا حاکم، عادل متواضع زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ اور تیر ہے جس نے اسے اپنے نفس اور بندگان خدا کے لئے خالص کیا وہ اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوگا اس دن کہ کوئی سایہ نہیں اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا۔ جس نے اس میں دھوکہ کیا اپنے لئے اور

بندگان خدا کے لئے تو قیامت میں اسے اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا۔

(ابن ابی حاتم، ابونعیم، اصبہانی، ابن شاہین)

۲۰ حضرت ابوبکر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے عرض کی کہ اس کی کیا جزاء ہے جس نے رونے والی (جس کا بچہ فوت ہوگیا) کی تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اسے اپنے سایہ میں جگہ دوں گا جس دن کہ میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (الطوسی، دیلمی)

فائدہ: اس روایت کے اور بھی شواہد ہیں۔

۲۱ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ جہنم کے جوش سے محفوظ رکھے اور اپنے سایہ میں جگہ دے تو اسے چاہئے کہ وہ مومنین پر سخت نہ ہو اور چاہئے کہ وہ ان کے ساتھ رحیم ہو۔ (ابونعیم، ابوالشیخ، بیہقی)

۲۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص ہیں جو قیامت میں عرش کے سایہ تلے ہوں گے قیامت میں سوائے اس کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۱ صلہ رحمی کرنے والا اللہ تعالیٰ اس کا رزق بڑھائے گا اور اس کی عمر لمبی کرے گا۔

۲ وہ عورت جس کا شوہر فوت ہو کر اپنے پیچھے چھوٹے یتیم بچے چھوڑ گیا تو اس عورت نے کہا کہ میں دوسرا نکاح نہیں کرتی میں یتیم بچوں کی پرورش کروں گی یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائیں یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کردے۔

۳ وہ بندہ خدا جس نے طعام تیار کر کے مہمانوں کو کھلایا اور ان پر اچھا خرچہ کیا اور وہ یتامیٰ و مساکین کو بلا کر انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی میں طعام کھلائے۔

(ابوالشیخ، دیلمی فی مسند الفردوس)

۲۳ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوں گے۔

۱ وہ مرد کہ جہاں بھی متوجہ ہو اور یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے۔

۲ وہ مرد جسے عورت (زنا کے لئے بلائے لیکن وہ اسے اللہ تعالیٰ کے خوف سے چھوڑ دے۔

۳ وہ جو لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے جلال کی وجہ سے محبت کرے۔ (طبرانی فی الکبیر، دیلمی)

۲۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوک والے دنیا میں بھوک سے زندگی بسر کرنے والے وہ جن کی ارواح اللہ تعالیٰ قبض کرے گا اور وہ جب غائب ہوں انہیں کوئی نہ پوچھے گا اور وہ جب گواہی دیں گے تو قبول نہ کی جائے گی دنیا میں غیر معروف لیکن آسمان میں معروف ہیں۔ جب انہیں جاہل دیکھے تو سمجھے یہ بیمار ہیں حالانکہ انہیں کوئی بیماری نہ ہو سوائے خوف الٰہی کے وہ قیامت میں سایہ میں ہوں گے اس دن کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (دیلمی فی مسند الفردوس)

۲۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ قریب وہ ہے جس کی بھوک طویل اور خوف خدا زیادہ ہو وہ مخفی ہیں اور لوگوں سے بیزار ہیں۔ اگر وہ گواہی دیں گے تو پہچانے جائیں گے اور جب غائب ہوں تو ان کے متعلق کوئی نہ پوچھے۔ (طبرانی وابونعیم)

۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے حفاظ اللہ تعالیٰ کے سایہ میں انبیاء علیہم السلام واتقیاء (اولیاء) کے ساتھ ہوں گے۔ جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (دیلمی)

۲۷ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین وہ خوش نصیب ہیں جو اللہ تعالیٰ سے باہم گفتگو ہوں گے سایہ عرش میں امن وچین کے ساتھ ہوں گے حالانکہ لوگ حساب وکتاب میں گرفتار ہوں گے۔

۱ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت اسے نہ روکے گی۔

۲ وہ امور جو اس کے لئے حلال نہیں وہ ان کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے۔

۳ وہ امور جو حرام نہیں وہ ان کو نظر اٹھا کر نہ دیکھے۔ (اصبہانی)

۲۸ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل (قیامت

میں) اللہ تعالیٰ کے جلیس (اکٹھے بیٹھنے والے) وہ ہوں گے جو دنیا میں اہل ورع (پرہیزگار) اور اہل زہد تھے۔ (ابن لال فی مکارم الاخلاق)

◆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرمایا حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کی یارب حظیرۃ القدس تیرے قرب میں کون لوگ بیٹھیں گے اس دن کہ سوائے تیرے سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

① وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا نہیں دیکھتیں۔

① اپنے اموال میں سود نہیں ملاتا۔

① وہ افسران جو اپنے فیصلوں میں رشوت نہیں لیتے یہی وہ لوگ ہیں انہیں مژدہ ہے اوران کا انجام بہتر ہوگا۔ قرآن مجید میں ہے:

طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ (پ۱۳، الرعد، آیت ۲۹)

''ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام۔'' (بیہقی، ابن عساکر)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں تین شخص اللہ تعالیٰ سے باہم گفتگو ہوں گے۔

① وہ جو دوشخصوں کے درمیان جھگڑا ڈالنے کے لئے نہیں چلتا یعنی چغل خوری نہیں کرتا اور نہ ہی باہم جھگڑا ڈلواتا ہے۔

② جس کے دل میں زنا کا خیال تک نہیں گزرتا۔

③ جس نے کمائی میں سود کی ملاوٹ نہیں کی۔ (ابونعیم)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین وہ خوش قسمت ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

① امانت دار تاجر۔

② امام (حاکم) میانہ رو۔

③ دن میں سورج کی نگہداشت کرنے والا (عبادت گزار) (حاکم، دیلمی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین وہ خوش قسمت ہیں

جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ تلے ہوں گے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

① جو میرے دکھی امتی سے دکھ ٹالے گا۔

② جس نے میری سنت زندہ کی۔

③ جو مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتا ہے۔

۳۳ حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہا جاتا ہے کہ تین خوش قسمت قیامت میں عرش کے سایہ تلے ہوں گے۔

① مریض کی طبع پرسی کرنے والا (عیادت کرنے والا)

② مردہ کے کفن، دفن و جنازہ میں شرکت کرنے والا۔

③ بچہ مردہ (کی والدہ) کی تعزیت کرنے والا (اسے تسلی دلانے والا وغیرہ) (ابن ابی الدنیا)

۳۴ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک اعلان کرنے والا قیامت میں اعلان کرے گا کہ دنیا میں بیماروں کی بیمار پرسی کرنے والے کہاں ہیں؟ (جب وہ جمع ہو جائیں گے تو) نور کے منبروں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کریں گے حالانکہ لوگ حساب و کتاب میں گرفتار ہوں گے۔

(ابن شاہین، ابن ابی حاتم، دیلمی)

۳۵ مغیث بن سمی نے فرمایا: قیامت میں سورج لوگوں کے سروں پر ہاتھ برابر آ جائے گا اور دوزخ کے دروازے کھول دیئے جائیں گے ان پر وہ اپنی ہوا اور لو چلائے گی اور ان پر پھونکیں مارے گی یہاں تک کہ زمین ان کے بدبودار پسینے سے جاری ہوگی اور وہ پسینہ مردار سے زیادہ بدبودار ہوگا حالانکہ اس وقت روزے دار عرش کے سایہ تلے ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

۳۶ قیس الجہنی نے فرمایا: کوئی روزے دار روزہ نہیں رکھتا مگر وہ قیامت میں بادل کے سایہ تلے آئے گا اس بادل کا سایہ نور کا ہوگا اور اسے موتیوں کے محل میں ٹھہرایا جائے گا جس کے ستر دروازے ہوں گے جس کا ہر دروازہ سرخ یاقوت کا ہوگا۔

(حمید بن زنجویہ)

◆ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے رب العالمین! اس بندے کی کیا جزا ہے جو زبان وقلب دونوں سے ذکر کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! (علیہ السلام) میں اسے اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دوں گا اور اسے اپنی پناہ میں رکھوں گا۔ (ابونعیم)

◆ عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا اے میرے پروردگار! مجھے ان خوش بختوں کا نام بتا جنہیں تو اپنے عرش کے سایہ تلے پناہ دے گا اس دن کہ سوائے تیرے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ یہ لوگ ہیں:

1. ان کے قلوب طاہر (پاک) ہیں۔
2. ان کے ہاتھ برائیوں سے پاک ہیں۔
3. وہ ایک دوسرے سے میرے جلال کی وجہ سے محبت کرتے ہیں۔
4. وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب میرا ذکر کرتے ہیں تو میری وجہ سے ان کا ذکر بھی ہوتا ہے اور وہ کہیں ذکر کئے جاتے ہیں تو میرا ذکر بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے تو یہ وہ لوگ ہیں کہ ناگوار موسم (سردی وغیرہ) میں کامل وضو کرتے ہیں۔
5. وہ میرے ذکر کے ساتھ ہی اپنے گھروں میں ایسے چین سے گزارتے ہیں جیسے گدھ اپنے گھونسلے میں اور میرے محارم کی حلت پر ایسے غصہ کرتے ہیں جسے شیر جب کسی سے لڑتا ہے اور وہ میری محبت سے سرشار ہوتے ہیں جیسے چھوٹے بچوں سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ (احمد فی الزہد، ابن المبارک)

فائدہ: ابن عساکر نے ایک اور وجہ (سند) سے اضافہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ میری مساجد آباد کرتے اور سحر گاہ میں استغفار کرتے ہیں۔

◆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات میں وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! جس نے "امر بالمعروف ونھی عن المنکر" (بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) اور لوگوں کو میری اطاعت کی دعوت دی تو اسے میری محبت نصیب ہوگی دنیا میں اور قبر میں اور قیامت میں میرے سایہ تلے

ہو گا۔ (ابونعیم)

◆ عمر بن میمون سے مروی ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف ملاقات کے لئے جلدی کی تو ایک مرد کو عرش کے سایہ تلے دیکھا تو انہوں نے اس کے اس مرتبہ پر رشک فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑا برگزیدہ ہے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اس کے متعلق خبر دیجئے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تمہیں اس کے عمل کی خبر دوں گا وہ یہ کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا کیا وہ ان پر حسد نہیں کرتا اور نہ چغلی کے لئے چلتا ہے اور نہ ہی ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے۔ (ابونعیم)

◆ حضرت عتبہ بن عبد السلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقتول تین طرح کے ہیں:

◇ وہ مرد جس نے نفس و مال خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ وہ دشمنوں سے ملا اور ان سے لڑائی کی اور شہید ہو گیا یہ وہ شہید ہے کہ عرش کے سایہ تلے اللہ تعالیٰ کے خیمہ میں فخر کرے گا اس پر انبیاء علیہم السلام صرف درجہ فضیلت والے ہوں گے۔ (دارمی، احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان)

☆☆ **فائدہ**: یہ مکمل حدیث جنت کے باب میں آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ اور باقی دو شخصوں کا ذکر باب صفۃ الجنۃ میں آئے گا۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ حضرت ابوبکر شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: شہداء قیامت میں عرش کی فضا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے قصبوں اور باغات میں ہوں گے۔ (ہناد فی الزہد)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہداء تین ہیں:

◇ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خود کو اور اپنے مال کو لایا اس ارادہ پر کہ نہ جنگ لڑے گا اور نہ مارا جائے گا اس لئے گیا ہے کہ مسلمانوں کی کثرت ہو گی۔ (انہیں فائدہ ہوا) اگر وہ اس حال میں مر گیا یا شہید ہو گیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اسے عذاب قبر سے پناہ دی جائے گی اور قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن و قرار دیا جائے گا اور اسے کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر وقار و خلد کا تاج رکھا جائے گا۔

② نفس ومال کو جنگ کے لئے نکلا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کا ارادہ ہے کہ وہ جنگ کرے گا لیکن مارا نہ جائے تو اگر اس حال میں مر گیا یا قتل کیا گیا تو اس کے گھٹنے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ ہوں گے (یعنی ان کا رفیق ہوگا) اللہ تعالیٰ کے سامنے مقعد صدق میں مالک مقتدر کے سامنے۔

③ جہاد میں نکلا اور اپنا مال خرچ کیا اللہ تعالیٰ سے ثواب کی نیت پر اس کا ارادہ ہے کفار کو قتل کرے گا یا مارا جائے گا اگر وہ مر گیا یا قتل کیا گیا تو وہ اپنی تلوار لہراتا ہوا اور تلوار کو کاندھے پر رکھ کر چلے گا حالانکہ دوسرے لوگ گھٹنوں کے بل چلیں گے ایسے لوگ کہیں گے خبردار! ہمارے لئے راستہ فراخ رکھو بے شک ہم نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی جانیں اور اموال خرچ کئے یہاں تک کہ وہ عرش کے نیچے نور کے منبروں تک پہنچ جائیں گے پھر وہ ان پر بیٹھ جائیں گے اور دیکھیں گے کہ لوگوں کا فیصلہ کیا ہوتا ہے اور انہیں موت کا کوئی غم نہ ہوگا اور وہ برزخ کے عذاب میں مبتلا نہیں ہوں گے اور نہ ہی انہیں قیامت کی گھبراہٹ گھبرائے گی اور نہ انہیں حساب کا خطرہ ہوگا اور نہ میزان کا خوف اور نہ پل صراط کا ڈر اور وہ لوگوں کو دیکھیں گے کہ ان کا حساب وکتاب کیسے ہو رہا ہے اور وہ کچھ مانگیں گے انہیں ملے گا اور جس کی وہ شفاعت کریں گے ان کی شفاعت قبول ہوگی اور جنت سے جو چاہیں گے انہیں عطا ہوگا اور جنت میں انہیں وہ جگہ ملے گی جو وہ چاہیں گے۔ (بیہقی، بزار، اصبہانی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے قیامت میں متقاعسین آئیں گے۔ یہ اہل ایمان کے بچے ہوں گے۔ انہیں موقف (قیامت کا قیام) ستائے گا تو وہ چیخیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبریل! (علیہ السلام) انہیں میرے عرش کے سایہ تلے لے جا۔ جبریل علیہ السلام انہیں عرش کے سایہ تلے لے جائیں گے۔ (دیلمی فی مسند الفردوس)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں ہر نبی کا منبر نور ہوگا اور میں سب سے بڑے اور زیادہ نورانی منبر پر ہوں گا ایک منادی ندا دے گا نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ تمام انبیاء علیہم السلام کہیں گے ہم تمام نبی امی ہیں۔ نامعلوم تو کس کیلئے بھیجا گیا اور وہ دوبارہ لوٹ کر آئے گا اور کہے گا نبی امی

ﷺ کہاں ہیں؟ حضور اکرم ﷺ منبر سے اتر کر جنت کے دروازہ پر تشریف لے جائیں گے اور دروازہ کھٹکائیں گے۔ پوچھا جائے گا: آپ کون ہیں؟ آپ فرمائیں گے: میں محمد ﷺ ہوں یا فرمائیں گے میں احمد (ﷺ) ہوں۔ کہا جائے گا ہاں! یہ فرشتہ انہی کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آپ فرمائیں گے ہاں محمد (ﷺ) آپ کے لئے بہشت کا دروازہ کھلے گا۔ آپ اس میں داخل ہوں گے تو رب تعالیٰ اپنا جلوہ دکھائے گا کہ اس سے قبل ایسا جلوہ کسی کو نہیں دکھایا گیا ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ سجدہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ایسے محامد (حمد وثناء) بیان فرمائیں گے کہ ایسے محامد آپ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کئے ہوں گے اور نہ ہی اس کے بعد کوئی ایسے محامد بیان کرے گا۔ آپ کو حکم ہوگا کہ آپ اپنا سر مبارک اٹھا کر بولیے اور شفاعت فرمایئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (ابن حبان)

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت میں تم میں سے میرے نزدیک محبوب تر اور مجلس میں قریب تر وہ لوگ ہوں گے جو زیادہ حسن اخلاق والے ہوں گے اور قیامت میں تم میں سے میرے نزدیک تر اور میری مجلس کے دورتر ثرثارون. متشدقون. متفیھقون. ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم متشدقون کو تو جانتے ہیں یہ متفیھقون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: متکبرین۔ (ترمذی، ابن حبان، احمد)

فائدہ: ثرثار اور دوثا اور دراء بمعنی کثیر الکلام، باتونی (زیادہ فضول باتیں کرنے والے)

المتشدق: وہ ایسی فضول گفتگو کرنے والا جو خود کو فصیح ظاہر کرے اور خود کو دوسروں پر بڑا سمجھ کر بات کرے۔

◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھا کرو اس لئے کہ جمعہ کے دن میرے ہر امتی کا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جو مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھنے والا ہوگا وہی قیامت میں میری مجلس کے زیادہ قریب ہوگا۔ (بیہقی بسند حسن)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پر اجل آجائے یعنی وہ فوت ہونے لگے حالانکہ وہ اس وقت طالب علم ہے (دینی علوم کا) تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ انبیاء علیہم السلام اور اس کے درمیان ایک درجہ (فاصلہ) ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجرین صحابہ کرام کے لئے تو سونے کے منبر ہوں گے جن پر وہ قیامت میں بیٹھیں گے گھبراہٹ سے امن وقرار میں ہوں گے۔ (بزار، ابن حبان، حاکم)

◆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اندھیرے میں (مساجد کی طرف) جانے والوں کو قیامت میں نورانی منبروں کی خوشخبری سنادو لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے اور یہ نہیں گھبرائیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاف کرنے والے قیامت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے وہی لوگ اپنے فیصلوں میں اپنے اور اپنے اہل وعیال پر اور ان پر جن کے وہ حاکم ہوئے کے درمیان عدل وانصاف کے فیصلے کرتے تھے۔ (مسلم، نسائی، احمد)

◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین اور اس کی مجلس کے بالکل قریب امام (حاکم) عادل ہوگا اور قیامت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ترین اور اس کی مجلس سے بہت دور امام (حاکم) ظالم ہوگا۔ (ترمذی، احمد)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ایک دوسرے سے میرے جلال کی وجہ سے محبت کرتے تھے کہاں ہیں آج میں انہیں اپنے سایہ تلے جگہ دوں اس دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (مسلم، دارمی، احمد)

◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے نور کے منبروں پر ہوں گے۔ عرش کے سایہ تلے اس دن کہ عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا ان کے

اس مرتبہ پر انبیاء وشہداء رشک کریں گے۔ (احمد، ترمذی، ابن حبان)

۵۶ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے سایہ تلے ہوں گے جبکہ اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا اور نور کے منبروں پر ہوں گے جبکہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے اور ان کو گھبراہٹ نہیں ہوگی۔ (طبرانی فی الاوسط)

۵۷ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بندے ہیں جو وہ انبیاء علیہم السلام تو نہیں اور نہ شہداء ہیں لیکن ان پر انبیاء شہداء رشک کریں گے وہ اونچی منزلوں پر ہوں گے اور ان کا قرب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوگا عرض کی گئی: وہ کون ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ آپ نے فرمایا: وہ مختلف شہروں کے لوگ ہوں گے ان کی نہ تو آپس میں رشتہ داری ہوگی اور نہ کوئی دوسرا قرب صرف وہ ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے قیامت میں نور کے منبر اپنے آگے بچھائے گا جس پر وہ بیٹھیں گے لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے انہیں گھبراہٹ نہ ہوگی۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی)

۵۸ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا وہ لؤلؤ (موتی) کے منبروں پر ہوں گے ان پر لوگ رشک کریں گے وہ انبیاء وشہداء نہیں ہوں گے۔ عرض کی گئی: وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: وہ مختلف قبائل کے لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوں گے اور وہ مختلف شہروں کے لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر پر جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ (طبرانی)

۵۹ حضرت عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا رب تعالیٰ کے دائیں ہاتھ (اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں) چند لوگ ہوں گے وہ انبیاء وشہداء نہیں ہوں گے۔ دیکھنے والوں کی نظر ان کے چہرے کی سپیدی

ڈھانپ لے گی ان کی اللہ تعالیٰ کی مجلس میں بیٹھنے اور اس کے قرب کی وجہ سے ان پر انبیاء وشہداء رشک کریں گے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ مجموعی طور پر چند لوگ ہیں اور وہ مسافر ہیں مختلف قبائل سے ان کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر پر جمع ہوں گے اور میٹھی میٹھی اور خالص گفتگو کریں گے جیسے کھانے والا میٹھے اور اچھے میوے چن کر کھاتا ہے۔ (طبرانی)

فائدہ: حدیث میں چند الفاظ تحقیق طلب ہیں: جماع۔ بضم الجیم و تشدید المیم یعنی مختلف قبائل و مقامات سے جا ملے۔ لوگ: نزاع نازع کی جمع ہے یعنی غریب (مسافر) مطلب یہ ہے کہ ان کا اجتماع محض قرابت ونسب اور ایک دوسرے کی پہچان کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوں گے۔

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت میں عرش کے دائیں اللہ تعالیٰ کے جلیس (ساتھ بیٹھنے والے) نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کے چہرے بھی نورانی ہوں گے وہ انبیاء وشہداء وصدیقین نہیں ہوں گے۔ عرض کی گئی کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے جلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں۔

(طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت میں نورانی منبروں پر بٹھائے گا جن کے چہروں کو ڈھانپ لے گا یہاں تک کہ حساب و کتاب سے فارغ ہوں گے۔

(طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے اردگرد یاقوت کی کرسیوں پر ہوں گے۔ (طبرانی)

◆ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی دو آدمی ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہیں تو ان کے لئے دو

کرسیاں بچھائی جائیں گی وہ ان پر بیٹھیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو۔ (طبرانی)

۶۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سونے کی کرسیاں بچھائی جائیں گی ان پر چاندی کے قبے ہوں گے جو یاقوت اور موتیوں اور زمرد سے جڑی ہوئی ہوں گی اور ان کے پردے سندس اور استبرق کے ہوں گے۔ پھر علماء لائے جائیں گے ان کرسیوں پر وہی بیٹھیں گے پھر رحمٰن کا منادی ندا کرے گا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ امتی جنہوں نے علم کی دولت کمائی اور وہ صرف اللہ کی رضا چاہتے تھے آؤ اور ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ آج تم پر کوئی خوف نہیں یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابونعیم، دارقطنی)

۶۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے انہیں قیامت کی ہولناکی گھبراہٹ میں نہ ڈالے گی۔

① جس نے لوگوں کی امامت کی اور وہ اس پر خوش ہوں۔

② وہ جو دن رات (اللہ تعالیٰ کی رضا) میں اذان پڑھتا ہے۔

③ وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مولیٰ کا حق ادا کیا۔ (ترمذی، احمد، ابونعیم)

۶۶ حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت میں تین شخص مشک کے سیاہ ٹیلے ہوں گے انہیں بڑی گھبراہٹ نہ گھبرائے گی اور نہ انہیں حساب و کتاب پہنچے گا یہاں تک کہ جنت میں مشک کے سیاہ ٹیلوں پر پہنچائے جائیں گے۔

① جس نے محض رضائے الٰہی کے لئے قرآن پڑھا اور لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے خوش ہوں۔

② محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر لوگوں کو پانچ وقت رات دن مسجد میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔

③ وہ جو دنیا میں مبتلا ہوا تو غلامی نے اسے طلب آخرت سے نہ روکا۔

(ابن حبان، طبرانی فی الاوسط)

۶۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جنہیں قیامت کی گھبراہٹ نہ گھبرائے گی اور نہ ہی حساب سے ڈریں گے یہاں تک کہ جنت میں مشک کے سیاہ ٹیلوں پر اٹھائے جائیں گے۔

① قرآن اللہ تعالیٰ کی رضا پر پڑھا پھر لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے خوش ہوں۔

② اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر رات دن پانچ وقت نماز کے لئے بلانے والا۔

③ غلام جسے غلامی نے اللہ تعالیٰ کی رضا سے نہ روکا۔ (طبرانی فی الکبیر، ابونعیم)

۶۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو نور کے منبر بچھائے جائیں گے جس پر موتیوں کے قبے ہوں گے پھر منادی پکارے گا کہاں ہیں فقہاء (مفتیان کرام) کہاں ہیں ائمہ (امامت کرنے والے) کہاں ہیں موذن آؤ ان منبروں پر بیٹھو تم کو کوئی ڈر نہیں اور نہ خوف ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حساب سے فارغ ہو۔ (دیلمی فی مسند الفردوس)

۶۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ خبردار! ائمہ وموذنین (امام وموذن قیامت میں) نہیں گھبرائیں گے جب لوگوں پر گھبراہٹ ہوگی۔ (اصبہانی)

۷۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں لوگ لائے جائیں گے وہ انبیاء وشہداء نہ ہوں گے لیکن ان پر انبیاء وشہداء رشک کریں گے ان کی ان منازل پر جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوں گی۔ وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت ڈالتے تھے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرف لے جاتے تھے اور زمین پر لوگوں کو نصیحت کرنے کیلئے چلتے تھے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت ڈالی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو لوگوں کی محبت کے لئے کام کرنے کا کیا مطلب؟ فرمایا: وہ لوگ امر بالمعروف ونہی عن المنکر (نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا) کرتے جب وہ ان کی بات لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ (طوسی فی عیون الاخبار)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حوائج (حاجات پورا کرنے کے لئے خاص کیا ہے۔☆ اللہ تعالیٰ نے قسم یاد فرمائی ہے کہ انہیں دوزخ میں عذاب نہ کرے گا حالانکہ اس وقت لوگ حساب میں مبتلا ہوں گے۔

(طبرانی فی الکبیر، ابونعیم)

☆☆ یہ وہی اولیاء کرام ہیں جن کے حضور ہم حاضر ہو کر اپنی حاجات پوری کراتے ہیں وہ عالم دنیا میں ہوں یا آخرت میں اس حدیث کو مخالفین ہی نہیں اور پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سمجھنے نہیں دیتا تاکہ قیامت میں انہیں سخت سزا دی جائے۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کی دنیوی مشکل آسان کر دی اللہ تعالیٰ اس کی مشکلیں قیامت کے دن آسان فرمائے گا اور جس نے تنگدست کو آسانی دی اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی دے گا اور جو کسی مسلمان کا عیب ڈھکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب دنیا و آخرت میں ڈھکے گا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد)

◆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جسے خوشی ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کی مشکلات سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگدست پر آسانی کرے یا اس سے قرض وغیرہ معاف کر دے۔

(مسلم، طبرانی فی الاوسط، بیہقی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی بھائی کو حلوہ کا ایک لقمہ کھلایا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے موقف (میدان حشر) کی کڑواہٹ دور فرمائے گا۔ (ابن ابی حاتم، ابونعیم)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو بھوکے کو سیر کر کے کھلائے گا یا ننگے کو کپڑے پہنائے گا یا مسافر کو پناہ دے گا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کی ہولناکیوں سے پناہ دے گا۔ (طوسی فی عیون الاخبار)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مومن کی

آنکھ ٹھنڈی کی یعنی اسے خوش کیا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا۔ (دیلمی، اصبہانی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اس عمل سے ملتا ہے جس سے اسے محبت ہے تاکہ اس سے اسے آسانی ہو تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت میں مسرور فرمائے گا۔ (طبرانی فی الصغیر، ابن المبارک)

◆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وحشت قبر دور کرنے کے لئے اندھیری راتوں میں نماز پڑھا کرو اور قیامت کی گرمی دفع کرنے کے لئے گرمی کے روزے رکھا کرو اور دکھ والے دن کی تکلیف دفع کرنے کے لئے صدقہ دیا کرو۔ (احمد فی الزہد)

◆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفرماتے سنا کہ قیامت میں مؤذن لمبی گردنوں والے ہوں گے (یعنی انہیں فخر و ناز ہوگا) اسی سے وہ لوگوں پر فضیلت والے ہوں گے۔ (مسلم، ابن ماجہ، احمد)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ مؤذن لوگوں سے لمبی گردنوں کی وجہ سے فضیلت پا جائیں گے۔ (بزار، اصبہانی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ قیامت میں مؤذن لمبی گردنوں کی وجہ سے پہچانے جائیں گے۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں ہر آنکھ آنسو بہائے گی سوائے اس آنکھ کے جو محارم الٰہی سے بند ہوگئی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے برابر اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلے (یعنی خوب رویا) (ابن ابی الدنیا، ابونعیم)

◆ ابو الجلد نے فرمایا: میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے مسائل میں پڑھا کہ آپ نے عرض کی اے رب العالمین! تیری خشیت کا کتنا اجر و ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ اس دن کی جزاء یہ ہے کہ میں اس کا چہرہ دوزخ کے جھٹکے پر حرام کردوں اور اسے قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے امن دوں۔ (ابن المبارک)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حرمین (مکہ

والمکرّمہ ومدینہ المنورہ) کے درمیان مرا اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے امن والوں کے ساتھ اٹھائے گا اور میں اس کا گواہ وشفیع ہوں گا۔ (دیلمی، اصبہانی)

- ۸۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ جو حرمین (مکہ المکرّمہ ومدینہ المنورہ) میں کسی ایک میں مرا وہ قیامت میں امن والوں میں اٹھے گا اور جو ثواب کی خاطر میری زیارت کرے گا وہ قیامت میں میرا پڑوسی ہوگا۔ (بیہقی)
- ۸۶ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرے گا وہ قیامت میں امن والوں میں اٹھے گا۔ (بیہقی)
- ۸۷ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف جمع نہ کروں گا اور اس کے لئے دو امن بھی جمع نہ کروں گا۔ پہلا وہ جو جس نے مجھے دنیا میں امن دیا یعنی ایمان لایا۔

دوسرا وہ جس نے مجھے دنیا میں ڈرایا یعنی نہ مانا۔ (پہلے کو) میں قیامت میں امن دوں گا۔ (ابن المبارک)

- ۸۸ ابن المبارک نے موصولا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جس نے دنیا میں اچھے اعمال کئے وہ قیامت کی ہولناکیوں سے بچ پائے گا۔ اسے ہم (علامہ سیوطی) نے کتاب البرزخ (شرح الصدور) میں لکھا اسی لئے مکمل حدیث نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔
- ۸۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو کسی مومن کو ڈر سے امن دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم ہے کہ وہ اسے ان گھبراہٹوں سے پناہ دے جو قیامت میں ہوں گی۔ (طبرانی فی الاوسط)
- ۹۰ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے سنا کہ جس نے والدہ اور اس کے بیٹے بیٹی کو جدا کیا اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے اپنے دوستوں سے جدا کرے گا۔ (ترمذی، دارمی، احمد، دارقطنی، حاکم)

باب (۳۱)

میدان حشر میں کس کو پوشاک پہنائی جائے گی؟

❶ حدیث صحیحین گذری ہے کہ سب سے پہلے قیامت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پوشاک پہنائی جائے گی۔

❷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو قبائیں پہنائی جائیں گی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی حلہ پہنایا جائے گا جبکہ آپ عرش کے دائیں جانب ہوں گے۔ (احمد فی الزہد، ابن المبارک)

❸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پوشاک پہنائی جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے خلیل کو پوشاک پہناؤ تو دو سفید جوڑے لائے جائیں گے وہ انہیں پہنیں گے پھر وہ عرش کی دائیں جانب ایسے مقام پر کھڑے ہوں گے جہاں کسی کو کھڑا ہونا نصیب نہ ہوگا جسے دیکھ کر سب اگلے پچھلے مجھ پر رشک کریں گے۔ (احمد، ابونعیم، حاکم، طبرانی فی الکبیر)

❹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنت کا حلہ پہنایا جائے گا جو صرف ان کے لئے ہوگا پھر میرے لئے عرش کی ساق پر کرسی بچھائی جائے گی۔ (بیہقی)

❺ عبید بن عمیر نے فرمایا کہ لوگ قیامت میں ننگے پاؤں اور ننگے جسم اٹھیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں اپنے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) کو برہنہ دیکھ رہا ہوں پھر انہیں سفید حلہ پہنایا جائے گا آپ ہی سب سے پہلے پوشاک پہنائے جائیں گے۔ (فریابی)

❻ حیدہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام پوشاک پہنائے جائیں گے (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا میرے خلیل (علیہ السلام) کو حلہ پہناؤ تاکہ لوگ ان کی فضیلت اور بزرگی کو سمجھیں۔ (ابن مندہ)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم فضیلت اور خصوصیت ہے جیسے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خصوصیت بخشی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ساق عرش سے متعلق دیکھا۔

ازالہ ٔ وہم

اس سے ان دونوں حضرات ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے افضلیت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب سے پہلے حلہ پہنانے میں حکمت یہ ہے کہ انہیں جب آگ میں ڈالا گیا تو ان سے کپڑے کھینچ لیے گئے اور چونکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اس پر انہوں نے صبر کیا اور یہ اجر و ثواب کے ارادہ پر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یوں جزا دی کہ قیامت میں سب سے پہلے لوگوں کے سامنے ان ہی کا ستر ڈھانپا جائے گا۔

اس کے بعد حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم ترین حلہ پہنایا جائے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حلہ سے قدر و منزلت میں بہتر و برتر ہوگا جو آپ کے بارے میں تاخیر ہوئی اس کا بدلہ ہو جائے تو گویا یوں سمجھا جائے کہ دونوں کو اکٹھے حلے پہنائے گئے ہیں۔

فائدہ: بعض نے کہا: چونکہ انہوں نے سب سے پہلے ستر ڈھانپنے کا اعلیٰ طریقہ یعنی شلوار پہننے کا طریقہ اختیار فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی جزاء میں سب سے پہلے یہ لباس پہنائے جائیں گے۔ بعض نے کہا چونکہ حضرات ابراہیم علیہ السلام زمین پر اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ خائف رہتے تھے تو انہیں پوشاک پہنانے میں جلدی کی گئی تاکہ ان کا دل مطمئن ہو۔

نفیس توجیہہ

علامہ ابن حجر نے فرمایا: یہ احتمال بھی ہے کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ انور سے ان کپڑوں میں باہر تشریف لائیں گے جن میں آپ کا وصال ہوا تھا۔ قیامت میں جو حلہ پہنایا جائے گا وہ کرامت (عزت و احترام کے طور پر ہوگا) اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب سے پہلے پوشاک پہنایا جانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں زائد ہونے کی دلیل نہیں۔

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے پہلے جنت کی پوشاک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

پہنائی جائے گی اس کے بعد حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو پھر انبیاء علیہم السلام کو پھر رسل کرام کو پھر مؤذنین کو انہیں ملائکہ نورانی اونٹنیوں پر ملیں گے جن کی باگیں سبز زمرد کی ہوں گی اور ان کے بالا پوش سونے کے ہوں گے جب یہ قبر سے اٹھیں گے تو ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے پرتپاک استقبال کرتے ہوئے انہیں میدان حشر میں لے آئیں گے۔ (التذکرہ للقرطبی)

٨ حضرت کثیر بن مرہ الحضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا حوض ہے اس سے میں خود پیوں گا اور وہ لوگ پئیں گے جو مجھ پر ایمان لائے اور وہ انبیاء کرام علیہم السلام پئیں گے جو مجھ سے میرے حوض کوثر سے پانی مانگیں گے۔ اس وقت حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اٹھائی جائے گی اس سے حضرت صالح علیہ السلام دودھ دوھ کر پئیں گے وہ خود بھی اور ان کی قوم سے وہ لوگ جوان پر ایمان لائے۔ پھر وہ اپنی قبر سے اٹھ کر اس پر سوار ہوں گے یہاں تک کہ میدان حشر میں آئیں گے اور وہ آواز کرتی ہوگی اور حضرت صالح علیہ السلام لبیک پڑھتے ہوں گے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور ﷺ! آپ اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہوں گے آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ میری اونٹنی پر میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سوار ہوگی۔ اور میں ایک ایسے خاص براق پر سوار ہوں گا جو صرف میرے لئے ہوگا۔ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کو ایسا براق نہ ملے گا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ شفقت اٹھا کر فرمایا یہ قیامت میں بہشت کی ایک اونٹنی پر سوار ہوگا اور اونٹنی پر سوار ہو کر اذان پڑھے گا۔ جب انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتیں اذان سنیں گی تو کہیں گے:

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ۔

صحابہ کرام نے عرض کی ہم بھی اس کی گواہی دیں گے پھر جس کی گواہی قبول ہوگی وہ مقبول ہوگا اور جس کی گواہی رد ہوگی وہ مردود ہوگا۔

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حلہ (پہنا کر) پیش کیا جائے گا اسے وہ پہنیں گے انبیاء وشہداء کے بعد سب سے پہلے جنتی لباس حضرت بلال رضی اللہ عنہ پہنیں گے اور وہ نیک مؤذن ہوں گے۔ (ابن عساکر)

۹ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے پہلے جنتی پوشاک وہ مؤذن پہنیں گے جو ثواب کی نیت سے اذان دیتے تھے۔ (سعید بن منصور)

۱۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام لوگ ننگے جسم اٹھیں گے سوائے زہد والوں کے۔ (متقی وعبادت گزار) (دینوری)

۱۱ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھ کر اس پر عمل کیا قیامت میں اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جو سورج سے زیادہ روشن ہوگا اس سے اس کا اندازہ لگایئے کہ جس نے اس پر عمل کیا اس کی عظمت کتنی ہوگی۔ (ابوداؤد، احمد، حاکم)

۱۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں قرآن خوان لایا جائے گا قرآن عرض کرے گا اے اللہ! اسے تاج کرامت پہنایا جائے۔ پھر کہے گا: یااللہ! اور بڑھا اس کو وہ کرامت کا لباس پہنایا جائے گا پھر عرض کرے گا: یااللہ! تو اس سے راضی ہو جا۔ پھر اسے کہا جائے گا پڑھتا جا اور عرش الٰہی پر چڑھتا جا پھر وہ ہر آیت کے عوض نیکی میں بڑھے گا۔ (ترمذی، دارمی، ابن خزیمہ، حاکم)

۱۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مصیبت میں اپنے بھائی کی تعزیت کرتا ہے اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ کرامت کی پوشاک پہنائے گا۔ (ترمذی)

۱۴ ابن کریز نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جس نے مصیبت میں کسی مسلمان کی تعزیت کی اسے قیامت میں لوگوں کے سامنے چادر پہنائی جائے گی جسے وہ کھینچے گا عرض کی گئی کھینچنے کا کیا مطلب؟ فرمایا: لوگ اسے دیکھ کر رشک کریں گے۔ (حمید بن زنجویہ)

۱۵ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے تواضع کے طور پر اچھے لباس کو ترک کیا حالانکہ وہ اس کے پہننے کی قدرت رکھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ قیامت میں لوگوں کے سامنے کہے گا کہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جو تیرا جی چاہے پہن لے۔ (ترمذی، احمد، حاکم)

باب (۳۲)

دونوں عیدوں کی راتوں کے فضائل

1. حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عید کے دنوں اور راتوں میں ثواب کی خاطر قیام کیا تو جس دن قلوب مردہ ہو جائیں گے اس کا دل مردہ نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)
2. حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے لیلۃ الفطر اور لیلۃ الضحیٰ (دونوں عیدوں کی راتوں) کو زندہ کیا تو جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوں گے اس کا دل نہیں مرے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)
3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عظمت شان ہے کہ راہ خدا کی مٹی اور جہنم کا دھواں مسلمان بندے کے پیٹ میں جمع نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ، ترمذی، احمد)
4. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہ خدا میں صبح کی تو جس قدر میدان جنگ کی مٹی اس پر پڑی اس قدر قیامت میں مشک نصیب ہوگی۔ (ابن ماجہ)

باب (۳۳)

روزوں کے فضائل

1. حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ ستر (۷۰) سال کی مسافت پر اس کے چہرہ کو دوزخ سے دور رکھے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

فائدہ: دوسرے محدثین نے بھی دوسرے راویوں سے اسی طرح روایت کی صرف حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اضافہ کیا کہ اس سفر کو تیز رفتار گھوڑا طے کرے اور حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہما

نے فرمایا: روزوں سے غیر رمضان کے روزے یعنی اس سے نفلی روزے مراد ہیں۔ (ابو یعلیٰ)

۲ حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے ایک روزہ فرض اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکھا اسے اللہ تعالیٰ دوزخ سے اتنا دور رکھے گا جتنا ساتوں آسمان و ساتوں زمین کی درمیانی مسافت ہے۔ جس نے نفلی روزہ رکھا اسے اللہ تعالیٰ دوزخ سے اتنا دور رکھے گا جتنا آسمان و زمین کی درمیانی مسافت ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

۳ سلمہ بن قیصر سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا میں ایک روزہ رکھا اسے اللہ تعالیٰ دوزخ سے اتنا دور رکھے گا جیسا کہ ایک کوا اڑے جبکہ وہ چوزہ تھا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر مرے (احمد، بزار، طبرانی)

☆**فائدہ**: کوے کا ذکر اس لئے ہے کہ کوؤں کی عمر لمبی ہوتی ہے۔ (حیوۃ الحیوان) ☆

۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جس نے جہاد کی نیت سے سرحد کی حفاظت میں ایک دن گزارا اس کے درمیان دوزخ کو اتنا دور رکھے گا جیسے سات خندقیں اور ہر ایک خندق کی مسافت ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی مسافت کے برابر ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

۵ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ دوزخ سے اتنا دور کر دے گا جیسے ایک سوار تیز رفتار سواری پر ہزار سال کی مسافت طے کرے۔ (احمد)

۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھوکے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا اس طرح کہ پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور اسے پانی پلایا یہاں تک کہ وہ پانی سے سیر ہو گیا تو اسے اللہ تعالیٰ سات خندقوں کے برابر دوزخ سے دور کرے گا ہر خندق کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہو۔ (ابو الشیخ، حاکم، بیہقی)

۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اچھا وضو کر کے اپنے مسلمان بھائی کی طبع پرسی کی وہ دوزخ سے ستر سال کی مسافت پر دور رکھا جائے گا۔ (ابوداؤد)

۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ایک دن میں

اعتکاف میں بیٹھا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب تھی اس کے اور دوزخ کے درمیان اللہ تعالیٰ تین خندقیں بنائے گا (یعنی مشرق ومغرب) کی مسافت سے بھی زیادہ بعید ہیں۔ (طبرانی فی الاوسط، حاکم، بیہقی)

باب (۳۴)

شفاعت عظمیٰ کا بیان

اس سے مقام محمود مراد ہے اور ایک قوم بلاحساب جنت میں داخل کرنا اور اہل توحید میں دوزخ کا مستحقین کی شفاعت کہ وہ دوزخ میں داخل نہ ہوں اور جنت میں لوگوں میں رفع درجات اور بعض کفار جو دوزخ میں ہوں تو ان سے عذاب کی تخفیف اور مشرکین کے بچے کہ انہیں عذاب نہ کیا جائے۔

اس بارے میں طویل حدیث ہے کہ جو حضرت انس وابوبکر صدیق وابوہریرہ وابن عباس وابن عمر وحذیفہ وعقبہ بن عامر وابوسعید خدری وسلمان رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ اور مختصر روایت حضرت ابی بن کعب سے عبادہ بن صامت وکعب بن مالک وجابر بن عبداللہ و عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

◆ ۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اولاد بشر جو بچپن میں فوت ہوتے ہیں انہیں عذاب نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے سوال کو پورا فرمایا۔ (ابن ابی شیبہ وابویعلی سند صحیح)

فائدہ: ابن عبدالبر نے فرمایا: اس سے غیر بالغ بچے مراد ہیں اس لئے کہ ان کے اعمال لہو ولعب کی طرح ہیں نہ ان کا اس پر پختہ ارادہ ہوتا ہے نہ کوئی عزم۔

◆ ۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو قیامت میں جمع فرمائے گا اس میں وہ لوگ مغموم ہوں گے تو آپس میں کہیں گے ہم رب تعالیٰ کے ہاں کسی کو سفارشی بنائیں تاکہ وہ ہمیں اس عذاب سے نجات بخشے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آکر عرض کریں گے کہ آپ ابوالبشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ (یعنی قدرت خاص) سے پیدا کیا اور آپ کو ملائکہ سے سجدہ

کروایا اور آپ کو ہر شے کے نام سکھائے۔ ہمارے لئے اپنے رب کے ہاں شفاعت فرمائیں تا کہ ہم محشر کے عذاب سے نجات پائیں گے وہ فرمائیں گے میں تو اس مرتبہ کا نہیں۔ پھر اپنی ظاہری خطاو لغزش بیان کریں گے۔ مجھے تو اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کے پاس مبعوث فرمایا وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں تو اس مرتبہ کا اہل نہیں وہ اپنی لغزش ظاہری بتائیں گے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسے امر کا سوال کیا جس کا مجھے علم نہ تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے۔ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خلیل اللہ ہیں۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے خاص بندے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا اور انہیں تورات دی۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں کہ آپ اس بندے کو یاد کریں گے جسے آپ نے ناحق قتل کر ڈالا تھا اسی لئے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے۔ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے عبد و رسول اور کلمہ و روح ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے میں اس مرتبہ کا نہیں۔ ہاں تم لوگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے عبد و رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے سبب سے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں اٹھ کر اہل ایمان کی دو صفوں کے درمیان چل پڑوں گا۔ میں اپنے رب سے سجدہ کی اجازت چاہوں گا جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ جتنی دیر مجھے میرا رب اجازت دے گا چھوڑے گا ایک بار پھر مجھے کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر مبارک اٹھایئے کہئے آپ کی بات سنی جائے گی، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ سوال کیجئے آپ کا سوال پورا کیا جائے گا اس پر میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا جو اس نے مجھے خود سکھائی۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور اس

کی مجھے حد بتائی جائے گی۔ اس کے مطابق میں اہل ایمان کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوبارہ میں دعا مانگوں گا اور اللہ تعالیٰ سے اس کے دار میں داخل ہونے کی اجازت چاہوں گا۔ اس کی مجھے اجازت دی جائے گی جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ کروں گا۔ جتنی دیر اللہ تعالیٰ مجھے سجدہ کی اجازت دے گا پھر فرمائے گا اے محمد ﷺ! سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجیے آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ فرمایا کہ میں سر مبارک اٹھا کر اپنے رب تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور وہ حمد کروں گا۔ جو اس نے مجھے سکھائی پھر میں شفاعت کروں گا میرے لئے ایک حد مقرر ہوگی اسی کے مطابق میں اہل ایمان کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار دعا مانگوں گا میں اپنے رب کو دیکھ کر سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! سر اٹھایئے کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، سوال کیجیے آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ میں سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا۔ جو اس نے مجھے سکھائی پھر میں شفاعت کروں گا۔ میرے لئے ایک حد مقرر ہوگی اسی کے مطابق میں اہل ایمان کو جنت میں داخل کروں گا۔ چوتھی بار پھر میں ایسا نہیں کروں گا جو اوپر مذکور ہوا میں کہوں گا: یا اللہ! اب دوزخ میں وہ باقی ہیں جنہیں قرآن نے روکا ہے۔ پھر دوزخ سے انہیں نکالا جائے گا جنہوں نے کہا: **لا اله الا الله محمد رسول الله**. اور اس کے دل میں خیر و بھلائی سوئی کے سوراخ کے برابر ہوگی۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ابن حبان)

فائدہ: انبیاء علیہم السلام کا کہنا: **لست ھناکم** قاضی عیاض نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اس مرتبہ کا نہیں بلکہ میرا مرتبہ کم ہے یہ بھی عاجزی کے طور پر فرمائیں گے اور اس سوال کو بڑا سمجھیں گے جس کا ان سے سوال کیا گیا یعنی شفاعت کبریٰ۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ میرا مرتبہ نہیں بلکہ میرے سوا کسی دوسرے کا ہے۔ ابن حجر نے بعض طرق میں کہا: **لست لھا** کہیں گے۔ بعض روایت میں ہے: **لست بصاحب ذلك**۔

فائدہ: فیعدلی حدا یعنی میرے لئے حد مقرر ہوگی اس میں قوی اشکال ہے جس پر علماء نے تنبیہ فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ حدیث کے اول میں ہے کہ انہیں موقف کی کروبتوں سے راحت پہنچانا اور حدیث کے آخر میں شفاعت کا بیان ہے کہ انہیں دوزخ سے نکالا جائے گا اور یہ موقف سے پلٹ کر پل صراط سے گزرنے کے بعد ہوگا اس وقت جو بھی پل صراط سے گزرتے ہوئے دوزخ میں گرے گا اس کے بعد ہی انہیں شفاعت نصیب ہوگی۔

امام دارمی نے فرمایا کہ گویا راوی حدیث نے ایک شے کو غیر اہل پر راکب کر دیا اس موضوع میں حدیث حذیفہ مبنی برصواب ہے پل صراط پر گزرنے کا ذکر اس شفاعت کے بعد ہے۔

فائدہ: حدیث حضرت ابو ہریرہ وابو سعید رضی اللہ عنہما باب تجلی میں آنے والی ہیں کہ اس وقت ہر امت اس کے پیچھے ہو جائے گی جس کی وہ عبادت کرتے تھی۔ پھر منافقوں کو مومنوں سے علیحدہ کیا جائے گا۔ پھر پل صراط رکھی جائے گی جس پر لوگ گزریں گے پھر دوزخ سے نکالنے کی شفاعت کا وقوع ہوگا۔ امت کا اپنے معبود کا اتباع پہلے ہوگا یہی فیصلہ الٰہی کے پہلے امور میں سے ہوگا۔ اس وقت وہ موقف کی کروبتوں سے نجات پائیں گے۔ اسی طرح سے ان متون احادیث کا توافق ہو سکتا ہے اور ان کے معانی کا یونہی ترتیب ہوگا ایسے ہی امام قاضی عیاض اور امام نووی وغیرہما نے فرمایا ہے۔

◆ ۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں انتظار میں کر رہا ہوں کہ کب پل صراط سے گزارنے کا حکم ہوتا ہے تو اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے پاس آ کر عرض کریں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ انبیاء علیہم السلام آپ کے پاس آئے ہیں۔ آپ سے سوال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ امتوں کے درمیان میں جو فیصلہ فرمانا ہے۔ فرمایئے اس لئے کہ یہ اس وقت بہت بڑے غم میں مبتلا ہیں اور تمام مخلوق پسینہ میں غرق ہے پسینے نے انہیں لگام چڑھا رکھی ہے۔ بہر حال مومن کا حال بھی پتلا ہے اور کافر کو تو گویا موت نے گھیر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ٹھہریئے میں آتا ہوں اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے نیچے جا کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اس وقت آپ کو وہ مقام ملے گا جو نہ کسی برگزیدہ فرشتے کو ملا نہ ہی کسی نبی مرسل کو اس پر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کے ذریعے کو وحی بھیجے گا کہ تم

محمد ﷺ کے پاس جا کر کہو کہ آپ اپنا سر اٹھا کر سوال کیجئے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کی عرض کی کہ اس جملہ مخلوق میں ننانوے میں سے میرا ایک امتی دوزخ سے نکالا جائے اسی طرح میں اپنے رب تعالیٰ سے یہی عرض دہراتا رہا۔ میں جس مقام پر بھی شفاعت کروں گا تو مجھے شفاعت دی گئی یہاں تک کہ مجھے کہا گیا کہ اے محمد ﷺ! آپ کی امت سے جس نے ایک بار لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ خلوصِ دل سے کہا اور اس پر اس کی موت آئی تو آپ اسے جنت میں داخل کیجئے۔ (احمد بسند صحیح)

﴿۴﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ میں سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے باہر آنے والا ہوں اور جب تمام لوگ (میدانِ) حشر میں خاموش ہوں گے میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ اور جب لوگ جنت کے داخلے سے روکے جائیں گے تو میں ان کا بشر (خوشخبری سنانے والا) ہوں اس دن کرم کا جھنڈا میرے پاس ہوگا اور جنت کی چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اس دن میں تمام اولادِ آدم سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مکرم تر ہوں گا اور اس پر میں فخر نہیں کرتا اور اس دن میرے اردگرد ایک ہزار خادم خدمت کے لئے گھوم رہے ہوں گے اور حسین و جمیل ایسے ہوں گے گویا وہ خالص موتی ہیں۔

(ترمذی، دارمی، بیہقی، دیلمی)

﴿۵﴾ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے نماز پڑھ کر خاموش رہے یہاں تک کہ چاشت کے وقت ہنس پڑے اس کے بعد اسی جگہ پر پھر خاموش رہے یہاں تک کہ ظہر اور عصر و مغرب ادا فرمائی۔ اسی دوران آپ خاموش رہے کس سے بات نہ کی یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا فرما کر اپنے اہل کے ہاں تشریف لے گئے۔ لوگوں نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھئے کہ آج آپ نے کیا کیا؟ حالانکہ اس سے قبل آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپ نے فرمایا: ہاں اس کی وجہ یہ تھی کہ آنے والے زمانہ میں جو امور دنیا و آخرت میں ہونے والے ہیں۔ وہ تمام پیش کیے گئے لوگ گھبرا کر (محشر کے دن) حضرت آدم علیہ السلام کے پاس گئے ان کا یہ حال تھا کہ عرق میں غرق یعنی پسینے نے انہیں منہ میں لگام دے رکھی تھی ان سب نے عرض کی اے آدم علیہ السلام! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو برگزیدہ بنایا آپ اپنے رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمایئے وہ فرمائیں گے جو شدت تمہیں پہنچی ہے وہ مجھے بھی پہنچی ہے تم اپنے آباء ایک کے بعد دوسرے کے پاس جاؤ بالآخر حضرت نوح علیہ السلام کے پاس پہنچو۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس پہنچ کر کہیں گے آپ اپنے رب تعالیٰ کے ہاں ہماری سفارش کیجیے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنایا۔ آپ کی اللہ تعالیٰ نے دعا مستجاب فرمائی کہ آپ کے کہنے پر زمین پر کوئی جھونپڑی والا کافر نہ چھوڑا۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میں تمہارے کام نہ آؤں گا۔ ہاں! تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ انہیں اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا۔ وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ مادرزاد اندھوں اور برص والوں کو تندرست فرماتے تھے اور مردوں کو زندہ کرتے تھے جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے وہ کہیں گے میں تمہارے کام نہیں آؤں گا تم سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ پہلے ہیں جن کے لئے قیامت میں سب سے پہلے زمین پھٹے گی تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہی اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری سفارش فرمائیں گے۔ تمام لوگ آئیں گے اس پر جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذن شفاعت بخشا ہے اور انہیں جنت کی بشارت دی ہے۔ اس کے بعد جبریل علیہ السلام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچائیں گے تو آپ اللہ تعالیٰ کے لئے جمعہ کی مقدار تک سجدہ میں گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ

فرمائے گا: اے محمد! (ﷺ) سر اٹھایئے کہیے آپ کی بات سنی جائے گی۔ اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور ﷺ اس کے بعد سر اٹھائیں گے تو اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ اٹھے گی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی مقدار تک سجدہ ریز رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ فرمایئے: آپ کی بات سنی جائے گی۔ پھر جا کر سجدہ میں گر جائیں گے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ کے دونوں ہاتھوں کو تھامیں گے اس پر اللہ تعالیٰ آپ کے لئے ایک دعا کا دروازہ کھولے گا جو آپ سے پہلے کسی بشر کے لئے نہیں کھلا ہوگا۔ پھر آپ کہیں گے اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار بنایا۔ اس پر مجھے فخر نہیں اور میں وہ اول ہوں جس کی قیامت میں سب سے پہلے قبر شق ہوگی اور اس پر مجھے فخر نہیں اور بے شک میرے لئے حوض عطا ہوا جس کی مسافت صنعاء ایلۃ سے بڑھ کر ہے۔ پھر فرمائے گا کہ صدیقوں کو بلاؤ تا کہ وہ سفارش کریں۔ پھر کہا جائے گا کہ انبیاء علیہم السلام کو بلاؤ ایک نبی علیہ السلام تشریف لائیں گے ان کے ساتھ ایک گروہ ہوگا اور کوئی نبی علیہ السلام ایسا ہوگا جن کے ساتھ صرف پانچ اور چھ افراد ہوں گے۔ بعض ایسے بھی ہوں گے جن کے ساتھ ایک بھی نہ ہوگا۔ پھر کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ وہ جس کے لئے چاہیں شفاعت کریں۔ جب شہداء فارغ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں ارحم الراحمین ہوں میری جنت میں وہ داخل ہو جائیں جنہوں نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں دیکھو کوئی ایسا ہے جس نے کوئی نیک کام کیا ہو۔ ایک شخص ملے گا اسے کہا جائے گا تو نے کوئی نیک عمل کیا وہ کہے گا: میں کوئی نیک عمل نہ کر سکا صرف یہ کہ میں بیع (خرید و فروخت) میں چشم پوشی کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں اس بندے سے چشم پوشی کرتا ہوں جیسے وہ میرے بندوں سے چشم پوشی کرتا تھا۔ ایسے لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ اس کے بعد ایک اور کو کہا جائے گا کہ کیا تو نے کوئی نیک عمل کیا وہ کہے گا: میں کوئی نیک عمل نہ کر سکا۔ ہاں میں نے مرتے وقت اپنی اولاد سے کہا تھا کہ مجھے آگ سے جلا کر پھر میری راکھ

آٹے کی طرح پیسنا جب وہ آٹے سے باریک ہو جائے تو اسے دریا کے کنارے ہوا میں بکھیر دینا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ایسے کیوں کیا؟ عرض کرے گا تیرے خوف سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دیکھ تیرے لئے بہت بڑا ملک میں نے عطا کیا ہے بلکہ تجھے اس جیسے دس ملک عطا کرتا ہوں وہ بندہ کہے گا: یا اللہ! تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے وہ فرمائے گا کہ میرا ہنسنا اسی وجہ سے تھا۔

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

◆ ۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت:

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۷۹)

''قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔''

کے متعلق فرمایا کہ اس سے وہ مقام مراد ہے جس میں میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا۔ (احمد، ابن جریر، بیہقی)

◆ ۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت رکھا گیا اور آپ گوشت کا ہاتھ والا حصہ پسند فرماتے تھے اسے آپ نے دانتوں سے خوب کاٹ کر کھایا پھر فرمایا کہ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔ فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک جگہ پر جمع فرمائے گا انہیں بلانے والے کی آواز سنائے گا اور انہیں آنکھوں سے حال دیکھنے کا موقعہ دے گا اور سورج قریب ہو جائے گا اور لوگ غم والم میں مبتلا ہو جائیں گے جو ان کی طاقت واستطاعت سے باہر ہوگا لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کیا نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں کسی کو دیکھو جو ہماری شفاعت کرے پھر ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ کام تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہی کریں گے وہ سب ان کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی

اور ملائکہ کو حکم فرمایا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔آپ ہمارے لئے اپنے رب کے ہاں سفارش فرمایئے اور آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے بے شک آج میرا رب غضب میں ہے اور اس سے قبل وہ ایسا غضب میں نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد ایسے ہوگا۔اس نے مجھے شجر سے روکا تھا میں نے اس کے خلاف کیا میں اپنی فکر میں ہوں تم میرے غیر کے پاس جاؤ ہاں حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تمام لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام عبد شکور (شکر گزار) رکھا آپ رب تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش فرمایئے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم اس وقت کس حال میں ہیں۔حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے بے شک میرا رب آج غضب میں ہے نہ اس سے قبل کبھی ایسا غضب میں ہوا نہ اس کے بعد کبھی ہوگا وہ فرمائیں گے میرے لئے ایک دعا تھی وہ اپنی قوم پر کر چکا آج مجھے اپنی فکر ہے (تین بار) فرمائیں گے۔تم میرے غیر یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔تمام لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور خلیل بھی۔کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کس حال میں ہیں۔وہ فرمائیں گے بے شک میرا رب آج غضب میں ہے ایسے نہ پہلے اس نے غضب کیا نہ بعد کو کرے گا۔اس کے بعد وہ اپنے تین (کذبات) حیلوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور تین بار نفسی نفسی کہہ کر فرمائیں گے تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ تمام لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت و کلام میں منتخب فرمایا۔ہمارے رب کے ہاں ہماری سفارش فرمایئے دیکھئے ہم کس حال میں ہیں؟ وہ فرمائیں گے: آج میرا رب غضب میں ہے نہ اس سے قبل غضب میں ہے نہ اس سے قبل غضب میں ہوا اور نہ ہی بعد کو ہوگا۔بے شک میں نے ایسے آدمی کو قتل کر دیا جس کا مجھے حکم نہ تھا پھر آپ تین بار کہیں گے نفسی نفسی میرے غیر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس

جاؤ۔ تمام لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے۔ اور عرض کریں گے آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ جو مریم کو القا فرمایا۔ آپ نے بچپن میں مہد (جھولے) میں کلام کیا۔ ہمارے رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمایئے: کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمارہے کہ ہم کس حال میں ہیں۔ وہ فرمائیں گے: آج میرا رب غضب میں ہے نہ اس سے قبل کبھی ایسا غضب میں ہوا اور نہ بعد کو ہوگا انہوں نے اپنا کوئی ذنب ذکر نہ کیا بلکہ کہا کہ میرے غیر یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ تمام لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ عرض کریں گے اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمائے۔ ہماری اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش فرمایئے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں ان تمام لوگوں کی التجاء پر میں اٹھ کر عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر دعا مفتوح فرمائے گا اور محامد الہام فرمائے گا اور اچھی ثناء القاء فرمائے گا کہ اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے کسی پر مفتوح نہ فرمائی ہوگی۔ مجھے کہا جائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سر اٹھایئے سوال کیجئے۔ آپ کو دیا جائے گا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ میں کہوں گا: اے اللہ! امت کی نجات چاہئے کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت میں ان لوگوں کو جنت میں داخل کیجئے جس پر نہ حساب ہے نہ کتاب وہ جنت کے دائیں جانب کے ابواب میں سے ایک جانب میں داخل ہوں گے اور وہ دوسرے دروازوں کے بھی لوگوں کے شرکاء ہوں گے۔ پھر فرمائیں گے قسم ہے اس قدرت کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جنت کے دروازوں کے درمیان مسافت ایسے ہوگی جیسے مکہ معظمہ و ہجر کے درمیان ہے یا جیسے مکہ معظمہ و بصری کی درمیانی مسافت ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی)

⑧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور میں وہ ہوں جس کی سب سے پہلے قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

(مسلم، ابوداؤد، احمد، ترمذی)

⑨ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک دعا خاص ہے جسے ہر نبی علیہ السلام نے دنیا میں مانگ لی ہے اور بے شک میں نے اپنی دعا چھپا رکھی جس سے میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس سے میں فخر نہیں کر رہا۔ اس دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اس سے میں فخر نہیں کر رہا اور قیامت کا دن لوگوں کے لئے طویل ہوگا۔ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو وہ رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمائیں تاکہ رب تعالیٰ ہمارا فیصلہ فرمائے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے میں اس لائق نہیں میں اپنی لغزش سے جنت سے نکالا گیا۔ آج تو مجھے خود اپنی فکر ہے تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ انبیاء میں سے پہلے نبی ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے ہاں جا کر کہیں گے آپ ہماری شفاعت فرمایئے ہمارا رب فیصلہ فرمائے۔ حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے میں اس کے لائق نہیں میں نے ایک دعا مانگی تھی جس سے میں نے اپنی قوم کو غرق کرا دیا آج تو مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔ ہاں تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر کہیں گے اے ابراہیم! ہمارے لئے رب تعالیٰ سے شفاعت کیجئے تاکہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں میں نے اسلام میں تین کذبات (حیلے) کہے وہ یہ ہیں:

① **انی سقیم**

② **بل فعلہ کبیرھم ھذا**

③ اپنی زوجہ سے متعلق فرمایا کہ یہ میری بہن ہے جب میں بادشاہ کے پاس آیا۔

پھر فرمائیں گے کہ تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ علیہ السلام! آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت و کلام میں برگزیدہ بنایا اپنے رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمایئے تاکہ وہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں اس مقام کے لائق نہیں میں نے ایک قبطی کو قتل کر دیا تھا۔ مجھے تو آج اپنے

نفس کی فکر ہے ہاں تم حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں تمام لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش فرمائیے تا کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمائے۔ حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے میں اس مقام کے لائق نہیں اس لئے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا اور مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے ہاں! مجھے بتائیے کہ سامان ایسے برتن میں ہو جس پر مہر لگائی ہے کیا کوئی ہمت کر سکتا ہے کہ برتن کے اندر سے کوئی شے نکال لے جب تک کہ مہر نہ کھولی جائے۔ کہا گیا نہیں! تو حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے بے شک محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آج وہ موجود ہیں ان کے طفیل اگلے پچھلے تمام لوگوں کے گناہ معاف ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے رب کے ہاں ہماری سفارش فرمائیے تا کہ ہمارا فیصلہ فرمائے میں کہوں گا: آؤ میں اسی کام کے لئے ہوں۔

کہیں گے اور نبی اذھبوا الی غیری
میرے حضور کے لب پر انا لھا ہوگا

اور

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم حشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

یہاں تک اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے اور راضی ہو اجازت دے جب اللہ تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ فرمائے گا تو پکارنے والا پکارے گا: کہاں ہیں احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب سے آخر میں آئے لیکن اس وقت سب سے اول ہوں گے۔ ہم جملہ امتوں سے آخر میں ہیں لیکن ہوں گے اول دوسری امتیں کہیں گی کہ قریب ہے کہ تمام امت انبیاء علیہم السلام ہوں۔ پھر میں جنت کے دروازے پر آ کر دروازہ کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ کہا جائے گا کون ہو تم میں کہوں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں پھر میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آؤں گا جو کہ وہ کرسی پر ہوگا میں سجدہ میں گر کر وہ محامد بیان کروں گا جو کسی نے اس سے قبل بیان نہیں کیے ہوں گے اور نہ ہی اس کے بعد کوئی کرے گا۔ کہا جائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

سر اٹھایئے مانگئے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ میں سر اٹھا کر کہوں گا اے رب! میری امت کو بخشش دے کہا جائے گا سر اٹھا کر جس کے دل میں ایسے ایسے ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لیے پھر میں سجدہ میں گر جاؤں گا مجھے کہا جائے گا: سر اٹھا کر مانگئے آپ کا سوال پورا کیا جائے گا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ میں کہوں گا: یارب! میری امت کو بخش دے فرمایا جائے گا دوزخ سے اسے نکال لئے جس کے دل میں مثقال برابر ایمان ہو۔ یہ پہلی بار کے علاوہ حکم ہے پھر میں سجدہ میں گر جاؤں گا کہا جائے گا سر اٹھایئے: آپ کا سوال پورا ہوگا آپ کی شفاعت قبول ہوگی میں کہوں گا یارب! میری امت کو بخش دے فرمایا جائے گا دوزخ سے اسے نکال لئے جس کے دل میں مثقال کے برابر ایمان ہو یہ پہلے سے اور کم ہوگا۔ (احمد، ابو یعلی)

فائدہ: علماء کرام نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تین کلمات (کذبات) مشکل مضامین میں سے ہیں اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولا تھا۔ ہاں اسے صورۃ کذب کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ جو بہت زیادہ عارف باللہ ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوتا ہے اور اسے خوف الٰہی بھی سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

⑩ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں انبیاء علیہم السلام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے صرف ایک منبر باقی ہوگا وہ میرے لئے ہوگا لیکن میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ میں اپنے رب کے سامنے کھڑا رہوں گا۔ اس خوف سے کہ وہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت پیچھے رہ جائے تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کیا چاہتے ہیں آپ جو چاہیں میں آپ کی امت کے لئے وہی کروں، میں کہوں گا: اے رب! ان کا حساب لیجئے میں شفاعت کے لئے کہتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے ان لوگوں کی فہرست دی جائے گی جن پر دوزخ لازم ہو چکی ہوگی یہاں تک کہ دوزخ کا داروغہ مالک (نامی) فرشتہ کہے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنی امت میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ رکھا جس پر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے۔ (طبرانی فی الاوسط، حاکم)

حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

⑪ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قیامت میں لوگ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے نظر آئیں گے۔ ہر امت اپنے نبی علیہ السلام کے تابع ہوگی اور کہیں گے اے فلاں! ہمارے لئے شفاعت کیجئے یہاں تک کہ نوبت شفاعت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی تو یہ وہی ہیں کہ اس دن انہیں اللہ تعالیٰ مقام محمود پر مبعوث فرمائے گا۔ (بخاری)

⑫ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سورج قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے پسینہ میں غرق ہوں گے آدھے کانوں تک غرق ہوں گے۔ اسی دوران وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس فریاد لے جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں۔ پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے۔ پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے آپ شفاعت کریں گے اس پر اللہ تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ فرمائے گا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چل کر جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑیں گے یہ وہی دن ہے کہ انہیں مقام محمود پر مبعوث فرمائے گا جہاں آپ کی تمام اہل مجمع حمد (تعریف) کریں گے۔ (بخاری)

حدیثِ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

⑬ حضرت حذیفہ وحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا مومن کھڑے ہوں گے ان کے لئے جنت قریب کر دی جائے گی۔ تو تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے اے ہمارے باپ! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولئے وہ فرمائیں گے: تمہارے باپ کی لغزش نے اسے جنت سے نکالا میں اس کا اہل نہیں تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اپنے رب کے خلیل ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں میں خلیل تھا لیکن جنت کے مطابق نہ اترا تم میرے بیٹے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ گفتگو فرمائی لوگ ان

کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں تم اللہ تعالیٰ کے کلمہ وروح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ وہ لوگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے آپ اٹھ کھڑے ہوں گے اور آپ کے لئے اجازت بھی ہوگی۔ آپ کے ساتھ امانت اور صلہ رحمی بھیجی جائے گی۔ بعض لوگ دونوں طرف پل صراط پر دائیں بائیں گر جائیں گے۔ پل صراط پر پہلا گروہ ہوا کی طرح گذر جائے گا۔ بعض پرندوں کی طرح بعض تیز رفتاری سے گذریں گے انہیں ان کے اعمال ہی لے جائیں گے ان کے نبی علیہ السلام پل صراط پر ہوں گے اور فرمائیں گے: سلم سلم (سلامتی عطا کر) یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال عاجز آجائیں گے یہاں تک کہ ایک مرد آئے گا تو پل صراط سے نہ گذر سکے گا مگر آہستہ آہستہ چلے گا۔ پل صراط کے دونوں کناروں پر لوہے کے کانٹے لٹکے ہوئے ہوں گے انہیں حکم ہوگا کہ وہ اس سے گذرنے والوں کو پکڑیں گے بعض ان میں زخمی ہو جائیں گے لیکن نجات پا جائیں گے بعض ان میں سے دوزخ میں گر جائیں گے۔ (مسلم، حاکم)

رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فائدہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول میں گذرا ہے (الامن وراء) "وراء بفتح الهمزة وبالضم" دونوں حالتوں میں بلاتنوین ہے۔

امام نووی نے فرمایا: فتحہ مشہور تر ہے اس کا معنی ہے کہ میں اس کے قریب نہ تھا اور نہ حبیب کی منزل کے لائق ادلال تھا۔ اور صاحب التحریر نے فرمایا: یہ جو تمام کہا گیا یہ تواضع کے طور پر ہے اور گویا کہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ جو فضل مجھے عطا کیا گیا ہے وہ بسفارۃ جبریل علیہ السلام سے تھا بخلاف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے۔ پس انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بلاواسطہ کلام فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف دیدار اور شرف کلام بلاواسطہ حاصل ہے۔

(فقیر اویسی غفرلہ نے ترجمہ میں لکھا کہ میں پورا نہ اتر سکا)

◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں جمع

فرمائے گا جہاں کسی کو بولنے کی طاقت نہ ہوگی۔ یہاں سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بلایا جائے گا آپ کہیں گے: ''لبيك وسعديك والخير فى يديك والشر ليس اليك'' (میں حاضر ہوں اور تمام خیر و بھلائی تیری ہے اور تیری طرف سے شر نہیں) اور وہ ہدایت یافتہ ہے جسے تیری ہدایت حاصل ہو اور تیرا بندہ تیرے ہاں حاضر ہے اور تیرے ساتھ ہے اور تیری طرف ہے اور تجھ سے نجات نہیں سوائے تیرے تو برکت والا اور بلند شان والا ہے تو پاک ہے تو بیت اللہ کا رب ہے۔ اس وقت آپ شفاعت فرمائیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝ (بزار، مجمع الزوائد)

حدیثِ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

(۱۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع کر کے ان کے درمیان فیصلہ فرمائے جب فیصلہ سے فارغ ہوگا تو اہل ایمان کہیں گے اللہ تعالیٰ نے ہمارا فیصلہ فرمایا اور فیصلہ سے فارغ ہو گیا تو اب ہماری کون شفاعت کرے گا؟ تمام کہیں گے حضرت آدم علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور اس سے گفتگو فرمائی۔ تمام لوگ ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے فیصلہ فرمایا ہے اور وہ فیصلہ سے فارغ ہو چکا آپ چل کر ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے وہ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے میں تمہیں نبی عربی اور سب کے فخر ﷺ کے ہاں بھیجتا ہوں۔ تمام لوگ آپ کے پاس آئیں گے اللہ تعالیٰ مجھے اجازت دے گا کہ میں اس کے ہاں کھڑا ہوں میرے لئے جگہ کو سنوارا جائے گا اور معطر و معنبر بنایا جائے گا کہ اس جیسی خوشبو کسی

نے سونگھی بھی نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ میں اپنے رب کے ہاں آؤں گا وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا۔ پھر وہ میرے لئے نور پیدا فرمائے گا میرے سر کے بالوں سے لے کر میرے پاؤں کے ناخنوں تک نور ہوگا۔ اس وقت کافر کہیں گے کہ اہل ایمان کو تو وہ ذات مل گئی جو ان کی شفاعت کرے گی تو ہماری کون شفاعت کرے گا آپس میں کہیں گے ہمارا سفارشی سوائے ابلیس کے اور کوئی نہیں جس نے ہمیں گمراہ کیا کافر ابلیس کے پاس آ کر کہیں گے اہل ایمان نے اپنا شفیع پالیا تو بھی اٹھ ہماری سفارش کر اس لئے کہ تو نے ہمیں گمراہ کیا ابلیس کے اٹھنے کی جگہ سے ایسی بدبو پھیلے گی کہ کبھی کسی نے ایسی بدبو نہ سونگھی ہوگی۔ پھر ابلیس کو جہنم کی شفاعت کی اجازت دی جائے گی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے فرمایا:

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ (پ ۱۳، ابراہیم، آیت ۲۲)

"اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا بیشک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا۔"

(دارمی، طبرانی فی الکبیر، ابن المبارک)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

۱۶ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت میں اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور اس میں مجھے فخر نہیں اور اس دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اس میں فخر نہیں کرتا اور اس دن ہر نبی علیہ السلام اور ان کے ماسواء تمام میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور میں وہ ہوں جس سے سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور اس میں فخر بھی نہیں لوگوں کو تین گھبراہٹیں آئیں گی تو حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: آپ ہمارے باپ ہیں آپ رب کے ہاں ہماری شفاعت کیجئے وہ فرمائیں گے میں نے ایک لغزش کی جس سے میں جنت سے زمین پر اتارا گیا ہاں تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ تمام لوگ

حضرت نوح علیہ السلام کے ہاں حاضر ہو کر شفاعت کا عرض کریں گے وہ فرمائیں گے میں نے اہل زمین پر دعا کی جس سے وہ غرق و تباہ ہوئے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے میں نے تین کذب (حیلے) بولے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کوئی جھوٹے نہ تھے بلکہ وہ عمل ان کے لئے دین کی وجہ سے حلال تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ ان کے پاس جائیں گے تو کہیں گے کہ میں نے ایک قبطی کو قتل کیا تھا تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ ان کے پاس جائیں گے تو کہیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پرستش کیا گیا۔ ہاں! ہاں! تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دو وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ چل پڑوں گا اور جنت کے دروازے کا حلقہ تھام کر اسے کھٹکھٹاؤں گا۔ کہا جائے گا کون ہو؟ میں کہوں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میرے لئے جنت کا دروازہ کھولیں گے اور کہیں گے مرحبا (خوش آمدید) میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے ثناء و محامد الہام فرمائے گا۔ پھر فرمائے گا: سر اٹھائیں اور سوال کیجئے آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہو گی۔ اور کہیں: آپ کی بات سنی جائے گی۔ یہی مقام محمود ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝ (ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا: حدیث میں ہے کہ لوگ تین بار گھبرائیں گے اس کا مطلب اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اس وقت دوزخ کو باگوں سے جکڑ کر لایا جائے گا جب وہ مخلوق کو دیکھے گی تو جوش کرتے ہوئے وسیع ہو جائے گی۔

حدیث حضرت سلمان رضی اللہ عنہ

۱۷ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قیامت میں سورج دس سال کی گرمی دیا جائے گا پھر وہ لوگوں کی کھوپڑیوں کے قریب ہو جائے گا۔ پھر حدیث (مذکور) بیان فرما کر کہا کہ لوگ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں

گے: اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! آپ وہ ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور آپ کے سبب سے پہلے اور پچھلے لوگوں کی مغفرت فرمائی۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں۔ آپ ہمارے لئے شفاعت کیجئے۔ آپ فرمائیں گے ہاں میں اس کا اہل ہوں۔ آپ لوگوں کو لے کر نکل پڑیں گے۔ یہاں تک کہ آپ جنت کے دروازے پر پہنچ کر جنت کے دروازہ کا حلقہ پکڑیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے کہا جائے گا کون ہے؟ آپ کہیں گے میں محمد (ﷺ) ہوں۔ آپ ﷺ کے لئے دروازہ کھولا جائے گا یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوں گے۔ حکم ہوگا سر اٹھایئے: سوال کیجئے آپ کا سوال پورا کیا جائے گا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی یہی مقام محمود ہے۔ (طبرانی فی الکبیر، مصنف عبدالرزاق، ابن المبارک)

(۱۱) فرمایا کہ قیامت میں سورج کو دس سال کی گرمی دی جائے گی پھر وہ لوگوں کی کھوپڑیوں کے ایسے قریب ہو جائے گا جیسے قاب قوسین اس سے لوگ پسینہ پسینہ ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین پر گرے گا۔ پسینہ ان کے قد کے برابر ہوگا پھر پسینہ اٹھے گا یہاں تک کہ انسان پسینہ میں غرق ہو جائے گا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں تک کہ ہر مرد غق غق کہے گا۔ جب لوگ اپنی یہ حالت دیکھیں گے تو آپس میں کہیں گے کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ہم کس حال میں ہیں؟ اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو وہ تمہارے رب کے ہاں شفاعت کریں گے یہ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے اے حضرت آدم علیہ السلام! آپ ہمارے باپ ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ اور آپ میں روح پھونکی اور اپنی جنت میں ٹھہرایا۔ اٹھئے! ہمارے رب کے ہاں شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میں اس کے لائق نہیں لوگ کہیں گے تو پھر آپ ہم کو کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں وہ فرمائیں گے کہ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے ہیں۔ تمام لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اے اللہ تعالیٰ! کے نبی آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار

بندہ بنایا آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں اپنے رب کے ہاں ہماری شفاعت کیجئے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ وہ کہیں گے تو آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ خلیل اللہ کے پاس جاؤ لوگ ان کے پاس آکر عرض کریں گے اے حضرت ابراہیم علیہ السلام! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں وہ عرض کریں گے تو پھر ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت وکلام میں منتخب فرمایا۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں آپ اپنے رب کے ہاں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ہم کو کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں وہ فرمائیں گے تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ وروح ہیں لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے اے اللہ تعالیٰ کے کلمہ وروح! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں اپنے رب کے ہاں ہماری شفاعت کیجئے وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں وہ عرض کریں گے تو پھر ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے ہاں اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے فتح فرمائی ان کے صدقے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے اور وہ آج امن سے ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لوگ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگے اور عرض کریں گے آپ وہ ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور آپ کے سبب سے اگلے پچھلے لوگوں کے گناہ معاف فرمائے اور آج کے دن امن کے ساتھ آئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال میں ہیں اپنے رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمایئے۔ آپ فرمائیں گے: میں تمہارا ساتھی ہوں یہ فرما کر تمام لوگوں کو لے کر چل پڑیں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازے پر آئیں گے جنت کے دروازے کو پکڑیں گے جو کہ سونے کا ہے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے کہا جائے گا: تم کون ہو؟ آپ فرمائیں گے: میں

محمد (ﷺ) ہوں اس پر دروازہ کھل جائے گا۔آپ آکر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوجائیں گے۔آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت ہوگی۔ آپ سجدہ کریں گے۔اس کے بعد ندا ہوگی اے محمد (ﷺ)! سر اٹھایئے اور سوال کیجئے آپ کو عطا ہوگا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی اور دعا کیجئے آپ کی دعا قبول ہوگی اس میں آپ سر اٹھا کر کہیں گے اے اللہ! میری امت (یہ دو یا تین بار کہیں گے) اس کے بعد آپ اس کی شفاعت فرمائیں گے جس کے دل میں گندم کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور جو کے برابر ایمان ہوگا اور رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا یہی مقام محمود ہے۔(ابن ابی عاصم)

حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۱۹ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں تمام نبیوں امام و خطیب اور سب کا شفیع ہوں گا اور یہ فخر کی بات نہیں (بلکہ تحدیث نعمت ہے)

(ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

۲۰ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے میرے ہاں قرآن بھیجا کہ میں ایک قرأت پر پڑھوں میں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوٹا کر عرض کی یارب! میری امت کی آسانی فرما۔اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دوبارہ بھیج کر فرمایا کہ آپ دو قرأتون میں پڑھیے۔میں نے عرض کی امت کی آسانی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دوبارہ بھیج کر فرمایا: آپ تین قرأتوں میں پڑھیے۔میں نے عرض کی یارب میری امت کے لئے آسانی فرما۔اللہ تعالیٰ نے تیسری بار قرآن بھیجا (فرمایا کہ سات قرأتوں پر پڑھیے اور آپ نے جتنی بار اسے لوٹایا اس کے برابر آپ کو سوال کی اجازت ہے۔آپ مجھ سے سوال کیجئے۔میں نے عرض کیا کہ اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔دوبارہ عرض کی تیسری بار تو میں نے مؤخر کیا۔ قیامت میں تمام مخلوق یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف رجوع کریں گے۔(مسلم، احمد، بیہقی)

۶۱ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں اللہ تعالیٰ مجھے اپنا عرفان بخش دے گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائے۔ پھر میں اس کی ایسی مدح کروں گا جس سے وہ مجھ سے راضی ہو جائے گا۔ پھر مجھے گفتگو کی اجازت بخشے گا۔ میری امت پل صراط پر گذرے گی اور وہ دوزخ کی پشت پر بچھی ہوئی ہے۔ لوگ اس پر ایسی تیزی سے گذریں گے جیسے آنکھوں کا جھپکنا۔ بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح یہاں تک کہ بعض لوگ گھٹنے کے بل گرتے جائیں گے اور یہ سب کچھ اعمال پر ہوگا اور دوزخ مزید (یعنی زیادہ) کا سوال کرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھے گا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) تو دوزخ کا ایک حصہ دوسرے حصہ میں لپٹ جائے گا اور دوزخ کہے گی: بس بس اور میں حوض پر ہوں گا۔ عرض کی گئی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حوض کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں اس سے جو کوئی ایک بار پی لے گا تو سیراب ہو جائے گا پھر اس کی طرف دوبارہ نہ جائے گا ایک بار پینے سے ہمیشہ تک سیر ہو جائے گا۔ (ابو یعلی، ابن ابی عاصم)

۶۲ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور یہ کوئی فخر نہیں ہر ایک قیامت میں میرے جھنڈے تلے ہوگا جو کشادگی چاہے گا اسے نصیب ہوگی اور میرے پاس ہی لواء الحمد ہوگا۔ میں چل پڑوں گا لوگ میرے پیچھے چلتے ہوں گے یہاں تک کہ میں جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھلواؤں گا کہا جائے گا کون ہے؟ میں کہوں گا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو مرحبا (خوش آمدید) اس پر میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں گا۔ (طبرانی، حاکم)

حدیث حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۳ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے میں اور میری امت قیامت میں ایک ٹیلے پر ہوں گے میرا رب مجھے سبز پوشاک پہنائے گا۔ پھر مجھے اجازت دے گا میں اس کی ثناء کروں گا جیسا کہ وہ اس کا اہل ہے یہی مقام محمود ہے۔ (احمد، ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الکبیر)

حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قائد المرسلین ہوں اور اس میں فخر نہیں (بلکہ یہ اظہار نعمت ہے) اور میں خاتم النبیین ہوں اور یہ فخر نہیں اور میں سب سے پہلا شافع ہوں اور سب سے پہلا شفاعت قبول کردہ ہوں اور یہ فخر نہیں۔ (طبرانی فی الاوسط، دارمی، بیہقی)

حدیث حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۳۵ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور یہ فخر نہیں اور میں وہ ہوں جس سے سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں سب سے پہلا شفاعت قبول کیا ہوا ہوں۔ لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور تمام لوگ یہاں تک کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور یہ فخر نہیں۔

(بیہقی، طبرانی)

فوائد

۱ امام غزالی نے کشف علوم الآخرۃ میں فرمایا اہل موقف کا حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آنا پھر حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جانے کا عرصہ ایک ہزار سال ہوگا۔ یونہی ہر نبی علیہ السلام سے دوسرے نبی علیہ السلام کے پاس جانے کا عرصہ ایک ایک ہزار سال ہے۔

حافظ ابنِ حجر شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی کوئی اصل نہیں پائی بلکہ

اس کتاب میں امام غزالی نے اس قسم کی روایات درج فرمائی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں۔

☆☆ یہ ابن حجر کے اپنے علم کا اظہار ہے انکار نہیں ممکن ہے یہ روایت انہیں نہ ملی ہو امام غزالی کو ملی ہو اسی لئے اس کا انکار نہ کرنا چاہئے۔ (کیونکہ اظہار کی اجازت نہیں عدم قدرت سے یہی مراد ہے۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

۲ قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) شیخ جلال الدین بلقینی سے رسول اللہ ﷺ کے سجدہ کے بارے میں پوچھے گئے اس وقت (قیامت میں) بلا وضو کیسے سجدہ کریں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کو موت کا غسل کفایت کرے گا اس لئے کہ آپ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور کوئی شے آپ کے لئے ناقص وضو نہیں یہ احتمال بھی ہے کہ دار الآخرۃ دار تکلیف نہیں اس لئے وہاں کا سجدہ وضو کا محتاج نہیں۔

۳ حضور سرور دو عالم ﷺ کو کون سے محامد اُلقا کئے جائیں گے؟ اس کا جواب وہی ہے جو بعض طرق سے بخاری شریف میں وارد ہوئے ہیں کہ محامد القا ہوں گے کہ ان پر آج میں قدرت نہیں رکھتا لیکن قیامت میں وہی محامد بیان کروں گا۔

۴ صرف چند انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس جانے کے ذکر کی تخصیص کیوں حالانکہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کے متعلق بھی یہی بات ہوگی اس کی وجہ ان کی شہرت ہے اور وہ اصحاب شرائع ہیں کہ ان کی شریعت پر ایک عرصہ تک عمل ہوتا رہا۔ علاوہ ازیں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر اس لئے ہے کہ وہ پہلے ابّ (باپ) ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر اس لئے ہے کہ وہ اب ثانی (آدم ثانی ہیں) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر اس لئے کہ ان کی ثناء پر تمام اہل زمان کا اتفاق ہے اور وہ ابو الانبیاء علیہم السلام بھی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس لئے کہ وہ ہمارے نبی پاک ﷺ کے بعد سے زیادہ ان کے تابعدار ہوں گے۔

۵ دوسرے انبیاء علیہم السلام کے لئے سب سے پہلے الہام کی وجہ حالانکہ پہلی بار ہی آپ کے لئے لوگوں کو الہام ہو جاتا اس میں ہمارے نبی پاک ﷺ کی فضیلت و شرافت کا اظہار مطلوب ہے۔

امام ابن حجر نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ قیامت میں شفاعت کا سائل یہ حدیث دنیا میں سن چکا تھا کہ شفاعت صرف اور صرف حضور سرور عالم ﷺ کریں گے اور یہ منصب آپ ﷺ کے ساتھ ہی خاص ہے اس کے باوجود لوگوں کو یہ بات یاد نہ رہے گی یعنی کسی کو بھی یاد نہ رہے گی۔ گویا اللہ تعالیٰ انہیں یہ تصور بھی بھلادے گا اس کی حکمت وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

⑥ امام قرطبی نے فرمایا: یہ شفاعت عامہ ہمارے نبی پاک ﷺ سے خاص ہے دوسرے انبیاء علیہم السلام کو یہ مرتبہ حاصل نہ ہوگا اور اس حدیث میں ''ہر نبی علیہ السلام کی ایک دعا مستجاب ہے'' سے بھی یہی مراد ہے۔ تو ہر نبی علیہ السلام نے دنیا میں اس دعا میں عجلت کی اور حضور ﷺ نے اس دعا کو شفاعت کے لئے چھپا رکھا اور یہ شفاعت بھی صرف اس لئے ہے کہ لوگوں کے حساب میں جلدی ہو تا کہ وہ موقف کی ہولنا کیوں سے بچ جائیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: الباب الایمن میں کہا جائے گا کہ اے محمد ﷺ! جنت میں اپنی امت کے ان لوگوں کو داخل کیجئے جن کا کوئی حساب و کتاب نہیں اور حضور ﷺ کی وہ شفاعت بھی قبول ہوگی آپ کی امت اور ان کے غیروں پر حساب ہوگا اور لوگوں کا طلب شفاعت بھی الہام من اللہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ فیلھمون تو وہ الہام کئے جائیں گے۔

اور ابن برجان سے الارشاد میں مروی ہے کہ یہ الہام بھی اہل مواقف کے سربراہوں کو ہوگا اور وہ رسل علیہم السلام کے اتباع ہوں گے۔

فائدہ: میں (علامہ سیوطی) کہتا ہوں کہ ہر نبی کی دعا مستجاب والی روایت متواتر ہے۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وارد ہے جسے شیخین نے روایت کیا اور حضرت انس و جابر رضی اللہ عنہما نے بھی جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر اور عبادہ بن صامت اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ جسے امام احمد نے روایت کی ہے اور حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عقیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسے بزار و بیہقی نے روایت کیا ہے۔

⑦ حدیث طویل صور میں مروی ہے کہ لوگ ہر نبی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے۔ یہ پل صراط کے رکھنے اور اس پر گذرنے اور اہل جنت کے جنت میں دخول کے

بعد ہوگا۔ اور اہل نار، نار میں داخل ہوں گے اور اہل جنت کا آخری گروہ نار میں رہ جائے گا۔ جنہیں اہل جنت ناری (جہنمی) کے نام سے یاد کریں گے انہیں کفار طعن و تشنیع کریں گے کہ ہم تو شک و تکذیب سے پکڑے گئے لیکن تمہیں تمہاری توحید نے کیا فائدہ دیا ہے۔ یہ سن کر وہ لوگ چیخیں گے جن کی چیخ و پکار اہل جنت بھی سن لیں گے۔ پھر وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اس کے بعد یحییٰ نے مذکورہ بالا حدیث طویل کو ذکر کر کے کہا تمام لوگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے آپ ان کے ساتھ چل پڑیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر جائیں گے اور عرض کریں گے اے لوگوں کے پروردگار! یہ تیرے بندے گناہ ضرور ہیں لیکن انہوں نے تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا لیکن ان پر اہل کفر نے طعن و تشنیع کی ہے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور توحید نے کیا فائدہ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنی عزت کی قسم میں انہیں دوزخ سے ضرور نکال لوں گا۔

فائدہ: حافظ ابن حجر نے فرمایا: اگر یہ ثابت ہو جائے تو سابق اشکال وارد ہوگا داؤدی سے منقول ہے کہ ان لوگوں کا دوزخ سے نکالا جانا حدیث شفاعت سے ہے۔ اور یہ اہل موقف کی تکلیفوں میں رفع کرنے میں داخل ہے۔ لیکن یہ قول ضعیف اور احادیث صحیحہ کے صریح خلاف ہے کہ سوال انبیاء علیہم السلام سے موقف میں ہوگا اہل ایمان کے جنت میں دخول سے قبل ہوگا۔ (علامہ سیوطی) کہتا ہوں کہ اس میں مطابقت ہو سکتی ہے اور یہ کہ حالات متعدد ہوں مثلاً شفاعت دوبارہ ہو ایک بار موقف میں تکلیف سے نجات دلانا اور دوسری بار فرمایا کہ میں جنت میں سب سے پہلے پہلا شفیع ہوں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت جنت میں داخلے کے بعد بھی ہوگی اور اسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام شافعین میں سب سے پہلے شافع ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

اضافہ اویسی غفرلہ

کہیں گے اور نبی اذھبوا الی غیری
میرے حضور کے لب پر انا لھا ہوگا

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ ﷺ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ ﷺ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ ﷺ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ ﷺ کے جنت رسول اللہ ﷺ کی

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور ﷺ
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ ﷺ کی

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

گل کھلے گا آج یہ ان کی نسیمِ فیض سے
خود روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو! آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

لو! وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پر اب بجلی گراتے جائیں گے

آنکھ کھولو! غمزدہ دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

اے شافعِ امم! شہ ذی جاہ لے خبر
للہ لے خبر مری للہ لے خبر

وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب
اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تری راہ لے خبر

اہلِ عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

خدا شاہد کے روزِ حشر اک کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے

خوف نہ رکھ ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ ﷺ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

باب (۳۵)

کن لوگوں سے ابتدا ہوگی کہ ان پر حساب نہ ہو اور وہ جلد بلا حساب جنت میں جائیں اور یہ مخلوق کے حساب سے پہلے ہوگا اور یونہی میزان کی وضع اور اعمال نامے سے بھی پہلے ہوگا

◆ ۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک دن حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ تمام امتیں میرے پاس پیش کی گئیں میں نے دیکھا کہ بعض نبی علیہ السلام کے ساتھ ایک مرد ہے، بعض کے ساتھ دو ہیں، بعض کے ساتھ ایک لشکر ہے، بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔ پھر میں نے ایک بہت بڑا ہجوم دیکھا جس نے کناروں کو بھر دیا میں خوش ہوا یہ میری امت ہے تو کہا گیا: کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت ہے۔ پھر مجھے کہا گیا کہ ادھر دیکھئے میں پھر دیکھوں گا ایک بہت بڑا ہجوم ہے جس نے تمام زمین کے کنارے بھر دیئے ہیں۔ عرض کیا جائے گا یہ تمام آپ کی امت ہیں اور ان کے ساتھ وہ ستر ہزار بھی ہیں جو جنت میں بلا حساب داخل ہوں گے۔ اس کے بعد لوگ متفرق ہو گئے اور آپ نے کوئی بات واضح نہ فرمائی۔ صحابہ کرام آپس میں مختلف باتیں کہنے لگے مثلاً کہا کہ ہم شرک میں پیدا ہوئے لیکن الحمد للہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور نا معلوم ہمارے ابناء (اولاد) کے لئے کیا ہوگا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی۔ آپ نے فرمایا: جنت میں بلا حساب جانے والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے بدفالی نہ کی اور نہ ہی بیماری سے داغ لگوایا اور نہ ہی منتر پر عمل کیا اور وہ صرف اللہ پر توکل کرتے تھے۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ان سے ہو سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! پھر دوسرا کھڑا ہوا اور عرض کی کیا میں ان سے ہو سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: (نہیں)

تیرے سے عکاشہ سبقت لے گیا۔

فائدہ: منتر (جھاڑ پھونک) سے جاہلیت کی جھاڑ پھونک مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ جن کے الفاظ شرک پر مبنی ہوں ورنہ وہ جھاڑ پھونک جائز ہے جو قرآن واحادیث سے ثابت ہے۔

(بخاری، مسلم، احمد، ترمذی)

☆☆ تعویزات اور جھاڑ پھونک کا توحید کے مدعیوں کو انکار ہے بلکہ وہ انہیں شرک سے تعبیر کرتے ہیں اس کا ازالہ علامہ سیوطی نے فرمایا: کہ وہ جھاڑ پھونک (تعویزات) وغیرہ ناجائز ہیں جن میں شرکیہ الفاظ ہوں اور جو قرآن واحادیث پر مشتمل ہوں وہ بلاخوف جائز ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب ''عملیات مجربات اویسی''

(اویسی غفرلہ) ☆☆

٢. حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ تمہاری امت میں ستر ہزار ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن پر نہ حساب ہے نہ عذاب اور پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار دیگر اور میرے رب تعالیٰ کی تین مٹھی ان کے علاوہ۔ (ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

٣. حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے رب نے مجھے اختیار دیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار بلاحساب جنت میں جائیں یا اپنی امت کے لئے ایک چھپا ہوا تحفہ لیں۔ بعض صحابہ کرام نے مشورہ دیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی چھپا ہوا تحفہ قبول فرمایئے۔ پھر آپ اپنے دولت کدہ میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے اور نعرہ تکبیر بلند کر کے فرمایا کہ میرے رب نے ہزار کے ساتھ ستر ہزار دیگر کا اضافہ فرمایا ہے اور چھپا ہوا تحفہ بھی اور ہم نے کہا: اے ابو ایوب! وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چھپا ہوا تحفہ کیا شے ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے چھوڑو میں تمہیں اس تحفہ کی خبر دیتا ہوں جس کا میرا گمان بلکہ یقین ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ لیا کہ جو بھی کلمہ شہادت: ''اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله'' کا اقرار صدق دل سے کرے گا وہ جنت

میں داخل ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر، احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار جنت میں داخل ہوں جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے۔ میں نے اس سے زائد کا عرض کیا تو ہزار کے ساتھ ستر ہزار مہاجرین کا اضافہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میری امت کے اتنے مہاجر نہ ہوں تو فرمایا اعراب سے پورا کروں گا۔ (احمد، بیہقی)

حضرت رفاعہ بن عرابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ ستر ہزار کو بلا حساب و بلا عذاب جنت میں داخل کرے گا اور مجھے امید ہے کہ تم اور تمہاری ازواج اور اولاد جنت میں گھر بناؤ گے۔ (احمد، ابن حبان، ابونعیم، طبرانی فی الکبیر)

حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے تین دن غائب رہے صرف نماز کے لئے تشریف لا کر لوٹ جاتے تھے۔ چوتھے دن ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے سے تین دن غائب رہے ہم نے سمجھا کوئی حادثہ ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: کہ حادثہ ہوا ہے لیکن اس میں خیر و بھلائی ہے وہ یہ ہے کہ میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب و بلا عذاب جنت میں داخل ہوں گے ان تین دنوں میں ان سے زائد کا عرض کرتا رہا۔ میں نے اپنے رب کو بزرگی والا اور کریم پایا ہے اس نے میرے ساتھ ستر ہزار کے ایک ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار کا وعدہ فرمایا۔ میں نے عرض کی یا اللہ اتنی مقدار میں میری امت ہوگی بھی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر میں اس تعداد کو اعراب سے پوری کروں گا۔ (طبرانی، بیہقی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت میں سے ستر ہزار جنت میں بلا حساب و بلا عذاب داخل ہوں گے پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ستر ہزار مزید داخل کئے جائیں گے۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

۸ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اہل کتاب سے فر[مایا]
کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے کہا: نہیں آپ [نے]
فرمایا: کیا تورات نہیں پڑھی؟ اس نے کہا پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا: انجیل پڑھ[ی]
ہے؟ اس نے کہا پڑھی ہے۔ آپ نے اسے قسم دے کر فرمایا: کیا تو نے میر[ے]
متعلق تورات وانجیل میں کچھ پڑھا ہے؟ اس نے کہا: آپ جیسے کے لئے پڑھا [ہے]
کہ وہ تیری طرح ہجرت کر کے آئے گا اور تیری ہیئت میں ہوگا لیکن جب آپ
مدینہ میں آئے ہمیں خوف ہوا کہ وہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ مگر ہم نے غور سے دیکھا
تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے؟ عرض کی کہ وہ ایسے
ہوگا کہ اس کے ساتھ اس کے ستر ہزار امتی ہوں گے جس پر نہ حساب ہوگا اور نہ
عذاب لیکن آپ کے ساتھ چند گنتی کے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم
جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں وہی ہوں اور وہی میری امت ہے
اور وہ ستر ہزار سے بڑھ کر ہوں گے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

۹ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری
امت میں سے ستر ہزار بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

۱۰ حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
میری امت میں ستر ہزار کو بلا حساب جنت میں داخل کرے گا اور ان کے ہر ہزار
کے ساتھ ستر ہزار مزید جنت میں داخل کرے گا۔ پھر خود دونوں ہاتھوں سے تین
مٹھیاں بھر کر (اپنی شان کریمی) کے مطابق میری امت کے لوگوں کو جنت میں
داخل کرے گا۔

فائدہ: حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا
حساب بنایا تو چار لاکھ ننانوے ہزار بنا۔ (ابن ابی عاصم، طبرانی فی الکبیر)

۱۱ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں عطا
کیا گیا ہوں کہ میری امت کے ستر ہزار بلا حساب جنت میں جائیں گے جن کے
چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور ان کے قلوب ایک شخص کے

قلب کی مانند ہوں گے۔ میں نے اس سے اضافہ چاہا تو ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اور بڑھا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یہ میں نے دیکھا کہ وہ اہل بوادی (دیہاتی) ہوں گے اور اضافہ والے ان کے گردونواح والے۔ (احمد ابویعلیٰ)

۱۳ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے میرے رب نے ستر ہزار جنت میں بلاحساب داخلے کے لئے بخشش فرمائی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اس میں اضافہ کا عرض کیا ہوتا آپ نے فرمایا: کہ میں نے اضافہ کے لئے عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے منظور فرمالیا۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کو کھولا اور دونوں بغلوں کو بڑھایا اور فرمایا کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ میری امت مٹھی بھر کر (اپنی شان کے مطابق) جنت میں داخل کرے گا۔

فائدہ: ہشام نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہے لیکن اس کی گنتی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ (احمد، بزار)

۱۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ستر ہزار بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس میں اضافہ چاہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یونہی ہوگا۔ اے ابوبکر! انشاء اللہ تعالیٰ انہیں اللہ تعالیٰ ایک بڑے برتن کے برابر جنت میں داخل کرے گا۔ (بزار)

۱۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ لیا کہ میں ان سے کیا کروں میں نے کہا: یارب! جو تو چاہے وہ تیری مخلوق ہے اور تیرے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی امت کے متعلق غم نہ کھایئے اور مجھے خبر دی ہے کہ سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (احمد)

۱۶ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے صحابہ کی پشتوں میں ایسے مرد اور عورتیں ہیں کہ جنت میں بلاحساب داخل ہوں گے

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط (پ ۲۸، الجمعہ، آیت ۳)

''اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے جو ان اگلوں سے نہ ملے۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں ایک گروہ نکلے گا جو چمکتے ہوں گے وہ کناروں کو بھر دیں گے ان کا نور سورج کے نور کی طرح ہوگا۔ ایک منادی نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارے گا اس کا جواب ہر نبی امی دے گا کہا جائے گا: اس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت مراد ہیں وہ لوگ بلا حساب و بلا عذاب جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر دوسرا گروہ نکلے گا وہ چمکتے نہیں ہوں گے لیکن ان کے چہرے چاند کی چودھویں شب کی طرح ہوں گے۔ وہ بھی کنارے بھر دیں گے ایک پکارنے والا نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارے یہ سن کر ہر نبی امی جواب دے گا۔ کہا جائے گا کہ یہاں نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت مراد ہیں۔ اس کے بعد یہ لوگ بلا حساب و بلا عذاب جنت میں داخل ہوں گے اس کے بعد ایک اور گروہ نکلے گا جن کا نور بڑے چمکتے ستاروں کی طرح ہوگا۔ جو آسمان پر چمکتا ہے وہ بھی افق کو بھر دیں گے۔ پھر منادی ندا کرے گا نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں اور ہر نبی علیہ السلام اپنے لئے کہے گا لیکن کہا جائے گا اس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مراد ہیں۔ وہ لوگ بلا حساب و بلا عذاب جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے میزان (حساب) شروع کیا جائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا چاند کی چودھویں شب کی طرح ہوگا اور جو ان کے بعد آئے گا وہ آسمان کے سب سے بڑے روشن ستاروں کی طرح ہوگا ان سب کے قلوب ایک مرد کے قلب کی طرح ہوں گے نہ ان میں بغض اور نہ حسد۔ ہر ایک کے لئے دو حور عین ہوں گی جن کی پنڈلی کا اندر کا گوشت اور ہڈیوں کے باہر نظر آئے گا۔

(بخاری، مسلم)

۱۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا وہ گروہ جو میری امت میں سے نجات پائے گا وہ چودھویں شب کے چاند کی صورت میں ہوگا۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد جائیں گے ان کی صورت آسمان کے سب سے بڑے اور روشن تر ستارے میں ہوگی۔ پھر اس کے بعد والے یونہی پھر شفاعت حاصل ہوگی۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، حمد)۔

باب (۳۶)

وہ اعمال جوان اعمال کا موجب ہیں

۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ حساب کے لئے کھڑے ہوں گے تو ایک جماعت آئے گی جن کی گردنوں میں تلواریں لٹکی ہوں گی اور ان سے خون کے قطرات گر رہے ہوں گے ان سے جنت کے دروازے پر ہجوم ہوجائے گا۔ کہا جائے گا: یہ کون ہیں؟ جواب ملے گا یہ شہداء ہیں یہ زندہ ہیں انہیں رزق دیا گیا۔ پھر منادی پکارے گا وہ لوگ کھڑے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر اجر واجب ہے اور وہ جنت میں داخل ہوں۔ پھر دوبارہ منادی پکارے گا وہ کھڑے ہوں جن کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر اجر واجب ہے اور وہ جنت میں داخل ہوں۔ پھر تیسری بار منادی پکارے گا چاہئے کھڑے ہوں وہ جن کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر واجب اور جنت میں ہوں اس کے بعد یونہی کئی ہزار لوگ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابونعیم، طبرانی فی الاوسط)

۲ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو میدان میں جمع فرمائے گا جنہیں آواز دینے والے کی آواز سنائی دے گی اور وہ انہیں آنکھوں سے نظر آئے گا۔ پھر منادی پکارے گا کہاں ہیں؟ وہ جو ہر سکھ دکھ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے پھر وہ کھڑے ہوجائیں گے اور وہ بہت ہی قلیل ہوں گے اور بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر منادی لوٹ کر اعلان

کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جن کی رات کے وقت بستروں سے کروٹیں خالی رہی تھیں؟ یہ سن کر لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور وہ قلیل ہوں گے وہ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر منادی لوٹ کر پکارے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں ذکر الٰہی سے نہ تجارت غافل کرتی تھی اور نہ خرید وفروخت یہ سن کر لوگ کھڑے ہوں گے جو بہت قلیل ہوں گے اس کے بعد تمام مخلوق کھڑی ہو جائے گی اور ان کا حساب ہوگا۔ (ہناد فی الزہد)

❸ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت میں اللہ تعالیٰ مخلوق کو جمع فرمائے گا پھر منادی پکارے گا اہل فضل کہاں ہیں؟ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ نہایت قلیل ہوں گے اور وہ جنت کی طرف جلدی سے جانے والے ہوں گے انہیں ملائکہ لیں گے اور کہیں گے ہم تمہیں جنت میں تیزی سے جانے والے دیکھتے ہیں وہ کہیں گے ہم اہل فضل ہیں۔ فرشتے کہیں گے تم کیسے اہل فضل ہو گئے؟ وہ کہیں گے ہم پر ظلم کیا جاتا تھا اور ہم صبر کرتے تھے اور دکھ پہنچایا جاتا تو ہم انہیں معاف کر دیتے اور ہم پر زیادتی کی جاتی ہم حوصلہ کرتے اس پر انہیں کہا جائے گا تم جنت میں جاؤ اور عمل کرنے والوں کے لئے اچھا اجر ہے پھر منادی ندا کرے گا اہل صبر کہاں ہیں؟ وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ نہایت قلیل ہوں گے وہ تیزی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے انہیں پھر ملائکہ ملیں گے اور پوچھیں گے ہم تمہیں جنت کی طرف تیزی سے جانے والے دیکھتے ہیں تم کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم اہل صبر ہیں وہ پوچھیں گے تمہارا صبر کیا ہے؟ وہ کہیں گے تم جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والوں کے لئے اچھا اجر ہے۔ پھر منادی ندا کرے گا۔ آپس میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور وہ نہایت قلیل ہوں گے اور وہ جنت کی طرف تیزی سے چل پڑیں گے انہیں فرشتے مل کر پوچھیں گے۔ ہم تمہیں جنت میں تیزی سے جانے والے دیکھتے ہیں۔ تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ وہ پوچھیں گے تمہارا آپس میں محبت کرنے کا کیا معنیٰ ہے؟ وہ کہیں گے ہماری محبت اللہ تعالیٰ کے لئے

تھی اور ایک دوسرے پر خرچہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے تھا ملائکہ انہیں کہیں گے تم جنت میں جاؤ عمل کرنے والوں کے لئے اچھا اجر ہے۔ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: ان کے دخول جنت کے بعد اللہ تعالیٰ میزان (حساب) کا حکم دے گا۔

(بیہقی، ابو یعلی، ابن عساکر)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی جسے کوئی بیماری تھی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا: تو چاہے تو میں تیرے لئے دعا فرماؤں۔ اللہ تعالیٰ تجھے شفاء دے اور اگر تو صبر کرے تو قیامت میں تجھ سے کوئی حساب نہ ہو اس سے عرض کی صبر کرتی ہوں اور میرا حساب نہ ہو۔ (بلا حساب جنت میں جاؤں) (ابن حبان، بزار)

◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دین کے زوال کے بعد کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا سوائے آنکھوں کی بینائی کے ختم ہونے کے اور وہ صبر کرے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ملے وہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کو ملے گا اس پر حساب نہ ہوگا۔ (بزار)

◆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو حضور سرور دو عالم ﷺ طبع پرسی کے لئے تشریف لے گئے آپ نے فرمایا: اس بیماری سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں لیکن یہ بتایئے کہ میرے وصال کے بعد تو نابینا ہو جائے گا تو پھر تیرا کیا حال ہوگا؟ عرض کی صبر کروں گا۔ آپ نے فرمایا: پھر بلا حساب جنت میں داخل ہوگا۔ چنانچہ وہ واقعی حضور ﷺ کے وصال کے بعد نابینا ہو گئے تھے۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

☆☆ یہ ہے علم غیب رسول اور وہ بھی علوم خمسہ سے جنہیں دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور آیت لقمان کے ساتھ حدیث پڑھتے ہیں۔ "خمس لا یعلمھن اللہ الا اللہ" بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ جو ان علوم خمسہ کے متعلق کوئی عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن وعطا سے یہ بھی ماننا شرک ہے۔ لیکن یہ حدیث شریف ان کے غلط عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ!

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

☆☆تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ "طلوع الشمس فی علوم الخمسہ" (اویسی غفرلہ)☆☆

❼ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو حج یا عمرہ کے لئے گھر سے نکلا اور وہ اسی حالت میں مر گیا تو وہ حساب کے لئے پیش نہ ہوگا۔ یعنی اس سے حساب نہ ہوگا بلکہ اسے کہا جائے گا جنت میں (بلاحساب) داخل ہو جا۔

(طبرانی فی الاوسط، دار قطنی، بیہقی)

❽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مکہ معظمہ کے راستہ میں (حج وعمرہ کے لئے) آتے یا جاتے مر گیا تو وہ حساب کے لئے پیش نہ ہوگا اور اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔ (ابونعیم اصبہانی)

❾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسا بھی ہوگا جو بلاحساب جنت میں جائے گا آپ نے فرمایا: ہاں ہر رحم دل بندہ (بلاحساب جنت میں جائے گا)

❿ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص جنت میں بلاحساب جائیں گے۔

① وہ مرد جو کپڑا دھوئے اور اس کا اور کوئی کپڑا نہ ہو۔

② اپنی آگ پر دو ہانڈیاں نہ پکائے یعنی صرف ایک کھانے پر اکتفاء کرے۔

③ پینے کی شے مانگے اور اسے یہ نہ کہا جائے کہ تو کس شے کا ارادہ کرتا ہے۔

(ابوالشیخ فی الثواب)

⓫ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میدان حشر میں جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو منادی عرش کے اندرونی حصے سے پکارے گا کہ اہل معرفت کہاں ہیں؟ محسن لوگ کہاں ہیں؟ یہ سن کر لوگوں کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوگی یہاں

تک کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو وہ فرمائے گا: (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) تم لوگ کون ہو؟ عرض کریں گے ہم اہل معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا فرمائی اور انہیں اس کا اہل بنایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم سچ کہہ رہے ہو پھر فرمائے گا: تم پر کوئی حساب نہیں میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: انہیں اللہ تعالیٰ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دے گا۔ (ابونعیم)

◆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: طالب علم ☆ اور وہ عورت جو اپنے شوہر کی فرمانبردار ہے اور جو اولاد اپنے ماں باپ کی خدمت گزار ہے وہ بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ (اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی الاربعین)

☆☆ دین و اسلام کے طالب علم جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی رضا خاطر علم حاصل کرتے ہیں مراد ہیں نہ کہ وہ اسٹوڈنٹ جو دنیوی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں یا دنیوی جاہ وجلال یا مال کے حصول کے لئے علم حاصل کرتے ہیں۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حساب کی شدت اس بھوکے پر نہ ہوگی جو فاقہ اور بھوک پر صبر کرتا ہے۔ (ابن عساکر فی تاریخ دمشق)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کے کام کے لئے گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھتا ہے۔ اگر اس کی حاجت پوری کر دی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا اور ایسے ہو جائے گا گویا اسے اس کی ماں نے ابھی جنا ہے اور اگر وہ اسی دوران فوت ہو گیا تو بلا حساب جنت میں داخل ہوگا۔ (خرائطی فی مکارم الاخلاق۔ ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات ارشاد فرمائے ان میں سے ایک یہ تھا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! کہ دنیا میں زہد والوں سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی نہیں اور میرا قرب حاصل کرنے والوں سے بڑھ کر اس سے کوئی نہیں کہ جو چیزیں میں نے حرام کی ہیں وہ ان سے بچ کر رہتا ہے اور عبادت گذاروں میں میرے نزدیک اس سے

بڑھ کر کوئی نہیں جو میرے خوف سے روتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! تو نے ان کے لئے کیا تیار فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زاہدوں کے لئے تو میں نے جنت مباح کردی وہ جہاں چاہیں اس میں اپنا گھر بنائیں اور جن چیزوں کو میں نے حرام کیا اور جو لوگ ان سے بچ گئے تو قیامت میں میں ہر بندے سے سخت حساب لوں گا اور ہر بندہ اس مشقت حساب میں تنگ ہوگا سوائے مذکورہ بالا پرہیزگاروں کے۔ میں ان سے حیا کروں گا اور ان کا اعزاز واکرام کروں گا اور انہیں جنت میں بلا حساب داخل کروں گا اور وہ جو میرے خوف سے روتے تھے ان کیلئے رفیق اعلیٰ ہے کہ اس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر، اصبہانی، بیہقی)

۱۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے آیت ذیل کا مطلب پوچھا:

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط (پ ۲۴، الزمر، آیت ۶۸)

"اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے۔"

ان سے کون لوگ مراد ہیں انہیں اللہ تعالیٰ بے ہوش نہ کرے گا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ شہداء ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت میں اٹھائے گا تو تلواریں ان کے گلے میں لٹکتی ہوں گی اور وہ عرش کے اردگرد کھڑے ہوں گے اور ان کے پاس ملائکہ بہترین سواریاں لائیں گے جن کی باگیں سفید موتیوں کی طرح ہوں گی اور ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے اور ان کی زینیں سندس واستبرق کی ہوں گی اور ان کے بالاپوش ریشم سے زیادہ نرم ہوں گے۔ ان کے قدم اٹھیں گے اور تاحد نگاہ پہنچیں گے یہ لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر جنت کی سیر کریں گے اور وہ طویل سیر کے بعد کہیں گے واپس چل کر دیکھیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا فیصلہ کیسے فرما رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کی اس بات سے ہنسے گا (وہ ہنسنے سے پاک ہے وہی ہنسنا جو اس کی شان کے لائق ہے۔ اویسی غفرلہ) اور اللہ تعالیٰ میدان حشر میں جس بندے پر ہنسے گا تو اس پر کوئی حساب نہ ہوگا۔ (ابویعلی، دارقطنی)

۱۷ نعیم بن ہمار سے مروی ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ شہیدوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شہداء جو جنگ کی صفوں میں گھس جائیں اور پھر مڑ کر نہ دیکھیں یہاں تک کہ وہ مجھے قیامت میں ملیں گے یہی لوگ جنت میں بالا خانوں میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہنسے گا اور جس بندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہنسے گا اس پر کوئی حساب نہ ہوگا۔ (وہ ہنسنے سے پاک ہے وہی ہنسنا جو اس کی شان کے لائق ہے) (مسند احمد، ابویعلی)

۱۸ امام طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

۱۹ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ وہ فقراء جو مہاجرین ہیں جو ہمیشہ دکھ اور تکلیف میں زندگی بسر کرتے رہے جب انہیں کوئی حکم ہوتا تو وہ سرِ تسلیم خم کر کے اطاعت کرتے، ان میں سے کسی کی بادشاہ کے ہاں کوئی ضرورت ہوتی تو وہ اس کی موت تک پورا نہ کیا جاتا اور وہ اپنی ضرورت سینے میں لے جائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں جنت کو بلوائے گا وہ اپنے ہار سنگھار سے حاضر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ بندے کہاں ہیں جو میری راہ میں مارے گئے وہ جنت میں داخل ہوں گے وہ لوگ جنت میں بلا حساب و کتاب داخل ہوں گے۔ (احمد، ابن حبان، حاکم)

۲۰ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چھوٹے بچے کی تربیت کی یہاں تک کہ وہ بولے: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس سے بھی اللہ تعالیٰ حساب نہیں لے گا۔ (طبرانی فی الصغیر)

۲۱ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان مرد یا عورت جمعہ کے دن یا رات کو مرتے ہیں وہ عذاب و فتنہ قبر سے محفوظ ہو جاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو ملیں گے اور ان پر کوئی حساب نہ ہوگا اور قیامت میں جمعہ کا دن آئے گا تو اس کے ساتھ چند گواہ ہوں گے جو اس کے لئے گواہی دیں گے۔ (حمید بن زنجویہ)

باب (۳۷)

غریبوں کا امیروں سے پہلے جنت میں داخل ہونا

❶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فقراء مسلمین مالداروں سے جنت میں چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔ (ترمذی، احمد)

❷ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا قیامت میں میری امت کے فقراء اغنیاء سے جنت کی طرف چالیس سال پہلے سبقت کریں گے۔ (مسلم، احمد، ابن حبان)

❸ امام طبرانی کی روایت میں اضافہ ہے آپ سے عرض کی گئی کہ آپ فقراء کی صفات بیان فرمایئے: آپ نے فرمایا: وہ گرد وغبار آلود لباس والے اور سر کے اجڑے بالوں والے انہیں محلات میں داخلے کی اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ہی دولت مند خواتین سے نکاح کئے جائیں گے۔ ان سے ان کے حقوق مکمل طور پر وصول کئے جائیں گے لیکن مکمل طور پر ان کے حقوق نہیں دیئے جائیں گے۔

(طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط)

❹ حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت میں فقراء مہاجرین کو لایا جائے گا جن کے تیروں اور تلواروں سے خون کے قطرات گر رہے ہوں گے وہ جنت میں داخلے کا سوال کریں گے تو انہیں کہا جائے گا: ٹھہرو! حساب دو اس کے بعد جنت میں جاؤ۔ وہ کہیں گے کیا تم نے کچھ دیا کہ جس کا ہم سے حساب لینا چاہتے ہو ان کے اعمال نامہ میں دیکھا جائے گا کہ کوئی حساب کی شے ملے لیکن سوائے اس کے جو وہ جہاد میں خرچ کر چکے کچھ نہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ میں اپنا عہد پورا کروں۔ فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ پانچ سو سال پہلے عام لوگوں سے۔ (احمد فی الزہد، ابونعیم)

❺ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے گروہ فقراء! جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پہلے داخل ہو جاؤ اور وہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، احمد)

6. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے فقراء جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک دن تمہارے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

(ترمذی، ابن حبان، احمد)

7. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے فقراء اغنیاء سے ایک دن پہلے داخل ہوں گے جس کی مقدار ایک ہزار سال ہے۔

(ابونعیم)

فائدہ: امام محمد بن سماک سے مروی ہے کہ اس سے نصف یوم مراد ہے اور اس کی مقدار پانچ سو سال ہے۔

8. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ مسکین کر کے اور مجھے مسکین کر کے موت دے اور قیامت میں مجھے مساکین کے زمرہ میں اٹھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسی دعا کیوں مانگتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ فقراء اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

9. حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فقراء اغنیاء سے جنت میں چالیس سال پہلے داخل ہوں گے اغنیاء اس مال کے لئے روکے جائیں گے جو دنیا میں انہیں ملا تا کہ وہ اس کا حساب دیں۔ (سعید بن منصور)

10. حضرت ابن وائل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ فقراء اغنیاء سے نصف یوم کی مقدار پہلے جنت میں داخل ہوں گے جب وہ جنت کی طرف روانہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا تم حساب سے پہلے جنت میں داخل ہو رہے ہو جبکہ لوگوں کا ابھی حساب نہیں ہوا وہ کہیں گے ہمارے پاس مال تھا ہی نہیں جو کہ ہمیں مشغول رکھتا۔

11. حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

کہ مہاجرین جنت میں لوگوں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے وہ اس میں عیش کریں گے جبکہ دوسرے لوگ ابھی حساب دینے میں گرفتار ہوں گے پھر دوسرا گروہ آئے گا ان پر سو سال گذرے گا۔ (سعید بن منصور بیہقی)

۱۲ خالد بن ابی عمران نے فرمایا: تیسرا گروہ لوگوں سے نصف دن کی مقدار جنت میں داخل ہوگا اور نصف دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ (سعید بن منصور)

۱۳ ابو صدیق ناجی نے بعض سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء مومنین دولت مندوں سے چار سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ میں (امام احمد) نے عرض کی: امام حسن تو چالیس سال کا کہتے ہیں تو ابو صدیق ناجی (راوی) نے کہا: ہاں بعض صحابہ کرام سے چالیس سال بھی نبی پاک صاحب لولاک ﷺ سے مروی ہے اس دوران غنی کہے گا: کاش! میں عیالدار (فقیر) ہوتا۔ صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ فقراء کی صفات بیان فرمایئے: آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ایسے ہیں کہ ناگوار کام کے لئے انہیں بھیجا جاتا اور عیش وعشرت کے مواقع پر ان کے غیروں کو بھیجا جاتا وہ لوگ ایسے ہیں کہ انہیں دروازوں سے روکا جاتا۔ (احمد)

فائدہ: روایات کا اختلاف مضر نہیں اس کی مطابقت ہوسکتی ہے اس لئے فقراء کے مختلف احوال ہیں۔ امام قرطبی نے فرمایا: فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال پہلے سبقت کریں گے اور غیر مہاجرین سے پانچ سو سال پہلے۔

۱۴ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے قیامت میں اللہ تعالیٰ کے ہم مجلس لوگوں کی خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: خوف خدا رکھنے والے، جھکنے والے، عاجزی کرنے والے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے ہیں۔ اس نے عرض کی کیا یہی لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: فقراء تمام لوگوں سے پہلے جنت میں پہل کریں گے۔ ملائکہ ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے پہلے حساب دو وہ کہیں گے ہم کس بات کا حساب دیں ہمیں تو دنیا میں کوئی مال ہی نہیں دیا گیا کہ جس کی کمی وبیشی ہوتی اور نہ امراء تھے کہ کسی پر ظلم ہوتا اور کسی سے عدل لیکن ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم آیا اس

کے مطابق ہم نے عبادت کی یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔ (ابن المبارک، ابونعیم)

◆ ۱۵ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت میں اللہ تعالیٰ کے دو بندے اٹھائے جائیں گے دونوں ایک ہی علاقہ کے ہوں گے ایک تنگدست دوسرا مالدار۔ تنگدست کے لئے حکم ہوگا کہ وہ جنت میں چلا جائے اسے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی وہ جنت کے دروازوں تک پہنچ جائے گا اسے جنت کے دربان کہیں گے ٹھہر جا! وہ کہے گا تمہیں واپس تو نہیں لوٹنا اور اس کے گلے میں تلوار ہوگی اور کہے گا: مجھے دنیا میں تلوار دی گئی اسی کے ساتھ میں جہاد کرتا رہا۔ یہاں تک کہ مجھ پر موت آئی اور میں اسی حال میں تھا وہ تلوار دربانوں کے آگے پھینک کر جنت کی طرف چل پڑے گا اسے کوئی بھی جنت سے نہ روکے اور نہ ہی ہٹائے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور ایک طویل عرصہ اس میں ٹھہرے گا اس وقت اس کا دوسرا ساتھی (دولت مند) اس کے پاس سے گزرے گا تو اسے کہے گا اے بھائی! تجھے کس شے نے جنت سے روکے رکھا تھا۔ وہ کہے گا: میری ابھی جان چھوٹی ہے مجھے میرے مال نے روکے رکھا تھا۔ میرے تین سو اونٹ تھے میں انہیں سیر کر کے کھلاتا رہا اور پانچ پانچ اکٹھے ہو کر پانی پیتے اور میں سیراب کر کے چھوڑتا۔ (ابن المبارک)

◆ ۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دو مومنوں کو جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا ایک مومن غنی ہوگا دوسرا مومن فقیر ہوگا جنہوں نے دنیا میں غنی و فقیر ہو کر وقت گذارا مومن فقیر کو جنت میں داخل کیا جائے گا لیکن مومن غنی کو روک دیا جائے گا۔ جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ بھی جنت میں داخل ہوگا جب اسے فقیر ملے گا تو اسے کہے گا اے بھائی! تجھے کس وجہ سے جنت سے روکا گیا تمہاری اس رکاوٹ سے مجھے تمہارے متعلق خطرہ لاحق ہو گیا کہ نامعلوم تمہارے ساتھ کیا بنے گا؟ غنی نے کہا: واقعی بھائی مجھ پر رکاوٹ سخت ہوئی اور اس سے مجھے سخت گھبراہٹ ہوئی یہاں تک کہ جب میں تمہارے پاس پہنچا تو مجھے پسینہ نے گھیر لیا تھا۔ (احمد، مجمع الزوائد)

◆ ۱۷ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ فقراء

مسلمین آئیں گے یوں ہار سنگھار کر کے جیسے حمام سنوارا جاتا ہے انہیں کہا جائے گا حساب کے لئے ٹھہرو! وہ کہیں گے: کیا کوئی ایسی شے ہمیں دی بھی گئی جس کا تم حساب لیتے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے درست کہتے ہیں۔ ''لوگوں سے سات سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے''۔ (طبرانی، بیہقی)

باب (۳۸)

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کون کھٹکھٹائے گا اور سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟

1. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اور فرمایا: میں قیامت میں جنت کا دروازہ کھلواؤں گا تو خازن کہے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ کہے گا: آپ کے لئے مجھے حکم ہے آپ سے پہلے میں کسی کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔ (مسلم، احمد)

2. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سب سے پہلا ہوں جس کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا لیکن ایک عورت کو دیکھوں گا جو مجھ سے پہلے جانے میں عجلت کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا: تو کون ہے؟ عرض کرے گی میں وہ عورت ہوں جس نے یتیم بچوں کی تربیت کے لئے نکاح نہ کیا۔
(ابو یعلی، اصبہانی)

3. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام پر جنت حرام ہوگی جب تک کہ میں اس میں داخل نہ ہوں اور دوسری امتوں پر جنت حرام ہے جب تک میری امت جنت میں داخل نہ ہو۔ (طبرانی فی الاوسط)

4. حضرت عبداللہ بن عبداللہ الیمانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں قسم کھاؤں تو ضرور اس میں سچا ہوں کہ جنت میں میری امت کے سوا کوئی

پہل کرنے والا نہیں (یعنی تمام امتوں سے پہلے میری امت جنت میں جائے گی)

(طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تمام امتوں پر حرام ہے جب تک میں اور میری امت جنت میں داخل نہ ہو پہلا، پہلے۔

(طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: انبیاء علیہم السلام اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ نے فرمایا: شہداء، عرض کی اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا: کعبۃ اللہ کے مؤذنین، اس نے پھر عرض کی پھر کون؟ آپ نے فرمایا: بیت المقدس کے مؤذنین، اس نے پھر عرض کی پھر کون؟ آپ نے فرمایا: میری اس مسجد (نبوی شریف) کے مؤذنین اس نے عرض کی پھر؟ آپ نے فرمایا: پھر تمام مؤذنین اپنے اعمال کے مطابق (جنت میں داخل ہوں گے)

(حمید بن زنجویہ)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے انہیں بلایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی ہر حال میں (دکھ اور سکھ) حمد کرتے ہیں۔ (بزار، حاکم)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین افراد میرے سامنے پیش کئے گئے جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔

① شہید

② عبد المملوک (جو اللہ تعالیٰ کی احسن طریقے سے عبادت کرے اور اپنے مالک کی بھی خیر خواہی کرے)

③ پاک دامن پرہیزگار عیالدار۔

اور وہ تین جو سب سے پہلے دوزخ میں داخل ہوں گے۔

① قیدی مسلط

۲ مالدار جو مال میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا۔

۳ تنگدست فخر کرنے والا۔ (متکبر) (ترمذی، احمد، حاکم، ابن حبان، ابن خزیمہ)

۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اپنے مالکوں کی بھی کامل فرمانبرداری کرے اسے اللہ تعالیٰ اپنے مالکوں سے ستر (۷۰) سال پہلے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس کا سردار عرض کرے گا یا اللہ! یہ دنیا میں میرا غلام تھا (یہ مجھ سے جنت میں پہلے کیوں داخل کیا گیا) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اسے اس کے عمل کی جزا دی ہے اور تجھے تیرے عمل کی جزا دی ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

☆☆ **فائدہ**: یہی حال استاد، شاگرد، پیر و مرید، افسر اور کلرک وغیرہ وغیرہ کا ہو گا۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

۱۰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل معروف (نیکی کرنے والے) جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ (طبرانی فی الاوسط)

۱۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہیں جبار و متکبر لوگ؟ وہ لائے جائیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیسے کھڑے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جیسے دنیا دار کھڑے ہوتے ہیں یہ دو بار فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اہل خیر و اہل معروف و اہل رحمت کہاں ہیں؟ وہ آنکھیں اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہوں گے انہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رحمت سے امن و سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(الاسماعیلی فی معجمۃ)

باب (۳۹)

اہل کرم کون لوگ ہوں گے؟

◆ ۱ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قیامت میں معلوم ہوگا کہ اہل محشر میں اہل کرم کون لوگ ہیں؟ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ وہ اہل کرم کون ہیں؟ فرمایا: وہ مجالس ذکر والے (اولیاء اللہ جو ذکر الٰہی کی مجلس قائم کرتے تھے) (ابن حبان، احمد)

◆ ۲ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ جو دنیا میں اپنا حق کسی کو معاف کرتا ہے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا۔ (احمد، ابویعلی، بزار)

باب (۴۰)

احوال قیامت کے مراتب اعمال کے طریقے پر

◆ ۱ ابن برجان نے اپنی کتاب ''الارشاد'' میں فرمایا: محشر میں جب سردار پریشان ہوں گے تو شفاعت کرنے والے کو ڈھونڈیں گے جو انہیں اس حال سے راحت دے جس حال میں وہ ہیں اور وہ سردار رسولان عظام کے پیروکار ہوں گے اور انہیں انبیاء علیہم السلام کی طرف لوٹایا جائے گا اور شفاعت واقع ہوگی۔

◆ ۲ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی عظمت سے زمین چمڑے کی مانند کھینچی جائے گی۔ پھر اولاد آدم علیہ السلام میں سے کسی بشر کے لئے سوائے قدم رکھنے کی جگہ باقی نہ رہے گی۔ پھر مجھے بلایا جائے گا میں پہلا ہوں گا جسے بلایا جائے گا تو میں سجدہ میں گر جاؤں گا پھر مجھے اجازت ملے گی تو میں عرض کروں گا۔ اے میرے پروردگار! مجھے اس جبریل علیہ السلام نے خبر دی جسے تو نے میری طرف بھیجا، حالانکہ وہ رحمٰن تبارک وتعالیٰ کے عرش کے دائیں جانب ہوں گے اور خاموش ہوں

گے کوئی بات نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سچ کہا: پھر مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! تیرے بندے زمین کے کناروں میں ہیں پس وہ مقام محمود ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ اپنی امت کے دوزخی گروہوں کو لائیں وہ سات طرح کے لوگ ہوں گے۔ دو تو وہ ہوں گے کہ جنہیں مخلوق میں دوزخ کی گردن اچک کر لے جائے گی۔ اہل مجمع کو حکم ہوگا کہ ہر امت کے پیچھے ہو جس کی وہ عبادت کرتی تھی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے جائیں گے جنہیں دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ (پ۱۱، سورہ یونس، آیت ۳۰)

"یہاں ہر جان جانچ لے گی جو آگے بھیجا اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کی ساری بناوٹیں ان سے گم ہو جائیں گی۔"

اور فرمایا:

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝ (پ۱۹، الشعراء، آیت ۹۵)

"تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں وہ سب گمراہ اور ابلیس کے لشکر سارے۔"

پھر چوتھا گروہ اٹھایا جائے گا یہ لوگ اہل توحید ہوں گے لیکن رسل کرام علیہم السلام کی تکذیب کی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے بھی بے خبر رہے اور اللہ تعالیٰ کی کتب و رسل کا بھی انکار کیا تھا۔ پھر پانچواں و چھٹا گروہ اٹھایا جائے گا وہ اہل کتاب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس پیار سے حاضر ہوں گے انہیں کہا جائے گا: تم کس تلاش میں ہو؟ عرض کریں گے ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلایا جائے انہیں کہا جائے گا: تم پانی پر وارد ہونا چاہتے ہو؟ پھر ان کے لئے جہنم کی طرف اشارہ کیا جائے گا وہ سراب کی طرح نظر آئے گی۔ اس کا ایک طبقہ دوسرے طبقے کو روند رہا ہوگا وہ اس میں وارد ہوں گے تو وہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کردے گی۔

پھر اہل ایمان اور منافقین کے درمیان اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بارے میں امتیاز کیا جائے گا منافقین تو اپنے معبودوں کی طرف مائل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ میں لے جائے گا

اور مومن ثابت قدم رہیں گے۔ پھر پل صراط بچھائی جائے گی جو دوزخ کی پشت پر ہوگی اس پر بدعت (سیئہ) کے مرتکبین سر کے بل چلتے ہوئے دوزخ میں گر پڑیں گے ایسے ہی جو اہل ایمان اعمال میں کمزور ہوں گے وہ بھی اس میں گر جائیں گے اور باقی لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس پر گذریں گے وہ لوگ دوزخ اور جنت کے درمیانی پل پر بیٹھیں گے جو دنیا میں ان کے مابین حقوق ہوں گے ان کا فیصلہ ہوگا اسی مقام پر ہوگا یعنی اصحاب الاعرف کے مقام پر۔

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا: یوں ہی ترتیب مذکور ہوئی ہے اور یہ اچھی ترتیب ہے۔ امام قرطبی نے دوسرے مقام پر فرمایا کہ صاحب قوت (القلب) وغیرہ اس طرف گئے ہیں کہ حوض کوثر پل صراط کے بعد ہوگا لیکن صحیح یہ ہے کہ حوض کوثر پل صراط سے پہلے ہوگا یونہی امام غزالی نے فرمایا:

لیکن بعض اس طرف گئے ہیں کہ حوض کوثر پل صراط کے بعد ہوگا یہ غلط ہے اس کے قائل سے غلطی ہوئی ہے۔ امام قرطبی نے فرمایا: معنیٰ کا تقاضا یہ ہے کہ لوگ قبور سے نکلیں گے تو پیاسے ہوں گے اسی لئے مناسب یہی ہے کہ حوض پل صراط سے پہلے ہو اور فرمایا اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جو امام بخاری نے روایت کی کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض پر کھڑا ہوں گا اچانک ایک گروہ میری پناہ چاہے گا او رمیں انہیں پہچانتا ہوں گا ان میں ایک مرد نکل کر کہے گا چلو میں کہوں گا: کہاں؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف میں کہوں گا ان کا کیا حال ہے؟ وہ کہے گا وہ مرتد ہو گئے تھے تو میں ایسے لوگوں کے لئے دیکھتا ہوں کہ وہاں میں سے کوئی بھی نجات نہ پائے گا اور نہ ہی انہیں اس قسم کی نعمتیں نصیب ہوں گی۔ یہ حدیث سب سے پہلے دلیل ہے کہ حوض کوثر پل صراط سے پہلے ہوگا۔

میں (امام قرطبی) کہتا ہوں کہ یہ اس کے بارے میں صریح دلیل نہیں اس لئے کہ اکثر روایتوں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا تو مذکورہ لوگوں کے لئے تصریح نہیں کہ یہ کس وقت حاضر ہوں گے ہاں ایک تصریح لقیط کی روایت میں ہے جو آگے طویل روایت میں مروی ہے کہ حوض پل صراط کے بعد ہے اور وہ حدیث حاکم وغیرہ کے نزدیک صحیح ہے اور یہی اعتماد کے قریب ہے۔

اور اس طرح ایک تصریح صاحب الافصاح کی روایت میں ہے جو باب تبدیل

الارض میں گذری ہے اور معنوی اعتبار سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے کہ حوض پل صراط کے بعد ہوگا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ پل صراط پر مومن گذریں گے ان میں بعض پل صراط سے گر پڑیں گے اور بعض زخمی ہوں گے تو اگر وہ حوض سے پانی پی چکے ہوں گے تو ان کا پل صراط سے گرنا اور اس سے زخمی ہونا کیسا۔ واضح ہوا کہ حوض پل صراط کے بعد ہو کہ جو بچ نکلیں گے وہی حوض سے پانی پئیں گے اور یہی جنت کی نعمتوں کی ابتداء ہے۔

سوال: جب دخول جنت کے قرب کی وجہ سے نجات پائیں گے تو پھر انہیں حوض کوثر سے پانی پینے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: ہاں وہ قرب دخول جنت کے باوجود مظالم (حقوق) کے متعلق سوالات کی وجہ سے روکے جائیں گے اس وقت انہیں حوض کوثر سے پانی پینے کی ضرورت ہوگی۔ نیز ان اقوال میں مطابقت یوں ہوگی کہ بعض کو پل صراط سے پہلے حوض کوثر سے پانی پینا نصیب ہوگا۔ بعض کو پل صراط عبور کرنے کے بعد یہ ان کے اعمال پر ہوگا جو گناہوں سے پاک ہوں گے انہیں پل صراط سے پہلے پانی پینا نصیب ہوگا اور جن کے گناہ ہیں وہ پل صراط سے گذرنے کی تکلیف سے پاک ہو کر پانی پئیں گے امید ہے یہ تقریر قوی ہے۔

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا: میں نے (کتاب) الزہد امام احمد میں ان کی سند کے ساتھ دیکھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ حوض پر میری طرف حساب کے لئے آرہے ہیں تو ایک مرد دوسرے کو مل کر پوچھے گا: کیا تو نے حوض سے کچھ پیا ہے؟ وہ کہے گا: ہائے میں پیاسا ہوں۔

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا: کہ اس سے تجھے وہم نہ ہو اور نہ ہی تیرے دل میں یہ خیال آئے کہ حوض اس زمین پر ہے بلکہ وہ دوسری زمین پر ہے جو اس کا بدل ہے اور وہ زمین چاندی کی طرح سفید ہے اس پر نہ خون بہا ہے اور نہ اس پر ظلم ہوا ہے۔

میزان پہلے یا حوض

امام قرطبی نے ایک مقام پر فرمایا: اس میں اختلاف ہے کہ میزان پہلے ہے یا حوض۔ ابو الحسن الفاسی نے فرمایا: صحیح یہ ہے حوض میزان سے پہلے ہے۔ میں (امام

قرطبی) کہتے ہیں کہ اس کی تائید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہوئی ہے جو اوپر مذکور ہوئی ہے۔

فائدہ: امام قرطبی نے ایک مقام پر فرمایا: علماء فرماتے ہیں کہ جب حساب ختم ہوگا تو اس کے بعد اعمال کا وزن ہوگا اس لئے کہ وزن اعمال جزاء کے لئے ہوگا اور وزن ان تقادیر کو ظاہر کرے گا تا کہ اس کے مطابق جزا ہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ حساب میزان سے پہلے ہوگا اور حساب سے مراد سوال ہے کہ بندے نے کون کون سے عمل کئے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ بلا حساب جنت میں نہیں جائیں گے ان کا کوئی عمل وزن نہ ہوگا یونہی کفار کے اعمال کا بھی وزن نہ ہوگا۔ ہاں اعمال کا وزن صرف مخلط الاعمال مؤمنین کے لئے ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سب سے پہلے دوزخ میں کفار کو پھینکا جائے گا جیسا کہ ابن برجان کے کلام سے پہلے گذرا ہے اور اس بارے میں آیات اور احادیث آئیں گی۔

فائدہ: امام قرطبی نے یہ بحث چھیڑی کہ میزان پہلے یا پل صراط انہوں نے امام بیہقی کی پیروی کی ہے ان دونوں کے مضامین دلالت کرتے ہیں کہ میزان پہلے ہوگی اس لئے کہ ان دونوں کے اپنی کتابوں کے ابواب میں میزان کا باب پل صراط سے پہلے بیان کیا ہے ہاں امام قرطبی کے بعض مقام پر دوسروں سے نقل کر کے کہا کہ حساب پل صراط کے عبور کرنے سے پہلے ہوگا۔

فائدہ: پھر امام قرطبی نے لکھا کہ پل صراط دو ہیں: (۱) اس سے تمام اہل محشر گذریں گے ان کے اعمال ثقیل ہوں یا خفیف سوائے ان کے جو بلا حساب جنت میں جائیں گے یا جنہیں پل صراط سے عبور سے پہلے جہنم کی گردن اچک لے گی جب اس بڑی پل صراط سے نجات پائیں گے وہ مخلص مؤمنین ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ یہ وہ ہیں کہ قصاص سے ان کی نیکیاں ختم نہ ہوگی۔ تو پھر یہ حضرات دوسری پل پر روکے جائیں گے جو صرف انہی سے خاص ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی دوزخ کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا کیونکہ یہ اس پل کو عبور کر چکے ہیں جو دوزخ کی پشت پر ہے جس پر گناہوں کی وجہ سے گر کر دوزخ میں جانا تھا۔ خلاصہ یہ کہ یہ لوگ اس دوسرے پل پر اس لئے روکے جائیں گے کہ ان سے ان اموال کا سوال ہوگا جو ان کے پاس ضرورت سے زائد تھا اسے کہاں خرچ کیا۔ اس بحث

سے ثابت ہوا کہ حساب پل صراط اول سے پہلے ہوگا اور دوسرے پل صراط پر کھڑا ہونا مظا
(حقوق) کے سوال کے لئے ہوگا لیکن وہ حدیث اہل حق کے لئے وارد ہوئی ہے وہ اس کے
خلاف ہے۔

فائدہ: علامہ سیوطی نے فرمایا: میں نے امام نسفی کی بحرالعلوم (تفسیر) میں دیکھا انہوں نے
خود سوال لکھا کہ حساب کہاں ہوگا اور میزان کہاں؟ پھر اس کا جواب خود لکھا کہ میزان صراط
پر ہوگا اس میں ہر ایک کی نیکیاں اور برائیاں وزن کی جائیں گی۔ جس کی نیکیاں زیادہ بوجھل
ہوں گی وہ جنت میں جائے گا اور جس کی برائیاں بوجھل ہوں گی وہ دوزخ میں جائے گا۔
اہل شقاوت ... ہوگا یہ بعینہ وہی ہے۔

فائدہ: ابن حجر کی شرح بخاری میں ہے اہل جد کا پل پر محبوس ہونا مال کے حساب کے لئے
ہوگا یہ پل صراط سے گذرنے کے وقت ہوگا۔

فائدہ: امام قرطبی نے وزن کا بیان بھی نہیں فرمایا حالانکہ احادیث میں وارد ہے کہ یہ نور پل
صراط پر گذرنے کے ارادے کے وقت ہوگا۔

ہاں اعمال نامے کا دائیں بائیں ہاتھ میں دینا میزان وحساب سے پہلے ہوگا اسے
نسفی نے علماء کرام سے نقل کیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖۙ۝ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًاۙ۝

(پ۳۰، الانشقاق، آیت ۸)

"تو وہ جو اپنا نامہ اعمال داہنے (سیدھے) ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے
عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔"

اور حدیث لقیط میں ہے کہ چہروں کا سفید وسیاہ ہونا پل صراط کے عبور سے پہلے
ہوگا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

فائدہ: اب ہم وہ ابواب بیان کرتے ہیں جو ترتیب مذکورہ کے مطابق ہیں۔

باب (٤١)

بعث النار کی ابتداء اور ان کا ذکر کہ کن لوگوں کی گردن اچک لی جائے گی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا (پ١٦، مریم، آیت ٦٨ تا ٧٠)

"تو تمہارے رب کی قسم ہم انہیں اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے اور انہیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر ہم گروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا پھر ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں۔"

اور فرمایا:

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا (پ٢٥، الجاثیہ، آیت ٢٨)

"اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے اور ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔"

1. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت کی تفسیر منقول ہے آپ نے فرمایا: پہلا گروہ اٹھایا جائے گا یہاں تک کہ ان کی گنتی مکمل ہوگی اس کے بعد ان کے لیڈروں کو اٹھایا جائے گا۔ اسی طرح ان کے مراتب کے مطابق پھر آپ نے مذکورہ بالا پہلی آیت پڑھی۔ (ہناد فی الزہد، ابن ابی حاتم، بیہقی)

2. ابوالاحوص سے آیت کی تفسیر منقول ہے فرمایا کہ پہلے ان کے لیڈروں سے حساب شروع کیا جائے گا اس کے بعد ان سے مرتبہ میں کم جرم والے وغیرہ وغیرہ۔ (ہناد فی الزہد)

۳ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گویا میں تمہیں جہنم کے آگے گھٹنے کے بل پڑے ہوئے بڑے ٹیلوں کی طرح دیکھتا ہوں پھر حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا دوسری آیت پڑھی۔ (سعید بن منصور)

فائدہ: ابن حجر نے فرمایا: کوم سے مراد وہ اونچا مکان جس پر رسول اللہ ﷺ کی امت ہوگی۔

۴ امام مجاہد سے ''لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا'' آیت کی تفسیر منقول ہے کہ وہ لوگ جو کفر میں سب سے زیادہ سرکش ہوں گے۔

(ابن ابی حاتم)

۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قیامت میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو بلایا جائے گا وہ اپنی اولاد کو دیکھیں گے انہیں کہا جائے گا یہی تمہارے آدم علیہ السلام ہیں آدم علیہ السلام کہیں گے: ''لبیک لبیک (میں حاضر ہوں) انہیں حکم ہوگا اپنی اولاد میں سے جہنمی لشکر کو نکالئے وہ کہیں گے یارب کتنا نکالوں؟ فرمان ہوگا سو میں سے ننانوے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ جب ہم میں سے سو میں ننانوے دوزخ کے لئے نکالئے گئے تو پھر کیا بچے گا۔ (اس طرح تو ہم دوزخی ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت دوسری امتوں میں ایسے ہوگی جیسے سفید بال سیاہ بیل میں۔ (بخاری)

فائدہ: ابن حجر نے فرمایا: یہی واقعہ قیامت میں سب سے پہلے واقع ہوگا۔

فائدہ: یہی حدیث باب زلزلة الساعة میں گذر چکی ہے۔

۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت:

زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ (پ ۱۷، الحج، آیت ۱)

''بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔''

حضور ﷺ پر نازل ہوئی تو آپ سفر میں تھے اس کے نزول پر آپ نے آواز مبارک بلند فرمائی تو تمام صحابہ کرام جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ کون سا دن ہے؟ یہ وہ دن ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو فرمائے گا اٹھیں اور دوزخیوں کے گروہ میں سے

ایک ہزار سے نوسو ننانوے کھڑے کیجئے۔ یہ بات مسلمانوں پر گراں گذری۔ آپ نے فرمایا: درست رہو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اور خوشخبری ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم تمام لوگوں میں ایسے ہو گے جیسے اونٹ کے مقابلہ میں تل یا جیسے داغ کسی جانور کے پہلو میں بیشک تمہارے ساتھ دو بڑی مخلوقیں ہیں وہ جس کے ساتھ ہوتی ہے وہ ان سے بہت زیادہ ہوتی ہیں وہ دو مخلوق یاجوج وماجوج اور وہ جو جنوں اور انسانوں میں سے کافر ہو کر مرے۔ (حاکم، ابن ابی حاتم)

◆ ۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت:

يَآَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ (پ ۱۷، الحج، آیت ۱)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔''

تلاوت فرمائی اور فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ اس سے کون سا دن مراد ہے؟ یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو فرمائے گا: اے آدم! (علیہ السلام) دوزخیوں کے گروہ کو کھڑا کیجئے عرض کریں گے: یا اللہ! کتنے نکالوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننانوے (۹۹۹) دوزخ میں اور ان میں سے صرف ایک جنت میں۔ یہ بات صحابہ کرام کو ناگوار گذری۔ آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کا ایک حصہ ہو گے۔ یہ سن کر صحابہ کرام خوش ہوئے۔ آپ نے فرمایا: نیک عمل کرو خوشخبری پاؤ۔ تم دو مخلوقوں کے درمیان ہو۔ وہ دونوں جس گروہ میں ہوں وہ ان سے زیادہ ہوتی ہیں۔ وہ کیا ہیں یاجوج اور ماجوج۔ اور تم امتوں میں ایسے ہو گے جیسے اونٹ کی کروٹ میں تل یا اونٹنی کے پہلو میں داغ۔ بے شک میری امت ہزار جز کا ایک جز ہے۔ (بزار، ابن جریر، ابن ابی حاتم)

◆ ۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی علیہ السلام قوم کی طرف مبعوث نہیں فرمایا مگر جب اسے دنیا سے اٹھایا گیا تو اس کے درمیان میں ایک زمانہ رکھا جس میں اس دور کے لوگوں نے جہنم کو پر کرنا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ ۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی اور

دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گی وہ کہے گا: میں تین اشخاص کے لئے بھیجی گئی ہوں۔

① ہر سرکش ضدی۔

② ہر وہ جو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں دوسرے معبود کی دعوت دیتا رہا۔

③ فوٹو گرافوں کے لئے۔ (ترمذی، احمد، بیہقی)

☆☆ فوٹو کھینچنے والے عبرت حاصل کریں اگر خوف خدا ہے لیکن افسوس ہے کہ الٹا فوٹو گرافر ہمارے جیسے روکنے والوں پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ یہ صرف اس لئے کہ انہیں جواز نکالنے والوں نے دلیر کر دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل قیامت میں ان دونوں کو اپنی قدرت و منزلت معلوم ہو جائے گی۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

⑩ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قیامت میں دوست دوست کو یاد کرے گا آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔

① میزان پر یہاں تک کہ اسے یقین ہو کہ اس کا اعمال نامہ بوجھل ہے یا ہلکا۔

② جب نامہ اعمال (اعمال نامہ) اڑ کر ہاتھوں میں آرہے ہوں گے یا سیدھے ہاتھ میں یا الٹے ہاتھ میں (اس وقت) بھی دوست دوست کو یاد نہ کرے گا۔

③ جب دوزخ سے گردن نکلے گی تو لوگوں کو لپیٹ میں لے لے گی اور ان پر سخت غیظ و غضب کرے گی اور کہے گی: میں تین اشخاص کے لئے بھیجی گئی ہوں۔

① سرکش ضدی کے لئے۔

② جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتا ہے۔

③ جو یوم حساب پر ایمان نہیں رکھتا تھا ان سب کو لپیٹ میں لے کر دوزخ کے شعلوں کے اندر پھینک دیں گے۔ (احمد، ابن ابی شیبہ)

⑪ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت میں جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو دوزخ متوجہ ہوگی اور اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہوگا اور اس کے نگران اسے روکے

ہوں گے اور وہ کہتی ہوگی کہ بخدا میرے شوہروں اور میرے درمیان راستہ خالی کردو ورنہ ایک ہی گردن سے تمام لوگوں کو ڈھانپ لوں۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ تیرے شوہر کون ہیں؟ وہ کہے گی عبادت سے سستی کرنے والے، ناشکرے یہ کہہ کر انہیں لوگوں کے درمیان میں سے اٹھالے گی۔ پھر اپنے پیٹ میں انہیں چھپالے گی اس کے بعد پیچھے ہٹ جائے گی۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر آگے بڑھے گی جس کے حصے ایک دوسرے پر سوار ہوں گے اور اسے نگران فرشتے روک رہے ہوں گے اور وہ کہے گی مجھے رب کی عزت کی قسم! میرے شوہروں اور میرے درمیان راستہ خالی کردو ورنہ تمام لوگوں کو ایک گردن میں ڈھانپ لوں گی۔ لوگ کہیں گے تیرے شوہر کون ہیں؟ وہ کہے گی ہر اترانے والا اور بڑائی مارنے والا میرا شوہر ہے پھر وہ ان سب کو زبان میں چن کر اپنے پیٹ میں داخل کر کے پیچھے ہٹ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ (ابو یعلی)

۱۲ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جو تیز رفتاری سے آگے بڑھے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گی اور زبان ہوگی اس سے بولے گی اور کہے گی میں اس کے لئے حکم دی گئی ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبود ٹھہراتا تھا اور ہر سرکش ضدی کے لئے اور جو ناحق قتل کرتا تھا یہ کہہ کر ان سب کو لوگوں سے پانچ سو سال پہلے دوزخ میں لے جائے گی۔ (طبرانی فی الاوسط)

۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: قیامت میں زمین دسترخوان کی طرح بچھائی جائے گی اور اس کے نگرانوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ وہاں ایک میدان میں تمام لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور اس دن آسمان دنیا کی مخلوق کو زمین پر لایا جائے گا اور اہل آسمان اہل زمین سے زیادہ ہوں گے جہنم لائی جائے گی تو اہل آسمان اس میں زائد ہوں گے۔ جب وہ زمین پر اتریں گے تو زمین والے گھبرا کر کہیں گے ہمارا رب پاک ہے وہ ہمارے میں نہیں اور وہ تشریف لانے والا ہے۔ پھر دوسرے آسمان والے نیچے آئیں گے وہ پہلے آسمان والوں سے زیادہ ہوں گے۔ بلکہ تمام

زمین والوں سے بھی وہ دوزخ میں دوہرے ہوں گے۔ جب وہ زمین پر اتریں گے تو زمین والے گھبرا کر کہیں گے کیا تمہارے میں ہمارا رب ہے؟ وہ کہیں گے ہمارا رب پاک ہے وہ ہمارے میں نہیں۔ وہ تشریف لانے والا ہے اسی طرح ہر آسمانی مخلوق آتی رہے گی یہاں تک کہ تمام آسمان والے زمین پر پہنچیں گے۔ دوسرے آسمان والے پہلے آسمان والوں سے زیادہ ہوں گے۔ جب وہ زمین پر اتریں گے تو زمین والے گھبرا کر پوچھیں گے کیا تمہارے میں ہمارا رب ہے؟ وہ بھی پہلے آسمان والوں جیسا جواب دیں گے یہاں تک کہ ساتویں آسمان والے آئیں وہ تمام پچھلے آسمان والوں سے زیادہ ہوں گے اور زمین والوں سے بھی ان تمام سے وہ دوہرے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ان میں تشریف لائے گا اور تمام امتیں جمع ہوں گی۔ تمام مخلوق گھٹنوں کے بل پڑی ہوگی ندا دینے والا پکارے گا کہ آج لوگ معلوم کریں گے کہ اصحاب الکرم کون ہیں؟ حکم ہوگا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے کھڑے ہوں وہ خوش ہو کر جنت کی طرف چلے جائیں گے۔ پھر دوبارہ اعلان ہوگا کہ عنقریب جان لیں گے کہ آج کون ہیں اصحاب الکرم؟ حکم ہوگا کہاں ہیں؟ وہ جن کی کروٹیں بستروں سے خالی ہوتی تھیں اور وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے اور اس کے خوف سے اور اس طمع پر اور ہمارے دیئے ہوئے سے خرچ کرتے تھے وہ کھڑے ہوں گے اور خوش ہو کر جنت کی طرف چلے جائیں گے۔ پھر تیسری بار اعلان ہوگا: عنقریب جان لیں گے کہ آج کون ہیں اصحاب الکرم؟ حکم ہوگا کہاں ہیں وہ جنہیں تجارت یعنی خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی اور نہ ہی نماز قائم کرنے سے اور نہ ہی زکوۃ دینے سے وہ اس دن سے خوف کرتے تھے کہ جس دن قلوب والا بصار تبدیل ہوں گی۔ وہ خوش ہو کر جنت میں جائیں گے جب یہ تینوں لے لئے جائیں گے تو ایک گردن دوزخ سے نکلے گی وہ مخلوق کو جھانک کر دیکھے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی اور زبان فصیح ہوگی وہ کہے گی کہ میں تین قسم کے لوگوں کی طرف بھیجی گئی ہوں۔

① وہ ان کو صفوں میں ایسے کھینچ لے گی جیسے پرندہ تل کے دانے کو اٹھا لیتا ہے وہ انہیں

دوزخ میں بند کر دے گی۔

۲ پھر وہ نکلے گی اور کہے گی میں ان لوگوں کی طرف بھیجی گئی ہوں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچاتے تھے انہیں بھی ایسے کھینچ لے گی جسے پرندہ تل کے دانے کو اٹھالیتا ہے وہ انہیں دوزخ میں بند کر دے گی۔

۳ پھر وہ نکلے گی اور کہے گی: میں فوٹو گرافروں کے لئے بھیجی گئی ہوں وہ انہیں لوگوں سے نکال لے گی جیسے تل کا دانہ پرندہ اٹھالیتا ہے وہ انہیں جہنم میں بند کر دے گی جب ان تینوں کو گرفتار کر لیا جائے گا تو اعمال نامے کھولے جائیں گے اور ترازو رکھے جائیں گے اور مخلوق کو حساب کی طرف بلایا جائے گا۔ (ابن جریر، عبد بن حمید)

۴ حضرت ربیعۃ الحراشی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت میں ایک میدان میں تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا وہ اتنے ہی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے پھر منادی پکارے گا کہ آج اہل مجمع جان لیں گے کہ آج کے دن کسے عزت وکرم ہے؟ حکم ہوگا کھڑے ہو جاؤ وہ لوگ جن کی کروٹیں بستروں سے خالی رہتی تھیں وہ کھڑے ہوں گے اور وہ نہایت ہی قلیل ہوں گے۔ پھر ایک عرصہ گذرے گا جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر منادی ندا کرے گا عنقریب اہل مجمع جان لیں گے کہ کسے آج کے دن عزت وکرم ہے حکم ہوگا چاہئے کھڑے ہوں وہ جنہیں ذکر الٰہی سے تجارت غافل نہیں کرتی تھی وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور یہ پہلے لوگوں سے کچھ زائد ہوں گے پھر کچھ دیر ٹھہریں گے جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر منادی ندا کرے گا آج اہل مجمع جان لیں گے کہ آج کس کے لئے عزت وکرم ہے پھر حکم ہوگا کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے کھڑے ہو جائیں وہ کھڑے ہوں گے اور وہ دونوں پہلے لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ (ابن عساکر، بیہقی)

باب (۴۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ (پ ۲۴، الزمر، آیت ۷۱)

''اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ۔''

- ❶ قاسم حمدانی نے ''الطامة الکبری'' کی تفسیر میں فرمایا کہ جب دوزخی دوزخ کی طرف اور جنتی جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے (ہناد فی الزہد)
- ❷ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے آیت:

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا (پ۱۶، مریم، آیت ۸۶)

''اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے۔''

کی تفسیر میں منقول ہے کہ ''وردا'' یعنی ''عطاشا'' یعنی پیاسے۔

- ❸ حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت میں دوزخ دوزخیوں کو چنگاریوں سے ستاروں کی طرح ملے گی تو وہ اس سے بھاگیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں دوزخ کی طرف لوٹا تو وہ دوزخ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا:

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ (پ۲۴، المومن، آیت ۳۳)

''جس دن پیٹھ دے کر بھاگو گے اللہ سے تمہیں کوئی بچانے والا نہیں۔''

باب (۴۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ ۔ (پ۷، الانعام، آیت ۲۷)

''اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کئے جائیں گے۔''

اور فرمایا:

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (پ۷، الانعام، آیت ۲۸)

''اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں گے جس سے منع کئے گئے تھے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔''

- ❶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ

آدم علیہ السلام کو تین امور بیان فرمائے گا:

① اے آدم علیہ السلام! اگر میں نے جھوٹوں کو لعنت نہ کی ہوتی اور نہ ہی جھوٹ اور خلافِ وعدہ والوں سے بغض کیا ہوتا اور نہ ہی انہیں وعید کی ہوتی تو آج میں تیری تمام اولاد پر رحم فرماتا لیکن قول ثابت ہو چکا انہوں نے میرے رسل کرام علیہم السلام کی تکذیب کی اور میرے حکم کے خلاف کیا آج میں تمام انسانوں اور جنوں سے جہنم کو پر کروں گا۔

② اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم علیہ السلام! آج میں دوزخ میں کسی کو داخل نہ کروں گا اور نہ ہی کسی کو عذاب کروں گا مگر میں نے اپنے علم سے معلوم کرلیا ہے کہ اگر انہیں دنیا میں لوٹا دوں تو وہ پھر اسی طرح پہلے سے بھی زیادہ شرک کا ارتکاب کریں گے اور نہ گناہ سے باز آئیں گے اور نہ ہی توبہ کریں گے۔

③ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم علیہ السلام! میں نے تجھے تیری اولاد کا فیصل مقرر کیا میزان کے نزدیک کھڑے ہو کر خود دیکھئے کہ ان کے کیا کرتوت اور غلط کرداریاں ہیں ان میں سے کسی کی بھی ذرہ برابر نیکی برائی پر غالب ہو تو اس کے لئے جنت ہے یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں ان میں سے دوزخ میں اسے داخل کرتا ہوں جو ظالم ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

باب (٤٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔ (پ۲۴، الزمر، آیت ۴۷)

''اور اگر ظالموں کے لئے ہوتا جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کے ساتھ اس جیسا۔''

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں کافر کو لایا جائے گا اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اہل زمین پر یہ آسان عذاب

ہے تو خود ہی بتا کہ زمین سونے کی ہو اور تو اسے فدیہ دے کر عذاب سے نجات پا جائے کیا تجھے ایسا منظور ہے وہ کہے گا: ہاں! اسے کہا جائے گا میں نے تیرے لئے اس سے بھی زیادہ آسان کر دیا تھا جب تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا لیکن تو نے اس کا انکار کر کے میرا شریک ٹھہرایا۔

(بخاری، مسلم، احمد)

◆ ۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت میں منادی ندا کرے گا خبردار اللہ تعالیٰ کے خصماء کھڑے ہو جائیں ان سے فرقہ قدریہ کے لوگ مراد ہیں۔ (ابن ابی عاصم)

باب (۴۵)

مؤقف میں اللہ تعالیٰ کا مختلف صورتوں میں تجلی فرما کر ظاہر ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ ۔ (پ۲۹، القلم، آیت ۴۲)

''جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) اور سجدہ کو بلائیں جائیں گے۔''

◆ ۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کی ہم قیامت میں اپنے رب کی زیارت کر سکیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج پوری تابانی پر ہو اور اس کے آگے حجاب بھی نہ ہو تو اس کے دیکھنے میں کسی قسم کا شبہ ہو سکتا ہے عرض کی گئی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت میں یوں ہی اللہ تعالیٰ کی زیارت کرو گے۔ قیامت میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا کہ جو جس کی اتباع کرتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو جائے تو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے اور جو چاند کی پرستش کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا اس امت کے لوگ بچ جائیں گے ان میں منافق بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اصلی صورت کے غیر میں

آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں ہمارا رب اس سے منزہ ہے اور نہ ہی ہم اس کے اہل ہیں کہ وہ ہمارے پاس آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو تمام لوگ پہچان لیں گے۔ وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے بے شک تو ہمارا رب ہے وہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اس کے بعد پل صراط بچھائی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر سب سے پہلے میں ہی گذروں گا اور اس دن انبیاء علیہم السلام کی یہ دعا ہوگی: اللّٰھم سلم، اللّٰھم سلم۔ (اے اللہ سلامتی سے گزار دے اے اللہ! سلامتی سے گزار دے)

اس میں کانٹے ہوں گے سعدان درخت کے کانٹوں جیسے ان کی موٹائی کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اس پر لوگ اپنے اعمال کے مطابق گذریں گے بعض اپنے اعمال کی وجہ سے اس میں ہلاک ہو جائیں گے بعض گھٹنوں کے بل چلیں گے بالآخر نجات پا جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ فیصلہ سے فارغ ہوگا تو ارادہ فرمائے گا کہ وہ جسے چاہے گا دوزخ سے نکالے اسے جو گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو ملائکہ کو حکم فرمائے گا کہ وہ انہیں دوزخ سے نکالیں فرشتے انہیں سجدے کے نشانات سے پہچانیں گے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر ابن آدم کے سجدہ کے نشانات کا کھانا حرام فرمایا ہے وہ انہیں دوزخ سے نکال لائیں گے جو جل کر راکھ ہو چکے ہوں گے ان پر پانی ڈالا جائے گا اس پانی کا نام ''الحیاۃ'' (آب حیات) ہے وہ ایسے اگ آئیں گے جیسے دانہ پانی کے چشمہ سے اگتا ہے ان میں ایک باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہوگا وہ اللہ تعالیٰ سے کہے گا: یارب! آگ نے میرا چہرہ جھلس لیا اور اس کی گرمی نے مجھے جلا دیا۔ میرا چہرہ اس سے دوسری طرف پھیر دے وہ یونہی دعا مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تجھے اس سے نجات دے دوں تو تو پھر مجھ سے اور کوئی شے مانگے گا؟ عرض کرے گا: نہیں مانگوں گا اس پر اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا۔ اس کے بعد وہ عرض کرے گا یارب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ

فرمائے گا: تو نے نہیں کہا تھا کہ اب کے بعد اور کچھ نہ مانگوں گا اے ابن آدم تیرے جیسا دھوکہ باز اور کون ہوگا؟ لیکن وہ بندہ بدستور سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تیرا سوال پورا کر دوں اس کے بعد بھی مجھ سے کسی شے کا سوال کرے گا۔ اس کے بعد اسے اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جب جنت کے اندر جھانک کر دیکھے گا تو کچھ دیر کے بعد خاموش رہے گا جتنا دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا بالآخر عرض کرے گا: یارب! مجھے جنت میں داخل فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے نہیں کہا تھا کہ میں اور کوئی سوال نہ کروں گا تو بڑا دھوکہ باز ہے تیرے لئے افسوس ہے۔ عرض کرے گا یا اللہ! مجھے اپنی مخلوق سے زیادہ محروم نہ بنا مجھے میرا سوال پورا کر دے اس کی اس بات سے اللہ تعالیٰ ضحک (ہنسی) فرمائے گا جیسے اس کی شان ہے جب وہ ضحک فرمائے گا تو اسے جنت میں داخلے کی اجازت بخشے گا جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اسے کہا جائے گا اپنی تمنا ظاہر کر وہ آرزو ظاہر کرتے کرتے انتہاء کو پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری تمام آرزوئیں پوری کر دی گئیں ان کے ساتھ ان جیسی اور بھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی شخص جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے آخری ہوگا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی تو ذرہ برابر فرق نہ بتایا یہاں تک کہ اس قول تک پہنچے تیری تمام آرزوئیں پوری کر دی گئیں اور ان میں اور بھی تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ تیرے لئے یہ تمام آرزوئیں پوری کر دی گئیں اور ان جیسی دس اور بھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو وہی یاد ہے کہ آپ نے فرمایا: تجھے تیری آرزوؤں جیسی اور بھی۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد)۔

۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت میں لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرما کر ان کو حکم فرمائے گا کہ ہر انسان اس کے تابع ہو جس کی وہ پرستش کرتا تھا اور صاحب صلیب کے لئے اس کی

صلیب، صاحب التصاویر تصویر والوں کے ساتھ ان کی تصاویر اور صاحب نار کے لئے نار متمثل ہوگی تو جو جس کی پرستش کرتا ہوگا وہ اس کے تابع ہوگا باقی مسلمان رہ جائیں گے انہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کیوں نہیں لوگوں کے پیچھے لگتے وہ کہیں گے ہم پناہ مانگتے ہیں ہمارا رب پاک ہے اور ہم اس کے لائق نہیں کہ اسے اس جگہ پر دیکھیں وہ انہیں حکم دے کر ثابت قدم رکھے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے تو کیا تم اس ساعت اس کے دیدار میں شک کرو گے؟ پھر وہ چھپ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ ان کو دیکھے گا مسلمانوں کو اپنی پہچان عطا فرمائے گا۔ پھر فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں تم میری اتباع کرو مسلمان اٹھیں گے تو پل صراط بچھائی جائے گی اس پر وہ تیز رفتار گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گذر جائیں گے اور انبیاء علیہم السلام سلم سلم (سلامتی سے گزار دے، سلامتی سے گزار دے) کہتے ہوں گے اس میں باقی کافر رہ جائیں گے جو کہ دوزخ میں فوج در فوج ہو کر گریں گے۔ دوزخ سے پوچھا جائے گا کیا تو بھر گئی ہے؟ کہے گی: "ھل من مزید کچھ اور ہو تو" یہاں تک کہ جب تمام کفار اس میں داخل ہو جائیں گے تو رب اپنا قدم اس میں رکھے گا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اس کا بعض دوسرے بعض سے چمٹ جائے گا اور دوزخ کہے گی: بس بس! جب اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کرے گا تو موت لبیک پکارتی ہوئی آئے گی اور اس دیوار کے ساتھ ٹھہرے گی جو اہل جنت اور اہل نار کے درمیان ہے پھر کہا جائے گا: اے جنتیو! یہ سن کر یہ لوگ گھبرا کر دیکھیں گے اور دوزخیوں کو کہا جائے گا اے دوزخیو! وہ بامید شفاعت خوش ہو کر دیکھیں گے پھر اہل جنت اور اہل نار سے کہا جائے گا کیا تم اس شے کو پہچانتے ہو وہ کہیں گے ہاں! ہم جانتے ہیں یہ موت ہے جو ہماری طرف بھیجی جاتی تھی پھر موت کو لٹا کر اسے اس دیوار پر ذبح کیا جائے گا پھر کہا جائے گا: اے جنتیو! اب ہمیشگی ہے آج کے بعد موت ختم۔ (ترمذی، احمد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہم

قیامت میں اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا کھلی فضا میں دوپہر کے وقت تم سورج کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تو پھر قیامت میں بھی تم اللہ تعالیٰ کے دیدار میں کسی قسم کا شک نہیں کرو گے۔ پھر منادی ندا کرے گا کہ ہر قوم اسی طرف جائے جس کی پرستش کرتی تھی۔ صلیب والے صلیب کے ساتھ جائیں گے اور بتوں والے بتوں کے ساتھ جائیں گے اور باطل معبود والے اپنے باطل معبودوں کے ساتھ جائیں گے۔

امام حاکم نے اضافہ کیا ہے کہ پھر وہ تمام دوزخ میں گر جائیں گے صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کو معبود مانتے تھے وہ نیک ہوں گے فاجر فاسق اور غیر اہل کتاب پھر دوزخ لائی جائے گی۔ ایسے معلوم ہوگی جیسے سراب جس کا بعض حصہ دوسرے بعض کو روندے گا۔ پھر یہود کو بلایا جائے گا ان سے پوچھا جائے گا: تم کس کی پرستش کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: عزیر ابن اللہ (حضرت عزیر علیہ السلام جو خدا کے بیٹے ہیں۔ معاذ اللہ) پھر انہیں کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ کی بیوی نہیں تھی اور نہ ہی اس کی اولاد۔ ان سے پوچھا جائے گا تم کیا چاہتے ہو وہ کہیں گے ہمیں پانی پلایا جائے انہیں حکم ہوگا جاؤ اس میں وارد ہو جاؤ وہ اس طرف جا کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا ان سے پوچھا جائے گا: تم جھوٹے ہو اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی تھی اور نہ ہی اولاد۔ ان سے پوچھا جائے گا: تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہمیں پانی پلایا جائے انہیں کہا جائے گا: اس میں وارد ہو جاؤ وہ ادھر جا کر جہنم میں گر جائیں گے اب صرف مسلمان باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کو معبود مانتے تھے وہ نیک ہوں یا فاجر یا فاسق۔

امام حاکم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جسے ہم نے دیکھا تھا اس کی غیر ہوگی اور فرمائے گا: اے لوگو! تمام لوگ اپنے معبودوں کے ساتھ ملحق ہو جاؤ اور صرف تم باقی ہو اس کے ساتھ اس وقت انبیاء علیہم السلام گفتگو کریں گے اور کہیں گے: لوگوں میں اور ملحق ہو گئے جن کی وہ پرستش کرتے تھے اور ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں جس کی ہم عبادت کرتے تھے وہ فرمائے گا: میں تمہارا رب

ہوں وہ کہیں گے: "نعوذ باللہ منک" وہ فرمائے گا: اس کے اور تمہارے درمیان کوئی علامت ہے وہ عرض کریں گے: ہاں پنڈلی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی ظاہر فرمائے گا اپنی شان کے مطابق اس پر ہر مومن اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے گا صرف وہ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کو ریا و سمعہ (ریا کاری) سے سجدہ کرتا تھا وہ سجدہ کرنا چاہے گا کچھ نیچے ہوگا تو وہ تمام واپس لوٹ آئیں گے۔ یعنی سجدہ نہ کرسکیں گے۔ امام حاکم نے اضافہ کیا کہ جب وہ سجدہ کریں گے تو گردن کے بل گر پڑیں گے پھر حکم ہوگا کہ سر اٹھالو ہم اللہ تعالیٰ کو اس صورت میں پائیں گے جس صورت میں پہلے دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ تین بار عرض کریں گے: ہاں یارب! تو ہمارا پروردگار ہے پھر پل صراط لائی جائے گی اور اسے دوزخ کی پیٹھ پر رکھا جائے گا میں نے عرض کیا: یارسول ﷺ پل صراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ڈگمگانے والی ہے اس پر کانٹے وزنجیریں ہیں اور سخت حسکہ (کانٹے دار پودا المنجد) کہ اس پر بعض مومن بجلی کی طرح بعض ہوا کی طرح بعض تیز رفتار گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گذریں گے بعض مسلمان نجات پانے والے ہوں گے بعض مخدوش مرسل ہوں گے بعض مکدوش جہنم میں پڑجائیں گے۔ ان کا آخری انسان گھسیٹتا ہوا آئے گا۔ پس تم میرے ہاں قسم کے زیادہ حق دار ہو۔ اہل ایمان کے لئے حق کے ہاں مرتبہ تمہیں معلوم ہوگیا جب اہل ایمان اللہ تعالیٰ سے دیکھیں گے کہ وہ نجات پاگئے تو عرض کریں گے یا اللہ! وہ دوسرے ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے ہمارے ساتھ روزے رکھتے اور ہمارے ساتھ نیک عمل کرتے تھے۔

امام حاکم نے زائد روایت کی کہ وہ کہیں گے کہ ہمارے ساتھ حج پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ جہاد کرتے تھے تو بھی وہ دوزخ میں غائب ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس میں مثقال دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی صورتیں دوزخ پر حرام کردی ہیں۔ ان میں بعض تو گٹوں تک دوزخ میں غائب ہوں گے اور بعض پنڈلیوں تک غائب ہوں گے۔

اور امام حاکم نے زائد روایت کی کہ ان کے بعض گھٹنوں تک اور بعض گردنوں تک

غائب ہوں گے۔اہل ایمان جنہیں پہچانتے ہوں گے انہیں جہنم سے نکال لائیں گے پھر لوٹ کر عرض کریں گے: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ دوزخ سے انہیں نکال لاؤ جن کے دلوں میں مثقال نصف دینار کے برابر ایمان ہو اہل ایمان جنہیں پہچانتے ہوں گے انہیں نکال لائیں گے۔ پھر لوٹ کر عرض کریں گے: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے نکال لاؤ وہ انہیں نکال لائیں گے جنہیں وہ پہچانتے ہوں گے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو پڑھو:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا۔ (پ۵، النساء، آیت ۴۰)

''اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنی کرتا ہے۔''

پھر انبیاء کرام پھر ملائکہ اور اہل ایمان شفاعت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب میری شفاعت باقی ہے وہ دوزخ سے مٹھی بھرے گا۔ اپنی شان کے مطابق بہت سارے لوگوں کو نکالے گا جن کے چہرے زخمی ہو چکے ہوں گے۔

امام حاکم نے زائد کیا وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہ کی ہوگی وہ نہر میں ڈالے جائیں گے جو کہ جنت کے سامنے ہوگی اسے ماء الحیاۃ (آب حیات) کہا جاتا ہے وہ اپنی پنڈلیوں پر تروتازہ ہو کر کھڑے ہوں گے ایسے جیسے تازہ گھاس پانی کے چشمے سے تروتازہ ہوتا ہے جیسے تم پتھروں کے کنارے یا کنکریوں کے کنارے دیکھتے ہوں اس کا جو کنارہ سورج کی طرف ہوتا ہے تو وہ زرد ہوتا ہے اور جو کنارہ سایہ کی طرف ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے وہ دوزخ سے موتیوں کی طرح صاف وشفاف ہوں گے ان کی گردنوں میں مہر ڈالی جائے گی پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے اہل جنت انہیں کہیں گے یہ رحمٰن کے آزاد کردہ ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر عمل کے داخل فرمایا ہے اور نہ ہی انہوں نے کوئی عمل کیا جو انہیں آگے کام دیتا انہیں کہا جائے گا تمہارے لئے ہے جو تم نے حاصل کیا اور اس کے ساتھ اس جیسا اور یہ حاکم کے لفظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: لو وہ جو تمہیں ملا اور تمہارے لئے جو کچھ تم نے لیا وہ لے کر کہیں گے کہ جو کچھ ہم نے لیا اس سے بڑھ کر تو کیا دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو کچھ تم نے لیا اس سے بڑھ کر اور عطا کروں گا وہ عرض کریں گے: یارب!

کیا اس سے بڑھ کر بھی کچھ اور ہے جو تو عطا فرمائے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں وہ ہے جو میری رضا جس میں پھر غصہ و غضب نہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم، احمد، حاکم)

فائدہ: میں (علامہ سیوطی) کہتا ہوں کہ امام حاکم کی روایت متفقہ ہے اور اس میں بامقصد زیادات ہیں۔ امام بخاری کی روایت سے اس میں زیادہ وضاحت ہے اور اس میں اشکال بھی ہے کہ اس میں بعض مضمون ساقط کیے گئے ہوں علاوہ ازیں امام حاکم کی روایت میں ''عن ساق'' کی تصریح ہے اور امام بخاری کی روایت میں اشکال ہے کہ اس میں ''عن ساق'' کے لئے ضمیر لائی گئی ہے اگرچہ یہ تاویل سے سمجھ آجائے گی لیکن حاکم کی روایت اظہر اور اشکال سے ابعد اور قرآن کے زیادہ موافق ہے۔

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو یوں معلوم کے میقات کے لئے چالیس سال تک جمع کرے گا تو آنکھیں کھول کر دوپہر کو دیکھتے رہیں گے انہیں فیصلہ کا انتظار ہوگا اللہ تعالیٰ عرش عظیم سے کرسی کی طرف بادلوں کے سایوں میں نزول اجلال فرمائے گا۔ پھر منادی ندا کرے گا کہ اے لوگو! کیا تم رب سے راضی نہیں ہو جس نے تمہیں پیدا کیا اور صورتیں بخشی اور تمہیں رزق بخشا اور تمہیں حکم فرمایا کہ اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ یعنی تمہارا کوئی ایک دنیا میں کسی کو معبود نہ بنائے اور نہ ہی کسی کو متولی (کفیل کار) سمجھے کیا یہ تمہارے رب کا عدل نہیں ہے؟ عرض کریں گے: ہاں یہ اس کا عدل ہے پھر فرمائے گا: تم میں سے جس نے کسی کو دنیا میں کفیل کار بنایا اس کے تابع ہو جائے اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے لئے تمثیل بنادے گا جس کی وہ پرستش کرتے تھے ان کے بعض سورج کی طرف چلیں گے بعض چاند کی طرف اور بعض بتوں کی طرف جو انہوں نے پتھروں سے گھڑے تھے۔ اس جیسے اور معبودان باطلہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تمثیل شیطان کی بنائے گا یوں ہی حضرت عزیر علیہ السلام کی تمثیل شیطان ہوگا ان کے لئے جو ان کی پرستش کرتے تھے یوں ہی درخت اور لکڑیاں اور پتھر متمثل ہوں گے۔ ان لوگوں کے لئے جو ان کی پوجا کرتے تھے باقی صرف اہل اسلام رہ جائیں گے جو گھٹنوں کے بل پڑے ہوں گے ان کے لئے اللہ تعالیٰ مثالی صورت میں آئے

گا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اور فرمائے گا: تم کیوں نہیں گئے جیسے دوسرے لوگ چلے گئے تھے وہ کہیں گے ہمارا رب ہے لیکن ہم نے تا حال اسے دیکھا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر وہ تمہارے سامنے آجائے تو کیا اسے پہچان لو گے عرض کریں گے: ہمارے اور اس کے درمیان ایک علامت ہے اگر وہ ہو تو پھر ہم پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ علامت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ وہ علامت کھولے گا تو تمام خالص مسلمان سر جھکا دیں گے باقی ایک قوم سجدہ سے رہ جائے گی جو گائے کی پیٹھ کی طرح اکڑے رہیں گے سجدہ کا ارادہ کریں گے لیکن سجدہ نہ کر سکیں گے پھر حکم ہوگا کہ سجدہ کرنے والے سر اٹھائیں وہ سر اٹھائیں گے تو انہیں ان کے اعمال کے مطابق نور عطا ہوگا بعض کو پہاڑ کے برابر نور عطا ہوگا جو ان کے سامنے آجائے گا اور ان میں بعض کو کھجور کے برابر نور عطا ہوگا جو اس کے دائیں جانب ہوگا اور بعض کو اس سے کم یہاں تک کہ ان کے آخری لوگوں کو انگوٹھے کے برابر نور عطا ہوگا جو کبھی چمکے گا اور کبھی بجھ جائے گا جب ان کا نور چمکے گا تو وہ چل پڑیں گے جب بجھ جائے گی تو کھڑے ہو جائیں گے پھر پل صراط پر گذریں گے جو تلوار سے تیز اور نرم ڈگمگانے والا ہے حکم ہوگا کہ پل صراط پر سے اپنے اعمال کے مطابق گذرو! بعض تو ایسے گذریں گے جیسے ستارہ ٹوٹ کر تیزی سے گرتا ہے بعض آنکھ جھپکنے کی طرح بعض ہوا کی طرح، بعض سواریوں کی طرح بہر حال ہر ایک اپنے اعمال کے مطابق گذرے گا اور وہ جن کے انگوٹھے پر نور ہوگا کبھی منہ کے بل گرے گا کبھی ہاتھوں کے ذریعے کبھی پاؤں سے چلے گا کہ کبھی ایک ہاتھ آگے دوسرا پیچھے ایسے ہی ایک پاؤں آگے دوسرا پیچھے اس کے دائیں بائیں آگ ہوگی لیکن یونہی ہاتھ پاؤں مارتا ہوا نجات پا جائے گا۔ جب نجات پا جائے گا تو کہے گا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات دی اور مجھے وہ انعام فرمایا کسی کو نہیں فرمایا ہوگا اس کے بعد وہ اس حوض سے غسل کرے گا جو جنت کے دروازے پر ہے پھر وہ جنت کی خوشبوؤں اور رنگوں کی طرف آئے گا اور دروازے کے سوراخوں سے کچھ جنت کی رنگینیاں نظر آئیں گی تو عرض کرے گا: یارب! مجھے

جنت کے اندر داخل فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر تو مجھ سے جنت کا سوال کرے گا: حالانکہ میں نے تجھے دوزخ سے نجات دی ہے۔ عرض کرے گا: یا اللہ! دوزخ اور میرے درمیان حجاب کھڑا کردے تاکہ میں اس کی مکروہ آوازیں نہ سنوں اس کے بعد وہ جنت میں داخل ہوگا اس کے سامنے ایک منزل کھڑی کردی جائے گی عرض کرے گا: یارب! مجھے اس منزل تک پہنچادے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جب میں تجھے یہ منزل دے دوں تو پھر تو دوسری کا سوال کرے گا عرض کرے گا: یارب! مجھے تیری عزت کی قسم میں کوئی اور سوال نہ کروں گا اس سے بڑھ کر اور کیا منزل ہوگی اسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا: پھر ایک عرصہ تک خاموش رہے گا۔ اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا کہ تجھے کیا ہے کہ تو مجھ سے کچھ نہیں مانگتا عرض کرے گا: مجھے حیا آتی ہے میں نے قسم کھائی ہے کہ میں تجھ سے اور سوال نہ کروں گا اسی لئے مجھے حیا آتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تجھے جب سے دنیا پیدا کی یہاں تک کہ اسے فنا کیا اس کے برابر میں تجھے ملک عطا کروں بلکہ اس سے دس گنا اور زیادہ۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! تو میرے ساتھ استہزاء فرماتا ہے حالانکہ تو رب العزت ہے اللہ تعالیٰ اس کی بات سے اپنی شان کے لائق ہنسی (ضحک) فرمائے گا اور کہے گا میں استہزاء نہیں کرتا میں اس پر قادر ہوں کہ تجھے اتنا وسیع ملک عطا کردوں۔ لہٰذا تو مانگ وہ عرض کرے گا: مجھے دوسرے جنتیوں سے ملادے اس کے بعد وہ جنت میں ٹہلتا ہوا جائے گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے قریب پہنچ جائے گا پھر اسے ایک محل عطا ہوگا جو خالص موتیوں سے تیار شدہ ہے یہ دیکھ کر وہ سجدہ میں گر جائے گا۔ اسے کہا جائے گا: سر اٹھا تجھے کیا ہوگیا ہے کہے گا: میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے اسے کہا جائے گا: چل یہ محل تیرا ہے وہ اس کی طرف چلے گا تو اسے راستہ میں کوئی ملے گا اس سے وہ کہے گا: تو فرشتہ ہے وہ کہے گا: میں تیرے خازنوں میں سے ایک خازن اور تیرے خدام میں سے ایک خادم ہوں تیرے ماتحت دو ہزار نوکر ہیں جو اسی محل کی خدمت کے لئے ہیں وہ اس کے آگے چل پڑے گا اور جاکر محل کو کھولے گا وہ محل خالص موتیوں سے ہوگا اس کی چھتیں اور دروازے

اور چابیاں سب خالص موتیوں کی ہوں گی۔ اسے ایک سبز موتیوں سے بند جو ہر جیسی شے ملے گی جس کا ہر جوہر سرخ رنگ کا ہوگا جو ایک دوسرے سے ملا ہوگا ہر جوہر میں دو ہرے موتی جڑے ہوں گے اور اس میں کئی قسم کی خادمہ، کنیزیں وغیرہ ہوں گی۔ جنت میں داخل ہوگا تو دیکھے گا کہ حور عین موجود ہے جس پر ستر حلے ہوں گے اس کی پنڈلی کا اندر کا حصہ اس کے جوڑوں کے باہر نظر آئے گا اس کا جگر آئینہ جیسا ہوگا اور مرد کا جگر اس کے آئینے جیسا۔ جب اس سے منہ پھیرے گا تو اس کی آنکھ میں ستر گناہ زیادہ حسن نظر آئے گا اس سے جو اس میں پہلے تھا اسے کہے گی یہ یونہی ہوگا اسے کہا جائے گا: غور سے دیکھ یہ تیرا ملک ہے جس کی مسافت (۱۰۰) سال ہے جسے آنکھ دور سے دیکھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: اے کعب رضی اللہ عنہ! سن رہے ہو کہ ام عبد کیا کہہ رہا ہے یہ تو ادنی جنتی کا مرتبہ ہے تو پھر اعلی مرتبے والوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ وہ نعمتیں ہیں جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا اللہ تعالیٰ نے ایک دار بنائی ہے جس میں جتنا چاہا عورتیں بنائیں اور ثمرات اور پینے کی اشیاء بنائیں پھر انہیں بند کر دیا کہ مخلوق میں کسی نے نہیں دیکھا نہ حضرت جبریل علیہ السلام اور نہ ہی کسی اور فرشتے نے پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (پ۲۱، السجدہ، آیت ۱۷)

''تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک اس میں چھپا رکھی ہے۔''

ان کے آگے دو باغ بنا کر سنوارا جو چاہا اور اس میں وہی بنائے گا جن کا ذکر معروف ہے کہ ان میں ریشم اور سندس واستبرق ہے اس کی وہ ملائکہ زیارت کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جس کی کتاب علیین میں ہے تو وہ اس وادی میں اترتا ہے جسے کسی نے نہیں دیکھا یہاں تک کہ اہل علیین میں سے کوئی اس سے نکل کر اپنے ملک کی سیر کرتا ہے پھر جنت کا کوئی خیمہ نہیں ہوتا جس میں اس کے چہرے کی خوشبو نہ پہنچتی ہو یہاں تک کہ وہاں کے مکین اس کی خوشبو سونگھ کر کہتے ہیں واہ! کیسی بھینی بھینی خوشبو ہے یہ کسی اہل علیین کی خوشبو ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تم نے تمام قلوب کو آزاد چھوڑ دیا انہیں

سمیٹ لے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے امیر المؤمنین! جہنم کے لئے بھی لوگ ہیں اس سے بچنے کے لئے تمام ملائکہ اور ہر نبی و مرسل علیہم السلام گھٹنے کے بل گر کر یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کہتے ہیں یہاں تک کہ تیرے پاس ستر انبیاء علیہم السلام کا عمل ہو تو بھی تیرا گمان ہوگا کہ اس سے بچ کر نہ نکل سکوں گا۔ (دارقطنی)

فائدہ: امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ابن خالد دالانی کے لئے سب نے گواہی دی کہ وہ صدق واتقان والے ہیں اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند کے رجال رجال الصحیح ہیں سوائے ابو خالد دالانی کے اور وہ بھی ثقہ ہے اور علامہ ذہبی نے کہا کہ اس کی سند جید ہے اور ابو خالد مخرف ہے اور اسحاق بن راہویہ کے طریق میں اب خالد نہیں اور یہ روایت صحیح متصل ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

◆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگ محشر میں جمع ہوں گے تو منادی ندا کرے گا کہ کیا مجھ سے عدل نہیں ہے ہر قوم اس کے ساتھ ہو جس کی وہ عبادت کرتی تھی ان کے لئے ان کے معبود اٹھائے جائیں گے جن کی وہ اتباع کریں گے پھر سوائے اس امت کے کوئی باقی نہ رہے گا انہیں کہا جائے گا کہ تم کیوں کہیں نہیں جاتے وہ کہیں گے ہم اپنے خدا کو نہیں دیکھ رہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے تجلی فرمائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر قوم کے لئے ان کا معبود ممثل کر کے لایا جائے گا وہ ان کے پیچھے چلے جائیں گے صرف اہل توحید باقی رہ جائیں گے انہیں کہا جائے گا: کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو باقی لوگ تو چلے گئے یہ کہیں گے ہم دنیا میں رب کی عبادت کرتے تھے اسے ہم نہیں دیکھ رہے۔ کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچان لو گے وہ کہیں گے: ہاں! کہا جائے گا: جب تم نے اسے دیکھا نہیں تو پھر کیسے پہچانو گے وہ کہیں گے اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ پھر ان سے حجاب ہٹایا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر سجدہ میں گر جائیں گے لیکن ایک قوم سجدہ نہ کر سکے گی ان کی پیٹھ گائے کی پیٹھ کی طرح اکڑ جائے گی وہ سجدہ کا ارادہ کریں گے لیکن سجدہ نہ کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

سجدہ سے سر اٹھاؤ میں نے تمہارے ہر ایک کے بدلے یہودی ونصرانی کو دوزخ کے لئے مقرر کیا ہے۔ (ابو نعیم، ابن عساکر)

باب (٤٦)

امت کی کثرت اور آخرت میں ان کی علامات

1. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں اور قیامت میں تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ تابعداری والا ہوں اس لئے کہ قیامت میں بعض انبیاء علیہم السلام آئیں گے تو ان کے ساتھ تصدیق کرنے والا صرف ایک فرد ہوگا اور بس۔ (مسلم، ابن ابی شیبہ، بیہقی)

2. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں میری امت رات کی طرح آئے گی اور اس رات لوگ ایک دوسرے کو روندتے ہوں گے۔ فرشتے کہیں گے: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہ نسبت دوسرے انبیاء علیہم السلام کے زیادہ تابعدار آئے ہیں۔ (بزار)

3. حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی طرف سخت سیاہ رات کی طرح اٹھائے گا (یعنی تم بکثرت جنت میں جاؤ گے) اور ایک گروہ تو اتنا ہوگا کہ وہ تمام زمین کو گھیر لے گا۔ فرشتے کہیں گے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہ نسبت دوسرے انبیاء علیہم السلام کے بہت زیادہ تابعدار آئے ہیں۔ (طبرانی)

4. حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نکاح و بیاہ کرو اس لئے کہ میں تمہاری وجہ سے قیامت میں دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ (اصبہانی)

5. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت قیامت میں وضو کے اثر سے روشن چہرے اور روشن اعضاء والے پکاریں جائیں گے تم میں سے جتنا چاہے روشنی کو بڑھائے تو چاہئے اعضاء کے اثر کو بڑھائے۔

(بخاری، مسلم، احمد)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے میں سے کسی کے ایسے گھوڑے ہوں جو دوسرے سیاہ کالوں کے درمیان سفید چمکیلے اعضاء والے ہوں کیا وہ گھوڑے عام پہچانے جائیں گے یا نہیں ؟ عرض کی گئی: پہچانے جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امتی وضو کی وجہ سے چمکیلے اعضاء والے ہوں گے اور میں ان کے لئے حوض (کوثر) پر انتظار کروں گا۔ (مسلم، نسائی، احمد)

◆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں میں سب سے پہلا ہوں جسے سجدہ کی اجازت ہوگی اور میں وہ ہوں جو سب سے پہلے سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے آگے دیکھوں گا۔ امتوں میں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا اور اپنے پیچھے دیکھوں گا تو اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ یونہی اپنے دائیں امتوں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا یونہی اپنی بائیں جانب۔ کسی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کو امتوں کے درمیان میں سے کیسے پہچانیں گے حالانکہ حضرت نوح علیہ السلام سے آپ تک درمیان میں بے شمار امتیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں کے اعضاء سجدہ کے اثر سے چمکیلے ہوں گے ان کے سوا اور کوئی امت ایسی نہیں ہوگی۔ نیز میں انہیں پہچانوں گا کہ ان کے اعمالنامے دائیں ہاتھ میں ہوں گے نیز میں پہچان لوں گا کہ میری امت کے لوگوں کے آگے چھوٹی اولاد دوڑتی ہوگی۔ (احمد، حاکم)

◆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ عرض کی گئی: آپ انہیں کیسے پہچان لیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں انہیں یوں پہچانوں گا کہ ان کے چہروں میں سجدے کے آثار نمودار ہوں گے نیز میں انہیں یوں پہچان لوں گا کہ نور ان کے آگے دوڑتا ہوگا۔ (احمد)

⑨ حضرت ابو ہریرہ وحذیفہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل دنیا میں ہم سب سے آخر ہیں اور قیامت میں ہم سب سے اول ہوں گے اور تمام مخلوق سے ہمارا فیصلہ سب سے پہلے ہوگا۔ (مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

باب (۴۷)

یہ امت (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تین طرح اٹھائی جائے گی

❶ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ قیامت میں یہ امت تین طرح اٹھائی جائیں گی:

① نصف تو بلا حساب جنت میں جائیں گے۔

② نصف سے آسان حساب لیا جائے گا۔

③ گھٹنوں کے بل چلیں گے بلند پہاڑوں کی طرح لیکن ان پر گناہوں کا بوجھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ملائکہ سے پوچھے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے یہ کون ہیں؟ ملائکہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ تیرے بندے ہیں تیری عبادت کرتے تھے تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے لیکن ان کی پشتوں پر گناہوں کا بوجھ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان سے گناہ اٹھا کر یہود ونصاری پر رکھ دو اور انہیں میری رحمت سے جنت میں داخل کردو۔ (طبرانی، حاکم)

❷ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو قیامت میں جمع فرمائے گا تو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کی اجازت ہوگی تو وہ طویل سجدہ کریں گے انہیں فرمایا جائے گا کہ سر سجدہ سے اٹھالو میں نے تمہارے دشمنوں کو دوزخ سے تمہارا فدیہ بنا دیا ہے۔ (ابن ماجہ)

❸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت دنیا میں ہی مرحومہ ہے ایک مرد مسلمان کے بدلے میں ایک مشرک لے کر اسے کہا جائے گا کہ یہ دوزخ سے تیرا فدیہ ہے۔ (ابن ماجہ، احمد)

◆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی کہ قیامت میں مسلمان آئیں گے جن کے گناہ پہاڑوں جیسے ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا اور ان کے گناہ یہود ونصاریٰ پر ڈال دے گا۔ (مسلم، بیہقی)

◆ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہودی یا نصرانی دے کر فرمائے گا: یہ دوزخ سے تیرا فدیہ ہے۔ (مسلم، احمد، بیہقی)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ ہمارے علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ احادیث اپنے عموم پر نہیں بے شک یہ ان گناہ گار مسلمانوں کے لئے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے رحمت فرمائے گا کہ انہیں دوزخ سے آزاد کر کے ان کے عوض کفار کو عذاب دے گا۔

فائدہ: یہود ونصاریٰ پر مسلمانوں کے گناہ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ پر اپنے کفر کا عذاب ہوگا اور مسلمانوں کے گناہوں کا بھی یہاں تک ان پر ان کے اپنے جرم کا عذاب بھی ہوگا اور مسلمانوں کے گناہوں کا عذاب بھی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوسرے کے گناہ کی وجہ سے نہیں پکڑتا چنانچہ فرمایا:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى (پ۸، الانعام، آیت ۱۶۴)

''اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔''

ہاں وہ مالک ہے جس کے لئے عذاب دوگنا کرے اور اپنے حکم ارادہ ومشیت سے جس سے چاہے عذاب کی تخفیف کرے۔

حدیث: امام قرطبی نے فرمایا کہ ایک اور روایت میں ہے کہ کوئی مرد مسلمان نہیں مرتا مگر یہ کہ اس کے بدلے اللہ تعالیٰ یہودی یا نصرانی کو دوزخ میں داخل کرتا ہے۔

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان گناہوں کی وجہ سے دوزخ کا مستحق تھا لیکن اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگیا تو اس کا مکان دوزخ سے خالی کر لیا جاتا ہے پھر وہ مکان کسی یہودی یا نصرانی کے لئے نامزد ہوتا ہے تا کہ اسے عذاب ہو کہ اپنے کفر کے عذاب کے علاوہ مسلمان کے گناہوں کا عذاب بھی۔

فائدہ: احادیث میں وارد ہے کہ ہر مسلمان گناہ گار ہو یا نہ ہو اس کے لئے دو منازل ہیں ایک جنت میں دوسری دوزخ میں یونہی کافر کے لئے:

أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ (پ ۱۸، المؤمنون، آیت ۱۰)

''یہی لوگ وارث ہیں۔''

کا یہی معنی ہے یعنی مسلمان کافر کے اس مکان کا وارث ہوگا جو اس کا جنت میں نامزد تھا اور کافر مسلمان کے اس مکان کا وارث ہوگا جو دوزخ میں اس کے لئے نامزد تھا۔ لیکن وراثت مختلف ہے بعض بلا حساب وارث ہوں گے اور بعض حساب کے بعد وارث ہوں گے اور بعض سخت حساب دے کر دوزخ سے نکلنے کے بعد۔

فائدہ: امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ فدیہ اس قوم کے لئے ہو جن کے گناہوں کا کفارہ دنیا میں ہو چکا یا ان کے حق میں جو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کئے گئے انہیں کہا جائے گا۔ یہی خروج کا دن ہے۔

امام بیہقی کے غیر نے فرمایا: اس میں احتمال ہے کہ وارثت سے مراد وہ منزل ہے جس کا اوپر ذکر ہوا اسی کو امام نووی وغیرہ نے ترجیح دی ہے بعض کفار نے کہا کہ وہ گناہ جو کفار پر رکھے جائیں گے ان سے وہ گناہ مراد ہیں جن کا سبب کفار بنے تھے کہ ان گناہوں کی بنیاد انہوں نے رکھی تھی جب مسلمانوں سے گناہوں کی بخشش ہوئی تو کفار کی بنیاد رکھی ہوئی کا گناہ ان پر رہے گا کہ ان سے بخشش نہیں ہے۔ ''وضع الذنوب'' سے یہی کنایہ ہے کہ کفار کے لئے گناہ باقی رہیں گے وہ جن کی بنیاد انہوں نے رکھی تھی جنہیں مسلمانوں نے کیا لیکن سبب وہی کفار تھے۔

ابن حجر نے فرمایا: یہ تقریر قوی ہے۔

باب (۴۸)

حوض کوثر کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ (پ ۳۰، الکوثر، آیت ۱)

''اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔''

حدیث حوض کوثر پچاس سے زائد صحابہ کرام سے وارد ہوئی ہے وہ حضرات یہ ہیں:
چاروں خلفائے راشدین، وابی بن کعب، واسامہ بن زید، واسید بن حضیر، وانس بن مالک، والبراء بن عازب، وبریدہ، وثوبان، وجابر بن سمرہ، وجابر بن عبداللہ، وجبیر بن مطعم و جندب، والبجلی، وحارث بن وھب، وحذیفۃ بن اسید، وحذیفۃ بن الیمان، والحسن بن علی، وحمزہ بن عبدالمطلب، وزوجتہ، وخباب بن الارت، وزید ابن ارقم واخوہ، زید بن ثابت، وسلمان الفارسی، وسمرۃ بن جندب، وسھل بن سعد، وسوید بن عامر، والصنابح بن الأعسر، و عابد بن عمرو، وعبداللہ بن زید بن عاصم، وابن عباس، وابن عمر، وابن عمرو، وابن مسعود، وعبد الرحمٰن بن عوف، وعتبۃ بن عبدہ، وعثمان بن مظعون، والعرباض بن ساریہ، وعقبۃ بن عامر، وکعب بن عجرۃ، ولقیط بن عامر، والمستورد بن شداد، والنواس بن سمعان، وابوامامہ، وابوبرزہ، وابوبکر، وابوسعید الخدری، وابومسعود، وابوہریرہ، واسماء بنت الصدیق، وخولۃ بنت حکیم، وخولۃ بنت قیس، وعائشہ، وام سلمۃ، رضی اللہ عنہم

- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس حوض پر آنے والے صنعاء اور ایلہ کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ لوگ ہوں گے۔ (ابن حبان، ابن ابی عاصم)
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لئے حوض پر پہنچنے والا ہوں۔ (طبرانی فی الصغیر)
- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب ایک قوم آئے گی جو حوض (کوثر) کی تکذیب کرے گی اور شفاعت کی بھی تکذیب کرے گی اور امر کی تکذیب کرے گی کہ بعض لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ (احمد، بیہقی، عبدالرزاق فی مصنفہ)
- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اس میں فرمایا کہ میں تمہارے لئے حوض پر ہوں گا اور تم سے دو امروں کا سوال کروں گا۔
  1. قرآن مجید
  2. میری عترت۔ (اولاد) (ابونعیم)
- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پہلا گروہ

جو حوض پر وارد ہوگا وہ میرے اہل بیت اور وہ لوگ ہوں گے جو مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ (ابن ابی عاصم)

٦ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ حوض کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں۔ اس سے جو بھی پیئے گا وہ ہمیشہ تک سیراب ہو جائے گا اس سے جو بھی پی کر آئے گا ہمیشہ سیراب ہو کر آئے گا۔ (ابن ابی عاصم)

٧ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر جھکا کر بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد سر مبارک اٹھا کر تبسم فرمایا کہ مجھ پر ابھی ایک صورت نازل ہوئی پھر آپ نے پڑھا: "بسم الله الرحمن الرحيم انآ اعطيناك الكوثر" یہاں تک کہ اسے ختم کر کے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ نہر ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطا فرمائی ہے اس میں خیر کثیر ہے قیامت میں اس پر میری امت وارد ہوگی اس کے برتن ستاروں کے برابر ہیں۔ میری امت میں سے چند بندے اس سے دور ہوں گے تو میں کہوں گا: یا رب! یہ میرے امتی ہیں کہا جائے گا آپ کو معلوم ہے انہوں نے آپ کے بعد کیا نیا کام کیا (بدمذہب ہو گئے تھے)

(مسلم، ابو داود، نسائی، احمد، بیہقی)

٨ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کوثر نہر جاری ہے وہ کبھی خشک نہیں ہوتی اور اس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں میں نے اس کی مٹی پر ہاتھ مارا تو وہ خالص مشک ہے اور اس کی کنکریاں موتی ہیں۔ (احمد، ابن المبارک)

٩ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں۔ میں

نے اس میں ہاتھ مارا جس میں پانی جاری تھا تو وہ خالص مشک ہے۔ میں نے کہا: اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ (بخاری، ترمذی، احمد)

◆ ۱۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوثر کیا ہے؟ فرمایا: جنت میں نہر ہے جو مجھے میرے رب نے عطا فرمائی ہے وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ اور اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں حور کی گردنوں کی طرح ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو غنیمت ہوئی آپ نے فرمایا: میں نے اسے چکھا ہے اے عمر (رضی اللہ عنہ) وہ نہایت ہی لذیذ ہیں۔ (ترمذی، احمد، بیہقی)

◆ ۱۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کوثر دیا گیا ہوں میں نے عرض کی کوثر کیا ہے؟ فرمایا: جنت میں نہر ہے جس کا طول وعرض مشرق ومغرب کی درمیانی مسافت کے برابر ہے اس سے جو بھی پیتا ہے سیراب ہو جاتا ہے کوئی بھی اس سے وضو کرتا ہے تو صاف ستھرا ہو جاتا ہے اور جس نے میری ذمہ داری کو توڑا اور جس نے میرے اہل بیت کو قتل کیا وہ اس سے نہیں پئے گا۔ (طبرانی)

◆ ۱۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض یہاں سے وہاں تک ہے اس میں ستارے کے برابر برتن ہیں وہ مشک سے زیادہ خوشبودار اور شہد سے زیادہ لذیذ اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو بھی اس میں سے ایک گھونٹ پئے گا وہ پیاسا نہ ہوگا۔ (بزار، طبرانی فی الاوسط)

◆ ۱۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اے گروہ انصار! تمہاری وعدہ گاہ میرا حوض ہے (یعنی تم مجھے حوض پر ملو گے) (بزار)

◆ ۱۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس گیا وہ حوض کا ذکر کر رہا تھا مجھ سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو میں نے کہا: بخدا مجھے یہ خبر نہ تھی کہ میں وہ وقت بھی دیکھوں گا کہ تمہارے جیسے حوض کے بارے میں شک کریں گے۔ میں نے مدینہ پاک کی بوڑھیوں کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد دعا مانگتی

ہیں کہ یا اللہ! اسے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حوض پر جمع فرمانا۔ (حاکم، ابن المبارک)

⑮ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے انصار کو فرمایا کہ تم میرے بعد میں مصائب دیکھو گے صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض (کوثر) پر ملو۔

(بخاری، نسائی، ترمذی)

⑯ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور عالم ﷺ، حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں نہ پایا ان کی زوجہ نے کہا خوشگوار رکھے آپ کو یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے اور میں ارادہ رکھتی ہوں کہ میں آپ کے پاس آؤں اور خوش آمدید عرض کروں مجھے ابو عمارہ نے خبر دی ہے کہ جنت میں نہر عطا کئے گئے ہیں جسے کوثر کہا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں اس کی زمین یاقوت و مرجان و زبرجد ولؤلؤ کی ہے۔ اس نے عرض کی: میرا جی چاہتا ہے آپ اس کے اوصاف بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! ایلہ وصنعاء کی درمیانی مسافت جتنا ہے اس میں ستاروں کی گنتی پر کوزے ہیں اور میری خواہش ہے کہ اس میں تیری قوم وارد ہو۔ (بنی انصار) (طبرانی، ابن جریر)

⑰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا حوض ایلہ وصنعاء تک ہے اس کے دو پرنالے ہیں ایک سونے کا دوسرا چاندی کا ہے اس کے برتن ستاروں کی گنتی کے برابر ہیں وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو بھی اس سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

⑱ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حوض کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس میں ستاروں کی گنتی کے برابر کوزے ہیں۔ (بزار)

⑲ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرا حوض عدن سے عمان تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ ہے اور اس کے پیالے ستاروں کے برابر ہیں جو بھی اس سے پئے گا پھر وہ پیاسا نہ ہوگا اور سب سے پہلے اس پر وارد ہونے والے فقراء مہاجرین ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ جو سر کے بال آلودہ اور میلے کچیلے کپڑوں والے وہ نہ دولت مند عورتوں سے نکاح کر سکیں گے اور نہ ہی ان کے لئے راستے کھولے جائیں گے۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

۲۰ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار! میں حوض پر تمہارے سے پہلے موجود ہوں گا اور اس کے دو کناروں کی مسافت ایسے ہے جیسے صنعاء وایلہ کے درمیان ہے اس کے کوزے ستاروں جیسے ہیں۔

(مسلم، احمد، طبرانی فی الکبیر)

۲۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر تمہارے سے پہلے موجود ہوں گا جب تم میدان حشر میں مجھے نہ دیکھو تو میں حوض پر ہوں گا اس کی مسافت ایلہ ومکہ جیسی ہے۔ بعض مرد وعورتیں اس سے کوزے اور پیالے لائیں گے لیکن وہ اس سے نہ پی سکیں گے۔ (کیونکہ وہ بد مذہب ہوں گے) (احمد، طبرانی فی الاوسط)

۲۲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر ہوں گا دیکھوں گا کہ اس پر کون وارد ہوتا ہے وہ ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اس کے دونوں کنارے برابر ہیں یعنی اس کا طول وعرض برابر ہے اس کے پیالے آسمان کے ستاروں جیسے ہیں اور وہ دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور جو بھی اس سے پئے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (احمد، بزار)

۲۳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر تمہارے سے پہلے موجود ہوں گا اور میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں سے زیادہ ہوں گا۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کا عرض کتنا ہے آپ نے فرمایا: ایلہ ومکہ کی درمیانی مسافت کے برابر اس میں برتن ستاروں کی گنتی سے زیادہ ہیں کوئی بھی اس کا برتن لے کر رکھے گا پھر اسے دوسرا ملے گا۔ (بزار)

حشر کی گرمی بلا کی پیاس سے ہوں نیم جاں
ساقیا للہ کوثر کا چھلکتا ایک جام

یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہِ جود وعطا کا ساتھ ہو

٢٤ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں میں تم سے پہلے حوض پر ہوں گا۔ (ابن ابی عاصم)

٢٥ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں تم سے حوض پر پہلے موجود ہوں گا۔ (بخاری، مسلم)

٢٦ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میرا حوض صنعاء سے مدینہ پاک تک ہے مستورد نے کہا کہ کیا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں سنا کہ اس کے برتن بھی ہیں کہا نہیں۔ مستور نے کہا کہ اس میں ستاروں کی طرح برتن دیکھو گے۔ (بخاری، مسلم)

٢٧ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! میں تم سے حوض پر پہلے ہوں گا اور تم حوض پر وارد ہوگے تم میرے سوا اختلاج میں مبتلا ہوگے میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میرے صحابی، اے میرے رب! میرے صحابی تو کہا جائے گا تمہیں کیا معلوم انہوں (انہوں) نے آپ کے بعد کیا کیا (یعنی گمراہ ہوگئے) (طبرانی فی الکبیر)

٢٨ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم میرے حوض پر آئے گی وہ لوگ میرے آگے پھر رہے ہوں گے میں کہوں گا یارب! میرے صحابی ہیں کہا جائے گا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا کیا۔ (یعنی مرتد ہوگئے تھے) (مسلم، احمد)

٢٩ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض ایلہ سے عدن سے بھی زیادہ بعید ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کے برتن ستاروں کی گنتی سے بھی زیادہ ہیں وہ دوودھ سے زیادہ سفید

اور شہد سے زیادہ لذیذ ہے۔ میں چند لوگوں کو اس سے ایسے ہٹاؤں گا جیسے بیگانے اونٹ کو پانی سے ہٹایا جاتا ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا: کہ تم لوگ مجھ پر وارد ہو گے جب کہ تمہارے اعضاء وضو کی وجہ سے چمکیلے ہوں گے اور یہ علامت سوائے تمہارے اور کسی میں نہیں ہوگی۔ (مسلم، ابن ماجہ)

◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ''انا اعطینا ک الکوثر'' کی تفسیر میں فرمایا کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے جو جوف دار ہے اس میں سونے چاندی کے اتنے برتن ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے ہو حالانکہ وہ حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حوض پر وارد ہوں گے اور تم کو میں وہاں نہیں پاتا مگر تم اپنی چادر پنڈلی سے اٹھائے ہوئے حوض سے ہٹائے جا رہے ہو حوض پر منافقین یوں آئیں گے جیسے بیگانہ اونٹ جسے اپنے پانی پر نہیں آنے دیا جاتا۔ (ابن ابی عاصم)

☆☆ یہ حدیث اس پایہ کی نہیں کہ جس سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف استدلال کیا جا سکے اگر ہو تو یہ اس وقت کی بات ہے جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اختلاف چل رہا تھا جب صلح ہو گئی تو قاعدہ ہے کہ صلح صفائی کے بعد سابقہ غلطیاں معاف جیسے توبہ سے سابقہ جرائم پر سزا نہیں ہوتی۔ یونہی صلح صفائی سے پہلے اگر اجتہادی خطاء کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے حکم مذکور مقرر ہوا ہو گا تو صلح صفائی کے بعد ختم۔ اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب حوض پر وارد ہوں گے اور جملہ امت سے پہلے وارد ہوں گے۔ جب امت کے اولیائے کرام کے لئے مذکورہ بالا تصور نہیں کیا جا سکتا کہ انہیں حوض سے ہٹایا جائے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے کیسے تصور کیا جا سکتا ہے جبکہ آپ جملہ اولیاء کرام سے علی الاطلاق افضل ہیں۔ فافهم ولا تكن من الروافض۔ شوال ۱۴۲۰ھ مدینہ پاک بروز جمعرات قبل صلوٰۃ الظہر۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد امراء

(حکام) آئیں گے تم ان کے کذب (جھوٹ) کی تصدیق نہ کرنا اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کرنا جو ایسے کرے گا وہ میرے حوض پر وارد نہ ہوگا۔

(احمد، ابن حبان، طبرانی)

◆ ۳۳ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لاکھ میں سے ایک جز ہو جو میرے ہاں حوض پر وارد ہوگے۔ (ابوداؤد، احمد، حاکم)

◆ ۳۴ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے دو اپنے پیچھے رہنے والے چھوڑے جا رہا ہوں کتاب اللہ اور میری عترت (اولاد) وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ میرے ہاں حوض پر وارد ہوں۔ (ابن ابی شیبہ، احمد)

◆ ۳۵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے ہاں حوض پر سب سے پہلے وارد ہوگے اور اس لئے کہ تم ہی سب سے پہلے اسلام لانے والے ہو۔ (حاکم)

◆ ۳۶ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قوم (صحابہ) میں سے چند لوگ میرے ہاں حوض پر وارد ہوں گے جب وہ میرے ہاں لائے جائیں گے تو گھبرائیں گے میں کہوں گا: یہ میرے صحابی ہیں کہا جائے گا: آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔ (یعنی مرتد ہوگئے) (طبرانی فی الکبیر)

☆☆ اس سے منافقین مراد ہیں جو کہ ظاہری طور پر صحابی بنے ہوئے تھے نہ کہ خالص مخلص صحابہ کرام جیسا کہ شیعہ فرقہ نے سمجھا بالخصوص خلفائے راشدین ان کے لئے تو حوض کی تصریحات ہیں لیکن افسوس کہ شیعہ فرقہ نے گھسیٹ کر ان کو بھی اس حدیث کا مصداق بنا دیا۔

نوٹ: اس سے وہابیہ دیوبندیہ نے حضور اکرم ﷺ کے علم کی نفی ثابت کی ہے حالانکہ یہ جملہ استفہامیہ ہے جیسے کہ مسلم شریف کی روایت میں تصریح موجود ہے اور قاعدہ ہے کہ جن روایات میں استفہام کی تصریح نہ ہو تو وہ دوسری روایت جس میں تصریح ہو ان روایات میں

بھی تصریح مانی جائے گی۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ میں حوض پر تمہارے سے پہلے موجود ہوں گا جو اس پر آئے گا اس سے پئے گا اور جو اس سے پئے گا وہ پیاسا نہ ہوگا اور ایک قوم مجھ پر وارد ہوگی اور میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل ہو جائے گا۔

فائدہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا عمل کئے میں کہوں گا دوری ہو اسے جس نے میرے بعد میرا دین بدلا۔ (یعنی مرتد ہو گئے) (بخاری، مسلم، احمد)

◆ حضرت سوید بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے حوض سے قیامت میں پانی پیوں گا۔ (ابن عساکر)

◆ حضرت صنابح بن الاعسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں حوض پر تم سے پہلے رہوں گا۔ (ابن ابی شیبہ)

ازالۂ وہم

ممکن ہے کہ یہاں تصحیف ہو اس لئے کہ صنابحی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت حاصل نہیں ہوئی وہ تابعی ہیں اگر ثابت ہو تو یہ کہنا پڑے گا کہ یہ روایت دوسرے طریق سے مرسل ہے۔ (فلہٰذا قابل قبول ہے) (احمد، ابن ابی عاصم)

◆ حضرت ابو سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن زیاد سے حوض کے متعلق سوال ہوا اس لئے کہ وہ حوض کے وجود کی تکذیب کرتا تھا۔ یہ اس کے بعد ہے جو اس نے ابو برزہ و براء بن عازب و عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے پوچھا تھا۔ ابو سبرہ نے کہا: میں تجھے روایت سناتا ہوں اس میں شفاء ہے اس لئے کہ تیرے باپ نے مجھے مال دے کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیجا تو میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ملا انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ تمہارے ساتھ حوض پر ملنے کا وعدہ ہے جس کا عرض وطول ایک ہے اور وہ ایلہ و مکہ کے درمیانی

مسافت کی راہ تک پھیلا ہوا ہے اور اس کا سفر ایک ماہ کا ہے اس میں ستاروں کی طرح کوزے ہیں اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ صاف وشفاف ہے جس نے اس سے ایک گھونٹ پیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (احمد، حاکم، ابن المبارک)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض وہ ہے جس کی مسافت ایک ماہ کی ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جس نے اس سے پیا وہ ہمیشہ تک پیاسا نہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم، احمد)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد عنقریب دنیا کی فراوانی پاؤ گے تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض پر ملو۔ (بخاری، مسلم، احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ الکوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے چاندی کے ہیں وہ یاقوت اور موتیوں پر چلتی ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ ہے۔ (ابن جریر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ہیں کہ میں حوض پر تم سے پہلے ہوں گا جو اس پر آئے گا فلاح پا جائے گا۔ ایک قوم لائی جائے گی انہیں بائیں جانب لایا جائے گا میں کہوں گا: یارب! (یہ میرے ہیں) کہا جائے گا یہ آپ کے بعد ہمیشہ گتوں کی طرف لوٹتے رہے (یعنی مرتد ہو گئے) (احمد، طبرانی فی الاوسط)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الکوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتیوں پر چلتا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جس نے اس سے ایک گھونٹ پی لیا وہ اس کے بعد ہمیشہ تک پیاسا نہ ہوگا۔ مجھ پر اس میں سب سے پہلے مہاجرین کے فقراء وارد ہوں گے۔ عرض کی گئی: وہ کون ہیں یارسول اللہ

ﷺ آپ نے فرمایا: اجڑے ہوئے بالوں والے مرجھائے ہوئے چہروں والے پھٹے پرانے کپڑوں والے ان کے رستے نہیں کھولے جاتے ان سے دولت مند عورتیں نکاح نہیں کرتیں جو حقوق ان پر ہیں وہ سب ان سے لئے جائیں لیکن ان کے حقوق ان کو نہ دیئے جائیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا اس کی فراخی کوفہ اور حجر اسود تک ہے اور اس کے برتن ستاروں کی گنتی کے برابر ہیں۔ (حاکم)
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا۔ (بخاری، مسلم)
- حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب کہ آپ طائف میں تھے کہ میں تم سے پہلے حوض پر ہوں گا۔ (ابو یعلی)
- حضرت عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کا وہ حوض کیسا ہے جس کا آپ ذکر فرماتے ہیں؟ فرمایا وہ صنعاء و بصری کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی وسعت میں ایسی مدد فرمائے گا کہ اس کی مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا یعنی اس کے دونوں کنارے کوئی نہیں جانتا۔

فائدہ: الكراع بضم الكاف و الألف، دراز یہ استعارہ کے طور پر یہاں مستعمل ہوا ہے۔ (ابن حبان)

- حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان! (رضی اللہ عنہ) میری سنت سے روگردانی نہ کرنا جو میری سنت سے روگردانی کر کے مرتا ہے اس سے قبل کہ وہ توبہ کرے تو قیامت میں ملائکہ اس کا چہرہ میرے حوض سے پھیر دیں گے۔ (حکیم ترمذی فی نوادر الاصول)
- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حوض پر میری امت کا اونٹوں کی طرح اژدھام ہوگا جبکہ وہ پیاس سے گھاٹ پر اترتے ہیں۔ (ابن حبان، طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر تمہارے سے پہلے ہوں گا اور اس کا عرض ایلہ سے جحفۃ کے درمیانی مسافت کے برابر ہے۔ (بخاری، مسلم، احمد)

◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بعد امراء (حکام اور بادشاہ) آئیں گے جو ان کے پاس جا کر ان کے کذب (جھوٹ) کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے گا تو نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ ہی وہ حوض پر وارد ہو سکے گا اور جو ان کے پاس جا کر ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے گا اور نہ ہی ان کے کذب کی تصدیق کرے گا وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ حوض پر وارد ہوگا۔ (نسائی، ترمذی، حاکم، طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: حدیث لقیط طویل اول کتاب میں گذر چکی ہے۔

◆ حضرت یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ فرمایا: عدن سے عمان تک اور اس کے پانی کے دونوں کنارے سونے چاندی کے ہیں عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو اس سے پئے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور نہ ہی ہمیشہ تک اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔ (طبرانی، احمد)

◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض عدن سے عمان تک ہے اور اس میں ستاروں کی گنتی پر پیالے ہیں جو اس سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور میری امت کے وہ لوگ مجھ پر وارد ہوں گے جو اجڑے بالوں والوں ہیں اور میلے کچیلے کپڑوں والے ہیں۔ جن سے دولت مند خواتین نکاح نہ کریں گی اور نہ ہی بادشاہوں کے دروازوں پر وہ آئیں گے۔ ان سے تمام حقوق وصول کئے جائیں گے لیکن ان کے حقوق انہیں نہیں دیئے جائیں گے۔

(طبرانی فی الکبیر)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں انبیاء علیہم السلام اپنی کثرت پر فخر کریں گے تم قیامت میں مجھے رسوا نہ کرنا میں تمہارے لئے حوض پر ہوں گا۔ (ابن ابی عاصم)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت میں چند وہ لوگ میرے پاس حوض پر آئیں گے جو میری صحبت میں رہے اور انہوں نے مجھے دنیا میں دیکھا تھا یہاں تک کہ وہ میرے پاس لائے جائیں گے لیکن میں انہیں دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے گھبرائیں گے اور میں کہوں گا: یہ میرے صحبتی ہیں کہا جائے گا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا گل کھلائے۔ (مرتد ہو گئے)

(احمد، ابن ابی عاصم)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے حوض کے دونوں کنارے کی مسافت ایلہ وصنعاء کے درمیانی مسافت جتنا ہے ایک ماہ کی مسافت ہے اس کا عرض اس کے طول کی طرح ہے اس میں جنت کے دو پرنالے ہیں ایک چاندی کا دوسرا سونے کا وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی گنتی کے برابر ہیں جو اس سے ایک گھونٹ پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ (حاکم، احمد، بیہقی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر ایسے لوگوں کو دیکھ کر کہوں گا کہ یہ میرے صحابی ہیں کہا جائے گا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا گل کھلائے۔ (مرتد ہو گئے) (طبرانی، ابن ابی عاصم)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر تمہارے سے پہلے ہوں گا۔ (ابن ابی عاصم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے حوض کے برتن کتنے ہیں؟ فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں ایسے چمکیلے جیسے اندھیری رات میں ستارے

جنت کے برتنوں کی طرح ہوں گے جو اس سے پئے گا وہ آخر وقت تک پیاسا نہ ہوگا۔ اس میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں جو اس سے پئے گا وہ پیاسا نہ ہوگا اس کا عرض اس کے طول کی طرح ہے اس کی مسافت عمان وایلہ تک ہے اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ ہے۔ (مسلم، احمد، بیہقی)

◆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض ایلہ سے صنعاء تک ہے اس میں ستاروں کی گنتی کے برابر برتن ہیں وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے پئے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا جو اس سے سیر ہو کر نہ پئے گا پھر وہ کبھی سیراب نہ ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ ابو یعلی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں حوض پر تم سے پہلے ہوں گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض ہے اس کا طول کعبہ سے بیت المقدس تک ہے وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کے برتن ستاروں کے برابر ہیں اور قیامت میں وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ تابعداروں والا ہوں گا۔ (ابن ابی عاصم، ابن ابی شیبہ)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ چند لوگ میرے پاس پیش کئے جائیں گے۔ وہ میری صحبت میں بیٹھنے والوں سے ہوں گے۔ یہاں تک کہ میرے سامنے آنے سے گھبرائیں گے۔ مجھے کہا جائے گا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا گل کھلائے۔ (مرتد ہو گئے)

(احمد، طبرانی)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (بخاری، مسلم، احمد)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض جیسا کسی کا نہیں وہ ایلہ سے دن تک اس سے بھی زیادہ دور ہے اور وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ لذیذ ہے اور اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں میں بعض

لوگوں کوحوض سے ایسے روکوں گا جیسے بیگانے اونٹوں کو گھاٹ سے ہٹایا جاتا ہے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ کیا آپ اس دن ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس آؤ گے تو تمہارے اعضاء چمکیلے ہوں گے۔ (بخاری، مسلم، احمد)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرا حوض عمان وایلہ کے درمیان ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ لذیذ اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ پیاسا نہ ہوگا۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے حوض پر ہوں اور میں اسے دیکھ رہا ہوں جو مجھ پر قیامت میں وارد ہوگا۔

(بخاری، مسلم، احمد، بیہقی)

◆ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کا حوض ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور میں چاہتا ہوں کہ اس پر تیری قوم وارد ہو۔

(طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے یہ خولہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں اور یہ بی بی خولہ انصاریہ بنو نجار سے ہیں۔ (یہ تعارف علامہ سیوطی نے اسی کتاب البدور السافرہ'' میں خود بیان فرمایا ہے۔ اویسی غفرلہ) حضرت خولہ بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے خبر ملی ہے کہ قیامت میں آپ کا حوض ہے جس کی مسافت ایسے ایسے ہے۔ فرمایا: ہاں! اور میں چاہتا ہوں کہ اس سے تمہاری قوم سیراب ہو کر پئے۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں اپنے حوض پر ان لوگوں کا انتظار کر رہا ہوں جو قیامت میں اس میں وارد ہوں گے۔

(بخاری)

◆ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں

حوض پر ان لوگوں کا انتظار کر رہا ہوں جو اس میں وارد ہوں گے۔ (مسلم)

◆ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت "انا اعطینا ک الکوثر" کی تفسیر کا سوال ہوا تو فرمایا وہ نہر ہے جو تمہارے نبی کریم ﷺ کو عطا ہوئی ہے اس کے دونوں کناروں پر خالص موتی ہیں اور اس کے برتن ستاروں کے برابر ہیں۔ (مسلم، نسائی)

◆ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو چاہے کہ وہ کوثر کے پانی کے گرنے کی آواز سنے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دونوں کانوں میں دونوں انگلیاں دبائے۔ (ابن جریر)

☆☆ اس سے جو آواز سنائی دے وہ حوض کوثر کے پانی کی آواز ہے۔ روح البیان میں بھی اس سورت کی تفسیر میں ملاحظہ فرمائیں اور فیوض الرحمٰن ترجمہ تفسیر روح البیان کا مطالعہ خوب ہوگا۔ (اویسی غفرلہ)

انتباہ: اتنا دور سے اگر کوثر کی آواز ہم سن سکتے ہیں تو رسول اکرم ﷺ بھی اپنی تمام امت کی فریادیں سن سکتے ہیں۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا:

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر ﷺ کو خبر نہ ہو

اس کی مزید تشریح و تحقیق فقیر کی کتاب "الحدائق شرح حدائق بخشش" میں ملاحظہ فرمائیں۔ اویسی غفرلہ ☆☆

◆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے ہوں گا۔ (مسلم، بیہقی)

باب (۴۹)

ہر نبی علیہ السلام کا حوض ہے

◆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر نبی علیہ السلام کا حوض ہے اور وہ قیامت میں فخر کریں گے کہ ان کے حوض پر بہت زیادہ لوگ وارد ہوں گے لیکن مجھے امید ہے کہ حوض پر وارد ہونے والوں کا میرے ہاں زیادہ ہجوم ہوگا۔

(ابن ابی عاصم، ترمذی)

◆ ۲ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام قیامت میں فخر کریں گے ان کے تابعدار بہت زیادہ ہیں لیکن میں امید کرتا ہوں کہ حوض پر وارد ہونے والوں کی میرے ہاں کثرت ہوگی۔ ہر نبی علیہ السلام اپنے حوض پر کھڑا ہوگا اور وہ پانی سے پر ہوگا اس کے ہاتھ میں عصا ہوگا اور ہر نبی علیہ السلام اپنی امت کو ان کی علامت سے پہچانے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ و حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قیامت میں حوض پر میرے ساتھ ہوں گے۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ ۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ان کے لئے حوض ہوگا جس پر روزے دار وارد ہوں گے۔ (بزار)

◆ ۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں جو بھی آئے گا پیاسا ہوگا۔ (ابونعیم)

◆ ۶ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو دنیا میں شراب پیتا ہوگا وہ قیامت میں پیاسا ہو کر آئے گا۔ (احمد، ابویعلی)

باب (۵۰)

وہ اعمال جو حوض سے پانی پینے کے موجب ہیں

◆ ۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں (اہل محشر) ننگے ہوں گے کہ ایسے کبھی نہیں ہوں گے اور بھوکے ہوں گے کہ ایسے کبھی بھوکے نہیں ہوں گے اور تھکے ہوئے ہوں گے کہ ایسے کبھی نہیں تھکے ہوں گے جس نے دنیا میں کسی ننگے کو کپڑے پہنائے اسے اللہ تعالیٰ پوشاک پہنائے گا اور جس نے کسی بھوکے کو کھلایا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں طعام کھلائے گا اور جس نے کسی کو پانی پلایا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ قیامت میں پانی پلائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے نیک عمل کیا ہوگا اسے

اللہ تعالیٰ غنی کرے گا اور جس نے کسی کو معاف کیا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا۔ (احمد، ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کو پانی پلایا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پانی کا گھونٹ پلائے گا کہ وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (ابن خزیمہ، بیہقی)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دریا میں سریہ کے ساتھ بھیجا تو اسی دوران انہیں اندھیری رات کا سفر پیش آیا اسی میں ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے کشتی والو! ٹھہرو! میں اللہ تعالیٰ کے ایک فیصلہ کی خبر سناؤں جو اس نے فیصلہ فرمایا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں کس نے خبر دی ہے کہا: کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جس نے خود پیاسا ہو کر دوسرے کو گرم دن میں پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے پیاس والے دن میں پانی پلائے گا۔ (بزار)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کے پاس معذرت کے لئے آئے تو وہ اسے قبول کرے وہ حق پر ہو یا باطل پر اگر معذرت قبول نہ کرے گا تو وہ قیامت میں میرے حوض پر وارد نہ ہو سکے گا۔ (حاکم)

◆ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے مسلمان بھائی کے پاس معذرت کرے اور وہ اسے قبول نہ کرے تو قیامت میں وہ میرے حوض پر وارد نہ ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرا ذمہ توڑا وہ میری شفاعت نہ پائے گا اور نہ ہی میرے حوض پر وارد ہو سکے گا۔

(طبرانی فی الکبیر، ابویعلی)

فائدہ: امام دارقطنی و امام قرطبی نے فرمایا کہ ہمارے علماء کرام نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے دین سے منحرف (مرتد) ہو گیا یا اس کے دین میں ایسی بدعت (سیئہ) نکالی جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں اور نہ ہی اس کی اجازت دی تو وہ حوض (کوثر) سے ہٹا دیا جائے گا اور سب

سے بڑھ کر حوض سے وہ دور ہوگا جو اہل اسلام کی جماعت سے علیحدہ ہوگیا۔ جیسے روافض (شیعہ)۔ (معتزلہ یونہی وہابی، نیچری، قادیانی، دیوبندی وغیرہ) یہ فرقے مسلمانوں سے علیحدہ ہوئے اور یہ سب کے سب دین کو تبدیل کرنے والے ہیں۔ یونہی وہ ظالم جو ظلم اور علی الاعلان کبیرہ گناہ کے مرتکب جیسے داڑھی منڈانا یا حد شرع سے کم کرنا وغیرہ یونہی وہ جو گناہوں کو معمولی سمجھنے والے یونہی تمام اہل بدعت (سیئہ) اور دین میں ٹیڑھا پن پیدا کرنے والے۔

فائدہ: یہ ہٹانا حوض سے کئی طرح ہوگا بعض کو ہٹا کر مغفرت کے بعد آنے کی اجازت دی جائے گی۔ لیکن یہ اعمال کی تبدیلی کی وجہ سے ہوگا اگر عقائد کی تبدیلی ہے تو پھر کوئی بخشش نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اہل کبائر حوض پر آکر پانی پئیں گے (بعد مغفرت) ایسے لوگ اگر دوزخ میں جائیں گے تو انہیں عطش (پیاس) کا عذاب نہ ہوگا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

فائدہ: یہ تقریر اس مذہب پر ہے جو کہتے ہیں کہ حوض پر ورود پل صراط سے پہلے ہوگا اور جسے قاضی عیاض نے ترجیح دی ہے وہ یہ ہے کہ حوض جنت کے کنارے پر ہے اس میں وہ پانی ہوگا جو جنت کے اندر ہے اگر یہ ورود حوض پل صراط سے پہلے ہو تو اس کے اور پانی کے درمیان نار مخالف ہوگی جب کہ یہ پانی کوثر سے حاصل ہوگا۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک جماعت کو حوض سے ہٹا کر دوزخ میں لے جایا جائے گا ثابت ہوا کہ پل صراط سے حوض پہلے ہوگا؟

جواب: یہ لوگ حوض کو دور سے دیکھیں گے انہیں یہاں سے ہٹا کر دوزخ میں پھینکا جائے گا اس سے قبل کہ وہ پل صراط کے بعض حصہ سے نجات پا سکیں۔

باب (۵۱)

بیٹوں کی شفاعت

◆ ❶ حضرت زرارہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے اس کے بیٹے کی تعزیت کی۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شیخ کبیر ہوں (بوڑھا ہوں) میرا ایک بیٹا تھا جو مجھ سے جدا ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: تجھے یہ خوشی ہو

کہ تیرا بیٹا تجھے جنت کے کسی دروازے سے پیالہ پانی کا لے کر تمہیں ملے گا۔ بوڑھے نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ایسے میرے نصیب کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے یونہی کردیا ہے بلکہ ہر اس مسلمان کے لئے جس کا بیٹا اسلام میں فوت ہوا۔ (ابن ابی الدنیا)

◆ ۲ حضرت عبداللہ بن عمر اللیثی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں مسلمانوں کے چھوٹے بچے پانی ہاتھوں میں لے کر نکلیں گے لوگ انہیں کہیں گے ہمیں پانی پلاؤ وہ کہیں گے ہم اپنے ماں باپ کے لئے لائے ہیں یہاں تک کہ کچہ بچہ جنت کے دروازے پر بضد ہوگا اور کہے گا کہ جنت میں داخل نہیں ہوں گا جب تک میں اپنے ماں باپ کو جنت میں نہ لے جاؤں۔ (طبرانی فی الاوسط)

باب (۵۲)

میدانِ حشر میں کون کھائے پیئے گا؟

اس بارے میں ''یوم تبدل الارض'' کے باب میں احادیث گذری ہیں۔

◆ ۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے اس میں وہ نعمتیں ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ان کا ذکر کسی قلب بشر پر آیا ان نعمتوں پر صرف روزے دار بیٹھیں گے۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ ۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کے منہ میں مشک کی خوشبو پھونکی جائے گی اور ان کے لئے عرش کے نیچے دستر خوان رکھا جائے گا اس سے وہ کھائیں گے جبکہ دوسرے لوگ شدت بھوک میں ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

◆ ۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بو سے پہچانے جائیں گے اور پانی کے کوزے جن پر مشک سے مہر ہوگی

انہیں کہا جائے گا کھاؤ کل تم بھوکے تھے، پیو کل تم پیاسے تھے، آرام کرو کل تم تھکے ہوئے تھے۔ پس وہ کھائیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب میں مشقت اور پیاس میں ہوں گے۔ (ابن حبان فی الثواب)

- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرش کے نیچے روزے داروں کے لئے سونے کے دستر خوان بچھائے جائیں گے جن کا موتیوں اور جواہر سے جڑاؤ ہوگا ان پر قسم قسم کے جنت کے کھانے ہوں گے اور جنتی مشروب اور جنتی پھل فروٹ ہوں گے وہ کھائیں گے اور عیش اڑائیں گے حالانکہ لوگ سخت حساب میں ہوں گے۔

(دیلمی فی مسند الفردوس)

- حضرت عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں دستر خوان بچھائے جائیں گے ان سے سب سے پہلے روزے دار کھائیں گے۔ (ابن ابی شیبہ)

- عبداللہ بن عبدالرحمٰن زہری سے مروی ہے کہ ہشام بن عبدالملک نے حضرت محمد (باقر) بن علی (زین العابدین) بن امام حسین رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ مجھے خبر دیجئے کہ لوگ قیامت میں کیا کھائیں گے کیا پئیں گے؟ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگ ایک صاف قرصہ (سورج کا گولہ یعنی روشن اور چمکدار ہو کر اٹھیں گے۔ اویسی غفرلہ) کی طرح اٹھیں گے۔ اس میں نہریں بہتی ہوں گی۔ ہشام نے کہا پھر ان کو کھانے سے کون سی شے روکے گی؟ امام محمد باقر نے فرمایا: وہ آگ میں مشغول ہوں گے اور ان کا اس سے بڑھ کر اور کیا شغل ہوگا کہ کہیں گے:

اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ط (پ۸، الاعراف، آیت ۵۰)

"کہ ہمیں اپنے پانی کا فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔"

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب اعراف والے جنت میں چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طمع دامن گیر ہوگی اور وہ عرض کریں گے یارب! جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انہیں دیکھیں ان سے بات کریں۔ اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہوں گے، صورتیں بگڑی ہوں گی وہ جنتیوں کو نام لے لے کر پکاریں گے کوئی اپنے باپ کو پکارے گا

کوئی بھائی کو اور کہے گا: میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کھانے کو دو اس پر اہل جنت جواب دیں گے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے۔ (ان کا یہ جواب آیت کے اگلے حصے میں ہے) خزائن العرفان) (اویسی غفرلہ)

ابو موسیٰ صفار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین صدقہ پانی ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ اہل نار اہل جنت سے پانی اور طعام مانگیں گے۔ ابن کثیر، اویسی غفرلہ ☆☆

باب (۵۳)

دنیا میں سیر ہو کر کھانا

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کسی نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈکار دیا (ڈکار لی) آپ نے فرمایا کہ اپنا ڈکار مجھ سے دور رکھ اس لئے کہ دنیا میں جو زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں وہ قیامت میں زیادہ بھوکے ہوں گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

◆ طبرانی میں یوں ہے کہ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والے کل آخرت میں بھوکے ہوں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے لوگ دنیا میں سیر ہو کر کھانے والے ہیں لیکن قیامت میں بھوکے ننگے ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

باب (۵٤)

اعمال نامہ کا اڑ کر دائیں بائیں اور پیٹھ کے پیچھے آنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْۚ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْۚ (پ۲۹، الحاقہ، آیت ۱۹)

''تو وہ جو اپنا نامہٗ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا: لو میرے نامہٗ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا۔''

اور فرمایا:

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۚ

(پ۲۹، الحاقہ، آیت ۲۵)

''اور وہ جو اپنا نامہٗ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا: ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ (اعمال نامہ) نہ دیا جاتا۔''

اور فرمایا:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۙ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ وَّیَصْلٰى سَعِیْرًا ؕ (پ۳۰، الانشقاق، آیت ۱۲)

''تو وہ جو اپنا نامہٗ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا اور وہ جس کا نامہٗ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا وہ عنقریب موت مانگے گا اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔''

اور فرمایا:

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ؕ

(پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۱۳، ۱۴)

''اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا۔ فرمایا جائے گا: کہ اپنا نامہ (نامہٗ اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔''

اور فرمایا:

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۙ (پ۳۰، التکویر، آیت ۱۰)

''اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔''

◆ ۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں لوگوں کو تین پیشیاں پڑیں گی۔ دو میں تو جھگڑے اور معذرتیں ہوں گی تیسری پیشی میں اعمالناموں کا اڑ کر ہاتھوں میں آنا ہوگا بعض سیدھے ہاتھوں میں لیں گے بعض الٹے ہاتھوں میں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

◆ ۲ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں لوگوں کو تین پیشیاں پڑیں گی دو میں جھگڑے اور معذرتیں ہوں گی۔ تیسرے میں اعمالنامے اڑ کر ہاتھوں میں آئیں گے بعض کو سیدھے ہاتھوں میں بعض کو الٹے ہاتھوں میں۔ (ابن ماجہ، احمد)

◆ ۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں لوگوں کو تین پیشیاں پڑیں گی دو میں جھگڑے اور معذرتیں ہوں گی تیسری میں اعمالناموں کا اڑنا ہوگا بعض کو سیدھے ہاتھ میں بعض کو الٹے ہاتھ میں۔ (ابن جریر، بیہقی)

فائدہ: حکیم ترمذی نے فرمایا کہ جدال (جھگڑا) اعداء (دشمن) سے ہوگا وہ اس لئے جھگڑا کریں گے کہ وہ رب تعالیٰ کو پہچانتے تو نہیں ہوں گے تو وہ گمان کریں گے انہوں نے اس سے جھگڑا کر کے نجات پائی ہے۔ اور معذرتیں یہ ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اعذار پیش کریں گے اور حجت قائم کریں گے انہوں نے اپنے اعداء کو پیغامات پہنچائے ان کی حجت پر کفار کو دوزخ کی طرف لایا جائے گا اور تیسری پیشی اہل ایمان کے لئے ہے اور یہی بڑی پیشی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے خلوت میں بات کرے گا جس پر عتاب کرنا چاہے گا اسی خلوت میں ان سے عتاب کرے گا یہاں تک کہ وہ حیاء و شرمساری کا مزہ چکھے گا پھر اسے اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور اس پر راضی ہو جائے گا۔ (نوادر الاصول)

◆ ۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمالنامے عرش کے نیچے ہیں جب محشر میں اٹھنا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہوا چلائے گا جس سے اعمالنامے اڑ کر کسی کو دائیں ہاتھ میں کسی کو بائیں ہاتھ میں ملے گا ہر اعمالنامے کے سرنامہ پر لکھا ہوگا:

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ (پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۱۴)

''فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ (نامۂ اعمال پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔'' (تذکرۂ قرطبی)

۵ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے ''اقرأ كتابك'' کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت میں اپنا اعمال نامہ وہ بھی پڑھے گا جو دنیا میں پڑھنا نہیں جانتا تھا۔ (ابن جریر، ابن ابی حاتم)

۶ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر ایک کی گردن میں ہار ہوگا جس میں اس کے عمل لکھے ہوں گے۔ جب اسے پہنایا جائے گا تو وہ ہار ہوگا جب اسے کھولا جائے گا تو اسے کہا جائے گا ''اقرأ كتابك'' (اپنا نامۂ اعمال پڑھ) (ابن المبارک، ابن جریر)

۷ حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر مومن کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے پوشیدہ طور پر کتاب (اعمالنامہ) ملے گی وہ اپنے گناہ پڑھ کر شرمسار ہوگا جس سے اس کا رنگ تبدیل ہو جائے گا۔ پھر اپنی نیکیاں پڑھے گا تو اس کا رنگ واپس آجائے گا۔ یعنی مطمئن ہو جائے گا۔ پھر اچانک دیکھے گا تو اس کی برائیاں نیکیوں سے تبدیل ہو جائیں گی اس وقت وہ کہے گا: ''هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ'' (ابن المبارک، ابن منذر)

۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے آخرت کی کوئی حدیث سناؤ۔ عرض کی: ہاں اے امیر المومنین! جب قیامت کا دن ہوگا تو لوح محفوظ لائی جائے گی مخلوق میں کوئی بھی باقی نہ رہے گا جو اس میں اپنے اعمالنامے نہ دیکھ لے پھر وہ صحیفے لائے جائیں گے جن میں بندوں کے اعمال ہیں انہیں عرش کے اردگرد پھیلا دیا جائے گا۔ پھر مومنوں کو بلا کر ہر ایک کو اعمالنامہ سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا جسے وہ آنکھوں سے دیکھے گا۔ (ابن المبارک، ابن ابی حاتم)

۹ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے آیت ''وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ'' کی تفسیر میں منقول ہے کہ بندے کا بایاں ہاتھ اس کی پیٹھ کی طرف کر دیا جائے گا جس سے وہ اپنا اعمال نامہ حاصل کرے گا۔ (ابن منذر، بیہقی)

۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفیٰ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ قیامت میں مومن کی کتاب (اعمالنامہ) کا عنوان یہ ہے کہ لوگوں

کے ہاں اس کی اچھی تعریف ہوگی۔ (دیلمی)

⑪ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں مومن کے اعمال نامہ کا عنوان اس کی اچھی ثناء ہوگی۔ (ابونعیم)

⑫ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے پیارے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے کہ ہر مرد کو کتاب (اعمال نامہ) کھلا ہوا ملے گا عرض کرے گا یا اللہ! میری فلاں نیکی کہاں ہے جبکہ میں اسے اعمالنامہ میں نہیں دیکھ رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ لوگوں کی غیبت کرنے سے تیری نیکیاں ان کے کھاتے میں چلی گئیں۔ (اصبہانی)

☆☆ اسی لئے فرمایا کہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "صیانۃ اللسان عن غیبۃ الاحوال"۔ اویسی غفرلہ ☆☆

باب (۵۵)

لوگوں کو ان کے اماموں کے ساتھ اٹھائے جانے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ (پ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۷۱)

"جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔"

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت "یوم ندعوا" کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس سے امام ھدی (ہدایت والے امام) یا امام ضلالۃ (گمراہ امام) مراد ہے۔

(ابن ابی حاتم)

② حضرت ابو حازم الاعرج رضی اللہ عنہ خود کو مخاطب کر کے فرماتے کہ اے اعرج! قیامت میں پکارا جائے گا اے فلاں فلاں خطا کارو! تو وہ ان جرائم والے کھڑے ہوں گے پھر دوسروں کو پکارا جائے گا اے فلاں فلاں خطا کارو! تو اس طرح کے جرائم والے کھڑے ہوں گے پھر خود کو کہتے کہ اعرج میں دیکھتا ہوں تیرا ارادہ ہے کہ تو ان میں

ہر جرم والے کے ساتھ اٹھے۔ (ابونعیم)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت ''یوم ندعوا کل اناس بامامھم'' کی تفسیر میں فرمایا کہ ہر انسان کو بلا کر اس کا اعمالنامہ اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا جسم خوشی سے ستر گز بڑھ جائے گا اور چہرہ سفید ہو جائے گا اور اس کے سر پر موتیوں کا تاج رکھا جائے گا وہ چمکتا ہوگا اس حالت میں وہ اپنے دوستوں کے ہاں جائے گا جسے وہ دور سے دیکھ کر کہیں گے کہ یا اللہ! ہمیں بھی ایسا ہی مرتبہ عطا فرما اس میں ہمیں برکت دے جب وہ ان کے پاس پہنچے گا تو کہے گا تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تم سب کو ایسا مرتبہ عطا فرما دیا ہے اور کافر کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور اس کا جسم پھول کر ستر گز موٹا ہو جائے گا اس کے سر پر آگ کا تاج رکھا جائے گا اس کے دوست دیکھ کر کہیں گے اس شر سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اے اللہ! ہمیں یہ وقت نہ دکھا جب وہ ان کے پاس آئے گا تو کہیں گے اے اللہ! اسے ہم سے ہٹا دے وہ انہیں کہے گا تمہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے دور رکھے لیکن تمہارے ہر ایک کے لئے اسی طرح (مقرر) کر دیا گیا ہے۔

(ترمذی، ابن حبان، حاکم)

◆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نیکی کے امام کو قیامت میں لایا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دو وہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری دے گا کہ درمیان سے حجابات اٹھ جائیں گے اس کے لئے جنت میں جانے کا حکم ہوگا وہ جنت میں جا کر اپنے اور ان دوستوں کی منازل دیکھے گا جو اس کی خیر و بھلائی میں مدد کرتے تھے اسے کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی منزل ہے اور یہ فلاں کی تو وہ جنت میں وہ تمام چیزیں دیکھے گا جو اس کے لئے اور اس کے دوستوں کے لئے تیار ہیں اور ان کی منازل بھی دیکھے گا اور کہا جائے گا یہ منزل فلاں کی ہے یہ منزل فلاں کی ہے اور اپنی منزل ان سب سے افضل دیکھے گا پھر اسے جنت کے حلوں سے حلہ پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر جنت کے تاجوں سے تاج رکھا جائے گا اور اس کا چہرہ چمکے گا یہاں تک کہ وہ چاند جیسا ہو جائے گا جو بھی اسے دیکھے گا تو کہے گا یا

اللہ! اسے ہم میں سے بنادے یہاں تک کہ وہ اپنے ان دوستوں کے پاس آئے گا جو اس کی خیر و بھلائی میں معاونت کیا کرتے اور نیکی میں ہاتھ بٹاتے تھے انہیں کہے گا اے فلاں! خوش ہو جا جنت میں اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے ایسے انعامات تیار کر رکھے ہیں انہیں اس طرح کی خوشخبریاں سناتا رہے گا یہاں تک کہ ان کے چہرے خوشی سے اسی طرح چمک اٹھیں گے جس طرح اس کا چہرہ چمکتا تھا اس طرح سے لوگ انہیں چمکتے چہروں سے پہچانیں گے۔ (خرائطی فی مکارم الاخلاق)

باب (۵۶)

قیامت میں لوگ اپنے ناموں اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جائیں گے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک قیامت میں تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا تم اپنے اچھے نام رکھو۔

(ابوداؤد، دارمی، احمد، ابن حبان، ابونعیم)

سوال: امام قرطبی نے فرمایا: اس میں رد ہے اس کا جو کہتا ہے کہ قیامت میں ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے تاکہ اولاد الزنا کی پردہ پوشی ہو۔

جواب: میں (علامہ سیوطی) کہتا ہوں کہ اس بارے میں بھی حدیث وارد ہے جسے طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ (انشاء اللہ)

باب (۵۷)

حساب کے لئے لوگوں کا صف آراء ہونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَعُرِضُوا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ط (پ۱۵، الکہف، آیت ۴۸)

''اور سب تمہارے رب کے حضور پرا (ہاتھ) باندھے پیش ہوں گے۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ایسے بلند آواز سے ندا فرمائے گا جس میں گھبراہٹ نہیں ہوگی اور فرمائے گا اے میرے بندو! میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ارحم الراحمین، احکم الحاکمین اور اسرع الحاسبین (جلد تر حساب لینے والا) ہوں اے میرے بندو! تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوں گے اپنی حجت لاؤ اور آسان جواب پاؤ تم سوال کیے جاؤ گے حساب لئے جاؤ گے۔ اے میرے فرشتو! میرے بندوں کی صفیں سیدھی کرو ان کی انگلیوں کے اطراف پر۔ ان کے آگے حساب ہے۔ (ابن مندہ)

ازالہ وہم:

اللہ تعالیٰ کی نداء سے اس حدیث میں یونہی اور تمام احادیث میں فرشتے کی نداء مراد ہے جسے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا اللہ تعالیٰ کی طرف نداء کی اضافت بوجہ اس کے امر کے ہے اور یہ محاورہ لغت وصرف میں شائع اور بکثرت ہے اور احادیث میں اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔

ازالہ وہم:

امام قرطبی نے فرمایا کہ فرشتہ کا کہنا اے میرے بندو! میں اللہ ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی حکایت ہے جس نے اس امر کے پہچانے کا حکم فرمایا جیسے ہم قرآن مجید سورہ طٰہٰ میں پڑھتے ہیں۔

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ۔ (پ۱۶، طٰہٰ، آیت ۱۴)

''بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر۔ یہ آواز درخت سے آئی تو اس سے درخت کی گفتگو حکائی ہے۔''

باب (۵۸)

ہر ایک بلکہ انسانوں سے پہلے جانوروں کے درمیان فیصلہ کر کے انہیں مٹی بنا دینا

❶ حضرت یحیٰی بن جعدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مخلوق میں سب سے پہلے جانوروں سے حساب ہوگا یہاں تک کہ ان کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو ان کے فیصلہ سے کوئی جانور کہیں نہیں جائے گا بلکہ سب کو مٹی بنا دیا جائے گا پھر انسانوں اور جنوں کو اٹھا کر ان سے حساب لیا جائے گا یہاں تک کہ اسی دن کافر آرزو کرے گا کہ کاش! وہ مٹی ہوتا۔ (دینوری فی مجالسہ)

❷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین سترخوان کی طرح دراز کی جائے گی اسی پر مخلوق کا حشر ہوگا انسان، جن اور جانور اور وحشی تمام جمع ہوں گے۔ جب یہ دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ جانوروں کے درمیان قصاص لے گا اور انہیں فرمائے گا مٹی ہو جاؤ کافر دیکھ کر کہے گا کاش! وہ مٹی ہوتا۔ (حاکم، ابن جریر)

❸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو قیامت میں اٹھائے گا تمام جانور اور درندے اور پرندے اور تمام اشیاء۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا عدل ظاہر ہوگا کہ سینگ والی سے بے سینگی کا قصاص لیا جائے گا اس کے بعد فرمائے گا مٹی ہو جا اسی لئے کافر کہے گا کاش! وہ مٹی ہوتا۔ (ابن جریر، بیہقی)

❹ ابوعمران جونی نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جب قیامت میں بنو آدم دو حصوں میں تقسیم ہوں گے ایک گروہ جنت میں ایک گروہ دوزخ میں تو جانور پکاریں گے اے بنی آدم! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری طرح نہیں بنایا آج ہمیں نہ جنت کی امید ہے اور نہ دوزخ کا خوف وخطر۔ (ابونعیم، احمد فی الزہد)

❺ حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بکریوں کو دیکھا کہ وہ

سینگوں سے ایک دوسرے کو مار رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! یہ کیوں سینگ لڑا رہی ہیں؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تیرا رب جانتا ہے اور وہ قیامت میں ان کا فیصلہ فرمائے گا۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط، بزار)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے جس کا فیصلہ ہوگا وہ دو بکریاں ہیں ایک سینگ والی اور دوسری بغیر سینگ والی۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی جان ہے کہ قیامت میں سینگ والی بکری سے سوال ہوگا کہ اس نے دوسری کو کیوں سینگ مارا اور بے سینگی بکری سے پوچھا جائے گا کہ اس نے مرد کی انگلی کو کیوں توڑا۔ (ابن وہب)

◆ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے بلاوجہ چڑیا کو قتل کیا تو وہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں فریاد کر کے عرض کرے گی کہ فلاں نے مجھے بلا فائدہ کیوں قتل کیا مجھے کسی فائدہ کے لئے کیوں نہ قتل کیا۔ (نسائی، احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر)

☆☆ یعنی کھانے کے لئے قتل کرے تو جائز ہے اگر محض تماشہ کے طور پر بلاوجہ مارے گا تو اس کا اس سے حساب ہوگا۔ اویسی غفرلہ ☆☆

◆ حضرت عمرو بن زید رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت مذکورہ بیان کر کے اضافہ کیا ہے کہ اسے چاہئے تھا کہ وہ مجھے اپنے نفع کے لئے قتل کرتا ورنہ مجھے چھوڑ دیتا تا کہ میں تیری زمین پر زندگی بسر کرتی۔ (طبرانی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے چڑیا کو بلا فائدہ قتل کیا تو وہ چڑیا قیامت میں شور کرتی ہوئی آئے گی اور عرض کرے گی یا رب! اس سے پوچھ اس نے بلاوجہ اور نفع اٹھائے بغیر مجھے کیوں قتل کیا۔ (ابن عدی)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی چڑیا یا اس سے بڑا کوئی جانور ناحق قتل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا۔ عرض

کی گئی یارسول اللہ ﷺ جانور کا کیا حق ہے؟ فرمایا: اسے ذبح کرکے کھایا جائے اس کا سر کاٹ کر یونہی بلا فائدہ نہ چھوڑا جائے۔ (نسائی، حاکم، ہناد فی الزہد)

۱۲ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے بلا فائدہ چڑیا قتل کرڈالی تو وہ قیامت میں شور کرتی ہوئی آئے گی اور کہے گی اس نے مجھے ذبح کرکے کیوں نہ کھایا مجھے کیوں نہ چھوڑ دیا تاکہ میں زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی۔ (ہناد فی الزہد)

۱۳ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت بندھے ہوئے اونٹ کے پاس سے گذرے تو آپ اپنی ضرورت پوری کرکے واپس لوٹے تو اونٹ بدستور اپنے حال پر تھا۔ آپ ﷺ نے اونٹ کے مالک سے فرمایا: کیا آج تو نے اس اونٹ کو گھاس نہیں دیا؟ عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر قیامت میں یہ تجھ سے جھگڑا کرے گا۔ (ہناد فی الزہد)

۱۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں جائے گی جس نے بلی کو باندھ رکھا تھا اس کو کھانے کے لئے کچھ نہ دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا تاکہ وہ زمین سے اپنی غذا حاصل کرتی۔

(بخاری، مسلم، ابن ماجہ، دارمی، احمد)

۱۵ ابن حبان نے مذکورہ بالا روایت میں اضافہ کیا کہ وہ بلی اس عورت کے پیچھے اور آگے کے حصے کو دانتوں سے کاٹتی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ جب وہ عورت بلی کے سامنے آتی تو سامنے سے اسے کاٹتی جب وہ پیٹھ دے کر جاتی تو اس کی پیٹھ کو کاٹتی۔

۱۶ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں اونٹ لایا جس کے ناک کو میں نے داغا تھا مجھے فرمایا کیا تیرے داغنے کے لئے اس کا چہرہ ہی تھا کسی اور جگہ کو داغتا یا درکھ لے اس کا آگے حساب ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر)

۱۷ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے کہ ہر وہ پرندہ جسے شکار کیا جائے اس کی تسبیح ختم کردی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس پرندے پر فرشتہ مقرر کیا ہوتا ہے جو اس کی تسبیح گنتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت میں پیش ہوگا۔ (ابن ابی شیبہ، ابن عساکر)

باب (۵۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (پ۸، الاعراف، آیت۶)

''تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔''

اور فرمایا:

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ (پ۷، المائدہ، آیت۱۰۹)

''جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا۔''

اور فرمایا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝

(پ۵، النساء، آیت۴۱)

''تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں۔''

اور فرمایا:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (پ۲، البقرہ، آیت۱۴۳)

''اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔''

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت ''فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ'' کی تفسیر میں منقول ہے کہ تمام لوگوں سے سوال ہوگا کہ انہوں نے انبیاء و رسل علیہم السلام کو کیا جواب دیا اور انبیاء علیہم السلام سے تبلیغ کا سوال ہوگا کہ کیا احکام الٰہی لوگوں تک پہنچائے یا نہیں۔ (ابن جریر، ابن ابی حاتم، بیہقی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کو بلا کر پوچھا جائے گا کہ کیا آپ نے احکام پہنچائے یا نہیں؟ عرض کریں گے کہ جی ہاں پہنچا دیئے پھر ان کی امت بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا کیا تمہیں حضرت نوح علیہ السلام نے احکامات پہنچائے وہ عرض کریں گے: ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ حضرت نوح علیہ السلام سے پوچھا جائے گا تمہارے لئے کوئی گواہ ہے؟ عرض کریں گے: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا" کا یہی مطلب ہے۔

(بخاری، ترمذی، احمد، ابن جریر)

فائدہ: الوسط بمعنی العدل "فتدعون" کا مطلب ہے کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پہنچانے کی گواہی دیں گے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بھی گواہی دیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض انبیاء علیہم السلام آئیں گے تو ان کے ساتھ صرف ایک مرد ہوگا اور بعض انبیاء علیہم السلام آئیں گے تو ان کے ساتھ دو مرد ہوں گے اور بعض کے ساتھ ان سے زائد پھر ان کی امت بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا کیا تمہیں پیغام پہنچے؟ وہ کہیں گے نہیں۔ ان انبیاء علیہم السلام سے پوچھا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ جو گواہی دے گا کہ واقعی تم نے پیغام پہنچا دیئے وہ کہیں گے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلائی جائے گی وہ گواہی دیں گے کہ واقعی انبیاء علیہم السلام نے پیغام پہنچائے انہیں کہا جائے گا تمہیں کیسے معلوم ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے پیغام پہنچائے وہ عرض کریں گے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے پاس کتاب تھی انہوں نے ہمیں خبر دی کہ انبیاء علیہم السلام نے پیغام پہنچایا ہم نے ان کی تصدیق کی انہیں کہا جائے گا تم سچ کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا" کا یہی مطلب ہے اور وسط بمعنی عدل ہے۔

لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

"کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔"

(نسائی، ابن ماجہ، احمد، سعید بن منصور)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں میں اور میری امت ایک اونچے ٹیلے پر ہوں گے (دوسرے لوگ نیچے ہوں گے) تمام لوگ آرزو کریں گے کاش! وہ ہمارے میں سے ہوتے اور کوئی نبی علیہ السلام نہیں جس کی قوم نے تکذیب نہ کی ہو اور ہم ان سب کے لئے گواہی دیں گے کہ ہر نبی علیہم السلام نے پیغام پہنچایا۔

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ تمام مخلوق زمین پر پھیلی ہوئی ہوگی سوائے پیارے مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی امت کے کہ وہ ایک اونچے ٹیلے کی طرح سب سے اونچے ہوں گے باقی تمام لوگ ان سے نیچے ہوں گے۔ (ابن جریر، ابن ابی حاتم)

ابو جمیلہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے اسرافیل رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے گا اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تو نے میرا عہد پہنچایا وہ عرض کریں گے ہاں! میں نے وہ جبریل علیہ السلام تک پہنچا دیا ان سے پوچھا جائے گا کیا تمہیں اسرافیل رضی اللہ عنہ نے پیغام پہنچایا وہ عرض کریں گے: ہاں پھر جبرئیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا جائے گا تو پھر تم نے کیا کیا؟ عرض کریں گے یارب! میں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بلا کر پوچھا جائے گا کیا تمہیں جبریل علیہ السلام نے پیغام پہنچا دیا وہ کہیں گے ہاں اس جبریل علیہ السلام کو بری الذمہ کیا جائے گا۔ پھر انبیاء کرام علیہم السلام سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچایا وہ عرض کریں گے ہاں یارب! ہم نے امتوں تک پہنچا دیا امتیں بلائی جائیں گی ان سے پوچھا جائے گا کیا تمہیں انبیاء کرام علیہم السلام نے پیغام پہنچایا ان میں بعض تکذیب کریں گے بعض تصدیق کریں گے، انبیاء کرام تکذیب کرنے والوں سے کہیں گے کہ ہمارے تمہارے اوپر گواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے امت محمدیہ ﷺ اس کے بعد امت محمد ﷺ بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا کیا انبیاء کرام علیہم السلام نے امتوں کو پیغام پہنچایا وہ کہیں گے ہاں دوسری امتیں کہیں گی یہ ہم پر کیسے گواہ ہیں جب کہ انہوں نے ہمیں پایا ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم کیسے گواہی دیتے ہو حالانکہ تم نے انہیں پایا نہیں وہ عرض کریں گے یارب! تو نے ہمارے پاس رسول اکرم ﷺ کو بھیجا اور ان پر تو نے کتاب اتاری

اس میں تو نے خود بیان فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام نے انہیں پیغام پہنچایا آیت ''وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا'' کا یہی مطلب ہے۔ (ابن المبارک)

◆ ۶ ابوسنان نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے ''لوح'' سے حساب ہوگا اسے بلایا جائے گا تو خوف الٰہی سے اس کے کاندھے ہلتے ہوں گے اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے پیغام پہنچایا؟ وہ عرض کرے گی: ہاں! ہمارا پروردگار ان سے فرمائے گا تیرے لئے کون گواہی دے گا وہ کہے گی: اسرافیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا خوف سے ان کے کاندھے ہلتے ہوں گے ان سے سوال ہوگا کیا تو نے پیغام پہنچایا وہ کہیں گے ہاں! لوح کہے گی: اللہ تعالیٰ کے لئے جملہ حمد کہ اس نے مجھے بڑے حساب سے نجات دی۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

◆ ۷ وہب بن الورد نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا ان کے کاندھے خوف سے ہلتے ہوں گے ان سے سوال ہوگا کہ تجھے جو کچھ لوح نے پہنچایا اس کا تم نے کیا کیا؟ عرض کریں گے: میں نے جبریل علیہ السلام کو پہنچا دیا جبرئیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا ان کے خوف سے کاندھے ہلتے ہوں گے ان سے سوال ہوگا کہ جو کچھ تمہیں اسرافیل علیہ السلام نے پہنچایا ان کے ساتھ تو نے کیا کیا؟ عرض کریں گے میں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو پہنچا دیا انبیاء علیہم السلام لائے جائیں گے ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تمہیں جبریل علیہ السلام نے پہنچایا تم نے اس کا کیا کیا؟ عرض کریں گے ہم نے لوگوں تک پہنچا دیا اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ'' کا یہی مطلب ہے۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

◆ ۸ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا تم میرے بارے میں سوال کیے جاؤ گے تم کیا جواب دو گے؟ صحابہ کرام نے عرض کی ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے ہمیں پیغام پہنچا دیا اور اس کا حق ادا کیا بلکہ ہماری خیر خواہی فرمائی آپ نے عرض کی: ''اے اللہ! تو گواہ ہو جا''

(مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد، دارمی)

◆ ۹ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا رب

مجھے بلا کر مجھ سے سوال کرے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں تک میرا پیغام پہنچایا؟ میں کہوں گا: یا رب! میں نے انہیں تیرا پیغام پہنچادیا۔ فلہٰذا تمہارا حاضر غائب کو میرا پیغام پہنچادے پھر تمہیں بلایا جائے گا تمہارے چہرے تمہارے آگے ہوں گے۔ سب سے پہلے تمہارے حالات بتانے والے تمہاری رانیں اور ہتھیلیاں ہوں گی۔

(احمد، طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: امام غزالی نے فرمایا کہ اسرافیل، جبریل اور رسولان عظام علیہم السلام کا بلایا جانا جانوروں کے فیصلہ اور ان کے مٹی ہو جانے کے بعد ہوگا۔

باب (۶۰)

سوال کا بیان اور جس امر سے بندے سے سوال ہوگا

فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۱۴، الحجر، آیت ۹۳)

"تو تمہارے رب کی قسم! ہم ضرور ان سے پوچھیں گے جو کچھ وہ کرتے تھے۔"

اور فرمایا:

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ (پ۲۳، الصافات، آیت ۲۴)

"اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔"

اور فرمایا:

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝

(پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۳۶)

"بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔"

اور فرمایا:

ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۷، الانعام، آیت ۶۰)

"پھر اسی کی طرف پھرنا ہے پھر وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔"

اور فرمایا:

قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ (پ ۲۸، التغابن، آیت ۷)

''تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک (اعمال) تمہیں جتادیے جائیں گے۔''

اور فرمایا:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

(پ ۳۰، الزلزلۃ، آیت ۸)

''تو جوایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جوایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔''

اور فرمایا:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ (پ ۳۰، التکاثر، آیت ۷)

''پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی۔''

- ❶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت ''لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ'' کی تفسیر میں منقول ہے کہ صحۃ الابدان (بدن) اور صحۃ الاسماعً (کان) اور صحۃ الابصار (آنکھ) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سوال کرے گا کہ بندوں نے انہیں کن اعمال پر استعمال کیا۔ (ابن ابی حاتم)
- ❷ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝'' سے مراد امن وصحت ہے۔ (ابن ابی حاتم، ابن منذر)
- ❸ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے دنیا کی ہر لذت والی شے مراد ہے۔ (فریابی، ابونعیم)
- ❹ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے آیت کی تفسیر منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صاحب نعمت سے سوال کرے گا کہ جو عظمت تمہیں دی گئی (اس کا حق ادا کیا یا نہیں) (ابن ابی حاتم)
- ❺ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت ''ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝'' کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے

میری امت کے وہ لوگ مراد ہیں جو مکھن، شہد کو کشمش میں ملا کر کھاتے ہیں۔ (یعنی مرغن و پر تکلف غذا کھانے والے) (ابن مردویہ)

◆ ۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت ''ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ'' اتری تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی نعمت کا سوال ہوگا اور بے شک آج لوگ تنگ تلخی میں ہیں اور ہر وقت دشمن ان کے سر پر ہے (حاضر ہے) اور تلواریں ہر وقت ہمارے کاندھوں پر ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ آنے والی نسلوں کے بارے میں ہے۔ (ترمذی)

◆ ۷ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کون سی نعمتوں میں ہیں ہم آدھا پیٹ جو کی روٹی سے پر کرتے ہیں تو وحی آئی کیا تم جوتے نہیں پہنتے؟ اور ٹھنڈا پانی نہیں پیتے؟ یہ بھی نعمتیں ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

◆ ۸ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے گندم کی روٹی کھائی اور اس کے لئے سایہ (مکان) بھی ہے اور فرات کا ٹھنڈا پانی پیتا ہے یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق سوال ہوگا۔ (ابن مردویہ)

◆ ۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تر کھجور کھائیں اور پانی پیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق سوال ہوگا۔ (نسائی، بیہقی، ابن جریر)

◆ ۱۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ صحابہ کرام اسے بھی نعمتوں میں شمار کرتے ہیں جسے صبح و شام کا کھانا میسر ہے۔ (دینوری فی مجالسہ)

◆ ۱۱ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں بندے کے دونوں قدم ہمیشہ قائم ہوں گے یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کا سوال ہوگا۔

◇ ۱ عمر کس عمل میں بسر کی۔
◇ ۲ جسم کو کس عمل پر استعمال کیا۔

۳ علم پڑھ کر اس پر کتنا عمل کیا۔

۴ کہاں سے کھایا اور اسے کس پر خرچ کیا۔ (ترمذی، دارمی، ابویعلی، طبرانی فی الاوسط)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ یہ عموم ان احادیث سے خاص ہے جو بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ (یعنی ان سے ایسے سوالات نہیں ہوں گے۔ (اویسی غفرلہ)

۱۲ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ اس وقت کا خوف ہے کہ جب میں حساب کے لئے کھڑا ہوں گا تو مجھ سے سوال ہوگا کہ علم پڑھ کر اس پر کتنا عمل کیا۔ (ابن المبارک)

۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ علم میں نصیحتیں کرو تمہارا بعض بعض سے علم نہ چھپائے کیونکہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے اور اس کے متعلق اللہ سوال کرے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

۱۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کر دے گا اور اس سے اس کے جاہ ومرتبہ سے ایسے سوال کرے گا جیسے اس کے مال سے سوال کرے گا۔ (طبرانی فی الصغیر)

۱۵ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کوئی بھی قدم اٹھاتا ہے تو قیامت میں اس سے سوال ہوگا کہ وہ قدم کس لئے اٹھایا تھا۔

(ابن عساکر، ابونعیم)

۱۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ سب سے پہلے بندے سے یہ سوال ہوگا کہ کیا میں نے تیرا جسم تندرست نہیں رکھا تھا کیا میں تجھے ٹھنڈا پانی نہیں پلاتا تھا۔ (تو پھر تو نے ان کے حقوق ادا کئے یا نہیں۔ اویسی غفرلہ) (ترمذی، حاکم)

۱۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام اور نوکر چاکر اور عورت کو زوج اور مرد کو زوجہ دی جاتی ہے (ان نعمتوں کا بھی سوال ہوگا۔ اویسی غفرلہ) یہاں تک کہ مرد کو کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں دن لذیذ

پانی پیا اور مرد سے کہا جائے گا کہ فلاں عورت کا نکاح چاہنے والے اور بھی تھے لیکن تو نے اس کا نکاح چاہا تو میں نے ان سب کو چھوڑ کر اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔ (کیا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کیا۔ اویسی غفرلہ) (بزار)

۱۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی قوم کی نماز کی امامت کرتا ہے تو اسے معلوم ہو کہ وہ ضامن ہے اور جس کی ضمانت دے رہا ہے کہ اس کا اس سے سوال ہوگا۔ پس اگر اس نے اچھی نماز پڑھائی تو اسے ان لوگوں کا ثواب بھی ملے گا جو اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور جس نے نماز پڑھانے میں کمی کی تو اس کا گناہ اس پر (امام پر) ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۱۹ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ قیامت میں بندے کو بلا کر اس کو نعمتیں یاد دلائیں گے وہ نعمت بھی یاد دلائے گا کہ اے بندے! تو نے مجھ سے سوال کیا کہ فلاں عورت سے نکاح ہو جائے سو میں نے تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ (اب بتا تو نے اس نعمت کا حق ادا کیا یا نہیں۔ اویسی غفرلہ) (ابونعیم)

۲۰ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں بندے سے ہر عمل کا سوال ہوگا یہاں تک کہ جس نے سرمہ آنکھ میں ڈالا اور دو انگلیوں سے مٹی کریدی۔ (ابونعیم، ابن ابی حاتم)

۲۱ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جو خطبہ پڑھتا ہے یعنی تقریر اور وعظ کرتا ہے تو بھی اس سے سوال ہوگا اس سے تیرا کیا ارادہ تھا۔

(ابن ابی الدنیا، بیہقی)

☆☆ **فائدہ:** پیسے بٹورنے تھے یا اسلام کی اشاعت مطلوب تھی اس سے میرے دور کے مقررین، خطباء، واعظین درس عبرت حاصل کریں۔ اویسی غفرلہ ☆☆

۲۲ شعبی نے فرمایا کہ ہر خطیب جو خطبہ دیتا ہے (تقریر کرتا ہے) تو قیامت میں اس کا خطبہ (تقریر) پیش کیا جائے گا (اس سے مراد اشاعت اسلام تھی تو جزاء اگر پیسے بٹورنے مدنظر تھا تو سزا۔ اویسی غفرلہ۔ (ابن المبارک)

۲۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی

شے کی دعوت دی تو وہ قیامت میں اپنی دعوت کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا کہ اس کا دعوت سے کیا مطلب تھا اگر چہ ایک مرد کو بھی کسی نے دعوت دی ہوگی (اس میں خلوص کی طرف اشارہ ہے کہ دعوت اسلام محض رضائے الٰہی ہو۔ اویسی غفرلہ) (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ سب سے پہلے بندے سے نماز کا سوال ہوگا ☆ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کہ اس نے اسے مکمل کامل طور پر ادا کیا یا کمی کی اگر کامل اور مکمل ہے تو اس کی نماز کامل لکھی جائے گی اگر اس میں کسی قسم کی کمی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے نوافل دیکھو اگر نوافل ہیں تو ان سے فرائض کی کمی پوری کرو۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی، احمد)

☆☆**فائدہ**: فرائض کی کمی نوافل سے پوری کی جائے گی اسی لئے ہمارے علماء کرام اور صوفیہ عظام اپنی جماعت کو کثرت نوافل کا مشورہ دیتے ہیں لیکن غیر مقلد وہابی کثرت عبادات کو بدعت کہتے ہیں ان کے رد میں فقیر کا رسالہ ''کیا کثرت عبادات بدعت ہے؟'' کا مطالعہ کیجئے اسی کا نام حق رسالہ میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

روزِ محشر کہ جانگداز بود
اولیں پرسش نماز بود

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر اس نے اسے کامل طور پر ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا کہ کیا میرے بندے کے نوافل پاتے ہو تو ان سے فرائض کی کمی پوری کر لو جو اس نے اس فرائض میں سے کچھ ضائع کیا ہے۔ یوں ہی زکوٰۃ کا ہے یوں ہی تمام اعمال کا اسی کے مطابق۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، احمد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اور سب سے پہلے جو لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوگا وہ خون ہیں۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی)

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ بندے کے اعمال میں

سب سے پہلے نماز پر نظر ہوگی اگر وہ قبول ہوگئی تو پھر دوسرے اعمال پر نظر ہوگی اگر نماز قبول نہ ہوئی تو پھر دوسرے اعمال کو بھی نہیں دیکھا جائے گا۔ (مؤطا امام مالک)

◆ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر وہ صحیح نکلی تو باقی سارے اعمال صحیح ہوں گے اگر نماز میں فساد ہوگا تو باقی اعمال بھی فاسد ہوں گے۔ (احمد، نسائی، دار قطنی، طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے نماز کے متعلق حساب ہوگا اللہ تعالیٰ بندے کی نماز پر نظر فرمائے گا اگر وہ صحیح نکلی تو بندہ کامیاب ہوگا اگر نماز میں فساد نکلا تو بندہ خائب وخاسر (محروم) ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ فرض نمازوں کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر ومنزلت ہے جس نے اس میں کمی کی تو اس کا اس سے حساب ہوگا۔ (اصبہانی)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں بعض لوگ منقصون کے نام سے پکارے جائیں گے پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ نماز کے وضو میں کمی کرتے تھے۔ (ابونعیم، سعید بن منصور)

◆ حضرت اسقع بن عبداللہ کلاغی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنم کے سات پل ہیں ان ہی پر پل صراط ہے تمام مخلوق پہلے پل پر بیٹھی ہوگی حکم ہوگا کہ ٹھہرو! تم سے سوال ہوگا اس میں سب سے پہلے ان سے نماز کا حساب ہوگا اس سوال پر جو ہلاک ہوگا وہ ہلاک ہوجائے گا جو نماز میں نجات پا گیا وہ نجات پا جائے گا۔ جب دوسرے پل پر پہنچیں گے تو ان سے امانت کا سوال ہوگا کہ اسے کیسے ادا کیا اور کیسے خیانت کی اس بارے میں جو ہلاک ہوا وہ ہلاک ہوجائے گا اور جو نجات پا گیا وہ نجات پا جائے گا جب تیرے پل پر پہنچیں گے تو رحم اور رشتہ داری کے بارے سوال کیے جائیں گے کہ اس میں کس طرح صلہ رحمی کی اور کس طرح اس میں قطع کیا اس میں جو نجات پا گیا وہ نجات پا جائے گا جو تباہ ہوا وہ تباہ ہوجائے گا رحم اس دن ناطق ہوگی اور کہے گی اے اللہ! جس نے مجھے بلایا اس پر رحم فرما اور جس نے مجھ سے قطع کیا اسے ہلاک

کر۔ (ابن ابی احاتم)

◆ ۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ازار کے اوپر اور روٹی کے پیچھے اور دیوار کے سایہ اور پانی کی گرمی میں فضیلت ہے بندے سے قیامت میں اس کا حساب ہوگا یا اس کا سوال ہوگا۔ (ابونعیم، بزار)

◆ ۳۴ ابن حبیب سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بعض انصار کے باغ میں تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ باغ والا آپ کے پاس کھجور کا ٹوکرہ لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سے تناول فرمایا۔ پھر ٹھنڈا پانی منگوا کر نوش فرمایا پھر فرمایا کہ قیامت میں تم اس کے بارے میں سوال کئے جاؤ گے۔ سائل نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قیامت میں اس کے متعلق ہم پوچھے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! سوائے تین چیزوں کے:

۱. چھوٹا سا کپڑا جس سے ستر عورت ہو۔
۲. روٹی کے چند ٹکڑے جس سے بھوک بند کی جاسکے۔
۳. جھونپڑا کہ جس میں قرار پکڑا جائے اور گرمی وسردی سے بچا جائے۔

(احمد، بیہقی، ابن عساکر)

◆ ۳۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہی ہے اور اس پر اضافہ ہے کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جس نعمت کے متعلق قیامت میں سوال کئے جاؤ گے وہ ٹھنڈا سایہ اور اچھی تروتازہ کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے۔ (ترمذی، بیہقی، ابن عساکر)

◆ ۳۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف نزول اجلال فرما کر (جیسا اس کی شان کے مطابق ہے) ان کا فیصلہ فرمائے گا اور ہر امت گھٹنوں کے بل پڑی ہوگی سب سے پہلے جسے بلا وا ہوگا وہ جنہوں نے قرآن جمع کیا ہوگا (قرآن کا عالم ہوگا) اور وہ جو راہ خدا میں قتل ہوا ہوگا اور وہ مرد جو کثیر المال ہوگا اللہ تعالیٰ قاری (عالم) سے فرمائے گا کیا میں نے تجھے اس کا علم دیا جو میں نے اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل

کیا وہ کہے گا: ہاں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اس پر کتنا عمل کیا؟ عرض کرے گا: یارب! میں قرآن رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بول رہا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹ بول رہا ہے اس لئے کہ تو اس لئے پڑھتا تھا تا کہ لوگ کہیں یہ بڑا (قاری) عالم ہے۔ سو تیرے لئے ایسے کہا گیا پھر صاحب مال (سخی) کو لایا جائے گا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھے مال کی وسعت بخشی یہاں تک کہ تیرے لئے کوئی ایسا اور نہ چھوڑا کہ تو جس کے لئے کسی کا محتاج ہوتا وہ عرض کرے گا: ہاں یارب! یونہی ہوا اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر تو نے اس میں کیا عمل کیا جو میں نے تجھے عطا کیا عرض کرے گا: یارب! اس سے میں صلہ رحمی کرتا اور صدقہ وخیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بول رہا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے ک تو جھوٹ بول رہا ہے اس لئے کہ اس سے تیرا ارادہ تھا کہ لوگ کہیں گے کہ فلاں بڑا سخی ہے۔ سو تیرے لئے کہا گیا اس کے بعد اسے لایا جائے گا جو راہ خدا میں قتل کیا گیا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لئے مارا گیا؟ عرض کرے گا اے اللہ! تو نے جہاد کا حکم دیا میں نے لڑائی کی تو مارا گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے اس لئے کہ تیرا ارادہ تھا کہ لوگ کہیں گے کہ فلاں بڑا بہادر ہے سو وہ تیرے لئے کہا گیا یہ وہی تین ہیں جن کے لئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ قیامت میں جہنم بھڑکائے گا۔ (معاذ اللہ) (ترمذی، نسائی، حاکم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آخر زمانہ ہوگا تو میری امت تین گروہ ہو جائے گی۔

(۱) خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔

(۲) ریاء (دکھاوے) کے طور پر عبادت کریں گے۔

(۳) اس لئے عبادت کریں گے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو دکھائیں یعنی لوگوں کے مال کھائیں۔

جب اللہ تعالیٰ انہیں جمع فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جو لوگوں کے دین

کے ذریعے کھاتا تھا اے میرے بندے! تو نے عبادت سے کیا ارادہ کیا تھا عرض کرے گا: مجھے تیری عزت وجلال کی قسم میں عبادت کے ذریعے لوگوں کو کھاتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کا تو محتاج تھا اس کے لئے تو مال جمع کرتا تھا آج وہ تجھے کوئی نفع نہ دے گا۔ حکم ہوگا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ پھر اس سے فرمائے گا جو ریاء کے طور پر عبادت کرتا تھا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم تو میرے لئے عبادت نہیں کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا کوئی عمل بھی میرے پاس نہیں پہنچا۔ حکم ہوگا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا جو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کرتا تھا کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم تو کس ارادے پر عبادت کرتا تھا؟ وہ عرض کرے گا مجھے تیری عزت وجلال کی قسم تو خود ہی خوب جانتا ہے مجھے کوئی علم نہیں ہاں مجھے عبادت سے تیرا ذکر اور تیری رضا مدنظر تھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرا بندہ سچ کہتا ہے اسے جنت میں لے جاؤ۔ (ابن حبان، طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو میری طبع پرسی نہ کی (عیادت نہ کی) عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تیری طبع پرسی کیسے کرتا حالانکہ تو تو پروردگار عالم ہے فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں تجھ سے میرے فلاں بندے نے طعام مانگا تو نے اسے طعام نہ دیا تمہیں کیا معلوم اگر تو اسے طعام دیتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا (پھر فرمائے گا) اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے پانی نہ پلایا عرض کرے گا: یارب! میں تجھے پانی کیسے پلاتا تو تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تو نے اسے پانی نہ پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو تو مجھے اس کے ہاں پاتا۔ (یہ حدیث مؤول ہے۔ اویسی غفرلہ) (مسلم، احمد)

◆ معاویہ بن قرہ نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت حساب تندرست فارغ البال سے ہوگا۔ (ابن المبارک، دیلمی)

◆ ابو عثمان نے فرمایا کہ جب ''خوخ'' فتح ہوا تو مسلمان اس میں داخل ہوئے اس میں طعام پہاڑوں کی طرح تھا کسی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کیسی فتح فرمائی ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

نے جواب دیا تجھے اس سے تعجب ہے لیکن یہ اس کے مقابل کچھ نہیں جو قیامت میں ایک حبہ (دانے) کا بھی حساب ہوگا (پھر کیا کرو گے؟) (احمد فی الزہد)

- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں دو درہموں والا ایک درہم والے سے زیادہ سخت عذاب میں ہوگا۔ (احمد فی الزہد، ابن المبارک، سعید بن منصور)
- حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جتنا مال زیادہ ہوگا اتنا حساب زیادہ ہوگا۔ (سعید بن منصور)
- حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزوں سے ابن آدم کراہت ہوتا ہے۔
  1. موت سے حالانکہ فتنے سے اس کے لئے موت بہتر ہے۔
  2. قلت مال سے حالانکہ قلت مال حساب کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ (احمد)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ہر غنی و فقیر آرزو کرے گا کہ کاش! دنیا میں اس کے پاس صرف قوت ہوتا (یعنی اتنا مال ہوتا جس سے زندگی بچ سکے اور بس۔ اویسی غفرلہ) (ابن ماجہ، احمد)
- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فقراء کے لئے اغنیاء کے اموال میں فرض فرمایا ہے اس قدر کہ جوان کی کفایت ہو اور فقراء کے لئے زیادہ جدوجہد نہ کریں یہاں تک کہ وہ بھوکے اور ننگے رہیں ورنہ قیامت میں ان سے سخت حساب یا ان پر سخت عذاب ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط، ابونعیم)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت میں فقراء کی وجہ سے اغنیاء پر سخت افسوس ہے وہ کہیں گے کہ اے اللہ! انہوں نے ہمارے حقوق دبائے جو ہمارے لئے ان پر فرض تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تمہیں جزاء دوں گا اور انہیں اپنی رحمت سے دور رکھوں گا۔ (طبرانی فی الصغیر)
- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ بے

شک اللہ تعالیٰ بندے کو فرمائے گا کہ تجھے کونسی شے نے روکا ہے کہ جب تو منکر (برا کام) دیکھ کر کراہت نہ کی۔ پس جب اللہ تعالیٰ بندے کو حجت کی تلقین فرمائے گا تو (بندہ) عرض کرے گا کہ اے رب! میں تجھ سے رحمت کی امید رکھتا ہوں اور تو نے مجھے لوگوں سے جدا فرمایا۔ (ابن ماجہ، احمد)

- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھے کہ جب اللہ تعالیٰ کے کسی امر کو دیکھے کہ اس پر مقال (گفتگو) ہو رہی ہے اور اس بارے میں کوئی بات نہ کہے تو قیامت میں اسے اللہ تعالیٰ اٹھا کر فرمائے گا کہ تجھے کون سی شے نے روکا کہ جب تو نے فلاں فلاں برائی دیکھی تو تو نے کوئی بات نہ کی یعنی نہ روکا۔ عرض کرے گا: اے اللہ! میں لوگوں سے ڈر گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں ہی زیادہ حقدار تھا کہ تو مجھ سے ڈرتا۔ (ابن ماجہ، احمد، ابو نعیم)

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی کو دودھ بیچتے دیکھا کہ اس نے دودھ میں پانی ملایا ہوا ہے آپ نے اس سے فرمایا اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے کہا جائے گا کہ دودھ سے پانی نکال۔ (نہ نکال سکے گا تو سزا پائے گا۔ اویسی غفرلہ) (بیہقی، اصبہانی)

- حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نیک بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا جس کا گمان ہوگا کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کیا تو میرے اولیاء سے محبت کرتا تھا؟ عرض کرے گا: میں لوگوں میں صلح سلوک کرنے والا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو میرے دشمنوں سے عداوت کرتا تھا؟ عرض کرے گا نہیں! میری کسی سے کوئی بات نہ تھی۔ (یعنی اعدائے خدا سے عداوت نہ رکھ سکا) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رحمت کو وہ ہرگز نہیں پا سکے گا جو میرے دوستوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت نہیں رکھتا تھا۔ (طبرانی فی الکبیر)

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! میں نے تجھے حکم فرمایا تھا کہ تو مجھ سے دعا مانگتے رہنا اور میں نے تیرے ساتھ وعدہ فرمایا

تھا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا یاد کر تو فلاں فلاں دن مجھ سے دعا مانگی تجھ پر غم تھا میں نے تجھ سے وہ غم دور کیا اور تو ہمیشہ خوشحال رہا۔ عرض کرے گا: ہاں یا رب! یونہی ہوا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تیرے لئے جنت میں ایسے ایسے انعامات کا ذخیرہ تیار کر رکھا ہے (نیز فرمائے گا اے بندے!) تو نے مجھ سے اپنی ضرورت کی دعا مانگی میں نے فلاں روز تیری دعا ایسے ایسے پوری فرمائی۔ بندہ عرض کرے گا: ہاں یا رب! واقعی یونہی ہوا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تیرے لئے جنت میں ایسے ایسے ذخیرے تیار کر رکھے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ جو بھی دعا مانگتا ہے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے یا تو دنیا میں اس کا مقصد پورا کر دیا جاتا ہے یا آخرت میں اسکے لئے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ فلاں فلاں حاجت مانگی تھی میں تیری ہر حاجت دنیا میں پوری کرتا رہا لیکن بعض تیری حاجت میں نے پوری نہ کی (اس کا صلہ آج ملے گا) بندہ کہے گا: ہاں یا رب! ایسا ہی ہوا لیکن اب جبکہ اس کی حاجت کا صلہ ملے گا تو کہے گا: کاش! دنیا میں میرا کوئی کام پورا نہ کیا جاتا۔ (حاکم)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں ایک بندے کو لایا جائے گا اسے کہا جائے گا کہ تجھے میری عبادت سے کس شے نے روکا؟ عرض کرے گا: اے اللہ! تو نے مجھے مبتلا فرما دیا مجھ پر کئی اسباب مسلط کر دیئے انہوں نے مجھے مشغول رکھا۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو لایا جائے گا وہ اپنی بندگی میں بے مثال ہیں۔ بندے سے پوچھا جائے گا کہ تو بندگی میں سخت ہے یا یہ وہ خود عرض کرے گا: یہ (یوسف علیہ السلام) تو اسے فرمائے گا: اسے تو میری عبادت نے کسی شے سے مشغول نہ رکھا۔ (گویا بندے کے عذر کو غلط قرار دینا ہے۔ اویسی غفرلہ) پھر دولت مند کو لایا جائے گا اسے کہا جائے گا کہ تجھے کس شے نے میری عبادت سے روکا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! تو نے مجھے بہت سا مال عطا فرمایا پھر وہ اپنی مصروفیات جن میں مبتلا رہا ان کا ذکر کرے گا اس کے عذر پر حضرت سلیمان علیہ السلام کو لایا جائے گا جو اپنی سلطنت کے مشاغل کے ساتھ آئیں گے۔ اس بندے سے کہا جائے گا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زیادہ غنی تھے یا تو؟ وہ عرض کرے گا: حضرت سلیمان علیہ السلام۔ اسے کہا جائے گا: انہیں تو

میری عبادت سے کسی شے نے مشغول نہ رکھا۔ (یعنی تو ان سے دولت میں ہونے کے باوجود میری عبادت سے دور رہا۔) (احمد فی الزہد، بیہقی)

◆ سلیمان بن راشد نے کہا کہ امراء دنیا میں کسی بھی شہادت پر گواہی دیں گے تو قیامت میں کھلے میدان میں اس کی گواہی دی جائے گی اور کسی بندے کی کوئی بھی تعریف ہوگی تو آخرت میں بھی اس کی تعریف کھلے میدان میں ہوگی۔ (ابن المبارک)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ اس کی صحت پر قرآنی آیت دلیل ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ (پ ۲۵، الزخرف، آیت ۱۹)

"اب لکھ لی جائے گی ان کی گواہی اور ان سے جواب طلب ہوگا۔"

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی الواح (تختیاں) پر کچھ یہ مضمون بھی تھا۔ اے موسیٰ علیہ السلام! اس کی گواہی نہ دے جو تیرے کان یاد نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی اسے تیرا دل سمجھتا ہو۔ کیونکہ میں ہر اہل شہادت کو شہادت کی وجہ سے قیامت میں ٹھہرانے والا ہوں پھر اس سے شہادت کے بارے میں مکمل طور پر پوچھوں گا۔ (ابونعیم)

◆ **حکایت:** سلیمان بن عبدالملک حج کے لئے حاضر ہوا تو کہا: میرے یہاں کسی فقیہ (عالم) کو لاؤ میں اس سے حج کے مناسک معلوم کروں اسے کہا گیا کہ اس کے لئے حضرت طاؤس الیمانی رحمۃ اللہ علیہ موزوں ہیں۔ اس کے ہاں سلیمان کا دربان آیا اور کہا کہ آپ کو سلیمان (بادشاہ) بلا رہا ہے آپ نے فرمایا: مجھے معاف کیجئے وہ نہ مانا جب آپ کو دربان بادشاہ کے ہاں لے گیا آپ فرماتے ہیں کہ میں اس کے آگے کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا کہ قیامت میں مجھ سے اس مجلس کی پرسش ہوگی۔ پھر میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! جہنم کے کنارے ایک پتھر تھا اسے جہنم میں گرایا گیا تو وہ ستر سال کے بعد جا کر ٹھہرا۔ پھر میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ جانتے ہیں کہ وہ پتھر کس کے لئے ہے؟ فرمایا: نہیں! میں نے کہا اس کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ فیصلے میں خود کو شریک بنا کر ظلم کرتا ہے۔ سلیمان (بادشاہ) یہ بات سن کر رو پڑا۔ (ابونعیم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی جگہ بیٹھتا ہے اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہلاکت ہے۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

☆☆**فائدہ:** یونہی اس مجلس میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو وہ مجلس منحوس سمجھی جاتی ہے۔ (اویسی غفرلہ)☆☆

ترمذی کے الفاظ ہیں کہ کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور نہ ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے تو ان پر ہلاکت ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان پر عذاب کرے چاہے انہیں بخش دے۔ (ترمذی، احمد، بیہقی، حاکم)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی قوم کسی جگہ جمع ہو اور یوں ہی جدا ہو جائیں اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں تو قیامت میں وہ مجلس ان کے لئے حسرت کا موجب بنے گی۔ (طبرانی فی الکبیر، بیہقی بسند صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ قیامت میں بندے پر کوئی شے ذکر سے زیادہ ہلکی نہ ہوگی جو اس کی زبان سے نکلا تھا یعنی قیامت میں زبان سے باہر نکلا ہوا کلمہ اس کے لئے سخت ہوگا، سوائے ذکر کے کہ اس سے اسے کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ (احمد فی الزہد)

باب (٦١)

بادشاہوں اور حکام (افسروں) اور نگرانوں سے سوال ہوگا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب نگران (حاکم) ہو اور تم سب سے اپنی رعیت (رعایا) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ہر مرد اپنے گھر والوں کا حاکم ہے وہ اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہر عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے وہ ان کے متعلق پوچھی جائے گی اور غلام اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے وہ ان کے متعلق پوچھی جائے گی اور غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے وہ اس کے بارے میں پوچھا

جائے گا۔ خبردار! تم سب راعی (نگران، نگہبان) ہو اور تم سب کے سب اپنی رعیت کے بارے میں پوچھے جاؤ گے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، احمد)

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری وجہ سے میں لوگوں سے جھگڑتا تھا (اب یہ حال ہے کہ تم بھی بے وفا نکلے) (مسلم)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہم بروز قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا دوپہر کے وقت جبکہ بادل وغیرہ نہ ہوں سورج کے دیکھنے میں کچھ کمی پاتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کی نہیں، فرمایا: پھر تم چودھویں رات میں جبکہ بادل وغیرہ نہ ہوں۔ چاند کو دیکھنے میں کچھ کمی پاتے ہو؟ صحابہ کرام نے عرض کی نہیں۔ فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت کے دن تم اپنے رب کو دیکھنے میں کمی محسوس نہ کرو گے۔ (مسلم)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر راعی (حاکم) سے پرسش فرمائے گا۔ جس پر اس نے حکومت کی ہوگی کہ اس کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا یہاں تک کہ ہر مرد اپنے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (ابن حبان، ابونعیم)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم سب راعی (حاکم) ہو اور تم اپنی رعیت کے بارے میں پوچھے جاؤ گے اس لئے ہر سائل سوال کے جواب کے لئے تیار ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کی اس کا کیا جواب ہے؟ فرمایا: نیک اعمال۔ (طبرانی فی الصغیر)
- حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کوئی بھی کسی قوم کا سردار (لیڈر) بنا تو وہ قیامت میں اپنی قوم کے آگے آگے آئے گا اس کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا اور اس کی قوم اس کے پیچھے ہوگی تو ان کے بارے میں اس سے سوال ہوگا اور وہ اپنے سردار (لیڈر) کے بارے میں پوچھے جائیں گے (وہ کیسا تھا اور تم نے اس کے ساتھ کیا کیا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی امیر (لیڈر) اگرچہ دس آدمیوں کا لیڈر ہوگا اس سے قیامت میں سوال ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر)

۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر صاحب رعیت سے سوال کرے گا جس پر اس نے سرداری (لیڈری) کی ہوگی کہ اس نے ان میں احکام الٰہی درست رکھے یا انہیں ضائع کیا۔ یہاں تک ہر گھر والا اپنے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

۹ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ خرابی ہے عرفاء کے لئے خرابی ہے امراء کے لئے وہ قیامت میں آرزو کریں گے کاش! اس کے بال ثریا (کہکشاں) سے لٹکے ہوتے وہ آسمان وزمین کے درمیان پریشان ہوں گے وہ کہیں گے کاش! کہ وہ کسی شے کے عا[illegible] (نگہبان) نہ ہوتے۔

(طبرانی فی الاوسط، ابویعلی، حاکم، احمد)

۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی انہی کے مثل مروی ہے۔ (ابن حبان، حاکم)

۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دس آدمیوں پر حکومت (لیڈری) کی اور ان کے درمیان فیصلے کئے اس بارے میں جیسے وہ چاہتے تھے یا اس سے کراہت کرتے تھے وہ ہاتھوں کو گردن کی طرف باندھ کر لائے جائیں گے اگر اس نے عدل کیا ہوگا تو وہ نہ کانپے گا اور نہ خوف زدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے چھوڑ دے گا اگر اس نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف تھا تو وہ کانپے گا اور خوف زدہ ہوگا تو اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں طرف کرکے باندھ کر جہنم میں پھینکا جائے گا جو جہنم میں پانچ سو سال تک بھی اس کی تہہ تک نہ پہنچے گا۔ (حاکم، طبرانی فی الاوسط)

۱۲ مالک نے فرمایا کہ بعض کتب میں میں نے دیکھا ہے کہ قیامت میں کسی حاکم (فیصلے کرنے والے) کو لایا جائے گا۔ اسے کہا جائے گا اے برا فیصلہ کرنے والے تو نے دودھ پیا اور گوشت کھایا اور اون کے کپڑے (اچھے) کپڑے پہنے لیکن تو نے جبر نقصان نہ کیا یعنی اچھا فیصلہ نہ کیا اور نہ ہی تو نے اپنے فیصلوں کی رعایت کی یعنی

انصاف نہ کیا آج تیرے سے ان کے بارے میں بدلہ لیا جائے گا۔ (ابن عساکر)

۱۳ حسن فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ فقراء مسلمین جنت میں دولت مندوں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے اور دوسرے گھٹنوں کے بل قیامت میں آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کے ہاں تشریف لاکر فرمائے گا کہ تم عوام کے حاکم اور ان کے امور کے والی تھے تو ان کی طرف سے تمہارے ہاں میری حاجت اور طلب ہے یعنی میں تم سے حساب لوں گا۔ پس اس وقت اللہ تعالیٰ حساب میں سخت ہو گا مگر وہ جس کے لئے آسان فرمائے۔ (احمد فی الزہد)

۱۴ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قاضی (حاکم) عادل قیامت میں لایا جائے گا تو سخت حساب میں ڈالا جائے گا وہ اس وقت آرزو کرے گا کہ کاش! میں ایک کھجور کے برابر بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرتا۔ (احمد، ابن حبان، طبرانی فی الاوسط)

۱۵ محمد بن واسع نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ سب سے پہلے قیامت میں قاضیوں (فیصلہ کرنے والوں) کو بلایا جائے گا۔ (دینوری فی مجالس)

۱۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام (حاکم) ظالم کو قیامت میں لایا جائے گا تو اس کے ساتھ رعیت جھگڑے گی اور اس پر لوگ اپنی حجت قائم کریں گے اور جھگڑتے وقت اس پر قہر و غضب کریں گے تو کہا جائے گا اسے جہنم کے ستونوں میں ایک ستون سے باندھ دو۔ فیفلجوا یعنی حجت و برہان بھی اس پر غالب ہوں گے اور جھگڑے کے وقت اس پر قہر کریں گے۔ (بزار)

۱۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت میں قاضی (حاکم) کو لایا جائے گا اور اسے جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا اس کے لئے حکم ہو گا کہ جہنم میں جائے تو وہ اس سے انکار کرے گا تو جبراً جہنم میں پھینکا جائے گا اس کے بعد وہ جہنم میں ستر سال تک کی مسافت میں گرے گا۔ (ابن ماجہ، احمد، بزار)

۱۸ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے والے کو جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا۔ جہنم متحرک ہو کر اسے اپنے اندر

گرائے گی اس سے بعض نجات پانے والے ہوں گے بعض نجات پائیں گے۔ اس وقت اس حاکم کی ہڈیاں جسم سے جدا ہو جائیں گی جو نجات نہ پا سکے گا جہنم کے اندھیرے گڑھے میں اسے جانا ہوگا جیسے قبر میں انسان کو دبایا جاتا ہے وہ جہنم کے گڑھے میں ستر سال تک جہنم کی تہہ میں نہ پہنچ سکے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان و ابوذر رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث سنی تھی انہوں نے کہا: نہیں! (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

◆ ۱۹ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ وہ بادشاہوں کو فرمائیں کہ وہ زمین کی ویرانی میں رہیں اور رعیت کو خیموں میں ٹھہرائیں وہ خود گدلا پانی پئیں اور رعیت کو صاف ستھرا پانی پلائیں۔ میں نے قسم یاد فرمائی ہے کہ اگر وہ اچھی زمین میں رہے اور رعیت کو ویرانے میں ٹھہرایا اور خود صاف ستھرا پانی پیا اور رعیت کو گدلا پانی پلایا تو میں ان کی پیشانی سے پکڑ کر ان سے ایک ایک جو اور ایک ایک دانہ کا حساب لوں گا۔ (احمد فی الزہد)

باب (۶۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ ۔ (پ ۲۴، الزمر، آیت ۶۹)

"اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہوں گے۔"

اور فرمایا:

وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ (پ ۲۴، المؤمنون، آیت ۵۱)

"اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔"

فائدہ: علماء کرام نے فرمایا کہ حساب انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے ہوگا۔

◆ ۱ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

لیس من یوم الایعرض علی النبی ﷺ امته غدوۃ وعشیة فیعرفھم بسیماھم واعمالھم لیشھد علیھم۔

حضور اکرم ﷺ کے سامنے آپ کی امت صبح وشام کو پیش کی جاتی ہے آپ انہیں ان کی صورتوں اور اعمال سے پہچانتے ہیں۔ اسی لئے قیامت میں آپ ان کی گواہی دیں گے۔ (ابن المبارک)

☆ یہ حدیث شریف نبی پاک ﷺ کے علم غیب کی واضح اور روشن دلیل ہے۔ اویسی غفرلہ☆

فائدہ: امام مجاہد سے آیت **یوم یقوم الاشھاد** کی تفسیر کے متعلق منقول ہے کہ الاشھاد سے ملائکہ کرام مراد ہیں۔ (ابوالشیخ)

باب (۶۳)

اعضاء کی گواہی کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿ (پ۲۳، سورہ یٰسین، آیت ۶۵)

”آج ہم ان کے مونہوں پر مہر کردیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کیے کی گواہی دیں گے۔“

اور فرمایا:

وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿ حَتّٰٓی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ ۔ (پ۲۴، حٰم السجدہ، آیت ۱۹ تا ۲۲)

''اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ پچھلے آملیں یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے سب ان پر ان کے کیے کی گواہی دیں گے اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں۔''

اور فرمایا:

يَّوۡمَ تَشۡهَدُ عَلَيۡهِمۡ اَلۡسِنَتُهُمۡ وَاَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ۝

(پ۱۸، النور، آیت ۲۴)

''جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔''

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ہنس کر فرمایا جانتے ہو میں کیوں ہنس رہا ہوں ہم نے عرض کی اللہ ورسولہ اعلم ☆ (اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں) آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور ایک بندے کی گفتگو سے ہنسا ہوں۔ قیامت میں وہ عرض کرے گا یارب! کیا تو مجھ پر ظلم روا رکھے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نہیں! بندہ عرض کرے گا: تو اب میں مجرم ثابت نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ میرے جرائم کے گواہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ پر تیرا اپنا نفس گواہ کافی ہے ان کے علاوہ کراما کاتبین بھی گواہ ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بندے کی زبان پر مہر لگا کر اس کے اعضاء کو بولنے کا حکم فرمائے گا تو وہ بندے کے تمام اعمال ایک ایک کر کے بیان کریں گے۔ جب ان کا بولنا ختم ہو گا تو بندہ اپنے اعضاء سے کہے گا: مجھ سے ہٹ جاؤ! بڑا افسوس ہے کہ میں تمہاری وجہ سے لوگوں کے ساتھ جھگڑتا تھا۔ (اب حال یہ ہے کہ تم بھی بے وفا نکلے ☆) (مسلم شریف)

☆☆ اللہ ورسولہ اعلم۔ یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا تکیہ کلام تھا جسے آج بعض قومیں شرک کہتی ہیں۔ لیکن ہم اہلسنت خوش بخت ہیں کہ یہ سنت ہمیں نصیب ہے۔ اس موضوع پر فقیر کا رسالہ ''اللہ ورسولہ اعلم'' مطالعہ فرمائیں۔ اویسی غفرلہ☆☆

☆اس حدیث سے دیگر فوائد کے علاوہ یہ عقیدہ واضح ہوا کہ وہ امور جو ابھی عالم وجود میں نہیں آئے حضور نبی پاک ﷺ کا اپنی مبارک آنکھوں سے مشاہدہ فرمارہے ہیں اسے کہا جاتا ہے علم غیب۔ اویسی غفرلہ☆☆

◆ ۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: کہ کیا دوپہر کے وقت جب کہ بادل وغیرہ نہ ہوں تو کیا سورج کے دیکھنے میں کچھ کمی پاتے ہو؟ صحابہ کرام نے کہا نہیں! پھر فرمایا: چودھویں شب اور بادل وغیرہ بھی نہ ہو تو کیا چاند کو دیکھنے میں کوئی کمی پاتے ہو؟ عرض کی نہیں! فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت میں تم اپنے رب کو دیکھنے میں ایسے ہی کمی محسوس نہ کرو گے جیسے تم نے سورج و چاند کے دیکھنے میں کمی محسوس نہیں کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تیرا اکرام نہیں کیا؟ کیا میں نے تجھے سردار نہیں بنایا؟ کیا میں نے تیرا بیاہ نہیں کیا؟ کیا میں نے گھوڑے، اونٹ (سواریاں، کار، موٹر وغیرہ) تیرے تابع نہیں کیے؟ عرض کرے گا: ہاں یارب! پھر فرمائے گا: کیا تیرا یقین نہیں تھا کہ تیری میرے ساتھ ملاقات ہوگی؟ وہ کہے گا: نہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آج میں نے تجھے بھلایا جیسے تو مجھ سے دنیا میں بھولا رہا۔ پھر دوسرے شخص سے یہی فرمائے گا: جو پہلے سے فرمایا پھر تیسرے سے فرمائے گا: وہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب و رسولوں کو مانا، نماز پڑھی، روزہ رکھا اور صدقہ دیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی اپنی استطاعت پر تعریف کرے گا۔ پھر فرمائے گا: ہاں معلوم ہوا لیکن ہم تجھ پر تیرے شاہد (گواہ) لاتے ہیں تو وہ فکر میں پڑ جائے گا کہ اس وقت میرے کون گواہ ہیں۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور ران کو حکم ہوگا کہ وہ بولے۔ اس وقت اس کی ران اور گوشت اور ہڈیاں

اس کے اعمال بیان کریں گی یہ سن کر وہ بندہ عذر کرنے لگے گا اور یہ منافق ہوگا یہ وہی ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔(مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں کہا گیا ہے کہ تو دنیا میں سردار رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا کہ میں نے تجھے قوم کا سردار بنایا تو ان سے مال حاصل کرتا اور خوب عیش وعشرت کرتا اور جاہلیت کے زمانہ میں لوگوں کی یہی عادت تھی۔

فائدہ: حدیث میں لفظ قل ہے بمعنی فلاں اور اسودک کا معنی ہے کہ میں نے تجھے سردار بنایا تھا۔ امام قرطبی نے فرمایا کہ اعضاء اس بندے کے بارے میں گواہی دیں گے جو اپنی کتاب (اعمال نامہ) پڑھ کر اپنے غلط کردار کا اعتراف نہ کرے گا بلکہ منکر ہو جائے گا اور الٹا جھگڑے گا تو اس پر اس کے اعضاء گواہی دیں گے تا کہ حجت قائم ہو۔

٣. حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قیامت میں آئیں گے اور ان کے مونہوں پر لوٹے (کوزے) ہوں گے۔

(احمد، نسائی، حاکم، بیہقی)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا ''فدام'' صاف کوزے اور لوٹے یعنی وہ لگام کی طرح ان کے مونہوں کو بند کئے ہوں گے۔ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ یہ اس لئے ہوں گے کہ تا کہ وہ بول نہ سکیں یہاں تک کہ ان کے اعضاء گواہی دیں گے اسے فدام سے تشبیہ دی گئی ہے جو لوٹے کے منہ پر باندھی جاتی ہے تا کہ پانی باہر نہ جا سکے۔ سفیان نے فرمایا: ان کا فدام یہ ہے کہ ان کی زبانیں باندھی جائیں گی تا کہ نہ بولیں۔ (یہ ایک مثال ہے)

٤. حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت میں جو بندے کے منہ پر مہر لگی ہوگی تو اس پر اعضاء گواہی دیں گے تو سب سے پہلے بائیں ران بولے گی۔ (احمد طبرانی فی الکبیر، ابن جریر)

٥. حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں بندہ حساب کے لئے بلایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے اس کے اعمال پیش فرمائے گا وہ اقرار کرتے ہوئے کہے گا: اے میرے پروردگار! یہ عمل میں نے کیا یہ بھی میں نے کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور اس کی پردہ پوشی فرمائے گا زمین کی کوئی

مخلوق اس کے گناہ نہ دیکھ سکے گی بلکہ اس کی نیکیاں ظاہر ہوں گی اس وقت وہ آرزو کرے گا کہ کاش! تمام لوگ اسے دیکھیں اور کافر ومنافق کو حساب کے لئے بلایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے اس کے اعمال پیش کرے گا تو وہ ان سے انکار کرے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار! مجھے تیری عزت کی قسم اس فرشتے نے میرے یہ عمل لکھ دیئے جو میں نے نہیں کئے فرشتہ کہے گا: کیا تو نے فلاں دن فلاں جگہ پر یہ عمل نہیں کیا تھا وہ کہے گا: اے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! میں نے یہ عمل نہیں کئے جب وہ ایسی بات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگا دے گا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا جواب دیتا ہوں وہ یہ کہ اس دن سب سے پہلے اس کی سیدھی ران نظر آئیں گی (اور گواہی دے گی) پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ ۔ (پ۲۳، یٰسین، آیت ۶۵)

"آج ہم ان مونہوں پر مہر لگا دیں گے۔" (ابن جریر، ابن ابی حاتم)

◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو کافر اپنے اعمال سے عار کرتے ہوئے انکار کرے گا بلکہ جھگڑے گا۔ اسے کہا جائے گا: یہ تیرے ہمسائے ہیں جو تیرے اعمال کی گواہی دیتے ہیں وہ کہے گا: یہ جھوٹ بولتے ہیں پھر اسے کہا جائے گا: یہ تیرے گھر والے اور خاندان والے ہیں جو تیرے اعمال پر گواہی دیتے ہیں کہے گا: جھوٹ بولتے ہیں پھر انہیں کہا جائے گا: قسم کھائیں وہ قسم کھائیں گے پھر اللہ تعالیٰ انہیں خاموش کرا دے گا اور اس پر اس کی زبان گواہی دے گی پھر ایسے لوگوں کو جہنم میں پھینکا جائے گا۔

(ابن ابی حاتم، ابویعلی، حاکم)

◆ حضرت یسرہ رضی اللہ عنہا (مہاجرات صحابیات میں سے ہیں) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خواتین! تم تسبیح وتہلیل وتقدیس کو لازم پکڑو اور ان سے غفلت نہ کرو اور پڑھتے ہوئے اپنی انگلیوں کا عقد کرو یعنی شمار کرو کیونکہ ان انگلیوں سے قیامت میں سوال ہوگا اور یہ بولیں گی۔ (ترمذی، ابن حبان، احمد، حاکم)

باب (٦٤)

مکانوں اور زمانوں کی گواہی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ (پ ۳۰، الزلزال، آیت ۴)

''اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔''

❶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت پڑھ کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر بندے اور بندی کے ان اعمال کی گواہی دیں گی جو اس (مکان یا زمین) کی پیٹھ پر انہوں نے کیے۔ کہے گی: اس نے یہ عمل کیا اور فلاں نے یہ کیا۔ یہ ہیں اس کی خبریں۔

(ترمذی، نسائی، ابن حبان، احمد، حاکم)

❷ حضرت ربیعۃ الجرشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین کی حفاظت کرو کہ وہ تمہاری ماں ہے تمہاری ہر بھلائی اور برائی کی اسے خبر ہے اور وہ اس کی خبر دے گی۔ (طبرانی فی الکبیر)

❸ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا: کہ زمین بندوں کے ان اعمال کی خبر دے گی جو انہوں نے اس پر کیے۔ (فریابی، ابن جریر)

❹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے فرمایا کہ میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تجھے بکریوں اور جنگل سے محبت ہے جب تم بکریاں جنگل میں چرا رہے ہو اور نماز کے لئے اذان دو تو بلند آواز سے اذان دو کیونکہ مؤذن کی آواز جو جن و انسان سنتے ہیں تو قیامت میں اس کی گواہی دیں گے۔

(بخاری، نسائی، احمد، مؤطا امام مالک)

❺ ابن خزیمہ کے یہ الفاظ ہیں کہ اس کی آواز شجر و حجر اور ڈھیلا اور جن و انسان سنتے ہیں

تو اس کے لئے قیامت میں گواہی دیں گے۔ (ابن ماجہ)

٦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عطا سے فرمایا کہ اذان دے اور آواز بلند کر اس لئے کہ تیری آواز پر حجر و شجر اور ڈھیلا سنتے ہیں تو وہ قیامت میں تیرے لئے گواہی دیں گے اور شیطان (اذان کی آواز) سنتا ہے تو ڈینگیں مارتا ہے تا کہ وہ تیری آواز نہ سن سکے اور قیامت میں سب سے اونچی گردن والے اذان دینے والے ہوں گے۔

(سعید بن منصور، ابن خزیمہ)

٧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مؤذن کی بخشش اس کی آواز کی درازی کے برابر ہوگی اور اس کے لئے ہر خشک و تر گواہی دیں گے۔

(ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، احمد)

٨ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت میں یہ حجر اسود آئے گا اور اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور اس کی زبان ہو گی جس سے وہ بولے گا اور وہ اس کے لئے گواہی دے گا جس نے اسے چوما ہوگا (یا اس کا استلام کیا ہوگا) (ترمذی، حاکم، ابن ماجہ، دارمی، احمد، ابن حبان)

☆☆ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ''**التحریر السجد فی تحقیق الحجر الاسود**'' میں مطالعہ فرمائیں۔ اویسی غفرلہ ☆☆

٩ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں رکن (حجر اسود) جبل ابو قبیس (مکۃ المکرمہ میں ایک بڑا پہاڑ) سے بھی بڑا ہو کر آئے گا اس کی زبان اور ہونٹ ہوں گے اس کے لئے بولے گا جس نے اسے جس نیت سے چوما یا استلام کیا ہوگا۔ (احمد، حاکم، ترمذی، دارمی)

١٠ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج ادا کیا تو جب وہ طواف کو شروع کرتے تو حجر اسود کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ کوئی نفع دیتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو میں تجھے ہرگز نہ چومتا پھر اسے چوما تو انہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ حجر اسود نفع و نقصان دیتا

ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیسے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ قَالُوْا بَلٰىۚ (پ ۹، الاعراف، آیت ۱۷۲)

''اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا۔ میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں۔''

کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس کی پیٹھ پر قدرت کا ہاتھ پھیر کر ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے عہد لیا کہ وہ ان کا رب ہے اور وہ اس کے بندے ان سے عہد و پیان لے کر اسے ایک پرچہ میں لکھا اور اس پتھر (حجر اسود) کی دو آنکھیں ہیں اور اس کی زبان ہے اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا: کہ اپنا منہ کھولا تو اس نے یہ لکھا ہوا (پرچہ) اپنے منہ میں لے لیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ قیامت میں اس کی گواہی دینا جو دنیا میں آج کے دن کے عہد و پیان پر پورا اترے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت میں حجر اسود کو لایا جائے گا اس کی تیز بولنے والی زبان ہوگی اس کی گواہی دے گی جس نے توحید سے اس کا استلام (بوسہ) کیا ہوگا۔ (حضرت علی المرتضیٰ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو فرمایا اس معنی پر) اے امیر المومنین! یہ (حجر اسود) نفع بھی دیتا ہے (مسلمانوں کے ایمان کی گواہی دے کر) اور کفار و مشرکین کو نقصان دے گا (ان کے کفر کی گواہی دے کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس قوم سے پناہ مانگتا ہوں جس میں اے ابوالحسن! تم زندگی بسر کر رہے ہو۔ (احمد، حاکم)

☆☆ یہ جملہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بغض و عداوت یا بوجہ غصہ نہیں فرمایا: بلکہ آپ کے علمی مقام کے اظہار کے لئے فرمایا یہ خاص محاورہ ہے جس کا اصلی معنی سے کوئی تعلق نہیں۔ مزید تفصیل مطالعہ کریں فقیر کا رسالہ ''رد الكذاب فی مطاعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ'' میں۔ اویسی غفرلہ ☆☆

11. عطاء خراسانی نے فرمایا کوئی بندہ کسی جگہ پر سجدہ نہیں کرتا مگر وہ جگہ قیامت میں اس کی گواہی دے گی اور جب وہ مرتا ہے تو وہ جگہ اس پر روتی ہے۔ (ابن المبارک)

۱۲. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس بندے نے کسی جگہ سجدہ کیا تو وہ جگہ قیامت میں اس کی گواہی دے گی اور جب وہ فوت ہوتا ہے تو وہ جگہ اس پر روتی ہے۔ (ابن المبارک)

۱۳. حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال کو دفن کرنے کے حکم سے پہلے فرماتے اس جگہ کو جھاڑو اور اس پر پانی سے چھڑکاؤ کیا جائے پھر اس پر آپ نماز پڑھتے۔ فرمایا یہ اس لئے کہ یہ زمین قیامت میں گواہی دے گی کہ اس میں جو مال میں نے رکھا وہ میں نے مسلمانوں سے نہیں روکا بلکہ ان پر خرچ کیا۔ (احمد فی الزہد)

۱۴. حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں جو دنیا میں آئے اور وہ یہ ندا کرے کہ اے بنی آدم! میں تیرے ہاں جدید مخلوق ہوں آج مجھ میں تو جو عمل کرے گا میں کل قیامت میں اس کی گواہی دوں گا۔ تو مجھ میں نیکی کرتا کہ میں تیرے لئے کل قیامت میں نیکی کی گواہی دوں پھر جب میں چلا گیا تو پھر تو مجھے ہمیشہ تک نہ دیکھے گا۔ اور ہر رات بھی روزانہ یوں ہی اعلان کرتی ہے۔ (ابو نعیم)

۱۵. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال سبز اور میٹھا ہے اور وہ اچھا مسلمان ہے جو یہ مال مسکینوں اور یتیموں اور مسافروں پر تقسیم کرتا ہے اور جو مال ناحق طریقے سے حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھائے لیکن سیر نہ ہو اور یہ مال قیامت میں اس پر گواہی دے گا۔

(بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

۱۶. طاؤس نے فرمایا: کہ قیامت میں مال اور صاحب مال کو لایا جائے گا دونوں آپس میں جھگڑتے ہوں گے۔ صاحب مال، مال کو کہے گا: کیا تو وہ نہیں جسے میں نے فلاں وقت جمع کیا؟ مال جواب دے گا تو نے مجھے حاصل کر کے اپنا مطلب پورا کیا اور فلاں فلاں جگہ میں مجھے خرچ کیا۔ صاحب مال کہے گا: کہ یہ ایسے کہہ رہا ہے کہ گویا میں ایک رسی سے باندھا ہوا ہوں۔ مال کہے گا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے لئے حلال کیا تا کہ تو مجھے ایسی جگہ پر خرچ کرے جس کا تجھے حکم ہے۔ (ابو نعیم)

باب (٦٥)

توبہ بندے کے گناہ نگران فرشتوں کو بھلا دیتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اس کے اعضاء اور زمین کے کارندے اس کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں (کہ قیامت میں وہ ان گناہوں کی گواہی نہ دے سکیں گے) یہاں تک کہ وہ جب اللہ تعالیٰ کو ملے گا تو اس کے گناہوں پر گواہی دینے والا کوئی نہ ہوگا۔ (ابن عساکر، اصبہانی)

باب (٦٦)

وہ خوش قسمت انسان جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے تبدیل کردے گا

1. حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک بندہ قیامت میں لایا جائے گا اس کے لئے حکم ہوگا کہ اس کے صغیرہ گناہوں سے درگزر کیا جائے گا اور اس کے کبیرہ گناہ چھپائے جائیں گے پھر (پوشیدہ طور) اسے کہا جائے گا کہ تو نے یہ گناہ کیا وہ گناہ کیا وہ ان کا اعتراف کرے گا یعنی انکار نہ کرے گا اور اس کو خوف ہوگا کہ اس کے فلاں کبیرہ گناہ ہیں نامعلوم ان کا کیا بنے گا تو اس کے لئے کہا جائے گا کہ اسے برائیوں کے بدلے میں نیکیاں دی جائیں وہ عرض کرے گا: میرے فلاں کبیرہ گناہ تھے وہ کہاں ہیں؟ راوی کہتا ہے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہنسے کہ آپ کی داڑھیں مبارک ظاہر ہوگئیں۔

(مسلم، ترمذی، احمد، بیہقی)

2. حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد کو قیامت میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ اسے اوپر کے حصہ سے پڑھے گا تو وہ اپنے متعلق برے گمان میں مبتلا ہوگا (کہ

نامعلوم کیا بنتا ہے) پھر نیچے دیکھے گا تو وہ نیچے والے حصے کی برائیاں بھی نیکیوں سے تبدیل ہو چکی ہوں گی پھر اوپر کے حصے کو دیکھے گا تو وہ بھی نیکیوں سے تبدیل ہو چکا ہو گا۔ (ابن ابی حاتم)

◆ ۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ قیامت میں آئیں گے لیکن ان کے اعمال نامے کے دفتر گناہوں سے پر ہوں گے۔ عرض کی گئی: وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جن کی برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں سے تبدیل فرمائے گا۔ (ابن ابی حاتم)

باب (۶۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ (پ۳۰، الزلزال، آیت ۷)

"تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔"

◆ ۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی مومن یا کافر دنیا میں کوئی نیکی اور برائی نہیں کرتا مگر قیامت میں اسے اللہ تعالیٰ وہی دکھائے گا۔ پس مومن اپنی نیکیاں اور برائیاں دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں بخش دے گا اور نیکیوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور کافر اپنی نیکیاں اور برائیاں دیکھے گا لیکن اس کی نیکیاں اس کے منہ پر مار دے گا اور اس کی برائیوں پر اسے سزا (عذاب) دے گا۔ (ابن جریر، ابن منذر)

◆ ۲ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر مرد اپنی نیکی ذرہ برابر اور ہر برائی ذرہ برابر قیامت میں دیکھے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں وہ کہنے لگا: ہائے افسوس! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مرد ایمان لایا (یعنی اسے قیامت کی باتوں کا یقین ہے) (ابن المبارک)

◆ ۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے بھی دنیا میں

کانٹا چبھتا ہے تو اس کا اسے ثواب ملے گا کہ اس کانٹے کے درد سے قیامت میں اس کے گناہ گرادیئے جائیں گے (یا درجات بلند کئے جائیں گے)

(احمد، ابن ابی الدنیا)

باب (۶۸)

وہ اعمال جن پر کوئی حساب نہیں

◆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین امور ایسے ہیں جن کی وجہ سے بندے سے کوئی حساب نہ ہو گا۔

① چھپر جس کے سایہ سے فائدہ اٹھاتا یعنی صرف گرمی دھوپ دفع کرنے کے لئے چھوٹا سا جھونپڑا بناتا ہے۔

② روٹی سوکھا ٹکڑا جس سے صرف پشت سیدھی رکھتا ہے یعنی گذر اوقات کرتا ہے۔

③ کپڑا جس سے ستر عورت کرتا ہے۔ (احمد فی الزہد، بیہقی، دیلمی)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین ایسے ہیں جن پر کوئی حساب نہیں جو کچھ اس میں کھائیں۔

① روزہ رکھنے والے کا افطار

② سحری

③ جنگ کے لئے گھوڑا باندھنے والا۔ (بزار، طبرانی فی الکبیر)

باب (۶۹)

جن کے حساب میں تخفیف ہوگی

◆ حضرت امام جعفر بن محمد (باقر) رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ صلہ رحمی انسان پر حساب آسان کرے گی اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ابن عساکر)

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ (پ ۱۳، سورہ الرعد، آیت ۲۱)

''اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں۔''

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تین ایسی عادتیں ہیں کہ جن میں وہ ہوں گی اس پر اللہ تعالیٰ حساب آسان فرمائے گا اور اپنی رحمت سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ عرض کی گئی وہ کیا ہیں؟ فرمایا:

(۱) اسے عطا کرو جو تجھے محروم کرتا ہے۔

(۲) صلہ رحمی کرو اس کے ساتھ جو قطع رحمی کرتا ہے۔

(۳) اسے معاف کرو جو تم پر ظلم کرتا ہے۔ (بزار، طبرانی فی الاوسط، حاکم)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو طاقت رکھتا ہے تو صبح و شام یوں گذار کہ تیرے دل میں کسی (مسلمان) کے بارے میں کینہ و بغض وغیرہ نہ ہو (تو یہ اعمال بجالائے) کیونکہ یہ عمل تجھ پر تیرا حساب آسان کرے گا۔ (اصبہانی)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانی کرے گا۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

باب (۷۰)

مومن کے ساتھ اللہ تعالیٰ بلا حجاب کلام فرمائے گا کہ اس کے درمیان ترجمان نہ ہوگا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں فرمایا:

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ (پ ۳۰، المطففین، آیت ۱۵)

"ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔"

☆☆اس آیت سے ثابت ہوا کہ مؤمنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت میسر آئے گی کیونکہ محرومی دیدار کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لئے وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی۔ تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی نہ ہو۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔ (خزائن العرفان) اس عنوان سے متعلق تفصیل و تحقیق مطالعہ فرمائیں فقیر کا رسالہ "دیدارِ الٰہی" اویسی غفرلہ☆☆

اور فرمایا:

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ (پ۲، البقرہ، آیت ۱۷۴)

"اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے گا۔"

❶ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے میں کوئی ایسا نہ ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ قیامت میں کلام نہ فرمائے اس کے درمیان اور بندے کے درمیان حجاب نہ ہوگا اور نہ ترجمان۔ اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں! پھر وہ اپنے دائیں بائیں سوائے آگ کے کچھ نہ دیکھے گا۔ سامنے دیکھے گا: تو آگ ہی آگ ہوگی۔ اسی لئے تمہیں چاہئے کہ ڈرو! آگ سے اگرچہ کھجور کے ایک دانہ کے صدقہ سے، اگر وہ بھی نہ ملے تو کلمہ طیبہ اس کے لئے کافی ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد)

فائدہ: علماء کرام نے فرمایا کہ یہ منظر پل صراط پر ہوگا کہ اس وقت ہر طرف سے آگ محیط ہوگی۔ علماء کرام نے فرمایا: کہ کلمہ طیبہ سے مراد وہ امر ہے جو کار خیر کی رہبری کرے یا ہلاکت سے بچائے یا دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دے یا دو جھگڑنے والوں کا صحیح فیصلہ فرمائے یا کسی کی مشکل حل کرے یا مشکل امر کو کھولے یا پریشان حال کی پریشانی دور کرے یا غضب

کو ٹھنڈا کرے۔

۲. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا کوئی ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ خلوت سے نہ نوازے۔ جیسے تمہارا ایک خلوت میں چودھویں کے چاند کو صاف ستھرا دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: تجھے میرے ساتھ کس چیز نے مغرور کیا تو نے اپنے علم کے بعد کون سا عمل کیا اور تو نے انبیاء کرام و رسل کرام کی دعوت پر کیا جواب دیا۔ (طبرانی فی الکبیر، ابن المبارک، ابونعیم، بیہقی)

۳. حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کوئی ایسا نہ ہوگا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت میں کلام نہ کرے اس وقت اس کے اور بندے کے درمیان نہ کوئی حجاب ہوگا نہ ترجمان۔ (بزار، دارقطنی)

۴. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے قریب کر کے اپنی قدرت کا کاندھا اس پر رکھ کر اسے مخلوق سے پوشیدہ کر لے پھر اسے اس کا اعمال نامہ اس پوشیدگی میں عطا فرمائے گا اور اسے فرمائے گا اپنا اعمال نامہ پڑھ۔ بندہ نیکی کو دیکھ کر خوش ہوگا کہ اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا اور اس کا دل مسرور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تو جانتا ہے وہ عرض کرے گا: ہاں یارب! میں جانتا ہوں تیری وجہ سے جانتا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تیری نیکیاں قبول فرمائیں۔ بندہ سجدے میں گر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سر اٹھا لے اور اپنی کتاب نامہ اعمال میں اسے چھوڑ دے۔ وہ جب اعمال نامہ میں برائیوں سے گذرے گا یعنی پڑھے گا تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور اس کا دل کانپے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تو انہیں (گناہوں کو) جانتا ہے وہ کہے گا: ہاں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں بھی تیرے گناہ جانتا ہوں لیکن میں نے تیرے گناہ بخش دیئے اسی طرح بندہ اعمال نامہ کو دیکھ کر نیکیوں سے گزرے گا جوان میں اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا تو سجدہ کرے گا اور برائیوں کو دیکھے گا وہ بھی معاف ہو گئیں تو پھر سجدہ کرے گا مخلوق صرف اسے سجدہ کرتے دیکھے گی یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے کو پکار کر کہیں گے کہ اس بندے کو مبارک ہو کہ اس نے کبھی بھی اللہ

تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی لیکن وہ نہیں جانتے ہوں گے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کیا گزری اس پر تو صرف وہی آگاہ ہوگا۔ (یہ اس کا کرم ہے جس پر ہو جائے۔ اویسی غفرلہ) (زوائد الزہد)

5 حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک بندے کو قیامت میں لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے درمیان میں سے چھپا لے گا تو وہ بندہ خیر و بھلائی دیکھے گا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیری نیکیاں قبول فرمائی ہیں۔ وہ بندہ برائیاں دیکھے گا تو اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے بخش دیا وہ بندہ خیر و شر دونوں کی خبر سن کر سجدہ کرے گا لوگ کہیں گے اس بندے کو مبارک ہو کہ اس نے کبھی برائی نہیں کی۔ (بیہقی، ابونعیم)

6 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا۔ فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی ایک کو اپنے قریب کرے گا یہاں تک کہ اپنی قدرت کا کاندھا اس پر رکھ کر فرمائے گا تو نے یہ اور وہ عمل کیے؟ عرض کرے گا: ہاں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تجھ پر ستاری فرمائی اور آج میں وہ تیرے گناہ بخشتا ہوں۔ پھر نیک اعمال کی کتاب اس کے سیدھے ہاتھ میں دی جائے گی۔ بہر حال کافر و منافق اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولیں گے خبردار! ظالموں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، احمد، ابن حبان، ابن المبارک)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ ان گناہوں کے بارے میں جنہیں اللہ تعالیٰ اسی سرگوشی میں بخشے گا۔ علمائے کرام کا اختلاف ہے بعض نے کہا: کہ یہ وہ گناہ ہیں جن کا دل پر وسوسہ گزرا جو اس کی وسعت میں نہ تھا لیکن وہ اس کے عمل میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ یہ مذہب ابن جریر و نحاس اور بہت سے علماء کرام کا ہے۔ اس حدیث کو انہوں نے اس آیت کی تفسیر مانا ہے۔

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ (پ۳، البقرہ، آیت ۲۸۴)

''اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ تم سے اس کا حساب لے گا۔''

☆☆ آیت ہذا کے تحت تفاسیر میں ہے کہ ''انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں ایک بطور وسوسہ کے ان سے دل کا خالی کرنا انسان کے اختیار میں نہیں

لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا ان کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں اس پر مواخذہ نہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے گزرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا اس کے ساتھ کلام نہ کریں۔ یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں

• دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مواخذہ ہوگا اور ان ہی کا بیان اس آیت میں ہے۔ مسئلہ! کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کر کے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور وہ مجبوراً وہ اس کو کر نہ سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مواخذہ کیا جائے گا۔

شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوانی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل یہ آیت ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ۔ (پ ۱۸، النور، آیت ۱۹)

''وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا چلے۔''

اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عتاب کیا جاتا ہے۔ مسئلہ: اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر اس پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائے گا۔ (خزائن العرفان، اویسی غفرلہ) ☆☆

تقریر سیوطی

علامہ سیوطی نے مذکورہ بالا قول ابن جریر وغیرہ نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ آیت ان کے نزدیک غیر منسوخ ہے۔ بعض علمائے کرام نے کہا کہ حدیث سرگوشی میں گناہوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں جو کہ کبائر کے اجتناب سے صغیرہ کا کفارہ بن جاتا ہے۔ بعض علمائے کرام نے فرمایا: ان گناہوں سے مراد کبائر ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے سامنے ظاہر فرما کر بخش دے گا۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ان سے وہ گناہ مراد ہیں جن سے اس نے توبہ

کرلی ہوگی اس کی تائید ذیل کی روایت سے ہوتی ہے۔ حضرت بلال بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ گناہ توبہ سے بخش دیتا ہے لیکن اعمال نامہ (صحیفہ) سے انہیں مٹاتا نہیں جب قیامت میں بندے کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا تو وہی کہے گا جو مذکور ہوا اگرچہ اس نے اپنی کریمی سے انہیں بخش دیا۔ (ابونعیم)

◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں سب سے پہلے بندوں کو کیا فرمائے گا: اور پھر وہ بھی جو بندے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟ صحابہ کرام نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو فرمائے گا کہ کیا تم میرا دیدار چاہتے ہو؟ عرض کریں گے ہاں یارب! فرمائے گا: کیوں عرض کریں گے: ہم تیری عفو ورحمت کے امیدوار ہیں انہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہارے لئے اپنی رحمت واجب فرمائی۔ (طبرانی فی الکبیر، احمد، ابونعیم)

◆ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ایسا بندہ نہیں جسے قیامت میں حساب کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے قریب کرکے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے عفو لے کر نہ اٹھے۔ (ابونعیم)

◆ حضرت آدم بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خلوت نہ کرے اس وقت اس کے اور بندے کے درمیان نہ حجاب ہوگا اور نہ ترجمان۔ اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا کہ کیا میں تیرے دل کا نگہبان نہ تھا جبکہ تو اس طرف دیکھتا جس کا دیکھنا تیرے لئے حلال نہ تھا؟ اے میرے بندے! میں تیرے کانوں کا نگران نہ تھا جبکہ تو وہ سننے لگتا جو تیرے لئے حلال نہ تھا؟ اے میرے بندے کیا میں تیرے قدموں کا نگران نہ تھا جبکہ تو اس کی طرف چلتا جو تیرے لئے حلال نہ تھا؟ تو مخلوق سے تو حیا کرتا لیکن میں تیرے نزدیک دیکھنے والوں کی بہ نسبت کم تھا۔ بندہ عرض کرے گا: یارب! میں اسی لائق ہوں کہ تو میرے لئے جہنم میں داخلے کا حکم فرمادے میں اسی سزا کے لائق ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! یہ تیرے اور میرے درمیان راز ہے میں نے تجھے بخش دیا اور تجھے نگران فرشتوں سے بھی چھپایا، پھر حکم فرمایا: اس بندے کو جنت میں لے

جاؤ۔ (ابن عساکر)

⑩ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں حساب کون لے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ۔ اس نے کہا رب کعبہ کی قسم! میں اس وقت کامیاب ہوں گا وہ کریم ہے۔ مجھ سے اپنا حق نہ لے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

⑪ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں کون حساب لے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ۔ اعرابی نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اے اعرابی! تو نے کیسے سمجھا؟ اس نے عرض کی: کریم کی عادت ہوتی ہے کہ جب وہ قادر ہوتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔

(بیہقی فی الشعب، ابن النجار)

باب (۷۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ یَشۡتَرُوۡنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۙ اُولٰٓئِکَ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ لَا یُزَکِّیۡہِمۡ ۚۖ (پ۲، البقرہ، آیت ۱۷۴)

''وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے۔''

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں قیامت میں اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہ فرمائے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

① وہ مرد جس کے پاس پانی زائد ہے اور وہ راستے پر ہے اسے مسافروں سے روک

لیتا ہے۔

② کسی امام (حاکم) سے بیعت یعنی معاہدہ کیا لیکن صرف دنیا (کاروبار کے لئے) وہ اگر اسے وہ دے جو وہ چاہتا ہے تو وہ اس کے ساتھ وفا کرتا ہے ورنہ وفا نہیں کرتا۔

☆☆ یہی حالت پیری مریدی کی ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''پیری مریدی'' اور ''اصلی اور نقلی پیر میں فرق'' مطبوعہ سبزواری پبلشرز۔ اویسی غفرلہ ☆☆

③ کوئی کسی کے ساتھ بیع (خرید فروخت) کرتا ہے عصر کے بعد اور وہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے سامان کا بدلہ ایسے ایسے ہے اور وہ قسم کا اعتبار کر کے لے لیتا ہے حالانکہ وہ اس سے کم قیمت پر حاصل کیا تھا۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، احمد)

◆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص سے اللہ تعالیٰ قیامت میں بات نہ کرے گا۔ اور نہ انہیں دیکھے گا اور نہ ان کو ستھرا کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

① بوڑھا زانی

② بادشاہ (حاکم، افسر) جھوٹا

③ عیالدار متکبر۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

◆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص ایسے ہیں جن سے قیامت میں اللہ تعالیٰ بات نہ کرے گا اور نہ انہیں ستھرا کرے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

① بوڑھا زانی

② عیالدار متکبر

③ جسے اللہ تعالیٰ نے سامان دیا ہو لیکن وہ قسم کھائے بغیر نہیں بیچتا۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی اولاد (ایک یا اس سے زائد) (لڑکا یا لڑکی) سے انکار کر دیتا ہے۔ حالانکہ جانتا ہے کہ وہ اس کی اولاد ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس سے حجاب کرے گا اور اسے عام مجمع میں

رسوا کرے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان)

◆ ۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگوں کے امور کا متولی بنتا ہے لیکن وہ کمزوروں اور ضرورت مندوں سے چھپا رہتا ہے۔ تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس سے حجاب فرمائے گا۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

☆☆ جیسے ہمارے دور میں لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو جاتے ہیں مثلاً رکن قومی اسمبلی و رکن صوبائی اسمبلی وغیرہ بن جاتے ہیں پھر لوگوں سے میل جول گوارا نہیں کرتے اور نہ ہی ان کا کام کرتے ہیں۔ تو قیامت میں اللہ تعالیٰ ان سے حجاب فرمائے گا۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے حساب کے بعد بلا حجاب و بلا ترجمان کلام کرے گا یہ ان کے اکرام میں ہوگا اور کفار سے کلام نہ کرے گا بلکہ ان سے ملائکہ حساب لیں گے یہ ان کی اہانت ہوگی اور اہل کرامت مومنوں کے امتیاز کی وجہ سے۔

باب (۷۲)

جس سے حساب میں مناقشہ (حساب تفصیل سے لینا) ہوگا وہ ہلاک ہوا

◆ ۱ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس کے حساب میں تفصیل ملے گی وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿۸﴾ (پ۳۰، الانشقاق، آیت ۸)

''اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔''

فرمایا:

یہ حساب نہیں ہاں جوں ہی پیش ہوگا اور اس کے حساب میں قیامت کی تفصیل ملے

گی تو وہ عذاب میں مبتلا ہوا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)

2. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں پڑھتے سنا "اللّٰھم حاسبنی حسابا یسیرا" (اے اللہ! میرا حساب آسان فرمانا) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسان حساب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ بندے کے اعمال نامے پر نظر فرما کر اس سے درگزر فرمائے گا۔ کیونکہ جس کا حساب میں مناقشہ ہوا تو وہ ہلاک ہوا۔ اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) اور ہر وہ مصیبت جو بندے کو پہنچے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے یہاں تک کہ اسے اگر کانٹا چبھتا ہے تو وہ بھی اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (احمد، ابن خزیمہ، حاکم، ابن جریر)

3. حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مرفوعا روایت کی کہ جو حساب لیا گیا وہ عذاب میں مبتلا ہوا۔

(ترمذی)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا: کہ مناقشہ کا مطلب ہے کہ اس سے ذرے ذرے کا حساب ہوگا اور ہر چھوٹی بڑی شے کا اس سے مطالبہ کیا جائے ذرہ برابر بھی اس سے نرمی نہ برتی جائے۔

4. حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے حساب میں مناقشہ ہوا وہ ہلاک ہوا۔ (بزار، طبرانی فی الکبیر)

5. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا قیامت میں حساب نہ ہو وہ بخشا گیا اور مسلمان اپنے اعمال قبر میں دیکھ لیتا ہے۔ (احمد)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۳۹)

"تو اس دن گناہ گار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے۔"

اور فرمایا:

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۴۱)

"مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے۔"

6. حضرت عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی

ولادت کے دن سے مرتے دم تک (بڑھاپے تک) اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی میں وقت گزارے تب بھی قیامت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی تحقیر ہوگی۔

(طبرانی فی الکبیر، احمد، ابونعیم)

۷ محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے جاتے ہیں وہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ کوئی بندہ ولادت کے وقت سے مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں چہرہ کے بل زمین پر پڑا رہے تب بھی قیامت میں اس کی تحقیر ہوگی اور وہ آرزو کرے گا کہ کاش! وہ لوٹایا جائے تا کہ اس کا اجر وثواب بڑھے۔ (احمد، ابن المبارک)

۸ حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کے ہاں وحی بھیجی کہ تم میرے صدیقین بندوں کو ڈر سناؤ کہ وہ اپنے نفسوں پر عجب نہ کریں اور نہ ہی اپنے اعمال کا سہارا کریں کیونکہ کوئی ایسا بندہ نہ ہوگا جسے میں حساب کے لئے کھڑا نہ کروں اور اپنا عدل اس پر قائم نہ کروں مگر میں اسے عذاب کروں گا ہاں اس پر ظلم نہ کروں گا۔ (احمد فی الزہد)

۹ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے کسی نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فرمائیں اپنی امت کے اطاعت گزار لوگوں سے کہ وہ اپنے اعمال پر سہارا نہ کریں۔ اس لئے کہ میں قیامت میں اپنے بندوں کو حساب کے لئے ضرور کھڑا کروں گا اگر چاہوں تو عذاب دوں گا۔ اور اہل معصیت (گناہ گاروں) سے فرمائیں وہ اپنے ہاتھ میں نہ ڈالیں اور ناامید نہ ہوں اس لئے کہ میں بڑے گناہ بخش دیتا ہوں اور اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

(طبرانی فی الاوسط، ابونعیم)

۱۰ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں ایسے بندے کو کھڑا کرے گا جس کا کوئی گناہ نہ ہوگا اسے فرمائے گا کہ دو امروں میں سے تو کسے پسند کرتا ہے کہ میں تجھے تیرے اعمال کی جزا دوں یا اپنی نعمت کی وجہ سے تجھے بخش دوں وہ عرض کرے گا: کہ اے رب! میں نے کبھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کی بخشش اس کے اعمال کی وجہ سے

ہو) اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے سے میری نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کا حساب لو اس کی کوئی نیکی نہ ہوگی جسے اللہ تعالیٰ کی نعمت نے غرق نہ کر دیا ہو (یعنی ہر نیکی اللہ تعالیٰ کی نعمت سے ہی ہوتی ہے) پھر بندہ عرض کرے گا یارب! تیری نعمت و تیری رحمت چاہئے (اعمال کا کوئی بھروسہ نہیں ہے) (طبرانی فی الکبیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ابن آدم کے تین دفتر ہوں گے۔

1. عمل صالح کا دفتر
2. گناہوں کا دفتر
3. اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا دفتر

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری چھوٹی سی نعمت کے بدلے میں اس کی نیکیاں لے لو اس نعمت کے بدلے میں اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ بندہ عرض کرے گا: مجھے قسم ہے تیری عزت کی تیری نعمت پر میری نیکیاں پوری ہو گئیں اب صرف میرے گناہ ہی گناہ ہیں۔ میری تمام نیکیاں تو ختم ہو گئیں۔ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ بندے پر رحم کرے تو اسے فرمائے گا اے میرے بندے! میں نے تیری نیکیاں دوگنا کر دی ہیں اور تیرے گناہوں سے درگزر فرمایا ہے اور میں نے تجھے اپنی نعمتیں عطا کر دی ہیں۔ (بزار)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کہا ہوگا: ''لا الٰہ الا اللہ'' اس کے لئے کلمہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے معاہدہ ہوا اور جس نے کہا ہوگا: سبحان اللہ تو اس کے لئے ایک ہزار نیکی لکھی جائے گی۔ کسی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر ہم اس کے بعد کیسے ہلاک ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک ایک مرد قیامت میں اپنے اعمال لے کر آئے گا کہ اگر انہیں پہاڑ پر رکھا جائے تو اس کے اعمال بوجھل ہوں گے۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی صرف ایک نعمت کھڑی ہو جائے گی تو اس کے تمام اعمال اس کے مقابلے میں ختم ہو جائیں گے اگر اس پر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت نہ ہوتی تو وہ مارا جاتا۔ (طبرانی فی الاوسط، ابن عساکر)

۱۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام
بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ تھا جس نے پہاڑ کی چوٹی پر دریا میں پانچ سو سا
عبادت کی پہاڑ کی چوڑائی 30*30 ہاتھ تھی اور اسے دریا ہر سو چار ہزار فر
(۱۲ ہزار میل) گھیرے ہوئے تھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک چشمہ میٹھے پا
کا انگلی کے برابر نکالا جسے وہ (میٹھے پانی کو چوستا) وہ چشمہ پہاڑ کی جڑ میں تھا
روزانہ اس کے لئے ایک میٹھا انار نکلتا۔ جب وہ شام کو وضو کے لئے نکلتا تو انا
لے کر کھاتا اور نماز میں مشغول ہو جاتا اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اس کی
جان بحالت سجدہ نکالی جائے۔ مرنے کے بعد اس کی سجدے کی حالت کو نہ زمین
بدلے اور نہ ہی کوئی شے اسی سجدے کی حالت میں وہ قیامت میں اٹھے۔ چنانچہ
یوں ہی ہوا ہم اس پر گزرتے جب آسمان سے نیچے اترتے اور جب آسمان پر
جاتے تو اس سے ہمارا گزر ہو جاتا اور ہم جانتے ہیں جب وہ قیامت میں اللہ تعالیٰ
کے سامنے حاضر ہوگا اور اس کے سامنے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے میری
رحمت سے جنت میں لے جاؤ وہ کہے گا: نہیں میرے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ
فرمائے گا: اس کے اعمال کا میری نعمتوں سے مقابلہ کرو صرف آنکھ کی نعمت بھی اس
کی تمام نیکیوں کو گھیر لے گی جو اس نے پانچ سو سال نیکیاں کیں وہ اللہ تعالیٰ کی ایک
نعمت آنکھ کے برابر بھی نہ ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ کی دوسری نعمتیں اور جسم کی نعمت وغیرہ
وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے دوزخ میں لے جاؤ اسے جہنم کی طرف کھینچے گے تو
کہے گا: اے رب! اپنی رحمت سے مجھے جنت دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے
واپس لے آؤ وہ واپس جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ
اسے فرمائے گا: اے میرے بندے! تجھے کس نے پیدا فرمایا: جبکہ تو کوئی شے نہ
تھا۔ عرض کرے گا: اے رب! تو نے پیدا کیا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے پانچ سو
سال عبادت کرنے کی کس نے قوت دی؟ عرض کرے گا: تو نے یا رب! پھر
فرمائے گا: تجھے پہاڑ پر دریا کی گہرائی میں کس نے پہنچایا؟ اور کس نے تیرے لئے
نمکین پانی سے میٹھا پانی نکالا؟ عرض کرے گا: تو نے یا رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا

وہی میری رحمت تھی پھر حکم فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کرو یہ میرا اچھا بندہ ہے اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے۔

(حکیم ترمذی فی نوادرالاصول، حاکم، بیہقی)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کوئی بھی عمل سے نجات نہ پائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی۔ یہ تو اللہ کی رحمت ہے کہ وہ مجھے اپنے رحمت وفضل میں ڈھانپ لے گا۔ (بخاری، مسلم، احمد، دارمی)

◆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھے رہو اور ایک دوسرے سے قریب رہو اور خوش رہو اور کسی کو بھی اس کا عمل جنت میں داخل نہ کرے گا۔ صحابہ کرام نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت ومغفرت سے ڈھانپ لیا ہے۔ اور مسلم شریف کی روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی کو بھی اس کا عمل جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ ہی اسے دوزخ سے پناہ دے سکے گا اور نہ مجھے مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔

سوال: قرآن مجید میں:

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۱۴، النحل، آیت ۳۲)

"جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کئے کا۔"

حدیث مذکورہ اس آیت کے خلاف ہے۔

جواب: آیت کا مطلب یہ ہے کہ جنت کے منازل اعمال کے مطابق نصیب ہوں گے۔ کیونکہ جنت کے درجات مختلف ہیں وہ اعمال کے مطابق حاصل کئے جائیں گے۔ خود جنت کا داخلہ اور اس میں ہمیشہ رہنا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل پر ہے اور حدیث کا اسی طرف اشارہ ہے اس جواب کی تائید حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے فرمایا کہ تم پل صراط سے اللہ تعالیٰ کے عفو سے عبور کرو گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت

میں داخل ہو گے اور جنت کی منازل اپنے اعمال کے مطابق پاؤ گے۔ (ہناد فی الزہد)

◆ ۱۶ حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرد نے ستر سال عبادت کی اور وہ دعا میں عرض کرتا اے اللہ! مجھے میرے اعمال کی وجہ سے پناہ دے جب وہ مر گیا تو اسے جنت میں داخل کیا گیا جب اسے جنت میں ستر سال گزرے تو حکم ہوا کہ جنت سے نکل جا اس لئے کہ تیرے اعمال ستر سال کے تھے وہ پورے ہو گئے اس کے امر پر غلبہ ہو گیا اس کا کہ جس شے پر دنیا میں بھروسہ کرتا تھا وہ اب نہ رہا۔ اب سوائے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے اور اس کی طرف رغبت کرنے کے چارہ نہ تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کی اور دعا میں کہتا تھا اے رب! میں دنیا میں سنتا تھا کہ تو خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے میں عرض کرتا ہوں آج میری خطاؤں سے درگزر فرما۔ چنانچہ حکم ہوا کہ اسے جنت میں رہنے دو۔ (احمد فی الزہد)

◆ ۱۷ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد سے قیامت میں حساب نہیں لے گا مگر اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (ابن مردویہ)

سوال: یہ حدیث سابق حدیث کے خلاف ہے؟

جواب: علامہ ابن حجر نے سوالِ مذکور تحریر کے جواب میں لکھا کہ دونوں روایتوں میں کوئی منافات نہیں کہ بندے پر عذاب بھی ہو اور دخولِ جنت بھی۔ اس لئے کہ مومن موحد پر اگر عذاب کا فیصلہ ہو بھی جائے تب بھی اس کے لئے جنت کا داخلہ ضروری ہے اور فرمایا کہ یہ دونوں حدیثیں مومن موحد کے لئے ہیں اس لئے کہ کافر تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اس کے لئے حساب کیسا؟

باب (۷۴)

قیامت میں ہر ایک کے ساتھ جھنڈا بلند کیا جائے گا

◆ ۱ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکہ بازوں کا قیامت میں جھنڈا کھڑا کیا جائے گا۔ کہا جائے گا: کہ یہ جھنڈا فلاں کا ہے

اور یہ جھنڈا فلاں کا ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

- حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ایک مرد کسی کو خون پر امن دے کر قتل کر دے تو قیامت میں اس کا جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ (کیونکہ اس طرح سے اس نے دھوکہ دیا) (ابن ماجہ، احمد، بیہقی)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ آخرت میں لوگوں کے مختلف جھنڈے ہوں گے رسوائی اور فضیحت کا جھنڈا اور حمد و تشریف اور ثناء کا جھنڈا۔ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ لواء الحمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور لواء لکرام کا۔ (ابن ماجہ)

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ امراء القیس شعراء کا جھنڈا لے کر جہنم کی طرف چلے گا اور غلط قسم کے شعراء اس کے پیچھے ہوں گے۔ (احمد، بیہقی)

فائدہ: اسی طریق سے جو بھی کسی عمل کا سرغنہ ہوگا وہ جھنڈا لے کر چلے گا۔ یوں ہی اہل خیر کے جھنڈے ہوں گے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اولیاء و صالحین کے خصوصی جھنڈے ہوں گے جن سے وہ پہچانیں جائیں گے۔ ☆ مثلاً حضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا، حضور خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا۔ حضور شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا۔ حضور خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ کا جھنڈا۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆ یہ ان کے اکرام اور اظہار شان کے لئے ہوگا اگرچہ بعض اولیاء دنیا میں غیر معروف تھے تب بھی ان کا جھنڈا ان کے نام سے منسوب ہوگا۔

تحقیق سیوطی:

میں کہتا ہوں کہ اس کی تائید ذیل کی روایت سے ہوتی ہے۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قیامت میں منادی ندا کرے گا کہ لوالألباب کہاں ہیں؟ آپ سے پوچھا گیا: الوالألباب سے آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا: جو لوگ اٹھتے بیٹھتے اور کروٹوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش اور نظام خداوندی میں غور و فکر کرتے ہیں ان کے لئے جھنڈا ہوگا بہت سے لوگ اس جھنڈے

کے پیچھے ہوں گے۔ اور انہیں حکم ہوگا کہ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔ (اصبہانی)

◆ ۴ حضرت عمیر بن سلامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں پاک دامن فقیر کے لئے غنا کا جھنڈا بلند کیا جائے گا اور وہ جھنڈا لے کر آگے آگے ہوگا جسے وہ اس فقیر پاک دامن کو جنت میں داخل کرے گا۔ (زوائد الزہد)

◆ ۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قیامت میں سود خور کو کہا جائے گا کہ جنگ کے لئے جھنڈا لے۔ (دینوری، ابن ابی حاتم)

◆ ۶ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں جو بھی مقام ریاء وسمعۃ (شہرت) میں ہے تو اللہ تعالیٰ بر سر میدان میں اس کی شہرت (بد) کرے گا (تا کہ وہ رسوا ہو) (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں عار بندے کو چمٹے گی یہاں تک کہ وہ کہے گا: یارب! جہنم میں جانا میرے لئے آسان ہے اس کے چمٹنے سے کیونکہ وہ اس کے چمٹنے سے سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔

(حاکم، ابویعلی)

☆عار: ننگ، عیب، شرم، نقص، دشنام، گالی، بے عزتی ☆

◆ ۸ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انسان سے قیامت میں مشہور مقامات پر حساب لیا جائے گا تا کہ اس پر یہ بات سخت سے سخت تر ہو۔ (ابونعیم)

◆ ۹ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جو کسی کا گناہ دنیا میں چھپائے گا پھر قیامت میں اس سے اسے رسوا کرے گا (ایسا نہیں ہوگا)

(طبرانی فی الصغیر، بزار)

◆ ۱۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دنیا میں اللہ تعالیٰ نے گناہ چھپائے اس کے آخرت میں چھپائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

فائدہ: امام غزالی نے فرمایا کہ یہ اس مومن کے لئے ہے جو کسی دوسرے مقام کے لئے اس کے عیوب چھپاتا ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ اس شخص کے بارے میں ہو کہ وہ لوگوں کی غلطیاں اور گناہ جانتا ہے لیکن وہ کسی کو بتاتا نہیں اور نہ ہی اس کی پس پشت ایسی باتیں کرتا

ہے جس سے انہیں کراہت ہو یعنی ان کا گلہ نہیں کرتا تو ایسا شخص اس لائق ہے کہ قیامت میں اس کی یہی جزاء ہو کہ اس کی برائیاں بھی چھپائی جائیں۔

۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو کسی مسلمان کے عیوب چھپاتا ہے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو چھپائے گا۔ (ابن ماجہ)

۱۲ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بھائی کی برائی جانتا ہے لیکن وہ اسے چھپاتا ہے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں چھپائے گا۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

۱۳ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کے عیوب بیان کرنے سے زبان بند رکھتا ہے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کے گناہ معاف کرتا ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

(ابن المبارک)

انتباہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ انسانوں کی طرح جنات کے لئے بھی سوال ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ (پ۸، الانعام، آیت ۱۳۰)

"اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے تھے۔"

سوال: کیا کفار سے بھی اللہ تعالیٰ سوال کرے گا؟ ہاں جیسا کہ سابقہ احادیث میں گزرا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَنَسْــَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْــَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ (پ۸، الاعراف، آیت ۶)

"تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور

بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔"

اور فرمایا:

وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ؕ (پ۷، الانعام، آیت ۳۰)

"اور کبھی تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔"

اور فرمایا:

اُولٰٓئِكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ ۔ (پ۱۲، ھود، آیت ۱۸)

"وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے۔"

اور فرمایا:

وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا ؕ (پ۱۵، الکہف، آیت ۴۸)

اور فرمایا:

اِنَّ اِلَیْنَاۤ اِیَابَهُمْ ۙ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ ۠ (پ۳۰، الغاشیہ، آیت ۲۵،۲۶)

"بے شک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے۔"

اور فرمایا:

وَلَیُسْـَٔلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۠ (پ۲۰، العنکبوت، آیت ۱۳)

"اور ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو کچھ بہتان اٹھاتے تھے۔"

اور فرمایا:

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ۚ (پ۲۷، الرحمٰن، آیت ۴۱)

"مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔"

اور حدیث سابق میں ہے کہ ایک گردن جہنم سے نکلے گی اور کفار کو اچک لے گی۔

جواب: یہ کفار کے ایک گروہ کے لئے ہے کیونکہ بعض مومن وہ بھی ہیں جو بلا حساب جنت مین جائیں گے۔

سوال: قرآن مجید میں ہے کہ:

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ (پ۲۷، الرحمٰن، آیت ۳۹)

''تو اس دن گناہ گار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے۔''

اور فرمایا:

وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ (پ۲۰، القصص، آیت ۷۸)

''اور مجرموں سے ان کے گناہوں کی پوچھ نہیں۔''

یہ آیات ان آیات کے خلاف ہیں جن میں ہے کہ قیامت میں سوال ہوگا اور ان احادیث کے بھی خلاف ہے جن میں ہے کہ قیامت میں گناہوں کے متعلق سوال ہوگا۔

وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۧ (پ۵، النساء، آیت ۴۲)

''اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔''

اور آیت:

وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ (پ۷، الانعام، آیت ۲۳)

''اپنے رب کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔''

کے بھی خلاف ہے کیونکہ ان آیات سے ثابت ہے کہ کفار سے سوال ہوگا اور ان احادیث سے بھی جو پہلے گزری ہیں کہ ان سے سوال ہوگا تو وہ انکار کریں گے پھر ان پر ان کے اعضاء گواہی دیں گے۔

جواب: اس طویل سوال کا جواب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے دیا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ قیامت میں کئی مواطن (اقامت کی جگہیں) ہیں۔

① سوال کیے جائیں گے۔

② سوال نہ ہوگا۔

③ اپنی باتیں چھپائیں گے۔

④ نہیں چھپائیں گے۔

ان پر سوال مثبت تقریع وتوبیخ کے لئے ہوگا اور سوال منفی معذرت واقامۃ والحجۃ کے لئے ہوگا۔ اور فرمایا: اس کا یہی جواب ہے۔ جو ایک آیت میں ہے:

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ

(پ ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۹۷)

''اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے۔''

کیونکہ بہرے گونگے اٹھیں گے اور ان سے سوال ہوگا وہ جواب دیں گے یا انکار کریں گے یا ان پر اعضاء کی ملامت۔ ایک ہی بات ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کے پانچ احوال ہوں گے۔

① قبور سے اٹھنے کا حال

② قبور سے نکال کر حساب کے مقام پر پہچانے کا حال

③ حساب لینے کا حال

④ دارالجزاء کی طرف لے جانے کا حال،

⑤ اس میں ان کے ٹھہرنے کا حال

تو تین اول میں کامل الحواس ہوں گے۔ چوتھے حال میں ان سے سمع وبصر ونطق سلب کر لئے جائیں گے جیسے آیت میں گزرا۔ پانچویں میں ابتداء کچھ ہوگی انجام کچھ ہوگا۔ ابتداء میں انہیں حواس لوٹائیں جائیں گے تا کہ وہ دوزخ کا مشاہدہ کریں اور وہ چیزیں دیکھیں جوان کے لئے دوزخ میں تیار ہیں یعنی عذاب اور اس کی جزاء جسے وہ جھٹلاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا۔ (پ ۷، الانعام، آیت ۲۷)

''اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کئے جائیں گے تو کہیں گے۔''

اور فرمایا:

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ (پ ۲۵، الشوریٰ، آیت ۴۵)

''اور تم انہیں دیکھو گے کہ وہ آگ پر پیش کئے جاتے ہیں ذلت سے اور دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں۔''

اور فرمایا:

كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا (پ ۸، الاعراف، آیت ۳۸)

''جب ایک گروہ داخل ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے۔''

اور فرمایا:

كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ ۔ (پ ۲۹، الملک، آیت ۸)

''جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے اس کے داروغہ اس سے پوچھیں گے۔''

اور فرمایا:

وَنَادَوْا يَٰمَٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (پ ۲۵، الزخرف، آیت ۷۷)

''اور وہ پکاریں گے اے مالک! تیرا رب ہمیں تمام کر چکے۔''

ان کے علاوہ دیگر آیات مثلاً فرمایا:

قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝ (پ ۱۸، طہ، آیت ۱۰۸)

''رب فرمائے گا دھتکارے (خائب وخاسر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔''

اس وقت ان کے حواس چھین لئے جائیں گے علامہ سیوطی نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ جواب کافی ہے۔

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ قرآن مجید میں ہے:

وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ (پ ۱۶، طہ، آیت ۱۰۲)

''اور ہم اس دن مجرموں کو اٹھائیں گے نیلی آنکھیں۔''

اور دوسری آیت میں ہے: ''عمیا'' (اندھے) اس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا: احوال مختلف ہوں گے کبھی زرقا کبھی عمیا۔ (ابن ابی حاتم)

باب (۷۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

◆ ① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں آیات قرآنی مختلف پاتا ہوں۔ مثلاً:

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ۝

(پ ۱۸، المومنون، آیت ۱۰۱)

"تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔"

اس کے مقابلے میں ہے:

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ۝ (پ ۲۳، الصافات، آیت ۵۰)

"تو ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے۔"

اور فرمایا:

وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا۝ (پ ۵، النساء، آیت ۴۲)

"اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔"

اور فرمایا:

وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ۝ (پ ۷، الانعام، آیت ۲۳)

"اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔"

حالانکہ دوسری آیت میں ان کے کفر کے چھپانے کی تصریح ہے۔ اور ما کنا مشرکین کہنے کی وجہ سے کہ جب کفار قیامت میں دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بخش رہا ہے بلکہ گناہ گاروں کو بھی بخش رہا ہے لیکن مشرک کو نہیں بخش رہا تو مشرکین اپنے شرک کا انکار کریں گے اس امید پر کہ شاید وہ بخشے جائیں اس لئے کہیں گے: وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا تو ان کے ہاتھ بولیں گے

ر پاؤں بھی ان کے اعمال بھی گواہی دیں گے۔ تو اس وقت جنہوں نے کفر کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آرزو کریں گے کہ کاش! ان پر زمین برابر ہو جائے اس وقت کوئی ی بات وہ اللہ تعالیٰ سے چھپا نہ سکیں گے۔ باقی رہا ارشاد باری تعالیٰ: فَلَآ اَنۡسَابَ بَیۡنَھُمۡ مَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوۡنَ۔ یہ نفخہ اولیٰ کے وقت ہوگا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَنُفِخَ۔ الخ۔ اور ور پھونکا جائے گا۔ تو بے ہوش ہو جائیں گے جو آسمانوں میں ہیں اور زمینوں میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے اس وقت نہ آپس میں نسبیں رہیں گی نہ ایک دوسرے سے کچھ پوچھ سکیں ے۔ پھر دوسرا نفخہ ہوگا تو اس وقت وہ اٹھ کر ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے اور ایک سرے کی طرف منہ کر کے پوچھیں گے۔ (حاکم، طبرانی فی الکبیر)

◀ حضرت نافع بن الازرق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیات کے متعلق پوچھا:

ھٰذَا یَوۡمُ لَا یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ (پ۲۹، المرسلات، آیت ۳۵)

"یہ دن ہے کہ بول نہ سکیں گے۔"

اور فرمایا:

وَاَقۡبَلَ بَعۡضُھُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ (پ۲۷، الطور، آیت ۲۵)

اور فرمایا:

ھَآؤُمُ اقۡرَءُوۡا کِتٰبِیَہۡ ﴿۱۹﴾ (پ۲۹، الحاقۃ، آیت ۱۹)

"لو میرے نامہ اعمال پڑھو۔"

آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا:

وَاِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿۴۷﴾ (پ۱۷، الحج، آیت ۴۷)

"اور بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس۔"

سائل نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر ایک دن کی مقدار ان دنوں میں سے ایک ف رنگوں میں سے۔ (حاکم)

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول:

فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یُسۡـَٔلُ عَنۡ ذَنۡۢبِہٖۤ اِنۡسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن، آیت ۳۹)

''تو اس دن گناہ گار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے۔''
کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا تم نے کوئی ان جیسا عمل کیا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان
خوب جانتا ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ تم نے ایسے ایسے عمل کئے۔ (بیہقی)

فائدہ: امام نسفی نے بحر العلوم میں فرمایا کہ جان لو کہ انبیاء علیہم السلام سے کوئی حساب نہ ہوگا۔ ایسے
ہی اطفال المؤمنین اور عشرہ مبشرہ سے جنت میں اور اس حساب سے حساب مناقشہ مراد
ہے۔ بہر حال حساب العرض انبیاء علیہم السلام سے ہوگا ان سے صرف یہی کہا جائے گا تم نے یہ کیا
اور وہ کیا اور حساب مناقشہ یہ ہے کہ کہا جائے گا کہ یہ عمل تو نے کیا اور وہ عمل کیوں نہ کیا۔

باب (۷۵)

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ منادی کو فرمائے گا کہ وہ پکارے

۱. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ منادی کو فرمائے گا کہ وہ پکارے کہ خبردار! میں نے تمہارے نسب بنائے اور ان میں زیادہ مکرم اسے بنایا جو تم میں مکرم تر ہے مگر تم نے اس کا انکار کر کے کہا: فلاں بن فلاں، فلاں بن فلاں سے بہتر ہے۔ آج کے دن میں نسب کو بلند کروں گا اور گھٹاؤں گا تمہارے میں متقین کہاں ہیں۔ (یعنی رفعت و بلندی نسب کو نہیں ہوگی بلکہ پرہیز گاری ہوگی) (طبرانی فی الاوسط)

۲. حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں زیادہ سخت آواز والا وہ ہوگا جس نے گمراہی کا طریقہ جاری کیا اور اس کی اتباع کی (یعنی بدعت سیئہ) اور وہ جو برے اخلاق والا ہوگا اور وہ فارغ البال (بے فکر) جسے اللہ تعالیٰ نے نعمتیں عطا کیں لیکن اس نے انہیں گناہوں پر استعمال کیا۔ (الدینوری فی المجالسۃ)

۳. حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس حدیث پہنچی ہے کہ قیامت میں

آٹھ آدمیوں کو لایا جائے گا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی اور بھائی چارہ کیا ہوگا۔

① فقیر ② غنی

قیامت میں غنی کا مرتبہ بلند ہوگا اسے فضیلت اس لئے ہوگی کہ اس نے فقیر وغیرہ کے ساتھ مال سے کار خیر کا عمل کیا اس لئے اس کا مرتبہ فقیر سے بلند ہوگا۔ فقیر عرض کرے گا: اے رب کریم! اسے مجھ پر بلند مرتبہ کیوں کیا گیا حالانکہ میں نے اس سے دوستی تیرے لئے کی اور نیک کام کئے تو تیرے لئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کہ اس لئے کہ اس نے تجھ پر مال خرچ کیا۔ فقیر عرض کرے گا: اگر تو مجھے مال دیتا تو میں بھی اس کی طرح کرتا جیسے تجھے علم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فقیر سچ کہتا ہے اسے غنی کا مرتبہ دے دو۔ پھر ③ مریض ④ تندرست حاضر ہوں گے تندرست کو اس کے نیک اعمال کی وجہ سے بیمار پر فضیلت دی جائے گی۔ مریض عرض کرے گا یارب! اسے مجھ پر کیوں فضیلت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان اعمال کی وجہ سے جو اس نے بحالت تندرستی کئے۔ مریض عرض کرے گا: تجھے معلوم ہے کہ اگر مجھے تندرستی ہوتی تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مریض سچ کہتا ہے اسے بھی تندرست کا درجہ دے دو۔ پھر ⑤ آزاد اور ⑥ غلام کو لایا جائے گا تو ان کی گفتگو بھی بالا گفتگو کی طرح ہوگی۔ پھر ⑦ حسن خلق اور ⑧ بد خلق کو لایا جائے گا۔ بد خلق کہے گا: یارب! حسن خلق کو مجھ پر کیوں فضیلت دی گئی حالانکہ ہماری دونوں کی دوستی تیرے لئے تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کو فضیلت حسن خلق کی وجہ سے ہے۔ تو بد خلق کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا۔ (حمید بن زنجویہ)

باب (۷٦)

المیزان (اعمال کا ترازو)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ (پ۱۷، الانبیاء، آیت ۴۷)

''اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو تو اسے ہم لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔''

اور فرمایا:

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ (پ۸، الاعراف، آیت ۸)

''اور اس دن تول ضرور ہونی ہے۔''

اور فرمایا:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ (پ۳۰، القارعۃ، آیت ۶، ۷)

''تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں تو وہ من مانے عیش میں ہیں۔''

◆ ۱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حدیثِ سوال جبریل میں فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی ایمان کیا ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور رسل و جنت و نار اور میزان پر اور ایمان لاؤ موت کے بعد اٹھنے پر اور ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ کی تقدیر خیر و شر پر (آخر میں فرمایا) جب تم نے یہ کر لیا تو پھر تم مومن ہو۔ عرض کی: ہاں! آپ نے سچ فرمایا۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد)

◆ ۲ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں میزان رکھا جائے گا اگر اس میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینیں تو لے جائیں تو میزان پھر بھی وسیع ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: یا اللہ! یہ ترازو کس کے لئے وزن ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کے لئے چاہوں گا فرشتے کہیں گے: ہم نے تو تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا اور پل صراط بچھائی جائی گی جو استرہ کی طرح تیز ہوگی فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ! اس پر کون گزرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی مخلوق میں سے جس کے لئے چاہوں گا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری ذات پاک ہے ہم نے تو تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ (حاکم علی شرط مسلم)

اس حدیث کو ابن المبارک نے الزھد میں اور آجری نے الشریعۃ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی ہے۔

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میزان کی ایک زبان اور دو پلڑے ہیں۔ (ابن جریر)
- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دن میزان کے نگران حضرت جبریل علیہ السلام ہوں گے۔ (ابن جریر، ابن ابی الدنیا)
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں لوگوں سے حساب لیا جائے گا۔ اگر کسی کی برائیوں پر ایک نیکی بھی غالب ہوئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور بے شک میزان دانہ برابر ہلکی بھی ہوتی ہے اور ترجیح بھی پاتی ہے جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی وہ اصحاب الاعراف سے ہوگا پھر لوگ پل صراط پر ٹھہریں گے۔ (ابن ابی حاتم)
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے روح الامین جبریل علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا کہ بندے کی نیکیاں اور برائیاں لائی جائیں گی ان کے بعض کا بعض کے لئے فیصلہ ہوگا اگر کسی کی ایک نیکی بچ گئی تو اسے اللہ تعالیٰ بہشت کے لئے وسعت بخشے گا یعنی بہشت میں داخل فرمائے گا۔ (ابو نعیم، بزار)
- حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا ظاہر باطن سے راجح ہے یعنی ظاہر باطن کے مطابق نہیں تو قیامت میں اس کی ترازو ہلکی ہوگی اور جس کا باطن ظاہر سے راجح ہوگا قیامت میں اس کی ترازو بھاری ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا)
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ترازو کے دونوں پلڑے آسمان وزمین جیسے بنائے تو ملائکہ نے کہا: اے پروردگار عالم! اس سے کس کے وزن کرے گا؟ فرمایا: جس کے چاہوں گا وزن کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے پل صراط کو پیدا فرمایا تلوار کی تیزی جیسی۔ ملائکہ نے عرض کی یارب! اس پر کسے چلائے گا؟ فرمایا: جسے میں چاہوں اسے اس پر عبور کراؤں گا۔ (ابن مردویہ)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں بنی آدم

آئے گا تو اسے ترازو کے دو پلڑوں کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور اس پر ایک فرشتہ مقرر ہوگا اگر اس کا پلڑا بھاری ہوا تو فرشتہ بلند آواز سے پکارے گا جسے تمام مخلوق سنے گی کہ فلاں نے اس کے بعد ہمیشہ کے لئے بہت بڑی سعادت پائی اور اگر اس کا وزن ہلکا ہوتا ہے تو فرشتہ بلند آواز سے پکارے گا جسے تمام مخلوق سنے گی کہ فلاں نے اس کے بعد ہمیشہ تک بدبختی پائی۔ (ابن مردویہ، بزار)

◆ ۱۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ میزان کی طرف لائے جائیں گے تو اس کے ہاں بہت سخت جھگڑیں گے۔ (احمد فی الزہد)

◆ ۱۱ بیہقی کے لفظ میں ہے میزان کے نزدیک لوگوں کے جھگڑے اور اژدھام (ہجوم) ہوگا۔

◆ ۱۲ حازم نے فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ کے پاس ایک شخص رو رہا تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے پوچھا یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ فلاں ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: کہ میزان میں سوائے گریہ کے ہر شے تولی جائے گی لیکن گریہ کے آنسو سے اللہ تعالیٰ جہنم کے کئی دریا بجھائے گا۔ (احمد فی الزہد)

◆ ۱۳ حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آنکھ (خوف الٰہی سے) آنسوؤں سے بھر گئی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام فرمادے گا کوئی قطرہ چہرے پر نہ بہے گا۔ مگر اس چہرے سے ذلت وخواری کو ہٹا دے گا۔ کسی امت کا کوئی فرد روتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس امت کو عذاب نہ دے گا۔ ہر شے کا وزن ومقدار ہے لیکن آنسو کا وزن اور مقدار نہیں کیونکہ آنسوؤں سے جہنم کے کئی دریا بجھائے جائیں گے۔ (بیہقی فی الشعب)

◆ ۱۴ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اعمال خواتیم (خاتم یا خاتمہ کی جمع) کے وزن کئے جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ نیک اعمال پر ہوتا ہے اور جس بندے کے لئے شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا خاتمہ برے اعمال پر ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ) (ابونعیم)

◆ ۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میزان کے دو پلڑے ہیں اس میں نیکیاں اور

برائیاں وزن کی جائیں گی نیکیوں کو احسن صورت عطا ہوگی وہ میزان کے پلڑے میں رکھی جائیں گی تو برائیوں پر بوجھل ہو جائیں گی۔ پھر پلڑے سے اٹھا کر اسے جنت میں اس شخص کی منازل میں رکھی جائیں گی۔ پھر صاحب حسنات (مومن) کو کہا جائے گا کہ اپنی نیکیوں کی جگہ پر جادہ جنت کی طرف چلے گا اور وہ اپنی منازل کو اپنے اعمال سے پہچانے گا۔ اور برائیوں کی قبیح ترین شکل میں لایا جائے گا اور اسے میزان کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ وہ پلڑا ہلکا ہوگا اور باطل ہمیشہ خفیف ہوتا ہے اسے جہنم میں صاحب عمل کی منازل میں ڈالا جائے گا اس سے صاحب عمل کو کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کی طرف جہنم میں چل وہ دوزخ میں آ کر اپنی منازل کو اعمال سے پہچانے گا۔ اور وہ اس میں جو قسم قسم کے عذاب تیار ہیں دیکھے گا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جنت و دوزخ میں ہر صاحب عمل کو اپنی منازل کی زیادہ پہچان ہوگی وہ جمعے کے دن اپنی منازل میں گھومیں پھریں گے۔ (بیہقی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ سے عرض کی کہ قیامت میں آپ میری شفاعت فرمانا۔ آپ نے فرمایا: کروں گا۔ میں نے عرض کی: میں آپ کو کہاں ملوں؟ فرمایا: مجھے تلاش کرتے ہوئے پل صراط پر ملنا میں نے عرض کی اگر آپ ﷺ پل صراط پر نہ ہوں تو فرمایا: میزان پر ملنا میں نے عرض کی: اگر آپ ﷺ میزان پر نہ ملیں تو فرمایا: مجھے حوض (کوثر) کے نزدیک ملنا۔ میں ان تین مقامات سے جدا نہ ہوں گا۔ (ترمذی، بیہقی)

فائدہ: علامہ سیوطی نے فرمایا: کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ میزان، پل صراط پر ہے (جیسے آئے گا) علاوہ ازیں حوض (کوثر) پل صراط سے پہلے نہیں بلکہ اس کے اور میزان کے بعد ہے۔

◆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا آپ اپنے اہل کو قیامت میں یاد کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تین مقامات ایسے ہیں کہ کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔

① جب میزان رکھا جائے گا یہاں تک کہ اسے معلوم ہو جائے کہ اس کا پلڑا ابوجھل ہوا یا ہلکا۔
② جب اعمال نامے اڑیں گے یہاں تک کہ معلوم ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ میں ہے بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے۔
③ پل صراط بچھائی جائے گی یہاں تک کہ معلوم ہو کہ اس سے نجات پاتا ہے یا نہیں۔

(ابوداؤد، احمد، حاکم، بیہقی)

⑲ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قیامت میں دوست دوست کو یاد کرے گا؟ فرمایا: تین مقامات میں نہیں۔
① میزان کے وقت کہ اس کا پلڑا ابوجھل ہوتا ہے یا ہلکا۔
② اعمال نامے کے وقت یہاں تک کہ اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں۔
③ جب دوزخ سے گردن نکلے گی وہ گردن کہے گی کہ میں تین قسم کے لوگوں کی طرف بھیجی گئی ہوں۔

i- اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبودؑ کو شریک کرتا ہے۔
ii- ہر ضدی سرکش کی طرف۔
iii- ہر وہ متکبر کی طرف جو یوم حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔ (ابوداؤد، حاکم، بیہقی، احمد)

⑳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ایک مرد عظیم موٹا آئے گا لیکن اس کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۝ (پ۱۶، الکہف، آیت ۱۰۵)

''تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے۔''

(بخاری، مسلم، ابن ابی حاتم)

㉑ آجری نے ''عتل'' کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد قوی سخت اور زیادہ کھانے پینے والا۔ اس کے اعمال ترازو میں رکھے جائیں گے۔ جو جو کی مقدار کے برابر بھی وزن نہ ہوگا۔ اسے فرشتہ لوگوں میں سے نکال کر (۷۰) دفعہ دھکے دے کر جہنم میں پھینکے گا۔ (ابونعیم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بے شک اللہ تعالیٰ مومن کی نیکی میں کمی نہ کرے گا اسے دنیا میں بھی اس کا صلہ دے گا اور آخرت میں بھی اس کی جزاء دے گا اور کافر نیکیوں کے عوض دنیا میں کچھ عطا کرے گا لیکن آخرت میں اس کے لئے کوئی نیکی باقی نہ رہے گی جس کی اس کو جزاء دی جائے۔ (مسلم، احمد، ابن جریر)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذکر خفی جسے نگران فرشتے بھی نہ سنیں اس کی جزا ستر گنا زیادہ ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کو حساب کے لئے جمع فرمائے گا۔ تو نگران فرشتے آئیں گے اور وہ صحیفے لائیں گے جن میں انہوں نے اعمال کی حفاظت کی اور لکھا۔ انہیں فرمائے گا کچھ رہ تو نہیں گیا وہ عرض کریں گے جو ہم جانتے ہیں اور اس کی نگرانی کرتے تھے۔ سب لے آئے ہیں اس کی ہر نیکی ہم نے محفوظ کر لی اور لکھ لی تھی۔ اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: تیری نیکیاں میرے پاس ہیں جنہیں تو نہیں جانتا اب میں تجھے اس کی جزا دوں گا وہ ہے ذکر خفی۔ (ابو یعلیٰ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اعمال نامے مہر زدہ لائے جائیں گے انہیں اللہ تعالیٰ کے آگے نصب کیا جائے گا۔ انہیں پھینک دو اور انہیں قبول کر لو فرشتے کہیں گے یا رب! تیری عزت کی قسم! ہم نے تو وہی لکھا جو اس نے عمل کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ عمل میری رضا کے لئے نہیں تھا آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو صرف میری رضا کے لئے کیا گیا ہو۔

(دار قطنی، بزار، طبرانی فی الاوسط)

شمر بن عطیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے کو حساب کے لئے لایا جائے گا اور اس کے اعمال نامے میں پہاڑوں جیسی نیکیاں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: تو نے فلاں دن نماز پڑھی لیکن تیرا خیال تھا کہ کہا جائے فلاں نے نماز پڑھی۔ میں اللہ تعالیٰ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے دین خالص چاہیے اور تو نے فلاں فلاں دن روزے رکھے اور تیرا خیال تھا کہا جائے فلاں نے روزے

رکھے۔ میں اللہ تعالیٰ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے دین خالص چاہئے اس طرح اللہ تعالیٰ ایک ایک عمل کو سنائے گا۔ اس بندے کو فرشتے کہیں گے تو نے اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں غیر کے لئے عمل کیے۔ (ابن مندہ، قرطبی فی التذکرہ)

◆ حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قیامت میں اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو جمع فرمائے گا: تو منادی ندا دے گا کہ جس نے اپنے عمل میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک کیا تو اسے چاہئے کہ ثواب اسی سے طلب کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شرکاء کی شرکت سے بے نیاز ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی)

◆ حضرت شہداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ ان سب کو ہر آنکھ دیکھے گی اور انہیں داعی کی ہر بات سنی جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں بہت شریک ہوں اس عمل میں جسے بندے نے دنیا میں کیا میں اسے شریک کے لئے چھوڑتا ہوں اور آج میں اس عمل کی طرف توجہ کروں گا جو خالص میرے لئے ہو۔ (اصبہانی)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرک اصغر سے بچو! صحابہ کرام نے عرض کی شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریاء جس دن اللہ تعالیٰ بندوں کو اعمال کی جزا دے گا انہیں فرمائے گا: تم لوگ ان کے پاس جاؤ جن کے لئے تم دنیا میں ریا کرتے تھے۔ اب دیکھو! کیا تم ان سے کچھ جزا پا سکتے ہو۔ (ابن مردویہ)

◆ حضرت محمد بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر سب سے زیادہ مجھے خطرہ شرک اصغر کا ہے۔ عرض کی گئی: شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریاء۔ اللہ تعالیٰ جب قیامت میں لوگوں کو جزاء دے گا تو ریاء کاروں کو فرمائے گا: ان کے پاس جاؤ جن کے لئے تم ریاء کرتے تھے دیکھو! کیا ان کے ہاں تم کوئی بھلائی پا سکتے ہو۔

(احمد، بیہقی، طبرانی)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس نے اپنے کسی عمل میں کچھ ریاء کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس بندے کے پاس بھیجے گا جس کے لئے اس نے ریاء کیا ہوگا اور

فرمائے گا: دیکھ کیا یہ تجھے کسی معاملہ میں بے نیاز کرسکتا ہے (یعنی جزا دے سکتا ہے)(بیہقی)

☆☆**نوٹ**: ریاء کاری یعنی لوگوں کی نظروں میں اپنی اہمیت کو اجاگر کرنا مخلوق کی رضا کے لئے عمل کرنا چنانچہ ایسے عمل کو ہمارے پیارے آقا ﷺ نے ''شرک اصغر'' سے تعبیر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ریاء کاری کی تباہ کاریوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔(آمین)

ریاء کی تفصیل و تحقیق: امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ الباری کی شہرہ آفاق اور لاجواب شاہکار کتاب۔

احیاء العلوم ترجمہ انطاق المفہوم مطبوعہ ''شبیر برادرز'' لاہور پاکستان۔

سعادت ترجمہ شاہراہ ہدایت مطبوعہ مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان۔ میں ملاحظہ فرمائیں جن کا ترجمہ فقیر نے تحریر کیا ہے۔(اویسی غفرلہ) ☆☆

باب (۷۷)

وہ اعمال جو میزان کو بوجھل بنانے کا موجب ہیں

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو کلمے ہلکے ہیں زبان پر اور بوجھل ہیں میزان میں اور رحمٰن کے محبوب ہیں وہ یہ ہیں:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

''پاکی ہے اللہ تعالیٰ کے لئے اس کی حمد کے ساتھ پاک ہے اللہ عظمت والا۔''

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

◆ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاکی ایمان کا حصہ ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر دے گی۔(مسلم، ترمذی، دارمی، احمد)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ میزان کا نصف ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر دے گا۔(ترمذی، احمد)

امام احمد اور ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کو موت آئی تو آپ نے اپنے صاحبزادوں کو بلا کر فرمایا کہ میں تمہیں لا الہ الا اللہ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ تمام آسمان اور زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے اگر میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو لا الہ الا اللہ کا پلڑا بڑھ جائے گا۔ (بزار، حاکم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے رب! مجھے کچھ سکھا تاکہ میں تجھے یاد کروں اور اسی کے وسیلہ سے دعا مانگوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! لا الہ الا اللہ پڑھا کر و عرض کی یہ تو ہر کوئی پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر تمام آسمان اور زمینیں اور ان کے باشندے سوائے میرے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں ہوں تو لا الہ الا اللہ ان سے بڑھ جائے گا۔ (احمد، ابو نعیم، ابو یعلی، ابن حبان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر آسمان و زمین اور ان کے رہنے والے اور ان کے مابین والے اور ان کے نیچے والے۔ سب ایک پلڑا میں ہوں اور لا الہ الا اللہ کی شہادت دوسرے پلڑے میں ہو تو لا الہ الا اللہ بڑھ جائے گا۔

(طبرانی فی الکبیر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں میری امت کے ایک مرد کی کھلے میدان میں ندا کی جائے گی اور اس کے ننانوے اعمال کے صحیفے کھولے جائیں گے۔ ہر صحیفہ تاحد نگاہ نظر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا تو ان اعمال سے انکار کر سکتا ہے کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تم پر ظلم تو نہیں کیا عرض کرے گا: نہیں یا رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں تیرا کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا: نہیں یا رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں میرے ہاں تیری ایک نیکی ہے اور آج تجھ پر ظلم بھی نہ ہوگا۔ اس کے بعد ایک پرچہ نکالا جائے گا اس میں لکھا ہوا:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

بندہ عرض کرے گا یارب! یہ پرچہ اتنے بڑے اعمال کے دفتروں کے مقابلہ میں کیا کام آئے گا؟ لیکن میزان میں یہ پرچہ بوجھل ہو جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کوئی شے بوجھل نہیں ہوسکتی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم)

◆ ۸ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں ترازو رکھی جائے گی اور ایک مرد لایا جائے گا اسے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور جو اس کے اعمال ہوں گے۔ وہ مرد جھک جائے گا تو اسے جہنم کی طرف بھیجا جائے گا۔ اچانک آواز دینے والا رب رحمٰن کی طرف سے آواز دے گا کہ جلدی نہ کرو جلدی نہ کرو اس لئے کہ اس کی ایک نیکی رہ گئی ہے جب نیکی کا ایک پرچہ جس پر لکھا ہوگا: لا الہ الا اللہ لاکر مرد کے ساتھ پلڑے میں رکھا جائے گا تو یہ بوجھل ہو جائے گا۔ (احمد بسند حسن)

◆ ۹ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میزان میں حسن خلق سے زیادہ بوجھل کوئی عمل نہیں۔ (ابوداود، ترمذی، احمد)

◆ ۱۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان بھائی کا کام کردیا تو میں اس کے میزان کے قریب کھڑا ہوا ہوں گا اگر اس کی نیکیاں بوجھل ہوئیں تو ٹھیک ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (ابونعیم)

◆ ۱۱ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ملے تو فرمایا اے ابوذر! رضی اللہ عنہ میں تمہیں دو عادتوں کی رہبری نہ کروں وہ پیٹھ پر ہلکی لیکن میزان پر بوجھل ہیں۔ عرض کی ہاں ! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا: اپنے اوپر حسن خلق کو لازم پکڑو۔ اور خاموشی طویل کو یعنی زیادہ خاموش رہنا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے مخلوق کا کوئی عمل ان جیسا نہیں ہے۔ (بیہقی، ابویعلی، طبرانی فی الاوسط)

◆ ۱۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلا جو میزان میں رکھا جائے گا وہ اپنے اہل پر خرچ کرنا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ ۱۳ حماد بن ابی سلیمان نے فرمایا: ایک مرد قیامت میں آئے گا اپنے اعمال نہایت حقیر دیکھے گا وہ اس حالت میں ہوگا کہ اچانک اس کا عمل بادل کی طرح آجائے گا۔

یہاں تک کہ وہ میزان میں آ کر اترے گا کہا جائے گا: یہ تیرا وہ عمل ہے جو تو لوگوں کو خیر و بھلائی سکھاتا بتاتا تھا۔

☆ اس حدیث میں علماء و مبلغین اور باعمل مخلصین کے واسطے خوشخبری ہے لہٰذا ان کو مبارک باد ہو۔ (اویسی غفرلہ) (ابن المبارک)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس نے گھوڑا اس لئے رکھا کہ راہ خدا میں ایمان و ثواب اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کی تصدیق پر اسے استعمال کرے گا۔ (اسی طرح ہر سواری، موٹر، کار، جیپ، سائیکل وغیرہ) اس گھوڑے کا گھاس (پیٹرول وغیرہ) اور اس کی گوبر پیشاب وغیرہ قیامت میں اس کے میزان میں رکھا جائے گا۔ (بخاری، نسائی، احمد، حاکم)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے گھوڑا وغیرہ اس لئے رکھا کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں استعمال کرے گا تو اس کی گھاس گوبر پیشاب وغیرہ قیامت میں دو قیراط احد (پہاڑ) کی طرح اس کے میزان میں ہوں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو جنازہ کے پیچھے چلا (نماز وغیرہ کے لئے) تو قیامت میں اس کے میزان میں دو قیراط احد (پہاڑ) کی طرح رکھے جائیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے عرش کے میدان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قیام گاہ ہوگی اس پر دو سبز کپڑے ہوں گے گویا وہ ایک لمبی کھجور کی طرح ہوں گے۔ وہ ان لوگوں کو ان کی اولاد میں سے دیکھیں گے جو دوزخ کی طرف جا رہے ہوں گے تو حضرت آدم علیہ السلام پکاریں گے۔ یا احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہوں گا: لبیک یا ابوالبشر وہ کہیں گے یہ آپ کا امتی دوزخ کی طرف لے جایا جا رہا ہے میں کمر بستہ ہو کر فرشتوں کی طرف تیزی سے جاؤں گا اور کہوں گا اے اللہ تعالیٰ کے فرشتو ٹھہرو! وہ عرض کریں گے ہم سخت گیر سخت خو ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔ ہم وہی کریں گے جس کا ہمیں حکم ہے

جب نبی پاک ﷺ ان سے مایوس ہوں گے تو بائیں ہاتھ سے داڑھی مبارک کو پکڑ کر عرش الٰہی کی طرف منہ کر کے کہیں گے کہ اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تو میری امت کے بارے میں مجھے رسوا نہ کرے گا اس پر عرش سے ندا آئے گی اے فرشتو! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کرو اور اس بندے کو مقام (میزان) پر واپس لے جاؤ۔ جب میزان پر آئیں گے تو میں اپنی کمر سے ایک سفید پرچہ انگلیوں کی طرح نکال کر میزان کے پلڑے میں ڈال دوں گا اور کہوں گا بسم اللہ! (یعنی اب تولو) اس سے اس بندے کی نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی۔ اس پر پکارا جائے گا بندہ سعادت مند ہو گیا۔ سعادت مند ہو گیا۔ اس کی کوشش اور اس کے اعمال بھاری ہو گئے۔ اسے جنت میں لے جاؤ۔ تو وہ بندہ کہے گا: اے اللہ تعالیٰ کے فرشتو ٹھہرو! میں اس عبد مقدس کریم جن کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قدر و منزلت ہے سے پوچھوں کہ میرے ساتھ کیسے کرم ہوا وہ کہے گا: کہ آپ ہیں کون کہ آپ نے میرے گناہ بخشوا دیئے۔ اور میرے حال کو رحمت سے بدل دیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ کا کیسا حسین چہرہ ہے آپ کیسے حسین خلق کے مالک ہیں۔ آپ نے تو میری حالت کو بدل دیا۔ میں کہوں گا: میں تیرا نبی محمد ﷺ ہوں اور یہ پرچہ تیرا درود و سلام ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا آج کے دن کے لئے کہ تو اس کا سخت محتاج ہے میں نے محفوظ کر رکھا تھا اور آج یہ تیرے کام آ گیا۔ (ابن ابی الدنیا، والنمیری)

☆اس حدیث پاک میں درود و سلام پڑھنے والوں کے لئے تسلی و تشفی کا سامان ہے۔ (اویسی غفرلہ)☆

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو ایسی عادتیں ہیں کہ کوئی بھی ان کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ حالانکہ وہ بہت ہی آسان ہیں۔ اور عمل میں بہت قلیل ہیں۔

(۱) وہ یہ کہ ہر نماز کے بعد دس بار تسبیح دس بار الحمد اور دس بار تکبیر پڑھے جو پانچوں نمازوں میں سے ایک سو پچاس بار زبان سے جاری ہوتی ہیں لیکن میزان میں ایک

ہزار پانچ سو ہوں گی۔

② یہ کہ جب سونے لگے تو چونتیس بار تکبیر، تینتیس بار حمد اور تینتیس بار تسبیح پڑھے کہ کل سو بار ہیں لیکن یہ میزان میں ایک ہزار بار ہوں گی۔ (ہر بندے کو چاہئے کہ وہ دن رات میں انہیں پڑھے) لیکن کوئی ایسا بندہ کہ جس کے دن رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہو اس کے باوجود یہ عمل اس کے گناہ معاف کرائے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، نسائی)

⑲ حضرت ابی سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واہ واہ پانچ اعمال میزان میں کیسے بھاری ہیں۔

① لا الٰہ الا اللہ ② اللہ اکبر

③ الحمد للہ ④ سبحان اللہ

⑤ نیک اولاد (لڑکا یا لڑکی) فوت ہو تو وہ اس کے لئے اجر و ثواب کا باعث بنے گا۔

فائدہ: حدیث سفینہ میں ہے کہ بچہ صالح جو انسان کو آگے (قیامت میں) کام آئے اور لفظ فرط ولد سے عام ہے کیونکہ فرط کا اطلاق کچے بچے پر بھی آتا ہے۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط)

⑳ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے تین بار حمد کی اور تین بار تسبیح کی اور تین بار اللہ اکبر کہا تو فرمایا کہ یہ زبان پر ہلکی ہیں لیکن میزان میں بھاری ہیں۔ اور رحمان کی بارگاہ میں بھی پیش کی جاتی ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

㉑ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس بندے کو مبارک ہو جو اپنے اعمالنامہ میں استغفار بکثرت پائے۔

(ابن ماجہ، بیہقی، ابونعیم)

㉒ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو اپنے اعمال نامہ میں سرور و خوشی دیکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ اس میں استغفار بکثرت کرے۔ (بیہقی، طبرانی فی الاوسط)

㉓ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کے نامہ اعمال میں تھوڑی سی استغفار پائی گئی۔ (اصبہانی)

㉔ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ مومن کے اعمال نامہ میں تسبیح قیامت کے دن اس سے

بہتر ہوگی کہ دنیا میں اس کے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔ (ابونعیم)

◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اٹھو اور اپنی قربانی کے ذبح کے وقت موجود ہو کیونکہ اس کے ہر قطرے سے گناہ کی مغفرت ہے اور اسے قیامت میں اس کے خون اور گوشت کے ساتھ لایا جائے گا اور اسے میزان میں رکھا جائے گا۔ ستر گنا زیادہ کر کے۔ ابوسعید نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صرف آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اس لئے کہ وہ اس کے لائق ہیں جو اس جیسی خیر و بھلائی ان کے ساتھ خاص ہوتی ہے یا یہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ (بیہقی، اصبہانی)

◆ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک راہب نے اپنے صومعہ (عبادت کی جگہ) میں ساٹھ سال عبادت کی ایک دن اس نے ایک پانی کا چشمہ دیکھا چاہا کہ صومعہ سے اتر کر اس پر جاؤں مجھے کوئی دیکھ تو نہیں رہا اس سے پانی پیوں اور وضو کر کے واپس آجاؤں چنانچہ وہ نیچے اترا تو اسے ایک عورت ملی اس نے اپنا چہرہ مہرہ دکھایا تو اس سے رہا نہ گیا اس سے جماع کر لیا پھر وہ چشمے میں نہانے کے لئے داخل ہوا تو اسے اس وقت موت نے گھیر لیا وہ اسی حال میں تھا کہ اس پر ایک آدمی کا گزر ہوا اس نے اس راہ گیر کو اپنے تھیلے کی طرف روٹی اٹھا لینے کا اشارہ کیا اس راہ گیر مسکین نے روٹی اٹھائی تو وہ راہب اسی وقت مر گیا۔ اس کے اعمال وزن کے گئے تو ساٹھ سالہ عبادت پر زنا بھاری ہو گیا۔ پھر اس کے پلڑے میں وہی روٹی رکھی گئی تو روٹی بھاری ہو گئی اس سے اس کی بخشش ہو گئی۔

فائدہ: مغیث کے الفاظ یہ ہیں کہ اس راہب کو ساٹھ سالہ عبادت کے ساتھ لایا گیا اس کے نیک اعمال کو ایک پلڑے میں اور اس کے گناہوں کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو اس کے گناہوں والا پلڑا بھاری ہو گیا پھر اس کی روٹی لائی گئی اور اس کے نیک اعمال کے پلڑے میں رکھی گئی تو روٹی بھاری ہو گئی۔ (ابونعیم، احمد فی الزہد)

◆ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور

پاک کپڑے سے اپنے اعضاء پونچھے (صاف کیے) تو کوئی حرج نہیں لیکن نہ پونچھے تو یہی افضل ہے کیونکہ وضو کا پانی بروز قیامت (میزان میں) تولا جائے گا۔ جیسے دوسرے اعمال تولے جائیں گے۔ (ابن عساکر)

◆ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ وضو کے بعد اعضاء کو پونچھنے سے کراہت فرماتے کہ یہ بھی وزن میں آئے گا۔ (ابن ابی شیبہ)

◆ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنی اپنے خادم سے کام کی تخفیف کرو گے اتنا ہی تمہارا اجر میزان میں زیادہ ہوگا۔

(ابن حبان، ابویعلیٰ)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے رمی الجمار (شیطانوں کو کنکریاں مارنا) کے متعلق پوچھا کہ اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے فرمایا تم اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ سے وہ پاؤ گے جس کی تمہیں اس وقت (قیامت میں) سخت ضرورت ہوگی۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹنی دی پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس کی نسل سے کچھ خریدوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا فرمایا: چھوڑیئے قیامت میں یہ اور اس کی اولاد تیرے میزان میں آئے گی۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت ابوزہیر الانماری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آپ بستر مبارک پر آرام کے لئے تشریف لاتے تو پڑھتے: **اللھم اغفرلی** (اے اللہ مجھے بخش) **اخسیء شیطانی** (میرے شیطان کو مجھ سے دور رکھ **وفك رهانی** (اور میری گردن کو آزاد کر) **وثقل میزانی** (اور میری میزان بھاری فرما) **واجعلنی فی الندآء الاعلی** (اور بلند قدر جماعت میں کردے)۔ (ابوداؤد، حاکم)

◆ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت میں بندے کے اعمال لاکر میزان کے پلڑے میں رکھے جائیں گے تو وہ ہلکے ہوں گے پھر بادلوں کی مثل کوئی چیز لاکر میزان کے پلڑے میں رکھی جائے گی تو وہ بھاری ہوجائے گا اسے کہا جائے گا تو

جانتا ہے یہ کیا ہے؟ وہ کہے گا: میں نہیں جانتا تو اسے بتایا جائے گا یہ اس علم کی فضیلت ہے جو تو لوگوں کو سکھاتا پڑھاتا تھا۔ (مخلصین، مبلغین، مدرسین کو مبارک ہو۔ اویسی غفرلہ) (ابن عبدالبر فی فضل العلم)

- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں علماء کرام کے لکھنے کی سیاہی اور شہداء کا خون تولا جائے گا تو علماء کرام کے لکھنے کی سیاہی شہداء کے خون پر بھاری ہوگی۔ (مصنفین، مخلصین کو مبارک ہو۔ اویسی غفرلہ) (المرھبی فی فضل العلم)

اسی کی مثل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔ (دیلمی)

- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے مدنظر دو پیٹوں کو پر کرنا ہو قیامت میں اس کا میزان خسارہ میں ہوگا (پیٹ کا پجاری اور شہوت پرست) (ابن المبارک)
- حضرت یحیٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ کس کو رسوا کرے گا موت کے وقت عمل کے میزان کا نظارہ اور حشر میں اعمال کا میزان۔ (ابونعیم)
- حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کا عیال بکثرت ہو اس کا کوئی اعتبار نہیں کسی کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اور کہا جائے گا اس کی نیکیوں کو اس کے اہل و عیال کھا گئے۔ (دینوری)
- حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میزان میں سب سے افضل ہوگی صرف ایک کلمہ سے جو ان کی زبان سے نکلتا ہے وہ گذشتہ امتوں کے اعمال پر بھاری ہے وہ کلمہ ہے: لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) (اصبہانی)
- حضرت بکیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت قیامت میں لائی جائے گی میزان کے ایک پلڑے میں اسے رکھا جائے گا اور دوسرے میں جبل احد تو وہ عورت بھاری ہوگی لوگ کہیں گے کہ اس جیسا ہم نے کسی کو نہیں دیکھا جواب ملے گا اس کے بارہ بچے اس کے سامنے فوت ہو گئے کہ وہ بچوں کی شہادت پر غصہ پیتی رہی اور ان کی موت پر آنسو بہاتی (اور صبر کرتی رہی) (حمید بن زنجویہ)

(وزن اعمال کی تحقیق) علامہ سیوطی نے فرمایا: کل قیامت میں صرف اہل ایمان

کے اعمال تولے جائیں گے یا کفار کے بھی اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے بعض نے کہا صرف اہل ایمان کے اعمال تولے جائیں گے۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے:

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۝ (پ ۱۶، الکہف، آیت ۱۰۵)

''تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے۔''

☆☆ صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ روز قیامت بعض لوگ ایسے اعمال لائیں گے جوان کے خیالوں میں مکۃ المکرّمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہوگا (خزائن العرفان، اویسی غفرلہ) ☆☆

(کفار کے متعلق اعمال کے وزن کے) قائلین نے اس کا جواب دیا ہے کہ قیامت میں ان کے اعمال کا کوئی اعتبار نہ ہوگا آیت میں مجاز ہے نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ۝ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ۝ (پ ۱۸، المؤمنون، آیت نمبر ۱۰۲، ۱۰۵)

''تو جن کی تولیں بھاری ہولیں وہی مراد کو پہنچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے۔ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے۔''

☆☆ حضرت صدر الافاضل مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس سے کفار مراد ہیں اس پر آپ نے ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آگ ان کو بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ناف تک لٹ جائے گا دانت کھلے رہ جائیں گے (خدا کی پناہ) خزائن العرفان۔ اویسی غفرلہ) ☆☆

فائدہ عجیبہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ میزان ہر ایک کے لئے نہیں رکھا جائے گا۔ وہ حضرات جو جنت میں بلا حساب داخل ہوں گے ان کے لئے میزان نہیں رکھا جائے گا اسی

طرح جن کے دوزخ میں جلد از جلد جانے کا حکم ہو گا ان کے لئے بھی میزان نہیں رکھا جائے گا۔ اور ان کا ذکر اس آیت میں ہے:

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ ۔ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۴۱)

''مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے۔''

تطبیق سیوطی

علامہ سیوطی نے فرمایا: پچھلے دو قولوں کے اختلاف کی امام قرطبی نے تطبیق دی ہے اس سے نہ دونوں میں اختلاف رہا اور نہ ہی علماء کرام کو اختلاف۔ وہ گروہ جن کے لئے جلد تر عذاب کا حکم ہو گا ان کے لئے بھی میزان نہیں رکھا جائے گا ہاں باقی کافروں کے لئے میزان رکھا جائے گا اور نیز یہ بھی ہے کہ جہاں کفار کی تخصیص ہے ان سے منافقین مراد ہیں اس لئے کہ وہ مسلمانوں میں ہوں گے اور وہ اہل کتاب مراد ہیں جو اپنی کتاب کے مطابق عبادت الٰہی میں رہے اگرچہ امتیں بدلتی رہیں جیسے حدیث تجلی میں حدیث گزری ہے اور یونہی اس امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منافقین مراد ہیں۔ (جن سے حساب ہو گا)

فائدہ: امام غزالی نے فرمایا: وہ ستر ہزار جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے ان کے لئے بھی میزان نہیں رکھا جائے گا اور نہ ہی وہ اعمال نامے ہاتھ میں ملیں گے۔ ان کے لئے برأت لکھی ہے۔ وہ یوں ہے: ھذہ براۃ فلاں بن فلاں۔ فلاں بن فلاں کے لئے برأت (آزادی۔ چھٹکارا) ہے۔

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں میزان رکھا جائے گا۔ نمازی آئیں گے وہ ترازو کے ذریعے اپنے اجر پائیں گے۔ (اپنی نمازوں کے) حاجی صاحبان آئیں گے وہ اپنے اجر ترازو کے ذریعے پائیں گے۔ اہل مصیبت آئیں گے ان کے لئے نہ ترازو کھڑا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کے دفتر (اعمال نامے) کھولے جائیں گے۔ ان پر بے حساب اجر و ثواب کی بارش ہو گی۔ یہاں تک کہ تندرست لوگ آرزو کریں گے۔ کاش! وہ دنیا میں ایسی مصیبتوں میں گرفتار ہوتے کہ ان کے اجسام مقراضوں (قینچیوں وغیرہ) سے

کاٹے جاتے جب دیکھیں گے کہ اہل مصائب کو بے شمار نوازشات سے نوازا جارہا ہے اور یہ اس لئے کہ بے شک صبر والوں کو بے حساب اجر وثواب ملے گا۔ (اصبہانی)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید قیامت میں آئے گا اس کے لئے ترازو نصب کیا جائے گا پھر اہل مصیبت آئیں گے ان کے لئے نہ میزان نصب ہوگا اور نہ ہی اعمال نامے کھولے جائیں گے ان پر اجرو ثواب کی بارش ہوگی یہاں تک کہ تندرستی والے موقف (میدان حشر میں آرزو کریں گے) دنیا میں ان کے اجسام مقراضوں (قینچیوں) سے کاٹے جاتے جب اہل مصیبت کے لئے بہترا جرو ثواب دیکھیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر، ابونعیم)

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اہل عافیت آرزو کریں گے جب اہل مصیبت کو اجرو ثواب دیئے جائیں گے ان کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش! دنیا میں ہمارے اجسام مقراضوں سے کاٹے جاتے۔

(ترمذی، ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مصیبت سے جب قیامت میں اپنے اجرو ثواب کو دیکھیں گے تو آرزو کریں گے کاش! ان کے اجسام مقراضوں سے کاٹے جاتے۔ (طبرانی فی الکبیر)

سوال: امام قرطبی نے سابق مضمون پر سوال اٹھایا کہ اگر کافروں کے اعمال تولے جائیں گے تو دوسری طرف کیا رکھا جائے گا جبکہ ان کی کوئی نیکی تو قبول نہ ہوئی تھی؟

جواب: وہ جو اس سے صلہ رحمی اور دوسری نیکیوں وغیرہ کا صدور ہوا صرف یہی ہے کہ ان کے مقابلے میں کفر تولا گیا تو کفر بھاری ہو گیا اور جب ہم کفار سے منافقین کی تخصیص کرتے ہیں تو میں (سیوطی) کہتا ہوں کہ یہ جواب میرے ذہن میں آیا ہے کہ پھر اس کے اعمال صالحہ (بظاہر) ہیں مثلاً نماز، حج، غزوہ اور اظہار اسلام۔ اگر چہ اس سے اس کا ارادہ رضائے الٰہی کے لئے نہ تھا تب بھی اس کے اعمال کا وزن ہوگا تو اس کی نیکی کا پلڑا ہلکا رہے گا۔

سوال: امام نسفی نے بحر الکلام میں سوال لکھا کہ اگر کہا جائے کہ کبھی میزان کو جمع کر کے موازین کیوں کہا گیا؟

جواب: ہرانسان کے لئے میزان علیحدہ ہوگا یا اس کے لئے جمع کا صیغہ بول کر اس سے واحد مراد ہے جیسے ایک قراۃ میں ہے:

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ (پ۳، آل عمران، آیت ۳۹)

''تو فرشتوں نے اسے آواز دی۔''

حالانکہ یہ ندا کرنے والے صرف حضرت جبریل علیہ السلام تھے یوں ہی:

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ۔ (پ۱۸، المؤمنون، آیت ۵۱)

''اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔''

میں الرسل جمع ہے حالانکہ اس میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں۔

سوال: اعمال کیسے وزن ہوں گے (کیونکہ یہ تو اعراض ہیں اور وزن اعراض کا نہیں ہوتا) یہی سوال آج کل دہریئے (کمیونسٹ) کرتے ہیں۔

جواب: بعض نے کہا ہے کہ بندے کو اس کے عمل کے ساتھ تولا جائے گا۔ بعض نے کہا اعمال حسنہ وسیۂ کے صحیفے تولے جائیں گے۔ بعض نے کہا: اعمال کے اجسام میں منتقل کر کے تولا جائے گا۔

فائدہ: امام نسفی نے سوال اٹھایا کہ پھر ایمان کا وزن نہ ہو کیونکہ اس کی ضد کفر ہے اور بندے میں کفر تو ہے نہیں جو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے کیونکہ ایک انسان میں ایمان وکفر نہیں ہو سکتے اسی لئے جواب میں قول ثانی صحیح ہے اس لئے یہ صحیفے بھی تولے جائیں گے جیسے حدیث البطاقۃ السابق دلالت کرتی ہے اسی جواب کی ابن عبدالبر وقرطبی نے تصحیح فرمائی۔

فائدہ: ہمارے علماء نے فرمایا کہ کل قیامت میں لوگ تین طبقے میں ہوں گے:

۱. متقین کہ ان کے اعمال نامے میں کبائر نہ ہوں۔
۲. مخلوط (نیکیاں بھی برائیاں بھی) یعنی وہ لوگ ان کے اعمال نامے کبائر نہ ہوں گے۔ جن کے اعمال نامے میں فواحش بھی ہوں اور کبائر بھی اور نیکیاں بھی۔
۳. کفار۔

متقین کی نیکیاں چمکتے پلڑے میں رکھی جائیں گی اور ان کے صغائر اگر ہوں گے تو دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے لئے وزن نہیں کرے گا بلکہ

چمکتا پلڑا نیکیوں والا بھاری رہے گا یہاں تک کہ دوسرے پلڑا اٹھ بھی نہ سکے گا اور تاریک ہوگا اور اس کا اٹھنا خالی پلڑے کی طرح ہوگا۔ اور جن کی نیکیاں اور برائیاں ہر دونوں ہوں گی ان کی نیکیاں چمکتے پلڑے میں اور برائیاں تاریک پلڑے میں ان میں کبیرہ گناہوں کا بوجھ ہوگا لیکن اگر ان پر نیکیاں بھاری ہوگئیں تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اگر برائیاں بھاری ہوئیں تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے (چاہے بخش دے اور چاہے عذاب دے) اگر نیکیاں اور برائیاں برابر ہوگئیں تو وہ اصحاب الاعراف کے ساتھ ملائے جائیں گے لیکن ان کبائر سے وہ مراد ہیں جو بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہیں یعنی حقوق اللہ ہیں اگر تبعات سے ہیں یعنی حقوق العباد سے ہیں تو پھر ان کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ اگر نیکیاں پوری نہ ہوئیں تو صاحب حق یعنی مظلوم کے گناہ اس کے پلڑے میں ڈالے جائیں گے پھر اسے اپنے اور مظلوم کے گناہوں پر عذاب دیا جائے گا۔

فائدہ: احمد بن حرب نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ تین گروہ بنا کر اٹھائے جائیں گے۔

1. اغنیاء جو اعمال صالحہ سے مالا مال ہوں گے
2. فقراء
3. صرف اغنیاء جن کے اعمال تو تھے لیکن وہ ان کو دیئے گئے جو حقوق العباد میں سے تھے یعنی مظلوموں کو اب یہ بھی فقراء سے ہوں گے۔

حقوق العباد کی اہمیت

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی کے حقوق اللہ ستر گناہ ہوں وہ اتنا سخت نہیں جتنا ایک گناہ حقوق العباد میں سے ہے۔

فائدہ: کفار کا کفر اور اس کے گناہ ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے جو تاریک پلڑا ہے اگر اس کی کوئی نیکیاں ہیں تو دوسرے پلڑے میں لیکن یہ پہلے پلڑے کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا۔ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ متقی کے اعمال کا وزن محض اس کی فضیلت کے اظہار کے لئے ہوگا اور کافر کے اعمال کا وزن اس کی رسوائی کے لئے ہوگا اور اسے ذلیل کرنا مطلوب ہوگا۔

فائدہ: جنات کے اعمال کا وزن انسانوں کے اعمال کے وزن کی طرح ہوگا۔

فائدہ: حکیم ترمذی نے فرمایا کہ توحید کی شہادت کا وزن نہیں ہوگا اس لئے کہ وزن کا مطلب یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی شے ہو اور توحید کا بالمقابل کفر ہے اور مومن میں صرف توحید ہوسکتی ہے کفر نہیں ہوسکتا۔

سوال: سابق مضمون میں گذرا ہے کہ کلمہ شہادت کا پرچہ نیکی کے پلڑے میں تولا گیا اور تم کہتے ہو کلمے میں توحید کا کوئی وزن نہیں؟

جواب: اس پرچے سے بندے کا کلمہ توحید کا بولنا مراد ہے اور وہ تولنے کے قابل ہے کیونکہ ایمان لانے کے بعد جو کچھ لا الہ الا اللہ بولے گا یہ بات تولی جائے گی۔ جیسے حدیث شریف میں ہے کہ جو نیکی کے بعد ہو وہ برائی کو مٹا دیتی ہے۔ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: لا الہ الا اللہ بھی حسنات سے ہے آپ نے فرمایا: ہاں بلکہ یہ تمام نیکیوں سے اعظم ہے۔ (بیہقی)

باب (۷۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ ۔ (پ۴، آل عمران، آیت ۱۰۶)

''جس دن کچھ منہ اونجالے ہوں گے اور کچھ منہ کالے۔''

◆ ۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت مذکورہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اہل سنت والجماعت کے چہرے (قیامت میں) سفید (نورانی) ہوں گے اور اهل البدع والضلال یعنی بد مذاہب (جیسے مرزائی، شیعہ، کافر، وہابی، دیوبندی وغیرہ) کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (ابن ابی حاتم)

◆ ۲ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آیت کے بارے میں فرمایا کہ قیامت میں لوگ دو گروہ ہو جائیں گے۔

◇ ۱ جن کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے انہیں کہا جائے گا کیا ایمان کے بعد کافر ہو گئے تھے۔

فائدہ: اس ایمان سے مراد وہ ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں اقرار کیا تھا اس وقت سب ایک ہی امت تھے۔

- ❷ جن کے چہرے سفید (نورانی) ہو جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو ایمان پر مستقیم رہے اور دین میں اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ ان کے چہرے سفید (نورانی) بنا دے گا اور انہیں اپنی خوشنودی اور جنت میں داخل فرمائے گا۔ (ابن منذر، ابن ابی حاتم)
- ❸ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اس سے وہ اہل کتاب مراد لیتے ہیں جنہوں نے اپنی کتاب کی وجہ سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے تھے لیکن جب آپ تشریف لائے تو منکر ہو گئے۔ اسی لئے انہیں حکم ہوگا:

اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۔ (پ ۴، آل عمران، آیت ۱۰۶)

''کیا تم ایمان لا کر کافر ہوئے۔''

- ❹ ضحاک نے ''يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ انہیں ان کے چہروں کی سیاہی اور آنکھوں کے نیلے پن سے پہچانا جائے گا۔

امام قرطبی نے فرمایا: احادیث مبارکہ دلالت کرتی ہیں کہ مومن اگرچہ اہل کبائر ہوں تب بھی ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی اور نہ ہی آنکھیں جوش کریں گی اور یہ تمام امور کفار سے خاص ہیں۔

باب (۷۹)

اس میں پچھلے باب سے ملتی جلتی روایات بیان ہوں گی

- ❶ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی ایسا بندہ جو سو بار کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھے تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت میں نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ اس کا چہرہ چودھویں شب کے چاند کی طرح ہوگا۔ (طبرانی)
- ❷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں میری امت کے چند لوگ آئیں گے جن کا نور سورج کے نور کی طرح ہوگا۔ ہم نے عرض

کی یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: فقراء مہاجرین جن کے ذریعے مکارہ سے بچاؤ ہوتا ان کا ایک مرتا تو اس کی آرزو دل میں رہ جاتی۔ وہ زمین کے اطراف (ہر سو) سے اٹھیں گے۔ (ابونعیم)

۳- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو راہ خدا میں زخمی ہوا اسے خاتم الشھداء کی مہر لگائے گا۔ اس کے لئے قیامت میں نور ہوگا۔ اور اس کا رنگ زعفران کے رنگ جیسا ہوگا اسے اولین و آخرین سب پہچانیں گے اور کہیں گے کہ یہ فلاں ہے جس پر شہداء کی مہر ہے۔ (احمد)

۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفید بال نہ اکھیڑو اس لئے کہ یہ قیامت میں نور ہوں گے۔ (ابن حبان)

۵- حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اسلام میں بوڑھا ہوا اس کے لئے قیامت میں نور ہوگا۔ (ترمذی، نسائی، احمد)

باب (۸۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ (پ ۲۸، التحریم، آیت ۸)

”جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو۔ ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے۔“

اور فرمایا:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

(پ ۲۷، الحدید، آیت ۱۲)

”جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان

کا نور ہے ان کے آگے اور ان کے داہنے دوڑتا ہے۔"

اور فرمایا:

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ (پ ۲۷، الحدید، آیت ۱۳)

"جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔"

1. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا آیت نمبر ا کے متعلق فرمایا کہ کوئی موحد ایسا نہ ہوگا جسے قیامت میں نور نہ دیا جائے بہر حال منافق اس کا نور بجھ جائے گا اور مومن جب منافق کا نور بجھتا دیکھے گا تو کہے گا: "رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا" اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے ہمارے نور کو پورا فرما دے۔ (حاکم)

2. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے بلوائے گا تا کہ اس کی اپنے بندوں پر ستاری ہو بہر حال پل صراط پر مومن و منافق ہر دونوں کو نور دیا جائے گا جب پل صراط پر روانہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ منافق مرد و عورت کا نور چھین لے گا تو منافقین کہیں گے اے مومنو! "اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ" ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔ تو مومنین کہیں گے: "رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا" اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے۔ اس کے بعد کوئی کسی کو نہ دیکھے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

3. یزید بن شجرہ نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے ناموں اور نشانیوں اور اپنی سرگوشیوں اور مجلسوں سمیت لکھے ہوئے ہو جب قیامت کا دن آئے گا تو پکارا جائے گا۔ فلاں بن فلاں تیرے لئے کوئی نور نہیں۔ (ابن المبارک)

4. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے قیامت میں ورود کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ہم قیامت میں ایک ٹیلے پر ہوں گے جو دوسرے لوگوں کے اوپر ہوگا۔ امتیں اپنے بتوں سمیت پکاریں جائیں گے۔ جب پہلے عبادت کرتے تھے وہ پہلے پھر اسی طرح

نمبر دار اس کے بعد ہمارا رب ہمارے پاس آکر فرمائے گا (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) کیا دیکھ رہے ہو ہم عرض کریں گے رب کا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ ہم کہیں گے ہم تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں وہ اپنی شان کے لائق ضحک (ہنستا ہوا) فرماتے ہوئے تجلی (جلوہ) فرمائے گا اس کے بعد ان کو لے چلے گا وہ سب اس کے پیچھے ہوں گے پھر ہر مومن اور منافق کو نور عطا فرمائے گا پھر وہ اس کے پیچھے چلیں گے اور جہنم کے پل پر کانٹے باریک لوہے کی میخیں ہوں گی۔ وہ کانٹے جسے اللہ تعالیٰ چاہے چھین لیں گے پھر منافقین کا نور بجھ جائے گا اور مومن نجات پا جائیں گے۔ پہلا گروہ جو نجات پائے گا ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکے گا۔ ستر ہزار مومنین سے کوئی حساب نہ ہوگا پھر ان کے بعد وہ جائیں گے جن کے چہرے آسمان سے زیادہ چمکیلے ستارے کی طرح ہوں گے پھر شفاعت کا دروازہ کھلے گا۔ تمام لوگوں کی شفاعت ہوگی۔ یہاں تک کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر خیر و بھلائی ہوگی اسے بھی دوزخ سے نکالا جائے گا اور انہیں جنت کے دالان میں لایا جائے گا ان پر پانی بہایا جائے گا وہ اس سبزے کی طرح اگیں گے یعنی رنگت پائیں گے جیسے سیلاب سے سبزہ اگتا ہے ان کی دوزخ کی جلن چلی جائے گی پھر سوال کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کے لئے دنیا اور اس سے دس گنا زائد بہشت میں جگہ بنائی جائے گی۔

(مسلم، احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگ تاریکی میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ نور بھیجے گا جب مومن نور دیکھیں گے تو اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور وہی نور ان کے لئے جنت کا رہبر بنے گا جب منافق نور کو دیکھیں گے تو وہ نور کی طرف چلیں گے اور اس کے پیچھے ہو لیں گے لیکن ان کا نور بجھ جائے گا۔ پھر وہ اہل ایمان سے کہیں گے کہ ہماری طرف نگاہ کرم کرو ہم تمہارے نور سے کچھ حاصل کریں اس لئے کہ ہم دنیا میں تمہارے ساتھ تھے انہیں کہا جائے گا ہٹ جاؤ جہاں سے آئے ہو تاریکی سے وہیں سے نور تلاش کرو۔ (ابن جریر، بیہقی)

◆ ۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ''یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ بِاَیْمَانِھِمْ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ لوگ اپنے اعمال کے مطابق پل صراط پر گزریں گے بعض کا نور پہاڑ کی طرح ہوگا۔ بعض کا کھجور جیسا۔ ان کے ادنی کا نور ان کے انگوٹھے سے ہوگا کہ کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جائے گا۔ (حاکم، ابن جریر، ابن ابی حاتم)

◆ ۷ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم صبح وشام ایک منزل میں گذار رہے ہو اسی منزل میں نیکیاں و برائیاں جمع کر رہے ہو عنقریب تم اس منزل (دنیا) سے کوچ کر کے دوسری منزل میں چلے جاؤ گے اور وہ منزل قبر ہے وہ تنہائی اور تاریکی کا گھر ہے۔ اور کیڑوں اور تنگی کا گھر ہے مگر جس کے لئے اللہ تعالیٰ وسیع فرمائے اس کے بعد تم ایک اور منزل کی طرف جاؤ گے۔ وہ قیامت کا دن میدان حشر۔ تم اس کے بعض مقامات پہ پہنچو گے تو تم کو اللہ تعالیٰ کا امر ڈھانپ لے گا۔ اس وقت بعض کے چہرے سفید ہوں گے اور بعض کے سیاہ۔ پھر وہاں سے تم دوسرے مقام کی طرف منتقل ہو جاؤ گے وہاں لوگوں پر تاریکی چھا جائے گی پھر نور تقسیم کیا جائے گا مومن کو نور عطا ہوگا۔ کافر و منافق کو چھوڑ دیا جائے گا انہیں کچھ نہ ملے گا اس کی وہی مثال ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا:

اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۠ (پ ۱۸، النور، آیت ۴۰)

''یا جیسے اندھیروں کسی کنڈے کے دریا میں اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجائی دیتا معلوم نہ ہو اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں نور نہیں۔''

اور فرمایا:

اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ۔

''ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں۔''

اور فرمایا:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ (پ۵،النساء، آیت ۱۴۲)

''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں۔''

اور فرمایا:

قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ (پ ۲۷، الحدید، آیت ۱۳)

''کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈ و وہ لوٹیں گے جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔''

(بیہقی، ابن ابی حاتم، حاکم)

◆ ۶ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں تاریکی اٹھائے گا جو ہر مومن و کافر پر چھا جائے گی پھر اللہ تعالیٰ مومنین کی طرف نور بھیجے گا ان کے اعمال کی مقدار میں تو منافقین بھی ان کے پیچھے چل پڑیں گے اور کہیں گے ہماری طرف توجہ کرو تا کہ ہم تم سے نور حاصل کریں۔ (ابن ابی حاتم)

باب (۸۱)

وہ اعمال جو نور و تاریکی کا موجب ہیں

◆ ۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندھیروں میں مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت میں نور تام کی خوشخبری دو۔ (ابن ماجہ، حاکم، بیہقی)

اسی کی مثل حضرت سہل بن سعد، زید بن حارثہ، ابن عباس، ابن عمر، حارثہ، ابن وہب، ابو امامہ، ابو درداء، ابو سعید، ابو موسیٰ، ابو ہریرہ اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ (ابن ماجہ، حاکم، ابن خزیمہ، طبرانی فی الکبیر)

◆ ۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نمازوں

کی حفاظت کی اس کے لئے قیامت میں نور و برہان اور نجات ہوگی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی تو اس کے لئے نہ نور ہوگا اور نہ برہان ہوگا اور نہ نجات اور وہ ہوگا قیامت میں قارون وہامان وفرعون کے ساتھ۔ (احمد، طبرانی، ابن حبان، دارمی)

۳ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سورہ کہف پڑھی تو قیامت میں اس کے لئے نور ہوگا اس کے مقام سے لے کر مکہ معظمہ تک۔ (طبرانی فی الاوسط)

۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے جمعے کے دن سورہ کہف پڑھی تو قیامت میں اس کے قدموں کے نیچے سے آسمان کے کناروں تک نور چمکے گا۔ (ابن مردویہ)

۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کی ایک آیت سنی اس کے لئے دوہری نیکی لکھی جائے گی اور جس نے اس کی تلاوت کی تو قیامت میں اس کے لئے نور ہوگا۔ (احمد)

۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود وسلام پڑھنا پل صراط پر نور ہوگا۔ (دیلمی فی مسند الفردوس)

۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی دنیا میں آنکھیں چلی جائیں گی اگر وہ نیک آدمی ہے تو قیامت میں اس کے لئے نور ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

☆☆ یہ حدیث شریف نابینا حضرات کے لئے نوید سنارہی ہے اس کے علاوہ سب سے بڑی نوید یہ ہے کہ قیامت میں دیدار الٰہی سب سے پہلے نابینا حضرات کو ہوگا جیسا کہ اسی احوالِ آخرت کتاب میں حدیث گزری ہے اس کے متعلق مزید تفصیل فقیر کے رسالے ''انارۃ القلوب فی بصارۃ یعقوب'' با کمال نابینے اور اضاءۃ القلوب میں پڑھیے۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو رمی الجمار (شیطان کو کنکریاں مارنا) کرے گا تو قیامت میں تیرے لئے نور ہوگا۔ (بزار)

۹ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں فرمایا اگر تو

حلق کرائے کہ کوئی بال تیرے سر پر نہ رہے پس جو بال بھی زمین پر گرے گا اس کے بدلے تیرے لئے قیامت میں نور ہو گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۱۰ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام میں بوڑھا ہوا تو قیامت میں اس کے لئے نور ہو گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

۱۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے راہ خدا میں تیر مارا تو وہ قیامت میں اس کے لئے نور ہو گا۔ (طبرانی، بزار)

۱۲ حضرت ابن عمر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جس نے راہ خدا میں تیر مارا وہ رہ گیا یا منزل کو پہنچا تو وہ قیامت میں اس کے لئے نور ہو گا۔ (طبرانی)

۱۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان بھائی کی مشکل آسان کی اللہ تعالیٰ قیامت میں پل صراط پر اس کے لئے نور کے دو شعبے بنائے گا۔ ان کی روشنی سے ایک عالم روشن ہو گا جن کی گنتی رب العزت خود ہی جانتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

۱۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت میں نور ہو گا۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

۱۵ حضرت ابن عمر، جابر، ہرماس بن زیاد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ظلم سے بچو کیونکہ وہ قیامت میں تاریکیاں ہو گا۔

(بخاری، مسلم، دارمی، طبرانی فی الاوسط، ابن حبان، احمد، حاکم)

باب (۸۲)

وہ جو پل صراط کے بارے میں وارد ہوا ہے

۱ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے

ساتھ عہد ہوا کہ جہنم کی گرمی پھسلنی جگہ اورڈگمگانے والی ہے۔ (احمد، حاکم)

◆ ۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پل صراط تلوار کی طرح تیز اور پھسلنے اور ڈگمگانے والی جگہ ہے اوراس پر کانٹے اور لوہے کے کنڈے ہیں۔

◆ ۳ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم پر ایک پل ہے جو بال سے زیادہ باریک تر اور تلوار سے زیادہ تیز تر ہے اس پر لوہے کے کنڈے اور کانٹے ہیں اسے پکڑے گی جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا لوگ اس پر گزریں گے بعض آنکھ جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچھے گھوڑوں اور سواریوں کی طرح اور فرشتے کہتے ہوں گے ''رب سلم رب سلم'' اے رب سلامتی سے گزار، اے رب سلامتی سے گزار۔ بعض مسلمان نجات پائیں گے بعض زخمی ہوں گے بعض اوندھے ہوں گے بعض منہ کے بل جہنم میں گریں گے۔

(احمد، الآجری)

◆ ۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے پہنچا ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک تر اور تلوار سے زیادہ تیز تر ہے۔ (مسلم)

◆ ۵ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پل صراط جہنم کی پیٹھ پر بچھائی جائے گی اس پر کانٹے ہیں۔ سعدان (ایک خاردار بوٹی جو کہ اونٹ کی مرغوب غذا ہے) کے کانٹوں کی طرح اس پر لوگ گذریں گے بعض مسلمان نجات پانے والے ہیں بعض اس میں محبوس ہوکر رہ جائیں گے بعض اس میں اوندھے ہوکر گریں گے۔ (ابن ماجہ، احمد، حاکم)

◆ ۶ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو قیامت میں پل صراط پر لایا جائے گا لوگ اس کے دونوں کناروں پر ایسے دوڑ کر گریں گے جیسے پروانے آگ میں دوڑ کر گرتے ہیں اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے گا اپنی رحمت سے نجات بخشے گا پھر ملائکہ اور انبیاء وشہداء وصالحین کو اجازت ہوگی کہ وہ شفاعت کریں وہ ان کی شفاعت کریں گے اور انہیں جہنم سے نکالیں گے تین بار

فرمایا چوتھی بار فرمایا کہ جس کے دل میں رتی برابر ایمان ہوگا اسے بھی جہنم سے نکالیں گے۔ (احمد، طبرانی فی الصغیر)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہنم کے اوپر درمیان میں پل صراط بچھائی جائے گی وہ باریک تلوار کی طرح ہوگی ڈگمگانے اور پھسلانے والی ہے اس پر آگ کے کانٹے اور لوہے کے کنڈے ہیں جو گذرنے والے کو اچک لیں گے وہ اس کی ہلاکتوں میں روکے جائیں گے لیکن اس پر ان کے نیک اعمال سبقت لے جائیں گے بعض ان میں بجلی کی طرح نکل جائیں گے۔ یہ وہ ہے کہ اس پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا وہ نجات پا جائیں گے بعض ان میں ہوا کی طرح بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح بعض ان میں گھٹنوں کے بل چلنے والے بعض ان میں دھکے کھا کر بعض پیدل کی طرح چلیں گے آخر میں جنت میں وہ داخل ہوگا جسے آگ نے جھلس لیا ہوگا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا مانگ اور آرزو ظاہر کر وہ عرض کرے گا: یارب! تو میرے ساتھ تمسخر کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تیرے ساتھ تمسخر نہیں کرتا لیکن میں جو چاہتا ہوں اس پر قادر ہوں فلہٰذا مانگ اور آرزو کر جب وہ فارغ ہوگا تو فرمائے گا تیرے لئے وہ ہے جو تو نے مانگا اور اس کے ساتھ اور بھی اس کی مثل۔

(طبرانی فی الکبیر، بیہقی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پل صراط جہنم پر ہے تلوار سے تیز پہلا طبقہ اس پر بجلی کی طرح گزر جائے گا دوسرا ہوا کی طرح تیسرا تیز رفتار گھوڑے کی طرح چوتھا تیز رفتار جانور کی طرح اور فرشتے کہیں گے اے رب سلامتی دے، سلامتی دے۔

(ابن جریر، بیہقی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پل صراط بچھانے کا حکم فرمائے گا پل صراط جہنم کے اوپر بچھائی جائے گی لوگ اس پر اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے پہلا گروہ بجلی کی چمک کی طرح دوسرا ہوا کی طرح اور تیسرا تیز رفتار جانوروں کی طرح پھر اسی طرح یہاں تک کہ بعض لوگ دوڑتے ہوئے بعض پیدل چلتے ہوئے آخری پل صراط پر اپنے پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا آئے گا اور عرض کرے گا: اے رب

!تو نے مجھے کیوں دیر کرادی اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دیر نہیں کرائی تیر
اعمال نے تجھے دیر کرائی ہے۔ (ہناد فی الزہد)

۱۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پل صر
تلوار کی طرح تیز ہے فرشتے مومن مرد و عورتوں کو نجات دیں گے۔ حضرت جبر
علیہ السلام دامن کو پکڑے ہوں گے اور میں کہوں گا: "**یا رب سلم سلم**" اے رب
انہیں سلامتی سے گزار، سلامتی سے گزار۔ تو اس دن پل صراط سے بہت سے مر
اور عورتیں گرنے والے ہوں گے۔ (بیہقی)

۱۱ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پل صراط جہنم
پر تلوار کے کنارے کی تیزی (یعنی تلوار کی دھار) کی طرح ہے اس کے دونو
کناروں پر کانٹے دار اور لوہے کے کنڈے ہیں اس پر لوگ گذریں گے۔ قسم ہے
اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی آگ کی سری ایک سلاخ
ربیعہ ومضر کے قبیلوں سے زائد لوگوں کو پکڑے گی اور فرشتے اس کے دونو
کناروں پر کہہ رہے ہوں گے: "**رب سلم سلم**" اے رب انہیں سلامتی سے
گزار۔ سلامتی سے گزار۔ (بیہقی فی شعب الایمان، ابن المبارک)

۱۲ حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پل صراط
تلوار کی طرح تیز ہے پھسلنے کی جگہ اور ڈگمگانے والی ہے اور فرشتے اور انبیاء علیہم السلام
کھڑے ہو کر کہہ رہے ہوں گے: رب سلم سلم بعض فرشتے انہیں لوہے کے کنڈوں
سے مجرموں کو اچک کر لیتے ہوں گے۔ (بیہقی)

۱۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پل صراط جہنم پر بچھی
ہوئی ہے بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے اس کا اوپر کا حصہ جنت کی طرف د
پھسلنے کی جگہ اور ڈگمگانے والی ہے اس کے دونوں کناروں پر آگ، کانٹے اور لوہے
کے کنڈے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جسے چاہے گا قید کرے گا اس
دن میں گرنے والے بہت سے مرد اور عورتیں ہوں گی۔ اور فرشتے اس کے دونوں
کناروں پر کھڑے ہو کر پکار کر کہہ رہے ہوں گے: "**اللھم سلم سلم**" اے اللہ

سلامتی کے ساتھ گزار۔ سلامتی کے ساتھ گزار۔ جو حق کے ساتھ آئے گا وہ ان سے گزر جائے گا آج کے دن لوگ اپنے ایمان و اعمال کی مقدار پر نور دیئے جائیں گے ان کے بعض وہ ہیں جو اس پر بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور بعض ہوا کی طرح گزریں گے بعض کو اس کے دونوں قدموں کی جگہ پر نور عطا ہوگا بعض پیٹ کے بل آئیں گے بعض کو آگ ان کے گناہوں کی شامت سے کھینچ لے گی اس وقت مومن کہیں گے: بسم اللہ حس حس۔ اللہ کے نام پر نرمی نرمی۔ اور آگ لپیٹ جائے گی اور اسے جلائے گی جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کے گناہوں کی مقدار پر یہاں تک کہ لوگ نجات پائیں گے پہلا گروہ جو نجات پائے گا وہ ستر ہزار ہوں گے جن پر نہ حساب ہے نہ عذاب ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور جو ان کے قریب ہوں گے جو آسمان کے روشن ستارے کی طرح ہوں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں پہنچیں گے۔ (بیہقی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک قیامت میں لوگ پل صراط پر گزریں گے۔ اور پل صراط پھسلنے اور ڈگمگانے کی جگہ ہے اور گزرنے والے کو کھینچ لیتی ہے اور دوزخ ان کو اپنی جگہوں میں پکڑے گی اور جہنم ان پر برف کی طرح ٹھنڈی ہو جائے گی اور اس کی گرجدار اور باریک آواز ہوگی۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ رحمان سے آواز آئے گی کہ اے میرے بندے! تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ عرض کریں گے یا اللہ! تو خوب جانتا ہے ہم صرف تیری عبادت کرتے تھے انہیں اللہ تعالیٰ جواب دے گا ایسی آواز سے جسے اس جیسی مخلوق نے نہ سنی ہوگی فرمائے گا: اے میرے بندے! میرا حق ہے کہ آج میں تمہیں اپنے سوا کسی کے سپرد نہ کروں میں نے تمہیں معاف کیا اور تم سے راضی ہوں اس وقت فرشتے شفاعت کے لئے کھڑے ہوں گے اس جگہ لوگ نجات پائیں گے تو بعض لوگ دوزخ میں پل صراط کے نیچے پڑے ہوئے آواز دیں گے آج ہمارا کوئی سفارشی نہیں نہ ہی ہمارا کوئی پکا دوست ہے کاش! ہمیں دوبارہ دنیا میں جانا ہو تو ہم مومن ہوں گے تو وہ جہنم میں اوندھے منہ گرائے جائیں گے ا

س لئے کہ وہ گمراہ تھے۔ (ابونعیم)

۱۵ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روز قیامت مخلوق میں سے ہر امت اپنے نبی علیہ السلام کے ساتھ اٹھایا جائے گا آخر میں حضرت احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت اٹھے گی ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی تو پل پر آجائیں گے اللہ تعالیٰ اپنے اعداء (دشمنوں) کی آنکھیں اندھی کردے گا اور وہ دائیں بائیں سرگرداں پھریں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ صالحین نجات پا جائیں گے انہیں ملائکہ ملیں گے جنہوں نے ان کے لئے جنت میں منازل تیار کر رکھے ہوں گے دائیں بائیں ہوتے ہوئے اپنے رب کے ہاں پہنچیں گے۔ اللہ آپ کے لئے کرسی بچھائے گا اپنے دائیں جانب پھر منادی ندا دے گا کہ کہاں ہیں حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی امت وہ کھڑے ہوں گے۔ تو ان کے پیچھے ان کی امت کے نیک اور برے لوگ ہوں گے وہ پل صراط پر سے گذریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اعداء کی آنکھیں اندھی کردے گا وہ دائیں بائیں سرگرداں پھریں گے پل صراط سے نبی اور صالحین لوگ نجات پائیں گے۔ پھر ان کے بعد دوسرے انبیاء علیہم السلام اپنی امتیوں سمیت آئیں گے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام آئیں گے (ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث غریب موقوف ہے) (حاکم، ابن المبارک)

۱۶ حضرت عبداللہ بن سفیان عقیلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ پل صراط پر اپنے ایمان واعمال کی مقدار پر عبور کریں گے بعض تو آنکھ جھپکنے کی طرح بعض شیر کی طرح بعض تیز پرندے کی طرح بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح بعض دوڑتے ہوئے بعض پیدل کی رفتار میں آخری جو نجات پائے گا وہ پیٹ کے بل چلنے والا ہوگا۔ (ابن المبارک)

۱۷ حضرت فضل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ پل صراط کا سفر پندرہ ہزار سال ہے پانچ ہزار سال اوپر کو چڑھنے کا پانچ ہزار سال نیچے اترنے کا اور پانچ سال برابر، پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز تر ہے اور وہ جہنم کی پیٹھ پر ہے اس پر وہ گذرے گا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے کمزور اور نڈھال ہوگا۔ (ابن عساکر)

◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنو ہاشم! اپنے نفس اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ میں تمہارے لئے کسی شے کا مالک نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ وہ دن ہوگا جس میں کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ آپ نے فرمایا: ہاں تین مقام ایسے ہی ہیں ① میزان ② نور وظلمت اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے گا اس کا نور پورا کرے گا اور جس کے لئے چاہے پل صراط کے نزدیک تاریکی میں چھوڑ دے گا۔ جسے چاہے گا اسے سلامتی سے گزار دے گا جس کے لئے چاہے گا اسے آگ میں اوندھا گرا دے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے میزان اور نور وظلمت کو تو جان لیا لیکن یہ پل صراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جنت وجہنم کے درمیان ایک راستہ ہے وہ استرے کی طرح تیز ہے اور اس پر دائیں بائیں فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے لوگوں کو دوزخ کے کانٹو ں سے اچک لیں گے۔ وہ کانٹے سعدان (ایک کانٹے دار پودا ہے) کے کانٹوں کی طرح ہیں اور ساتھ ہی کہتے ہوں گے: رب سلم سلم۔ اے رب انہیں سلامتی سے گزار۔ سلامتی سے گزار۔ اس وقت لوگوں کے دل حیران ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا سلامتی سے گزار دے اور جسے چاہے جہنم میں اوندھا گرا دے۔ (ابن شاہین)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ پل صراط پر گزارے جائیں گے تو میری امت کا شعار (علامات) ہوگا وہ کہتے ہوں گے لا الہ الا انت۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا پل صراط پر شعار ہوگا کہیں گے: سلم سلم. (ترمذی)

◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو خوف سے تسکین نہیں ہوگی اور نہ ہی اس سے اضطراب سے چین ملے گا یہاں تک کہ وہ پل صراط کو پیٹھ کے پیچھے چھوڑ جائے یعنی پل صراط سے سلامتی سے گزر جائے۔ (ابونعیم)

◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن

ہوگا۔ منادی ندا کرے گا اے میدان محشر کا مجمع! فاطمہ بنت محمد ﷺ گزرتی ہیں اپنی آنکھیں بند کرلو یہاں تک وہ پل صراط سے گذر جائیں۔ (حاکم، ابونعیم، دارقطنی)

باب (۸۳)

وہ اعمال جو پل صراط سے گذر جانے اور اس پر ثابت قدم ہو کر گزرنے کے موجب ہیں

۱. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا اپنے بھائی مسلمان کے لئے بادشاہ وقت (یا حاکم یا افسر) کے پاس آسانی کرنے اور اس کی مشکل حل کرنے کا تعلق ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے قدموں کے ڈگمگانے کے وقت پل صراط پر اُسے آسانی سے گزارنے کی مدد فرمائے گا۔ (طبرانی، بیہقی، ابن حبان)
ابن عساکر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے مثل روایت کیا ہے۔
(بیہقی، ابن عساکر)

۲. حضرت عبداللہ بن محیریز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی ضعیف کی رفع حاجت صاحب حکومت (افسر، حاکم) سے کام کرادیا جو کہ وہ ضعیف نہ کراسکتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں ثابت قدم رکھے گا۔ (پل صراط وغیرہ پر) (اصبہانی)

۳. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت میں چلے کہ اسے پورا کردے تو قیامت کے روز جب قدم ڈگمگائیں گے اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔
(طبرانی فی الکبیر، ابن ابی الدنیا، اصبہانی)

۴. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں بہتر طور پر صدقہ دیا تو وہ امن وسکون سے پل صراط کو عبور کرے گا اور جس نے

کسی کی حاجت پوری کی تو وہ امن وسکون سے پل صراط عبور کرے گا۔

(ابونعیم، اصبہانی)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو سنت کی تعلیم دے اگرچہ انہیں ناگوار ہو اور اگر تو چاہتا ہے کہ پل صراط پر تو ایک لمحہ بھی نہ ٹھہرے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے دین میں اپنی رائے قائم کر کے کوئی مسئلہ پیدا نہ کر۔ (دیلمی)

◆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مساجد متقیوں کے گھر ہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو راحت وسرور اور پل صراط سے گزر کر رضوان الٰہی کی ضمانت دی ہے جن کے گھر مساجد ہیں یعنی مساجد میں عبادت گزار دیتے ہیں اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت میں اس صاحب دنیا کو لایا جائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا ہوگا اور مال اس کے سامنے ہوگا حکم ہوگا کہ چل (جنت میں) اور وہ دنیا دار لایا جائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کیا اور اس کا مال اس کے کاندھوں کے درمیان ہوگا جب اسے پل صراط پر چلایا جائے گا تو تیرے لئے افسوس تو نے اللہ تعالیٰ کا حق میرے میں یعنی مال میں ادا نہ کیا اسے بار بار پکارا جائے گا یہاں تک کہ وہ ہلاکت وتباہی کو پکارے گا یعنی ہلاک وتباہ ہوگا۔ (ابونعیم، سعید بن منصور، بزار، طبرانی)

◆ حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی یارب! پل صراط پر سب سے زیادہ کون تیز رفتار ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ بندے جو میرے حکم پر راضی ہیں اور ان کی زبانیں میرے ذکر سے تر رہتی ہیں۔ (ابونعیم)

◆ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ اپنے مہمانوں کے لئے وہ تلاش نہیں کرتے جو کوئی شخص اپنے مہمانوں کے لئے تلاش کرتا ہے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے آگے ایک سخت گھاٹی ہے اس سے بوجھ والے نہ گزر سکیں گے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس وادی سے ہلکا ہو کر جاؤں۔ (حاکم، طبرانی)

٩ بزار کے الفاظ ہیں کہ تمہارے آگے سخت گھاٹی ہے اس سے صرف ہلکے بوجھ والے گزر سکیں گے۔ (ابونعیم، بزار، ابن عساکر)

١٠ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہمارے آگے ایک سخت گھاٹی ہے اس پر صرف ہلکے بوجھ والے گزر سکیں گے۔ ایک مرد نے عرض کی کیا میں بھاری بوجھ والوں میں سے ہوں یا ہلکے بوجھ والوں سے؟ فرمایا: کیا تیرے پاس آج کا طعام ہے؟ عرض کی ہاں! فرمایا: کل کا کھانا ہے؟ عرض کی ہاں! پھر آپ نے فرمایا: پرسوں کا کھانا ہے؟ عرض کی نہیں، آپ نے فرمایا: اگر تیرے پاس تین دنوں کا کھانا ہوتا تو تو بھاری بوجھ والوں سے ہوتا۔ (طبرانی فی الاوسط)

١١ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا کہ جہنم پر پل صراط سے پہلے ایک راستہ ہے جو پھسلنی جگہ اور ڈگمگانے والا ہے اور ہم اس پر گزریں گے ہمارے بوجھوں میں اقتدار بھی اور اصطبار بھی اس کے لئے لائق ہے کہ نجات اس سے پائیں کہ ہم اس پر گزریں اور ہمارے پاس بہت زیادہ بوجھ ہوں۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط)

☆ فائدہ: اقتدار بمعنی قدرت پانا، غلبہ پانا، اصطبار بمعنی صبر کرنا۔ (المنجد) ☆

١٢ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی مومن کو منافق سے بچایا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اس کے گوشت کو نار جہنم سے بچائے جو کسی مومن پر تہمت لگائے کہ وہ عیب دار ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر کھڑا کر دے گا یہاں تک کہ وہ اس سے نکلے جو کہا تھا۔ (ابوداؤد، احمد، ابونعیم، طبرانی فی الکبیر، ابن مبارک)

١٣ حضرت سعید بن ابی ہلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے روز پل صراط بعض لوگوں پر بال سے بھی باریک ہوگی اور بعض کے لئے وادی سے بھی زیادہ فراخ۔ (ابن المبارک، ابن ابی الدنیا)

١٤ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس پر راستہ دنیا میں تنگ ہوا آخرت میں کشادہ ہوگا اور جس پر دنیا میں کشادہ ہوا آخرت میں تنگ ہوگا۔ (واللہ

اعلم)(ابونعیم)

ب (۸٤)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (پ۱٦، مریم، آیت ۷۱، ۷۲)

''اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو، تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔''

◀ حضرت ابوسمینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے آیہ ، کے ورود کے بارے میں اختلاف کیا ہمارے بعض نے کہا کہ اس میں مومن داخل ہیں اور بعض نے کہا کہ تمام مومن داخل ہوں گے پھر متقی لوگ اس سے نجات پائیں گے۔ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور انہیں اس اختلاف کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو آپ فرماتے تھے کہ کوئی نیک اور برا نہ رہے گا مگر وہ اس میں داخل ہوگا لیکن مومن پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگئی تھی یہاں تک کہ آگ کو ان کی ٹھنڈک سے آواز نکلے گی پھر متقین اس سے نجات پا جائیں گے اور ہم ظالموں کو دوزخ میں گھٹنوں کے بل چھوڑ دیں گے۔ (احمد، حاکم، بیہقی)

◆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نافع بن الازرق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت:

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ

(پ۱۷، الانبیاء، آیت ۹۸)

''بے شک تم اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا۔''

کے بارے میں جھگڑا کیا کہ کیا اس میں مومن داخل ہوں گے یا نہ اور یہ آیت پڑھی:

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝

(پ۱۲، سورہ ھود، آیت ۹۸)

''اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور وہ کیا ہی برا گھاٹ اترنے کا۔''

اس کا جواب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ دیا کہ میں اور تو اس میں داخل ہوں گے لیکن اس کے بعد دیکھ لے پھر تو اس سے نکل بھی سکے گا یا نہ۔ (ابن جریر، سعید بن منصور، بیہقی)

❸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت ''وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا'' کی تفسیر میں منقول ہیں کہ اس میں ہر نیک اور برا داخل ہوگا فرمایا کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ (پ۱۲، سورہ ھود، آیت ۹۸)

''تو انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور وہ کیا ہی برا گھاٹ اترنے کا۔''

اور فرمایا:

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ (پ۱۶، مریم، آیت ۸۶)

''اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔'' (ابن ابی حاتم)

❹ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت ''وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہاں ورود کا معنی داخل ہے اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واردھا ورود سے بمعنی دخول ہے۔ (حاکم، بیہقی)

❺ حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ آیت کا مطلب یہی ہے کہ کوئی ایسا نہیں کہ اس سے بچ جائے اس پر آثار دلالت کرتے ہیں کہ ورود بمعنی دخول ہے یہ ان کے دو اقوال میں سے ایک ہے۔ (حاکم، بیہقی)

اور امام قرطبی نے اسی کو ترجیح دی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے اور اسی کو امام نووی نے ترجیح دی ہے اور اس پر شواہد ہیں۔

❻ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ''وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا'' کی تفسیر میں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمام لوگ دوزخ میں وارد ہوں گے پھر اس سے اپنے

اعمال کی وجہ سے باہر نکلیں گے بعض ان میں تیز بجلی کی طرح اور بعض ہوا کی طرح تیز گھوڑے کی طرح اور بعض تیز سوار کی طرح پھر کمربستہ مرد ہو کر پیدل چلنے والے کی طرح۔ (احمد، حاکم، ترمذی)

◆ ۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں تمام لوگ وارد ہوں گے وارد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نار کے اردگرد قیام ہوگا پھر پل صراط سے اپنے اعمال کے مطابق گذریں گے بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض پرندے کی طرح، بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح، بعض دوڑنے والے مرد کی طرح یہاں تک کہ ان کا آخری اپنے قدموں، انگوٹھے کے ذریعے آئے گا وہ گذرے گا۔ (ابن ابی حاتم، احمد)

◆ ۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا'' کے متعلق فرمایا کہ اس سے کفار مراد ہیں اور فرمایا کہ مومن اس میں وارد نہیں ہوں گے۔ (ابن جریر، بیہقی)

◆ ۹ حضرت غنیم بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے ورود النار کا ذکر کیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنم لوگوں کو بند کر دے گی یہاں تک کہ جب تمام مخلوق کے اقدام برابر ہوں گے ان میں نیک بھی ہوں گے اور برے بھی پھر منادی پکارے گا کہ اے آگ اپنے، اپنے پاس رکھ اور میرے چھوڑ دے وہ آگ اپنے لوگوں کو اپنے آپ میں دھنسا دے گی اور وہ اپنے لوگوں کو ان کے آباء کے ناموں سے خوب جانتی ہے لیکن مومن اس سے نکلیں گے اور ان کے کپڑے پانی سے تر ہوں گے۔ (بیہقی)

فائدہ: کلبی نے فرمایا کہ ''ورود'' بمعنی گذر ہے اس پر ہر ایک کا۔ (ابن منذر)

◆ ۱۰ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے آیت کے بارے میں فرمایا کہ جہنم پر پل صراط ہے اس پر ہر ایک کا گزر ہے۔ (ہناد فی الزہد)

◆ ۱۱ حضرت خالد بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اہل جنت، جنت میں داخل ہوں گے تو عرض کریں گے یارب! تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ تو ہمیں نار میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں وعدہ پورا ہو گیا وہ یوں کہ جب تم اس پر گزرے تو وہ اس وقت بجھی ہوئی تھی۔ (طبرانی، بیہقی، حکیم ترمذی)

◆ ۱۲ حضرت یعلی بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ

مومن سے کہے گی، اے مومن! جلد تر گزر اس لئے کہ تیرے نور نے میری آگ کو بجھا دیا۔ (طبرانی فی الکبیر، ابن عدی، ابونعیم)

۱۳ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ورود سے مراد صرف گزرنا ہے یہ نہیں کہ اس میں بندے داخل ہوں۔ (بیہقی، عبد بن حمید)

۱۴ حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ جو غزوہ بدر یا حدیبیہ میں حاضر تھے وہ آگ میں داخل نہیں ہوں گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ (پ ۱۶، مریم، آیت ۷۱)

''اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔''

آپ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں سنا:

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ (پ ۱۶، مریم، آیت ۷۲)

''پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔'' (مسلم، ابن ماجہ، احمد، طبرانی فی الکبیر)

۱۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہوئے تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا صرف قسم پورا کرنے کے طور پر، پھر راوی نے پڑھا: ''وان منکم الا واردھا''

(بخاری، مسلم، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، ترمذی)

۱۶ حضرت عبد الرحمٰن بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے تین بچے فوت ہوئے جو ابھی بلوغت کو نہ پہنچے تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا اس کیفیت سے کہ گو وہ راستہ عبور کرنے والا ہے یعنی اس کا پل صراط پر صرف گزر ہوگا۔ (طبرانی)

تیسرا قول: ورود سے صرف آگ کو جھانکنا اور صرف اس کے قریب ہونا مراد ہے کیونکہ وہ حساب کے لئے حاضر ہوں گے تو جہنم مقام حساب کے قریب ہوگی تو وہ بحالت حساب

اسے دور سے دیکھیں گے۔ پھر متقین اس سے نجات پائیں گے کہ ان کو جنت میں داخلہ کا حکم ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوزخ میں گھٹنوں کے بل چھوڑ دے گا۔ اور انہیں دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوگا۔ اس قول کی تائید ایک اور آیت سے ہوتی ہے وہ یہ:

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ۔ (پ ۲۰، القصص، آیت ۲۳)

''اور جب مدین کے پانی پر آیا۔''

جب وہ مدین میں وارد ہوئے یہاں ورود بمعنی دور سے جھانکنا دیکھنا مراد ہے کیونکہ یہ اس وقت پانی پر وارد نہیں ہوئے تھے دور سے دیکھ رہے تھے۔

۱۷ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے راہ خدا میں مسلمانوں کی اس سے حفاظت کی کہ انہیں بادشاہ پکڑ نہ لے تو وہ دوزخ کو نہ دیکھے گا صرف قسم کو پورا کرنے کے طور پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا۔ (احمد، ابویعلی، طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: اہل سلف میں اکثر کا اتفاق ہے کہ ان کا جہنم کا ورود (گزرنا) تو یقینی ہے لیکن اس سے باہر نکل جانے سے بے خبری ہے۔

۱۸ حضرت قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روئے تو ان کی زوجہ نے ان سے کہا کہ آپ کو کون سی شے نے رلایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ میں نار میں وارد ہوں گا لیکن اس کی خبر نہیں کہ میں اس سے نکلوں گا یا نہیں۔ (سعید بن منصور، حاکم)

۱۹ حضرت ابومیسرہ عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ بستر پر آرام کرنے کے لئے گئے تو کہا کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی، ان کی بیوی نے پوچھا یہ آپ کیوں فرما رہے ہیں، فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ورود نار کی خبر دی ہے لیکن یہ خبر نہیں دی کہ ہم اس سے نکلیں گے یا نہیں۔ (بیہقی)

۲۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے اپنے بھائی کو کہا کہ کیا تجھے خبر ملی ہے کہ تو آگ میں وارد ہونے والا ہے اس نے کہا ہاں! پھر پوچھا کہ کیا یہ خبر ملی ہے کہ تو اس سے نکلے گا یا نہیں اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: تو پھر ہنسی کیسی اس کے بعد وہ کبھی ہنستے

نہیں دیکھے گئے۔ یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ (ابن ابی شیبہ، ابن المبارک)

باب (۸۵)

الشفاعة

شفاعت کا باب اس بارے میں اہل ایمان باوجود یہ کہ دوزخ میں داخل ہونے کے مستحق بھی ہوں گے لیکن شفاعت کی وجہ سے اس میں داخل نہ ہوں گے اور اس بارے میں بعض لوگ دوزخ میں داخل ہونے کے بعد اس سے باہر نہیں نکالے جائیں گے اور یہ وہ اہل بدعت (بدمذہب) ہیں جو دنیا میں شفاعت کا انکار کرتے تھے۔ (اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے)۔

❶ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا (تقریر فرمائی) کہ اس امت میں ایک قوم پیدا ہوئی جو رجم اور دجال کی تکذیب کرے گی اور وہ تکذیب کریں گے مغرب سے طلوع شمس اور عذاب قبر کی تکذیب کریں گے اور شفاعت کی بھی تکذیب کریں گے۔ (بخاری)

❷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے شفاعت کی تکذیب کی اس کا شفاعت سے کوئی حصہ نہیں اور جس نے حوض کوثر کی تکذیب کی اس کا بھی اس سے کوئی حصہ نہیں۔ (بیہقی)

❸ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک قوم (شفاعت کی وجہ سے) دوزخ سے نکالی جائے گی اور (الحمد اللہ) ہم شفاعت کا انکار نہیں کرتے جیسے اہل حروراء (خوارج) شفاعت کے منکر ہیں۔ (بیہقی)

☆☆ حرواء اس بستی کا نام ہے جہاں خوارج نے اپنا مذہبی مرکز بنا رکھا تھا جیسے پاکستان میں دیو بندیوں، تبلیغیوں کا رائے ونڈ (قصبہ) مرکز کا نام ہے وہ حضور سرورِ دو عالم ﷺ اور جملہ محبوبان خدا کی شفاعت کے منکر تھے جیسے آج کل نجدی اور وہابی غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث شفاعت کے منکر ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ فقیر کی

تصنیف ''شفاعت کا منظر''۔ (اویسی غفرلہٗ)

◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شفاعت کا ذکر ہوا تو کسی نے کہہ دیا کہ اے ابونجید! تم بعض ایسی احادیث کا ذکر کرتے ہو جن کا قرآن میں ذکر نہیں یہ سن کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت ناراض ہوئے اور اس سے فرمایا کیا تم نے قرآن پڑھا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیا قرآن میں لکھا ہے کہ عشاء کی چار رکعت اور مغرب کی تین اور فجر کی دو اور عصر کی چار، اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا یہ تم نے کن سے حاصل کیا۔ کیا تم نے ہم سے معلومات نہیں حاصل کی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے، یوں ہی زکوٰۃ کا حکم ہے چالیس (۴۰) سے ایک اور اتنے اونٹوں میں سے اتنا اور اتنی بکریوں میں سے اتنی کیا تم نے حکم قرآن میں پایا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا قرآن مجید میں ہے کہ

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ (پ۱۷، الحج، آیت نمبر ۲۹)

''اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔''

اس میں مطلق طواف کا حکم ہے لیکن یہ نہیں سات بار طواف کرو اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل پڑھو۔ کیا تم نے یہ احکام قرآن میں پائے ہیں یا کسی سے تم نے بالآخر سنے ہیں۔ یہی ہے کہ تم نے ہم سے حاصل کیا ہم نے نبی پاک ﷺ سے حاصل کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ حکم قرآن میں پایا ہے کہ ''اسلام میں ناجائز نفع لینا ہے نہ گوشہ نشینی (رہبانیت) ہے نہ وٹہ سٹہ''۔

☆☆ نکاح میں ایک عورت لینا اور دوسری عورت دینا جس میں مہر وہی عورت ہو۔ ہاں اگر ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ مہر مقرر ہو جیسا کہ عام مروج ہے تو یہ جائز ہے (اویسی غفرلہٗ) ☆☆

اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ن قرآن میں فرمایا ہے کہ

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (پ۲۸، الحشر، آیت نمبر ۷)

''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔''

ہم نے بہت سی اشیاء رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیں جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔

(بیہقی)

◆ ۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قول حضرت ابراہیم علیہ السلام

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ ۱۳، ابراہیم، آیت ۳۶)

''اے میرے رب! بے شک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

اور قولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پ ۷، المائدہ، آیت نمبر ۱۱۸)

''اگر تو انہیں عذاب کر تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا۔''

کی تلاوت فرما کر دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا ''امتی امتی'' پھر روئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے پاس جا کر کہو میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں غمگین نہ کروں گا۔ (مسلم۔ابن ابی الدنیا)

◆ ۶ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کے پیارے مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا، یہاں تک اللہ ندا دے کر فرمائے گا۔ اے محمد ﷺ کیا راضی ہو گیا یا نہیں۔ اس پر آپ عرض کریں گے اے میرے رب! میں راضی ہو گیا۔ (ابو نعیم۔طبرانی فی الاوسط)

◆ ۷ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے روایت کے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کے میرے رب نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ میری آدھی امت جنت میں داخل کرے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دو تہائی امت کو بلا حساب و عذاب جنت میں داخل کرے یا یہ کہ میں اپنی امت کی شفاعت کروں میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے اب

ہر مسلمان کو نصیب ہوگی۔ (ترمذی۔ابن ماجہ۔حاکم۔احمد۔ابن حبان)

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
جرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے
وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

(حدائق بخشش۔رضا اکیڈمی بمبئی)

٨ حضرت معاذ بن جبل و ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ میری نصف امت جنت میں داخل کی جائے یا میری شفاعت قبول ہو، تو میں شفاعت کو اختیار کیا اور میں نے یہ جانا کہ یہ شفاعت ان کے لئے وسیع سلسلہ ہے اس لئے یہ ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (طبرانی۔احمد۔بزار)

٩ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ شفاعت کروں یا آدھی امت جنت میں داخل ہو، میں نے شفاعت اختیار کی کیونکہ یہ زیادہ عام اور بہت زیادہ کفایت کرنے والی ہے، کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقیوں کے لئے ہوگی، ہاں وہ گناہ گاروں خطاء کاروں اور گناہوں میں ملوث لوگوں کے لئے ہوگی۔ (احمد۔طبرانی فی الاوسط۔بیہقی)

اسی کی مثال حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

١٠ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا جو میرے بعد میری امت کو ملے گا اور ان کو ایک دوسرے کا خون بہاتے بھی دیکھا اس نے مجھے حزن و ملال میں ڈالا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر کردی گئی جیسے دوسری امتوں میں ہوا میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کیا وہ قیامت میں میری امت کی شفاعت کا مجھے متولی بنادے اللہ تعالیٰ نے ایسا کردیا۔

(احمد۔طبرانی۔بیہقی۔حاکم)

۱۱ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ سے پہلے نبی اور رسول بھیجے ان میں سے ہر کسی نے مجھ سے کوئی نہ کوئی سوال کیا تو اے محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی کچھ مانگے آپ کا منہ مانگا سوال پورا کیا جائے گا۔ میں نے کہا میرا سوال تو یہ ہے کہ قیامت میں میری شفاعت قبول ہو، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ شفاعت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کہوں گا یارب! وہ میری شفاعت جو میں نے تیرے ہاں چھپا کر رکھی ہے وہ پوری فرما میرا رب فرمائے گا ہاں وہ ہے پھر اللہ تعالیٰ میری امت کے باقی لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا۔ (احمد۔طبرانی)

۱۲ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میرے بعد میری امت نیک عمل نہیں کرے گی اس لئے میں نے اللہ تعالیٰ سے شفاعت مانگ لی۔ (طبرانی فی الکبیر۔ابویعلی۔ابن مبارک)

۱۳ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت میں، میں اپنی امت کے لوگوں کی زمین پر درختوں اور ڈھیلوں کی تعداد کے مطابق شفاعت کروں گا۔ (احمد۔طبرانی فی الاوسط)

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے اور ہم کو ہنساتے جائیں گے

(حدائق بخشش)

۱۴ حضرت انیس انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اپنی امت کو لوگوں کی زمین پر درختوں اور ڈھیلوں کی تعداد شفاعت کروں گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۱۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جہنم کے قریب آکر اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا میرے لئے دوزخ کا دروازہ کھولا جائے گا میں اس میں داخل ہو کر اللہ کی ایسی حمد کروں گا کہ اس جیسی حمد کسی نے نہ کی ہوگی اور

نہ کوئی اس کے بعد کوئی ایسی حمد کر سکے گا پھر میں دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکالوں گا جنہوں نے دنیا میں مخلص ہو کر پڑھا تھا لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ ﷺ) پھر چند قریش کے لوگ میرے پاس آ کر اپنی نسبت جتلائیں گے میں ان کے چہروں سے انہیں پہچان لوں گا (چونکہ وہ کافر و مشرک ہوں گے) اس لئے میں انہیں دوزخ میں چھوڑ دوں گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت عمران حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ محمد! (ﷺ) کی شفاعت سے ایک قوم دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کی جائے گی ان کو ''جہنمیین'' کہا جائے گا۔ (بخاری۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ طبرانی فی الکبیر۔ ترمذی)

◆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک قوم کو شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل قبلہ اتنے لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے جن کی گنتی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا بوجہ اس کے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور معصیت پر جرات کی پھر مجھے شفاعت کا اذن ہوگا۔ میں سجدہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ثناء کروں گا جیسے کھڑے ہو کر اس کی ثناء کرتا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اٹھایئے (اے محبوب ﷺ) سوال کیجئے آپ کو دیا جائے گا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہو گی۔

◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک میں قیامت میں بلا فخر لوگوں کا سردار ہوگا لوگوں میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو میرے جھنڈے میں نہ ہو ایک کی نجات کا انتظار کر رہا ہوں گا اور بے شک میرے پاس ہی لواء الحمد ہوگا۔ میں چل پڑوں گا تو لوگ میرے پیچھے چل پڑیں گے یہاں تک کہ میں جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھلوانا چاہوں گا کہا جائے گا کون ہے؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے محبوب ﷺ کو مرحبا۔ میں اچانک رب تعالیٰ کو دیکھوں گا تو میں شکر کے طور پر سجدے میں چلا جاؤں گا کہا جائے گا آپ سر اٹھایئے سوال کیجئے آپ

کو دیا جائے گا شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی میں اپنی امت کے اہل کبائر جنھوں نے جرائم کا ارتکاب کیا ہوگا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفاعت سے انہیں نکالوں گا۔

۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے اہلِ کبائر کے لئے ہوگی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ احمد۔ حاکم)

۴۱ حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت عطا فرمادی ہے۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خاص بنی ہاشم کے لئے تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر ہم نے عرض کی آپ کی امت میں، تو آپ نے فرمایا کہ میری امت میں بھاری گناہوں والوں کے لئے میری شفاعت ہوگی۔ (طبرانی فی الکبیر)۔

۴۲ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی امت کے اشرار (شریر کی جمع۔ برے آدمی) لوگوں کے لئے کیسا اچھا آدمی، عرض کی گئی وہ کیسے؟ فرمایا میرے اشرار کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، اور نیک لوگوں کو ان کی اعمال کی وجہ سے داخل فرمائے گا۔

(طبرانی فی الکبیر۔ ابونعیم)

۴۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہوگی اور وہ جو نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں۔ وہ جنت میں بلا حساب داخل ہوں گے اور جو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور اہل اعراف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

۴۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے اہل کبائر کے لئے اپنی شفاعت کا ذخیرہ کر رکھا ہے۔ (طبرانی الاوسط)

۴۵ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ عمل صالح کر

اور کسی پر بھروسہ نہ کرہاں میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہوگی۔
(طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نیکیاں برائیوں سے بڑھ گئیں تو ان کا حساب آسان ہوگا پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے ہوگی جس نے اپنی جان کو ذلت میں ڈالا اور پیٹھ کو توڑا یعنی گناہوں میں مبتلا رہا۔ (ترمذی۔ابن ماجہ)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کن لوگوں کے لئے ہوگی؟ فرمایا میری امت کے کبیرہ گناہ والوں اور بہت بڑے خطاء کاروں اور ناجائز طور پر قتل وغارت کرنے والوں کے لئے۔ (بیہقی)

◆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہوگی۔ (الآجری فی الشریعہ۔بیہقی)

◆ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت اہل کبائر کے لئے ہوگی۔

فائدہ: بیہقی نے فرمایا کہ حدیث مرسل حسن ہے اور مرسل قبول ہے جب کہ راوی ثقہ ہو (حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ ثقہ ہیں۔اویسی غفرلہ) علاوہ ازیں اس کی یہ شہادت بھی کافی ہے کہ تابعین میں یہ لفظ عام شائع اور مشہور ہے (بلکہ آج تک ہر دور میں اس طرح مشہور ہے شہرت عامہ بھی حجت ہے۔اویسی غفرلہ)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اکرم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں اپنے رب کے ہاں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں عرض کروں گا یارب! میری شفاعت اس کے لئے قبول فرما جس نے دنیا میں کہا تھا لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے محبوب! ایسوں کی بخشش کے لئے آپ کی شفاعت کی حاجت ہے نہ کسی اور کی ایسوں کو تو میں خود بخشوں گا مجھے اپنی عزت و جلال ورحمت کی قسم! جہنم میں ہر ایسے کو بالکل نہ چھوڑوں گا جس نے دنیا میں کہا ہو گا۔لا الہ الا اللہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔ (ابن خزیمہ۔ابن ابی عاصم)

باب (۸۶)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سب سے پہلے کن کے لئے ہوگی

❶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے کن کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں۔
''الا قرب فا الاقرب'' قریش وانصار سے، پھر اہل یمن سے جو مجھ پر ایمان لا ئے اور میری اتباع کی پھر تمام اہل عرب پھر عجمی لوگ اور سب سے پہلے جن کی شفاعت کروں گا وہ ''اولوالفضل'' ہوں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

❷ حضرت عبدالملک بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ میں سب سے پہلے اپنی امت کے جن لوگوں کی شفاعت کروں گا وہ اہل مدینہ واہل مکہ اور اہل طائف ہوں گے۔ (طبرانی۔ بزار)

باب (۸۷)

وہ اعمال جو شفاعت کا موجب ہیں

❶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی شفاعت میں قیامت میں سب سے زیادہ سعادت مند کون ہوگا؟ فرمایا میرا خیال ہے کہ اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) اس سے قبل آپ سے پہلے اس حدیث کے بارے میں سوال نہیں کیا جب میں نے آپ کو حدیث میں حریص دیکھا ہے تو سنیئے! قیامت میں میری شفاعت میں سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہے جس نے اپنی طرف سے مخلص ہو کر کہا: لا الٰہ الا اللہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

(بخاری۔ احمد۔ ابن حبان۔ ابی عاصم)

❷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس

نے اذان سن کر یہ پڑھا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔

اس کے لئے قیامت میں میری شفاعت حلال ہوگی۔ (بخاری۔ابوداؤد۔نسائی۔ترمذی)

اسی کی مثل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ (مسلم)

◆ فقہاء کوفہ کے ایک فقیہہ نے فرمایا کوئی بھی مسلمان اذان سن کر یہ پڑھتا ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْمفترضۃ اعطِ سیدنا مُحَمَّدًا سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

تو اسے اللہ تعالیٰ میری شفاعت میں داخل فرمائے گا۔ (سعید بن منصور)

◆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی مدینہ طیبہ کی تکالیف اور مشقتوں پر ثابت قدم رہتا ہے میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔ (مسلم۔احمد۔بیہقی)

اسی کی مثل حضرت ابوسعید خدری، ابن عمر، ابوہریرہ، زید بن ثابت، ابوایوب، انصاری اور عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ (مسلم، ترمذی، احمد موطا امام مالک، طبرانی فی الکبیر، بزار)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ پاک میں مرے اس لئے کہ جو مدینہ پاک میں مرتا ہے میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (ابن ماجہ۔ترمذی۔احمد۔ابن حبان۔بیہقی)

میری خاک یا رب نہ برباد جائے — پس مرگ کردے غبارِ مدینہ

طیبہ میں مر کر ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند — سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

◆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حرمین طیبین (حرم مکۃ المکرمہ، حرم مدینۃ المنورہ۔اویسی غفرلہ) میں سے کسی ایک میں مرتا ہے تو اس نے اپنے لئے میری شفاعت واجب کرلی اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر)

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن میرا محبوب کے قدموں میں بنا دے

7. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اور رات میں مجھ پر درود شریف کی کثرت کیا کرو، کیونکہ جو یہ عمل کرتا ہے تو قیامت میں، میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔ (بیہقی)

8. حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح اٹھتے ہی مجھ پر دس بار درود شریف پڑھتا ہے یوں ہی شام کے وقت بھی تو اسے قیامت میں میری شفاعت ملے گی یعنی اسے شفاعت نصیب ہوگی۔ (طبرانی بسند جید)

9. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر درود شریف بکثرت پڑھتا ہے۔ (ابن حبان۔ترمذی)

10. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھتا ہے۔

اللهم انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة۔

''اے اللہ! اسے اپنے نزدیک قربت والی جگہ میں نازل فرما۔''

11. حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے کہ جب کوئی مؤذن سے سن کر پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اور جس نے مؤذن سے یہ سن کر اوپر والی دعا پڑھی تو قیامت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگئی۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: طبرانی فی الاوسط کے یہ الفاظ ہیں:

صَلِّ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

''اپنے عبد مقدس اور اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ (درود) بھیج اور قیا۔

میں مجھے ان کی شفاعت میں بنادے۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یہ دعا ہر فرض نماز کے بعد پڑھی تو اس کے لئے قیامت میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ فِی الْمُصْطَفِیْنَ مُحَبَّتَہٗ وَفِی الْعَالَمِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَہٗ۔

''اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ دے اور انہیں برگزیدہ والوں میں کردے اور عالمین میں ان کا درجہ بنا اور مقربین میں ان کا گھر فرما۔'' (طبرانی فی الکبیر)

حضرت زیاد بن زیاد رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے تھے کہ تجھے کوئی حاجت یہ ہے کہ قیامت میں آپ میری شفاعت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: تو میری کثرت سجود میں مدد کر۔ (احمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے روضہ انور کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (دار قطنی، بزار)

طبرانی کے الفاظ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ ہیں کہ جو میرے ہاں زائر ہوکر آیا اور اسے کوئی حاجت نہ لائی سوائے میری زیارت کے اس کا مجھ پر حق یہ ہے کہ قیامت میں میں اس کا شفیع ہوں۔ (طبرانی فی الکبیر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا کہ جس نے میری زیارت کی میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں اور حرمین میں سے کسی ایک میں مرا اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ امن والا کر کے اٹھائے گا۔ (بیہقی)

باب (۸۸)

شفاعت سے محروم کون؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دو

گروہ ہیں انہیں میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔(۱) مرجہ (۲) قدریہ۔ (دونوں گمراہ فرقے ہیں) (ابونعیم)

◆ ۲ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے عرب کو دھوکہ دیا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا۔ (ترمذی، احمد، بیہقی)

◆ ۳ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں دو شخصوں کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

◇ ۱ امام (حاکم، افسر) ظالم، غشوم، عسوف

◇ ۲ دین میں غلو کرنے والا اور اس میں حد سے نکل جانے والا۔ (بیہقی، طبرانی)

◇ ۳ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جھگڑا چھوڑو کیونکہ قیامت میں جھگڑالو کی شفاعت نہیں کروں گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

باب (۸۹)

حضور ﷺ کے سوا دوسرے انبیاء و ملائکہ اور علماء و شہداء و صالحین اور مؤذن اور اولاد کی شفاعت

◆ ۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلے شفاعت قبول کیا ہوا ہوں۔ (مسلم، بیہقی)

یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ سے جسے امام مسلم نے اور حضرت جابر بن عبداللہ سے جسے امام بیہقی نے روایت کیا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

◆ ۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا نبی ﷺ چار میں سے چوتھا شفاعت کرنے والا ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، تمہارا نبی ﷺ، تمہارے نبی ﷺ سے بڑھ کر بہت زیادہ شفاعت کرنے والا اور کوئی نہ ہوگا۔ ان

کے بعد ملائکہ پھر دوسرے انبیاء اور صدیقین اور شہداء۔ (بیہقی)

فائدہ: علماء کے اختلاف بیان کرنے کے بعد علامہ سیوطی نے فرمایا کہ مشہور یہی ہے کہ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہمارے نبی ﷺ ہیں۔

۳. حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں انبیاء کرام شفاعت کریں گے پھر علماء پھر شہداء۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

۴. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت چند لوگوں کو گم پائیں گے جنہیں وہ دنیا میں پہچانتے تھے وہ انبیاء کرام کے پاس آکر ان کا ذکر کریں گے تو وہ انبیاء کرام ان کی شفاعت کریں گے ان کو ''الطلقاء'' کہا جائے گا جن پر آب حیات پلٹا جائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۵. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ایک قوم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوگی جو اس سے پہلے وہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا تھے۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

۶. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ان کی اولاد میں سے ایک لاکھ دس ہزار کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۷. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل جنت واہل نار کو ایک دوسرے سے جدا کیا جائے گا تو رسولان عظام کھڑے ہو جائیں گے ان کی شفاعت قبول ہوگی انہیں حکم ہوگا جاؤ جنہیں تم پہچانتے ہو انہیں دوزخ سے نکالو وہ انہیں دوزخ سے نکالیں گے تو وہ زخمی ہو چکے ہوں گے انہیں ایک نہر میں ڈالا جائے گا جسے آب حیات کہا جاتا ہے ان کے زخموں اور داغوں کی آلائش وغیرہ نہر کے دونوں کناروں پر پڑی ہوگی اور وہ نہر سے صاف وشفاف تغاریر کی طرح نکلیں گے پھر وہ دوبارہ شفاعت کریں گے انہیں کہا جائے گا جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے اسے نکال لاؤ وہ انہیں نکال لائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اپنے علم اور اپنی رحمت سے نکالتا ہوں (ان کی تعداد) جتنے انبیاء

کرام نکال چکے ہوں گے ان سے کئی گنا زیادہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دوزخ سے نکال لے گا ان کی گردنوں پر لکھا ہوگا: ''عتقاء اللہ'' اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا نام رکھا جائے گا۔ جہنمیوں۔ (احمد، بیہقی)

٨ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عالم و عابد کو لایا جائے گا عابد کو کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ لیکن عالم سے کہا جائے گا ٹھہر جا لوگوں کی شفاعت کر کے پھر جنت میں جاؤ۔ (اصبہانی، بیہقی)

٩ حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں اسی طرح ہے لیکن اس کے آخر میں ہے تم ان کی شفاعت کرو جنہیں تم نے ادب سکھایا (تعلیم دی) یعنی شاگردوں کی شفاعت کرو۔ (بیہقی)

١٠ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے موقوفاً روایت کیا ہے کہ عالم سے کہا جائے گا کہ تم اپنے شاگردوں کی شفاعت کرو اگرچہ وہ ستاروں کی گنتی کے برابر ہوں۔ (دیلمی)

☆☆ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج دنیا میں نیک عقیدہ سنی عالم دین سے حاصل کرتے ہیں تو وہ قیامت میں بخشے جائیں جن کے اساتذہ وہابی، دیوبندی، مرزائی، شیعہ یا اور کوئی بدمذہب ہوگا تو وہ قیامت میں پچھتائے گا کہ آج جو لوگ بدمذاہب بالخصوص وہابی، دیوبندی، استاد کے پاس پڑھتا ہے اور اس کی تعلیم کی تعریف کرتا ہے کہ ان کے یہاں نظم وضبط بہتر ہوتا ہے وغیرہ تو وہ کل روئے گا اس سے ہمارے وہ بیوقوف سنی سوچیں جو اپنی اولاد کو بدمذاہب کے یہاں پڑھاتے ہیں تو وہ بعض بدبخت ان کا مذہب اختیار کر لیتے ہیں جو بدقسمتی سے اپنے بدمذاہب اساتذہ کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے اگر محفوظ بھی رہے تو شفاعت سے محروم۔ الحمد للہ اویسی غفرلہ خوش قسمت ہے کہ اس کے تمام اساتذہ سنی، حنفی، بریلوی ہیں۔ ☆☆

١١ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ شہید اپنے اہل خانہ کے ستر ہزار افراد کی شفاعت کرے گا۔ (ابوداود، ابن حبان، بیہقی)

١٢ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد ایک، دو اور تین مردوں کی قیامت میں شفاعت کرے گا۔ (بزار، بیہقی)

١٣ حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ میری امت کے ایک مرد کی شفاعت سے قبیلہ بنو تمیم سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یہ آپ کے سوا اور شفاعت ہو گی آپ نے فرمایا ہاں یہ میرے سوا اور ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ (فریابی)

◆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ایک مرد کی شفاعت سے "ربیعہ" اور "مضر" قبیلوں کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ (بیہقی)

◆ حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ایک مرد کی شفاعت سے "مضر" قبیلہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور میری امت نار میں عظیم سمجھی جائے گی کہ اِس کا ایک کنارہ میری امت سے پر ہو گا (پھر شفاعت سے خالی ہو جائے گا) (احمد، حاکم، بیہقی)

◆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے سرکار مدینہ ﷺ سے سنا ہے کہ ایک مرد کی شفاعت سے میری امت کے دو قبیلوں "ربیعہ" اور "مضر" کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ "ربیعہ و مضر" کیا ہے؟ فرمایا: میں کچھ کہہ رہا ہوں صحیح کہہ رہا ہوں۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میری امت کے ایک مرد کی شفاعت سے مضر قبیلہ کی گنتی سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے بعض لوگ اپنے اہل خانہ کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے عمل کے مطابق شفاعت کرے گا۔ (طبرانی فی الکبیر، بیہقی)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں ایک مرد کو کہا جائے گا اٹھ اے فلاں! شفاعت کر وہ مرد اٹھ کر اپنے اہل خانہ اور ایک مرد اور دو مردوں کی شفاعت کرے گا اپنے اعمال کی مقدار پر۔ (بیہقی)

◆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے چند لوگ ہوں گے جو ایک مرد کی شفاعت کرے گا اور اپنے اہل خانہ کی

بھی وہ اس کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔ (ترمذی، احمد)

◆ ۲۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ شفاعت سے دوزخ سے نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ابلیسیوں کا ابلیس (بڑا شیطان) بھی گردن لمبی کرے گا، اس امید پر کہ شاید اسے بھی شفاعت نصیب ہو۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۲۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں اور اس میں مجھے کوئی فخر نہیں سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور اس میں کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے قبر سے باہر نکل کر سر کے بال جھاڑوں گا اور اس میں فخر نہیں اور سب سے پہلے میں جنت میں داخل ہوں گا، اور اس میں فخر نہیں اور شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ جس کی شفاعت میں کروں گا پھر وہ دوسروں کی شفاعت کرے گا یہاں تک کہ ابلیس پر امید ہو جائے گا شاید اس کی شفاعت ہو۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ ۲۲ حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میرے امتی ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں پھر ہر ہزار ستر ہزار کی شفاعت کرے گا پھر تین مٹھی بھر کر دوزخ سے نکالے گا۔ (ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیہقی)

◆ ۲۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرد ایک جنگل میں چلے ایک عابد دوسرا فاسق و فاجر تھا فاسق کے پاس کوزہ تھا جس میں پانی تھا اور عابد کے پاس پانی نہ تھا عابد کو پیاس لگی تو دوسرے رفیق سے کہا کہ اے فلاں! میں تو پیاس سے مر رہا ہوں اس نے کہا: میرے پاس کوزہ ہے لیکن ہم جنگل میں ہیں اگر میں تمہیں پانی دے دوں تو میں مر جاؤں گا۔ عابد چونکہ پیاس سے نڈھال تھا اسی لئے پانی نہ ملنے سے گر پڑا اس دوسرے یعنی فاسق نے سوچا کہ اگر میں نیک انسان کو پیاس کی وجہ سے مرا ہوا چھوڑ کر چلا جاؤں حالانکہ میرے پاس پانی ہے اور میں اسے نہ پلاؤں تو اللہ تعالیٰ سے مجھے کوئی خیر و بھلائی نصیب نہ ہوگی اسی لئے اس نے عابد پر پانی چھڑکا اور پلایا بھی اس سے عابد کی جان بچ گئی اور وہ دونوں

جنگل میں چل پڑے اور اسے طے کر کے منزل مقصود تک پہنچ گئے پھر کل قیامت میں دونوں کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا۔ عابد کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا فاسق اسے پکار کر کہے گا اے فلاں! میں وہی ہوں جس نے تجھے جنگل میں پانی پلایا اور تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں جانے کا حکم فرمایا ہے تو میرے لئے بھی رب تعالیٰ سے سفارش کر ملائکہ کو عابد کہے گا ٹھہر جاؤ! وہ ٹھہر جائیں گے عابد اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا یارب! اس نے جنگل میں اپنے اوپر ترجیح دے کر مجھے پانی پلایا اس لئے یہ مجھے عطا کر دے یعنی اس کی بخشش فرما اور اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تیرا ہے تو اسے لے جاوہ (عابد) اس کا (فاسق) کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔ (ابو یعلی، بیہقی، طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ایک جنتی دوزخیوں کو جھانک کر دیکھے گا، ایک جہنمی اسے پکار کر کہے گا اے فلاں! کیا تو مجھے جانتا ہے، جنتی کہے گا: میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں جب تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور مجھ سے پانی مانگا تھا میں نے تجھے پانی پلایا تھا وہ اسے پہچان لے گا کہے گا: میں نے تمہیں پہچان لیا وہ کہے گا: تو میری شفاعت اپنے رب کے ہاں کر وہ (جنتی) اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا تو اسے دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ (ابو یعلی، دیلمی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اہل نار کو صفیں بنا کر پیش کیا جائے گا وہاں سے اہل ایمان کا گزر ہوگا تو ایک جہنمی جنتی کو دیکھ کر پہچان لے گا جو دنیا میں ان کی ایک دوسرے سے پہچان تھی جہنمی کہے گا: کہ وہ اس کی شفاعت کرے پھر جنتی، جہنمی کی شفاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول کرے گا۔ (ابو یعلی، طبرانی)

دوسری روایت میں ایک لفظ یہ ہے کہ جہنمی، جنتی کو کہے گا کہ تجھے یاد ہے کہ میں نے دنیا میں تیرے لئے خیر و بھلائی کی تھی۔ (اس کے بعد وہ اس کی شفاعت سے نجات پائے گا۔ اویسی غفرلہ) (ابن ابی الدنیا)

۲۶ ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں کہ قیامت میں لوگ صفیں باندھیں گے پھر وہاں سے اہل جنت گزریں گے ایک جنتی ایک جہنمی پر گزرے گا تو جہنمی کہے گا اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں ہے کہ میں نے تجھے فلاں دن پانی کا گھونٹ پلایا تھا وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا یوں ہی ایک جنتی، جہنمی سے گزرے گا تو وہ کہے گا اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں میں نے تجھے فلاں دن وضو کا پانی دیا تھا تو وہ اس کی شفاعت کرے گا یوں ہی ایک جنتی، جہنمی (کے پاس سے) گزرے گا تو جہنمی کہے گا اے فلاں! کیا تجھے یاد نہیں کہ تو نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا تھا تو میں چلا گیا تھا پس وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔

۲۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت:

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ط (پ۲۲، فاطر، آیت ۳۰)

''تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اجر و ثواب پورا عطا کر کے انہیں جنت میں داخل کرے گا اور اپنے فضل سے اس پر اور مزید شفاعت کی اجازت بخشے گا اس کے لئے جس پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی ان کو جنہوں نے دنیا میں ان کے ساتھ کچھ خیر و بھلائی کی ہو گی۔

(ابو نعیم، طبرانی فی الکبیر)

۲۸ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا۔ (حاجی باعمل جس کا حج مبرور ہو۔ اویسی غفرلہ) (بزار)

۲۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرحد اسلام کی حفاظت کرنے والے جب اسی حالت میں مر جائیں تو قیامت تک اس کا عمل لکھا جاتا رہے گا اور اسے ستر حوروں سے شادی کروائی جائے گی اور کہا جائے گا کہ شفاعت کر یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائے۔ (ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر)

۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن پڑھ

کر اس پر عمل کیا اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے ان دس گھر والوں کے لئے شفاعت کی اجازت بخشے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

◆ ۳۱ حضرت حبیبہ وام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کسی مسلمان کے تین بچے ایسے فوت ہوں جو سن بلوغ تک نہ پہنچے تو انہیں قیامت میں لایا جائے گا اور وہ بچے جنت کے دروازے پر کھڑے کر دیئے جائیں گے انہیں کہا جائے گا کہ جنت میں جاؤ وہ عرض کریں گے: ہم جنت میں کیسے جائیں جبکہ ہمارے ماں باپ جنت میں داخل نہیں انہیں دو تین بار کہا جائے گا ان کا یہی جواب ہوگا پھر حکم ہوگا تم اور تمہارے ماں باپ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا:

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ (پ۲۹، المدثر، آیت ۴۸)

''تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔''

اس کا معنی یہ ہے کہ بیٹوں کی شفاعت آباء واجداد کو نفع دے گی۔ (اسحاق بن راہویہ)

☆☆ تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ یعنی انبیاء، ملائکہ، شہداء وصالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شافع کیا ہے وہ ایمان والوں کی شفاعت کریں گے کافروں کی شفاعت نہ کریں گے جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شفاعت بھی میسر نہ آئے گی۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ ۳۲ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی اولاد قیامت میں عرش کے نیچے شفاعت کرنے والے اور شفاعت قبول کئے ہوئے ہیں۔ (ابونعیم)

☆☆ فقیر کے پانچ بچے قبل بلوغ فوت ہو گئے اور الحمد للہ ہم نے صبر کیا اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان بچوں کو فقیر کے لئے شفاعت قبول فرمائے گا۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

باب (۹۰)

اسلام وقرآن وحجراسوداوراعمال کی شفاعت

1. حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن قیامت میں بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: میں نے اسے طعام و شہوت سے روکا۔ اے اللہ! اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا: میں نے اسے نیند سے روکا۔ اے اللہ! اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما ان دونوں (روزے اور قرآن کی اس کے حق میں) شفاعت قبول کی جائے گی۔

(احمد، حاکم بطبرانی فی الکبیر)

2. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن شفاعت کرنے والا شفاعت قبول کیا ہوا اور اس کی طرف سے جھگڑنے والا اور تصدیق کرنے والا ہے جس نے اسے اپنے آگے کیا یعنی اس پر عمل کیا وہ اسے جنت میں لے جائے گا اور جس نے اسے پس پشت ڈالا یعنی اس پر عمل نہ کیا تو وہ اسے دوزخ میں لے جائے گا۔ (ابن حبان، طبرانی فی الکبیر)

3. حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ حجر اسود کو خیر و بھلائی کا اپنا گواہ بناؤ کیونکہ قیامت میں وہ شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا ہے۔ اس کے لئے زبان اور دو ہونٹ ہوں گے اس کے لئے گواہی دے گا جس نے اسے چوما اور اس کا استلام کیا ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

☆☆ اس کی تفصیل گزری ہے اور مزید فقیر کا رسالہ ''حجر اسود کی تحقیق'' میں پڑھیں۔ اویسی غفرلہ ☆☆

باب (۹۱)

اذنِ شفاعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى ۔ (پ۱۷، الانبیاء، آیت ۲۸)

''اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے۔''

اور فرمایا:

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ (پ۳، البقرہ، آیت ۲۵۵)

''وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے۔''

اور فرمایا:

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝ (پ۲۷، النجم، آیت ۲۶)

''اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے۔''

◆ ۱ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت:

وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝

(پ۱۷، الانبیاء، آیت ۲۸)

''اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں۔''

تلاوت کی اور فرمایا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اپنے رب کے خوف سے ڈرنے والے ہیں پھر فرمایا کہ میری شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے جو میری امت سے ہیں۔

(حاکم، بیہقی)

فائدہ: امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ صرف سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے یہ فرشتوں کا کام نہیں کیونکہ فرشتے صرف صغیرہ گناہوں کی شفاعت کریں گے اور ان کے درجات کے بڑھانے کے لئے اور کبھی اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جس کے لئے شفاعت کی جائے وہ اپنے ایمان کی وجہ سے برگزیدہ ہوا اگرچہ اس کے کبیرہ گناہ ہوں نہ کہ شرک۔ تو آیت سے صرف کافروں سے شفاعت کی نفی ہوگی، اور نہ ہی کوئی کافروں کی شفاعت کی جرأت کر سکے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت سے راضی نہیں ان کے برے اعتقاد کی وجہ سے۔

◆ ۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت "وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى" کے بارے میں فرمایا کہ وہ "مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ" کی طرح ہے ہاں یہ آیت:

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا (پ۳۰، الانفطار، آیت ۱۹)

"جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی۔"

بھی شفاعت کی نفی نہیں کرتی اس لئے کہ اس آیت سے "ملک" مراد ہے اور ملک یہ کہ کسی کی شفاعت اپنی قوت سے کی جائے جیسے دنیا میں ہوتا تھا کہ لوگ ایک دوسرے سے اپنی قوت سے دفاع کرتے یا اپنی ذات سے کوئی دفاع کرتا تو بھی اسی قوت سے اور شفاعت میں یہ بات نہیں ہوتی اس لئے یہاں شافع مشفوع لہ کے اللہ تعالیٰ کے یہاں عجز وانکساری کا اظہار کرتا ہے اور شفیع خود کو مشفوع لہ کی جگہ کھڑا کرتا ہے تو یہ آخرت کا دن اس لائق ہے اور یوم الدین کے بھی زیادہ مناسب ہے۔ (بیہقی، ابن جریر)

باب (۹۲)

دوسروں پر لعنت کرنے والے

◆ ۱ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دوسروں پر لعنت کرنے والے قیامت میں نہ کسی کے گواہ ہو سکیں گے اور نہ ہی شفاعت کریں گے۔ (مسلم، ابوداؤد، احمد، حاکم)

باب (۹۳)

رحمتِ الٰہی کی وسعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (پ۱۴، الحجر، آیت ۴۹)

''خبر دو میرے بندوں کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان۔''

اور فرمایا:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (پ۲۴، الزمر، آیت ۵۳)

''تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

اور فرمایا:

وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (پ۱۴، الحجر، آیت ۵۶)

''اپنے رب کی رحمت سے کون نا امید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے۔''

اور فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ

(پ۵، النساء، آیت ۴۸)

''بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔''

❶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جب رحمت کو پیدا فرمایا تو سو حصے پر ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لئے صرف ایک حصہ اپنی مخلوق کی طرف بھیجا اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اس کی

رحمت کتنی وسیع ہے تو وہ کبھی جنت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو معلوم ہو جا
اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنی رحمت ہے تو اسے کبھی دوزخ کا خوف نہ ہو۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ا

◆ ۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعا
کی سو رحمت ہے۔ صرف ایک رحمت اس نے اہل زمین پر تقسیم فرمائی اسے اس کے
آجال (موت) تک پھیلائے رکھے گا اور ننانوے کو قیامت میں اپنے اولیاء کرام
کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔ (احمد، مجمع الزوائد)

◆ ۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ
تعالیٰ نے ایک سو رحمت پیدا فرمائی صرف ایک رحمت اپنی مخلوق میں تقسیم فرمائی
اور ننانوے کا قیامت میں ظہور ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر، بزار)

◆ ۴ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک
اللہ تعالیٰ نے ایک سو رحمت پیدا فرمائی ہے ایک رحمت مخلوق میں تقسیم کر دی جس
سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور ننانوے اپنے اولیاء کرام کے لئے ذخیرہ
کر رکھا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۵ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے
شک ہمارے پروردگار نے رحمت کو سو پر تقسیم فرمایا۔ زمین پر ان میں سے صرف
ایک جز نازل کیا یہ اسی جز سے ہے کہ لوگ، پرندے اور جانور آپس میں رحم کرتے
ہیں اور باقی تمام رحمت اسی کے پاس ہے صرف ایک رحمت اس کے بندوں کے
لئے قیامت میں ظاہر ہوگی۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

◆ ۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کہیں
سے گزر رہے تھے کہ ایک بچہ راستہ میں کھڑا تھا جب ماں نے اتنے بڑے ہجوم کو
دیکھا تو اسے خطرہ ہوا کہ کہیں بچہ روندا نہ جائے تو بچے کی طرف دوڑتی ہوئی کہتی تھی
میرا بچہ میرا بچہ پھر دوڑ کر اپنے بچہ کی آغوش میں لے لیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
جناب میں صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ

میں جانے کی روادار ہو سکتی ہے؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی اس طرح اپنے پیارے کو آگ میں ڈالنے کا روادار نہیں۔ (احمد، ابویعلی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے اس دوران چلتے ہوئے صحابہ نے پرندے کا بچہ پکڑ لیا تو اس بچے کا ماں باپ میں کوئی ایک اس کے ہاتھ میں گرا جس نے اس کے بچے کو پکڑ رکھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پرندے کے بچے کو لینے پر تعجب نہ کرو وہ اس طرف متوجہ ہوا جس کے ہاتھ میں اس کا بچہ تھا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے اس پرندے سے بھی زیادہ رحیم ہے جو اس پرندے کو اپنے بچے سے پیار ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مقدار جان لیتے تو تم ہر کام پر اس کا سہارا لیتے۔ (بزار)

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ قیامت میں ایک بندہ لایا جائے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کی نیکیاں دیکھو، اس کے اعمال نامہ میں ایک نیکی بھی نہ ہوگی۔ پھر فرمائے گا: اس کی برائیاں دیکھو تو اس کی بہت زیادہ برائیاں پائی جائیں گی۔ اس کے لئے حکم ہوگا کہ اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔ وہ دوزخ کی طرف جاتے ہوئے بار بار مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا میرا تیرے متعلق یہ گمان نہ تھا کہ مجھے تجھ سے بڑی امید تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو درست کہتا ہے پھر حکم ہوگا کہ اسے جنت میں لے جاؤ۔ (ابونعیم)

حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں ایک بندے کے لئے حکم ہوگا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ وہ کہے گا یارب! میرا یہ گمان تو نہ تھا۔ عرض کرے گا یا اللہ! تو مجھے بخش دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کا راستہ چھوڑ دو۔ (یعنی یہ بخشا گیا) (ابونعیم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کے لئے فرمائے گا اسے دوزخ میں لے جاؤ تو کہے گا یارب! مجھے قسم ہے کہ میرا تیرے لئے نیک گمان تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے چھوڑ دو میں اپنے بندے

کے گمان کے نزدیک ہوں۔ (بیہقی)

◆ ۱۲ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کو اتنا وسعت دے گا کہ ابلیس بھی پرامید ہو جائے گا کہ اسے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچے گی۔ (طبرانی فی الکبیر، بیہقی)

باب (۹۴)

قراء و علماء کے لئے نیک امیدیں وابستہ ہیں

اس بارے میں جو قراء و علماء کے لئے نیک امیدیں وابستہ ہوں یعنی وہ حضرات جن سے اللہ تعالیٰ نے درگزر فرمایا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا ۔ (پ۲۲، فاطر، آیت ۳۲)

"پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا۔ یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے۔"

◆ ۱ مطرف نے فرمایا کہ یہ آیت قراء کے لئے ہے۔ (ابن ابی حاتم)

◆ ۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے اس نے انہیں اس کتاب کا وارث بنایا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی، ان کے ظالم (اپنے نفس پر ظلم کرنے والے نہ کہ مطلق ظالم۔ اویسی غفرلہ) بخشے ہوئے ہیں ان کے مقتصدون سے آسان حساب ہوگا۔ ان کے سابقین جنت میں بلا

ب داخل ہوں گے۔ (ابن جریر، ابن منذر، بیہقی)

◆ ۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے متعلق فرمایا کہ یہ تینوں بمنزلہ واحد کے ہیں اور تمام جنت میں جائیں گے۔

(ترمذی، احمد، بیہقی)

◆ ۴ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا آیت کریمہ کے بارے میں فرماتے سنا کہ وہ جو سابق بالخیرات ہیں وہ جنت میں بلا حساب داخل ہوں گے۔ اور وہ مقتصد ہیں ان کا حساب آسان ہوگا اور وہ جو اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں وہ میدان حشر کی طویل مدت تک محبوس (قید میں) رہیں گے پھر انہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ملے۔ یعنی بخش دے گا یہی لوگ کہیں گے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ (پ۲۲، فاطر، آیت ۳۴)

''سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا۔ بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔'' (احمد، ابن جریر)

فائدہ: امام بیہقی نے فرمایا جب حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے طرق کثیر ہیں تو ظاہر ہوا کہ اس حدیث کی اصل ہے۔

◆ ۵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب آیت مذکورہ بالا پڑھتے تھے تو فرماتے خبردار! ہمارا سابق سابق ہے۔ (یعنی جنت میں سب سے پہلے جائے گا) اور ہمارے مقتصد نجات یافتہ ہے اور ہمارا ظالم یعنی نفس پر ظلم کرنے والا بخشا جائے گا۔

(سعید بن منصور، بیہقی)

◆ ۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آیت بالا کے بارے میں فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بیہقی)

◆ ۷ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کے بارے میں فرمایا کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بیہقی)

◆ ۸ حضرت کعب وعطاء رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ تینوں جنت میں جائیں گے۔ (بیہقی)

◆ ۹ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت

میں اپنے بندوں کو اٹھا کر علماء کرام کو علیحدہ کر کے فرمائے گا: اے گروہ علماء! میں نے اپنا علم تمہارے میں رکھا مجھے تمہارا علم تھا اور میں نے اپنا علم تمہارے میں اس لئے نہیں رکھا تھا کہ میں تمہیں عذاب دوں۔ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا۔

(طبرانی فی الکبیر، اصبہانی)

۱۰ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں علماء کرام کو فرمائے گا جب وہ عدل کی کرسی پر اپنی شان کے لائق بیٹھ کر فیصلہ فرمائے گا۔ میں نے تمہارے میں علم وحکمت اس لئے رکھی تھی کہ میں تمہارے وہ امور بخش دوں جو تم سے سرزد ہوئے اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

(طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: امام منذری نے اضافہ فرمایا کہ اس سے واضح ہوا کہ علم کو اپنی طرف اضافت فرمانے سے وہ علم مراد نہیں جس میں عمل واخلاص نہ ہو۔ (یعنی اوپر والی فضیلت بے عمل علماء کے لئے نہیں)

۱۱ حضرت ابو عمر صنعانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو علماء کو علیحدہ کیا جائے گا جب اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہوگا تو فرمائے گا میں نے اپنی حکمت تمہارے میں بخشنے کے لئے رکھی تھی یہی میرا ارادہ تھا اب تم جنت میں داخل ہو جاؤ اس علم کی برکت سے جو تم میں ہے۔

باب (۹۵)

قیامت میں لوگوں کے جھگڑے اور قصاص

قیامت میں لوگوں کے جھگڑے اور قصاص اور یہ پل صراط سے گزرنے کے بعد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ (پ۲۴، الزمر، آیت ۳۱)

”پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔“

◆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ (پ ۲۳، الزمر، آیت ۳۱)

"بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔"

نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہمارے گناہوں کے ساتھ ساتھ جو ہمارے درمیان جھگڑے ہوئے انہیں بھی دہرایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں تمہارے اوپر یہ دہرایا جائے گا یہاں تک کہ ہر حق والے کا حق ادا کیا جائے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی پھر تو یہ شدید امر ہے۔ (احمد، حاکم)

◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت:

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝

(پ ۱۴، الحجر، آیت ۴۷)

"اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے۔"

کے بارے میں فرمایا کہ اہل ایمان دوزخ سے نجات پا جائیں گے تو وہ جنت و دوزخ کے درمیان ایک پل پر ٹھہرائے جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے حقوق کا ایک دوسرے سے حساب لے گا جو دنیا میں آپس میں ہوا یہاں تک کہ وہ صاف ستھرے ہو جائیں گے پھر انہیں جنت میں جانے کا اذن ہوگا۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے تمہارا ایک جنت میں سیدھی راہ پانے والا وہی ہوگا جو دنیا میں سیدھی راہ پر تھا۔

(بخاری، احمد)

فائدہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم ان لوگوں کو اس سے تشبیہ دے سکتے ہیں جو جمعہ ادا کر کے گھروں کو جاتے ہیں۔ امام قرطبی نے فرمایا کہ یا وہ ان کے حق میں ہے جو دوزخ میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے وہ لوگ جو دوزخ میں داخل ہو گئے ہوں گے انہیں دوزخ سے

نکالا جائے گا پھر ان سے حساب نہ ہوگا جب وہ دوزخ سے نکلیں گے تو وہ انہار جنت (جنت
نہریں) یہ پھیل جائیں گے۔

فائدہ: علامہ ابن حجر نے فرمایا کہ حدیث میں یہ جو ہے کہ مومن دوزخ سے نجات پائیں
گے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پل صراط سے گزرتے ہوئے دوزخ میں گرنے سے نجات
پائیں گے۔ نیز مذکورہ بالا القنطرۃ (پل) کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا یہ پل
صراط کے علاوہ ایک اور پل ہے اور اسی پل صراط کا تتمہ ہے۔ بعض نے کہا یہ پل صراط کا و
کنارہ ہے جس کا سرا جنت سے ملتا ہے۔ اسی کو امام قرطبی نے بیان کیا ہے میں (سیوطی)
کہتا ہوں کہ مختار قول اول ہے۔ چنانچہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں حدیث
پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ پل صراط سے گزرنے کے بعد ایک جگہ روکے
جائیں گے ان سے دنیا میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرلئے جائیں گے پھر وہ جنت میں
داخل ہوں گے اس کے بعد کسی کو کسی کے متعلق کسی قسم کا بوجھ نہ ہوگا۔

٣. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس
ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قیامت میں ہر کوئی جھگڑا کرے گا
یہاں تک کہ وہ بکریاں جنہوں نے ایک دوسرے کو سینگ مارا ہوگا۔ (احمد)

٤. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس
ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت میں ہر شے جھگڑے گی یہاں
تک کہ دو بکریاں جنہوں نے ایک دوسرے کو سینگ مارا ہوگا۔ (احمد، ابو یعلی)

٥. حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے
قیامت میں مرد و عورت جھگڑیں گے۔ بخدا اس وقت عورت کی زبان نہیں بولے گی
بلکہ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں گواہی دیں گے جو ان سے شوہر کے متعلق کام لیا
ہوگا پھر مرد اور اس کے خدام کو یوں ہی بلوایا جائے گا پھر بازار والے اور جو کچھ
انہوں نے لیا پھر بوریاں پھر روپے پیسے وغیرہ اہل حق کو دوسرے کی نیکیاں دلوائی
جائیں گی اور اس کی برائیاں اس کے سر پر رکھی جائیں گی۔ پھر جابر ظالم (لوگ)
اپنے کو لوہے کے گرزوں کے ساتھ پہنایا جائے گا پھر کہا جائے گا انہیں جہنم میں

داخل کرو مجھے اس ذات کی قسم میں نہیں جانتا کہ وہ دوزخ میں داخل ہوں گے یا

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ (پ۱۶، مریم، آیت ۷۱)

''اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔'' (طبرانی فی الکبیر)

◆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے چند غلام ہیں وہ میری تکذیب وخیانت اور نافرمانی کرتے ہیں اور میں انہیں مارتا ہوں گالی دیتا ہوں۔ فرمایئے: میرا ان سے ایسا رویہ صحیح ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی خیانت وتکذیب اور نافرمانی اور تیرا مارنا اور گالی دینا اس کی تفصیل یوں ہے کہ اگر تیری سزا ان کی نافرمانی سے کم ہے تو تیرے لئے فضیلت ہے اگر تیری سزا ان کی نافرمانی کے مطابق ہے تو نہ تیرے لئے ثواب ہے اور نہ عذاب ہے معاملہ برابر ہو گیا اگر تیری سزا ان کی نافرمانی سے بڑھ کر ہے تو تجھ سے اس کا قصاص لیا جائے گا یہ سن کر وہ شخص (سائل) رونے اور شور کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے کتاب اللہ میں نہیں پڑھا:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۞ (پ۱۷، الانبیاء، آیت ۴۷)

''اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔''

کسی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں اپنے ان غلاموں میں کوئی خیر و بھلائی نہیں پاتا اس لئے آپ گواہ ہو جائیں بے شک وہ میرے آزاد ہیں۔ (ترمذی، احمد، بزار)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو لوگوں سے قصاص لیا جائے گا وہ خون ہے۔ (بخاری ومسلم)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مقتول قیامت

میں آئے گا جس نے اپنا سر ایک ہاتھ میں لٹکائے ہوئے ہوگا اور دوسرا ہاتھ قاتل کا سہارا لئے حاضر ہوگا اور اس کی رگوں سے خون بہتا ہوگا یہاں تک کہ وہ عرش کے نیچے آکر مقتول رب العالمین سے عرض کرے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ قاتل کو فرمائے گا تیرے لئے ہلاکت ہو پھر حکم ہوگا کہ اسے دوزخ میں لے جایا جائے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر)

۹ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مقتول قاتل کو پکڑے ہوئے آئے گا اور اس کی رگیں خون سے بہہ رہی ہوں گی عرض کرے گا: اے میرے رب! اس سے سوال کیجئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا قاتل عرض کرے گا: میں نے اسے قتل فلاں کی عزت کی وجہ سے کیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

۱۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ قیامت میں ایک چٹیل میدان میں جمع ہوں گے جس کی مٹی سفید ہے گویا وہ پگھلی ہوئی چاندی ہے سب سے پہلا کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارا جائے گا۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ (پ ۲۴، المؤمن، آیت ۱۷)

"آج کس کی بادشاہی ہے ایک اللہ سب پر غالب کی۔ آج ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی۔ آج ہر کسی پر زیادتی نہیں بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔"

پھر سب سے پہلے جو حساب ہوگا وہ ہے جو لوگوں کے درمیان خون کے متعلق جھگڑے ہوئے تو قاتل و مقتول کو لایا جائے گا وہ رب رحمٰن کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے قاتل سے کہا جائے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا اگر اس کا قتل اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا تو کہے گا میں نے اسے تیری عزت کے لئے قتل کیا تھا۔ کہا جائے گا: ہاں! عزت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اگر اس نے مخلوق کے لئے کیا ہوگا تو کہے گا میں نے اسے فلاں کی عزت کے لئے قتل کیا تھا کہا جائے گا: عزت اس کے لئے نہیں تھی پھر اسے قتل کیا جائے گا مقتول

کے قتل کی طرح سوائے اس کے کہ وہ موت کا مزہ چکھے گنتی کے دن جتنا اس نے دوسرے کو موت کا مزہ چکھایا تھا۔ (ابن ابی حاتم)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا کسی پر حق ہے اس کی نیکیاں جو اس نے دنیا میں کی تھی حق والے کو دی جائیں گی کیونکہ وہاں آخرت میں نہ درہم ہے نہ دینار اس لئے اس کی نیکیاں ہی حق والے کو دی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں نہیں تو حق والے کی برائیاں اس کے سر ڈالی جائیں گی۔

(بخاری، احمد)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو نہ کوئی اسباب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں میرا وہ امتی مفلس ہوگا جس کی نماز و روزہ و زکوٰۃ ہوگی اور وہ آئے گا اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان تراشا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا وہ بیٹھے گا تو اس کی نیکیوں سے قصاص پورا کیا جائے گا اگر نیکیاں ختم ہوگئیں تو قصاص میں مظلوم کی برائیاں اس کے کھاتے میں ڈالی جائیں گی اس کے بعد اسے دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ (مسلم، ترمذی)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل حق کو حق ادا کرایا جائے گا یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگی بکری کا قصاص لیا جائے گا۔ (مسلم، ترمذی، احمد)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق میں ایک دوسرے کا قصاص لیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینگی بکری کا سینگ والی بکری ہے۔ (احمد)

◆ حضرت عثمان غنی، عبداللہ بن ابی اوفی، ثوبان اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ابلیس سرزمین عرب سے مایوس ہو چکا ہے کہ یہاں بت پرستی ہو لیکن وہ محقرات (بری چیزیں) کو تمہارے لئے پسند کرے گا اور محقرات یعنی ہلاک کرنے والے امور ہیں جہاں تک تم سے ہو سکے تم دوسروں کی

حق تلفی سے بچو، کیونکہ قیامت میں ایک بندہ بہت سی نیکیاں لائے گا سمجھا جائے گا کہ اس کی نجات ہوگی وہ اسی حالت میں ہوگا کہ ایک بندہ آ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا فلاں نے مجھ پر ظلم کیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کی فلاں نیکیاں مٹا دو اسی طرح اس کی نیکیاں مٹتی چلی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ باقی نہ رہے گا۔ (طبرانی فی الکبیر، حاکم، بزار، ابویعلی، بیہقی)

⑯ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت میں ننگا بے ختنہ خالی ہاتھ اٹھائے گا ہم نے کہا: بُھْمْ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جس کے پاس کوئی شے نہ ہو (خالی ہاتھ) پھر انہیں ندا ہوگی جسے ہر کوئی قریب اور دور سے سن لے گا کہ میں ملک ہوں میں دیان ہوں کسی کو لائق نہیں کہ وہ نار میں جائے حالانکہ اس کا اہل جنت کے پاس کوئی حق ہو یہاں تک کہ میں اسے پورا کراؤں گا اور نہ ہی اہل جنت کو جنت میں جانے کا حق ہے حالانکہ اہل نار کا کوئی حق ہو یہاں تک کہ میں اسے پورا کراؤں گا یہاں تک کہ کسی کو ناحق طمانچہ مارا ہوگا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اَلْیَوْمَ تُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ (پ ۲۴، المؤمن، آیت ۱۷)

''آج ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی آج کسی پر زیادتی نہیں۔''

(بخاری، احمد، حاکم)

فائدہ: بیہقی نے فرمایا کہ حدیث میں صوت سے وہ آواز وندا مراد ہے جو اس کی شان کے لائق یا اس کی صفات سے ہے یا یہ کہ اس سے فرشتہ کی آواز مراد ہے تو آواز فرشتے کی ہوگی لیکن اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اس لئے کی گئی ہے کہ یہ اس کا امر وحکم ہے۔

⑰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تین دفتر ہیں۔

① اس میں کوئی چیز نہ چھوڑی جائی گی۔

② اس میں ہے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت نہ ہوگی بہر حال جس کی بالکل بخشش نہ ہوگی وہ شرک ہے۔

وہ دفتر ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ اعتبار نہیں وہ اللہ تعالیٰ اور بندہ کے درمیان ہے مثلاً نماز جو بندے نے ادا نہ کی روزہ جو بندے نے نہ رکھا پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو بخش دے اور وہ اس سے تجاوز کرے جس کے لئے چاہے وہ دفتر جس سے کوئی شے نہ چھوڑی جائی گی وہ ہے بندوں کا آپس میں ظلم اور زیادتیاں ان میں قصاص لامحالہ ہوگا۔ (احمد، حاکم)

اسی کی مثل حضرت سلمان، ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ (طبرانی، بزار)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ مالک پر ملوک کے لئے افسوس ہے۔ غنی پر فقیر کے لئے افسوس ہے اور فقیر پر غنی کے لئے افسوس ہے اور کمزور کے لئے قوی پر افسوس ہے اور سخت گیر پر ضعیف کے لئے افسوس ہے۔ (بزار، نعیم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو ایک دوسرے پر جھگڑا اٹھائیں گے وہ آپس میں دو ہمسائے ہیں۔

(احمد، طبرانی فی الکبیر)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنیز کو بلایا اس نے آنے میں دیر کی تو آپ کے چہرہ اقدس سے غصہ کے آثار ظاہر تھے۔ میں باہر نکلی تو اسے دیکھا کہ وہ بکری کے بچہ سے کھیل رہی تھی میں نے اسے بلایا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں مسواک تھی فرمایا کہ مجھے قصاص کا خطرہ نہ ہوتا تو تجھے اس مسواک سے مارتا۔ (یہ تعلیم امت کے لئے ہے اویسی غفرلہ)

(طبرانی فی الکبری، ابو نعیم)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیے فرمایا کہ کوئی بھی اپنے غلام کو مارتا ہے تو وہ اس کی وجہ سے قیامت میں مقید ہوگا۔ (بزار، طبرانی فی الاوسط)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام کو ظلم کے طور پر ڈنڈا مارا تو قیامت میں اس سے قصاص لیا جائے گا۔

(طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم کوئی نہ مرے کہ اس پر کسی کا قرضہ ہو تو قیامت میں اسے نیکیوں اور برائیوں پورا کرنا ہوگا اس وقت نہ درہم ہوگا نہ دینار اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

(ابن ماجہ، ابونعیم، طبرانی فی الکبیر)

◆ ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جو مرا اور اس پر کسی کا دینار ہو یا درہم ہو تو اس کی نیکیوں سے اس کا قصاص پورا کیا جائے گا۔

◆ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آخرت میں قصاص والے سب سے زیادہ تقاضا والے ہوں گے اس سے بھی زیادہ جو تم دنیا میں ایک دوسرے سے قرضہ کا تقاضہ کرتے ہو تو اسے لوگ پکڑیں گے وہ عرض کرے گا یا رب! تو مجھے دیکھ نہیں رہا کہ میں پاؤں تک ننگا ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو اس کی قرض کی مقدار پر نیکیاں لے کر (قرض دار کو دو) اگر اس کی نیکیاں نہیں ہیں تو قرض دار کی برائیاں لے کر اس کے کھاتے میں ڈال دو۔ (القرطبی فی التذکرۃ)

◆ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کو قتل کیا پھر وہ زندہ رہا پھر اسے قتل کیا گیا اور اس پر کسی کا قرضہ ہے تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کرے۔ (نسائی، حاکم)

◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ جبار ہو کر بندوں سے ملے گا ایک مرد نے پل صراط پر پاؤں رکھا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! مجھ سے ظالم کا ظلم آگے نہ بڑھ سکے گا وہ اس وقت مخلوق کا ایک دوسرے کے لئے انصاف فرمائے گا یہاں تک کہ سینگ والی اور بے سینگی بکریوں کا بھی انصاف فرمائے گا جو انہوں نے ایک دوسری کو سینگ مارا ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: حدیث میں فیثنی رجلہ کا لفظ ہے اس کا لفظی معنی پاؤں کو دوہرا کرے گا لیکن یہاں اس کا لفظی معنی مراد نہیں بلکہ یہ ایک محاورہ عرب کا مشہور ہے وہ شے کو سمیٹنا یعنی کام میں شرو

ع ہونا، میدانی نے مجمع الامثال میں کہا کہ عربی کہتے ہیں کہ ثنی علی الأمر رجلا یعنی اس کی توثیق کی کہ وہ اس کے لئے ہے اور اس نے جمع کیا۔

۲۸ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں ایک مرد بہت سی نیکیاں لائے گا اس کا خیال ہوگا کہ وہ اس سے نجات پا جائے گا پھر لوگ آنے لگ جائیں گے جن کے اس پر حقوق ہوں گے اس کی نیکیاں ان کے حقوق میں دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی کوئی نیکی باقی نہ رہے گی لیکن مظلوم آتے رہیں گے لیکن اس کی نیکیاں تو نہ ہوں گی کہا جائے گا: اہل حق کی برائیاں اس کے سر ڈالو۔ (طبرانی فی الکبیر، بزار)

۲۹ حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں کسی ایک کا اعمالنامہ لایا جائے گا وہ گمان کرے گا کہ وہ اس سے نجات پا جائے گا پھر حق دار آنے شروع ہو جائیں گے اور اس کی نیکیاں لیتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اس کے اعمال نامے میں کوئی نیکی باقی نہ رہے گی۔ پھر حق داروں کی برائیاں اس کے سر ڈالی جائیں گی۔ (حاکم، بیہقی)

۳۰ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک بڑا پل ہے اس پر اور سات پل ہیں اس پل سے بندے کو گزارا جائے گا جب وہ درمیانے پل پر پہنچے گا تو اسے پوچھا جائے گا تجھ پر کسی کا قرض ہے؟ عرض کرے گا: ہاں یارب! فلاں فلاں کا مجھ پر قرضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے ادا کر عرض کرے گا: اس وقت میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ کہا جائے گا اس کی نیکیاں لے لو۔ اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی اور قرض دار کو دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ عرض کی جائے گی یارب! اس کی نیکیاں باقی نہیں رہیں کیا کہا جائے گا: قرض داروں کی برائیاں اٹھا کر اس پر رکھ دو۔ (طبرانی فی الکبیر)

۳۱ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ظالم کو لایا جائے گا یہاں تک کہ وہ جہنم کے پل پر پہنچے گا جو اندھیروں اور خطروں میں گھری ہوئی ہے۔ اسے اس وقت اس کے مظلوم ملیں گے وہ انہیں پہچان لے گا وہ ظلم بھی جان لے گا جو ان پر کئے تھے وہ مظلوم اس سے اس وقت اپنے حقوق کا

قصاص لیتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اس سے اس کی تمام نیکیاں لے لیں گے اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو ان کی برائیاں اس کے سر ڈالی جائیں گی یہاں تک کہ وہ جہنم کے نچلے طبقے میں گر پڑے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

- حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ مقروض کی وجہ سے قرض دینے والے کو ایسے سخت باندھے گا جیسے کسی سے حق کی ادائیگی کے لئے باندھا جاتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: یارب! میں اس کو کیا دوں جب کہ تو نے مجھے پاؤں ننگا اور جسم ننگا اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اس کی نیکیاں مقروض کو دوں گا اگر نیکیاں نہیں ہیں تو مقروض کی برائیاں لے کر تیرے اوپر ڈالوں گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس پر کسی بھائی کے حقوق ہیں نفس سے یا مال سے۔ اسے چاہئے کہ قیامت سے پہلے اپنے بھائی کے حقوق کو ادا کرے یا اس سے بخشوا لے۔ کیونکہ قیامت میں نہ درہم ہوں گے نہ دینار یہی نیکیاں ہی ہوں گی۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں گی تو فرمایا: مظلوم (صاحب حق) کی برائیاں اس کے سر ڈالی جائیں گی۔ (طبرانی فی الاوسط)

- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ والدین کا اولاد پر قرض ہوگا تو قیامت میں اپنے قرض کے لئے اولاد کو چمٹیں گے وہ کہے گا: میں تمہاری اولاد ہوں مجھ پر رحم کرو لیکن قرض دینا پڑے گا اس وقت ماں باپ آرزو کریں گے کہ کاش! ہمارا قرض بہت زیادہ ہوتا۔ (ابونعیم، طبرانی فی الکبیر)

- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مرد اور عورت کو قیامت میں لایا جائے گا انہیں لوگوں کے سامنے کھلے میدان میں کھڑا کیا جائے گا جہاں تمام اولین و آخرین موجود ہوں گے اس وقت اعلان ہوگا یہ فلاں بن فلاں ہے اس پر جس کا کوئی حق ہو تو آئے اور اس سے وصول کرے اس پر عورت خوش ہوگی اور اس کا بیٹے، بھائی، باپ اور شوہر پر حقوق ہوں گے (وہ تمام کو وصول کرے گی) اس کے بعد ابن مسعود

رضی اللہ عنہ نے پڑھا:

فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ (پ۱۸، المومنون، آیت ۱۰۱)

''تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔''

اللہ تعالیٰ اپنے حقوق تو جس کو چاہے بخش دے لیکن حقوق العباد نہ بخشے گا جب کسی حق کا مطالبہ ہوگا تو عرض کرے گا یارب! دنیا فنا ہوگئی اب میں حقوق کیسے ادا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے اعمال صالحہ لے کر اہل حقوق کو دو ہاں اگر وہ اللہ تعالیٰ کا (ولی) ہوگا تو اس کے لئے ادائیگی حقوق العباد سے ایک ذرہ بچ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسے بڑھائے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (ابن السبارک، ابونعیم)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل فی سبیل اللہ قیامت سے قبل تمام برائیوں کو مٹا دیتا ہے مگر قرضہ۔ ایک مرد کو قیامت میں لایا جائے گا جو راہ حق میں قتل ہوا اسے کہا جائے گا امانت ادا کر عرض کرے گا: مجھے تو اس کی قدرت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے ہاویہ (جہنم) میں لے جاؤ تو وہ اس میں گرایا جائے گا اس کی تہہ تک پہنچ جائے گا وہاں اس کی امانت کو مثالی شکل دے کر اس کے سر پر رکھا جائے گا وہ اسے جہنم کی تہہ سے اوپر کو چڑھے گا جب دیکھے گا کہ اب وہ نجات پانے والا ہے تو اس کا پاؤں پھسلے گا جس سے پھر وہ نیچے گر جائے گا۔ پھر وہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں چلا جائے گا۔ (ابونعیم)

نوٹ: یاد رہے کہ امانت ہر شے میں ہے وضو میں، نماز میں، جنابت کے غسل میں ان سے زیادہ سخت مالی امانتوں میں ہے۔

◆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی کسی کو اپنے اہل میں اپنا نائب بنا کر گھر پر چھوڑتا ہے اگر وہ خیانت کرے تو قیامت میں اسے کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا اس نے تیرے اہل میں خیانت کی اب تو اس کی نیکیوں میں جتنا چاہے لے لے وہ جو چاہے گا اس کی نیکیوں سے لے لے گا یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے گا۔ بتاؤ کوئی ایسا ہوگا جو اس وقت وہ کسی نیکی کو چھوڑ دے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، احمد)

۳۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام پر تہمت باندھی حالانکہ وہ اس سے بیزار ہے تو قیامت میں اس پر حد قائم کی جائے گی۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، احمد، دار قطنی)

۳۹ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنی پھوپھی کو ملنے آئے انہوں نے آپ کے لئے طعام منگوایا لیکن لونڈی نے دیر کردی بی بی نے کہا: اے زانیہ! تو جلدی کیوں نہیں کرتی۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! آپ نے تو ایک بڑی بات کردی کہا آپ اس کے زنا پر آگاہ ہیں؟ اس نے کہا: بخدا نہیں تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس عورت نے اپنی لونڈی کو کہا اے زانیہ اور وہ اس پر آگاہ بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں قیامت میں اسے درے ماروں گا اور اپنے سے دور کر دوں گا۔ (حاکم)

۴۰ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ذمی (کافر) پر تہمت لگائی وہ قیامت میں آگ کے ڈنڈوں سے حد لگایا جائے گا۔ (یعنی سزا دیا جائے گا) (طبرانی فی الکبیر)

۴۱ متعدد صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے معاہدہ والے کافر پر ظلم کیا یا اس کے حق میں کمی کی یا اس کی طاقت سے زائد اس سے کام لیا یا اس سے کوئی شے اس کی رضامندی کے بغیر لی تو میں قیامت میں اس کی طرف سے حجت قائم کروں گا۔ (ابوداؤد، بیہقی)

۴۲ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام کہتے تھے کہ جب کسی نے کسی کو کہا یا کلب (اے کتا) یا حمار (اے گدھا) یا خنزیر (اے سور) تو اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائے گا کیا تو نے مجھے دیکھ لیا تھا کہ میں نے اسے کتا یا گدھا یا خنزیر پیدا کیا تھا۔

(ابن ابی شیبہ، ہناد فی الزہد)

۴۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں بہت سے ہمسائے دوسرے ہمسائے (پڑوسی) کی وجہ سے لٹکے ہوئے ہوں گے ایک ہمسایہ عرض کرے گا: یارب! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ پر دروازہ کیوں بند رکھا

اور مجھ سے اپنے فضل سے کیوں منع کیا تھا۔ (یہ حدیث قصاص التشمیت کا حصہ ہے) (بخاری فی الأدب، اصبہانی)

- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے اپنے بھائی کی چھینک کے جواب کو چھوڑا جب وہ چھینکتا ہے تو وہ قیامت میں اس کا اس سے قصاص لے گا۔ (اصبہانی)
- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے سامنے چھینکے اور وہ اس کی چھینک کا جواب نہ دے تو وہ اس پر قرض ہوگا جو قیامت میں اس سے لے گا۔ (ابونعیم)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم سنتے تھے کہ قیامت میں کوئی ایک مرد دوسرے مرد کی وجہ سے گرفت میں ہوا جب کہ ان کا آپس میں تعارف بھی نہ تھا۔ وہ کہے گا جبکہ اس کا میرے سے تعارف نہیں تو میں اس کی وجہ سے گرفت میں کیوں ہوں؟ کہا جائے گا: تو مجھے خطاؤں اور برائیوں میں مبتلا دیکھ کر مجھے روکتا نہیں تھا۔ (یہ اس کی وجہ سے تمہاری سزا ہے) (رزین)

انتباہ: ضروری ہے کہ یہ قاعدہ ذہن نشین فرمایا کہ اہل سنت کے اصول میں ہے کہ مومن کی برائیوں کی سزا کا انتہاء ہے یعنی بموجب عمل سزا دے کر اس بندے کو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن نیکیوں کی جزاء کا انتہاء نہیں بلکہ وہ کریم بندے کے عمل صالح کی جزا بمطابق عمل نہیں دے گا بلکہ اپنے فضل و کرم سے اس کے لئے اور جزاء عطاء فرمائے گا اور اس کی کوئی انتہاء نہیں اس لئے کہ نیکیوں کی جزاء جنت کا داخلہ ہے۔ اس لئے متناہی سزا کو غیر متناہی جزا پر قیاس نہ کیا جائے۔

اس سے اب احادیث مذکورہ کا مطلب سمجھئے وہ یہ کہ بندہ مومن کے خصماء (قرض داروں) کو اس کی سزا کے بالمقابل اس کی نیکیاں دی جائیں گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو خصماء کی برائیاں اس کے ذمہ لگائی جائیں گی جن کی وجہ سے وہ بندہ مومن دوزخ میں داخل کیا جائے گا اگر اس کے خصماء اسے معاف نہ کریں جب اس کی ان خطاؤں (برائیوں) کی سزا پوری ہو جائے گی پھر اسے اس کے ایمان کی وجہ سے جنت میں

واپس لوٹایا جائے گا جب کہ تقدیر میں پہلے لکھا جاچکا ہے کہ مومن ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا بلکہ وہ ہمیشہ جنت میں رہے گا۔

فائدہ: مردمومن کی نیکیوں سے جو کچھ خصماء کے حقوق رہ گئے ہیں ان کا مردمومن سے مواخذہ نہ ہوگا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ قیامت میں اس میں خاص کرے۔

باب (۹۶)

اللہ تعالیٰ قرض داروں سے خود کفالت فرمائے گا

1. حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ مقروض کو بلا کر فرمائے گا کہ اے ابن آدم! تو نے یہ قرض کیوں لیا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: یارب تو جانتا ہے کہ میں نے تو وہ قرض لے کر اس سے نہ کچھ کھایا نہ پیا اور نہ اس سے لباس خریدا اور نہ ہی میں نے اسے ضائع کیا لیکن مجھ پر قدرتی طور پر آفت پڑی کہ وہ (قرض کی رقم) یا تو جل گئی یا چوری ہوگئی یا ویسے ہی ضائع ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کہ میرے بندے نے سچ کہا اب میں تیری طرف سے تیرا قرض ادا کرتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کوئی شے اس کے میزان کے پلڑے میں رکھے گا جس کی وجہ سے اس کی نیکیوں کا پلڑا برائیوں کے پلڑے پر بھاری ہوجائے گا۔ اس طرح وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جنت میں داخل ہوگا۔ (احمد، طبرانی فی الکبیر، بزار)

2. حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے کسی سے قرض لیا اور اس کی نیت میں تھا کہ قرض ادا کروں گا لیکن وہ اس دوران فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرما کر اس کے قرض داروں کو جس طرح سے راضی کرنا چاہے گا اسے راضی کرے گا اور جس نے قرض لیا لیکن اس کی نیت میں اس کی ادائیگی کا ارادہ نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اس کے قرضدار کے لئے پکڑے گا۔ (حاکم)

3. حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت

میں اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کے حقوق ادا فرمائے گا۔

① وہ شخص جسے مسلمانوں پر دشمن کے حملہ کا خوف ہے اور اس کے پاس طاقت نہیں کہ وہ انہیں حملہ سے بچا سکے تو وہ قرض لے کر ہتھیار خرید کر راہ خدا میں قوت حاصل کرتا ہے یہ شخص قرض کی ادائیگی سے پہلے مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قیامت میں ادائیگی فرمائے گا۔

② کسی کے سامنے اس کا بھائی مسلمان فوت ہوا اس کے پاس قدرت نہیں کہ وہ اس کی تجہیز و تدفین کر سکے اس نے قرض لے کر اس کی تجہیز و تدفین کی لیکن قرض کی ادائیگی سے پہلے فوت ہو گیا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی فرمائے گا۔

③ ایسا شخص جو گناہ سے ڈرتا ہے اور اس پر جوانی کی شدت ہے اس نے قرض لے کر نکاح کر لیا لیکن قرض کی ادائیگی سے پہلے مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قیامت میں ادائیگی فرمائے گا۔ (ابونعیم)

❶ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص قرض اس نیت سے لیتا ہے کہ وہ اسے ادا کرے گا لیکن قرض کی ادائیگی سے پہلے مر گیا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کا حق ادا فرمائے گا اور وہ شخص اس نیت سے قرضہ لیتا ہے کہ اسے ادا نہیں کرے گا وہ اسی دوران مر گیا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے بندے سے کسی سے حق نہ پکڑوں لیکن اب اس کی نیکیاں قرضدار کو دی جائے اگر اس کی نیکیاں نہیں ہیں تو قرضدار کے گناہ اس کے ذمہ ہوں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

❷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرض دو طرح ہے۔

① اس نیت سے قرض لے کہ وہ اسے ادا کرے گا لیکن وہ ادائیگی سے پہلے مر گیا تو میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

② جس نے اس نیت سے قرض لیا کہ وہ اسے ادا نہیں کرے گا تو ایسے شخص کی نیکیاں

قرضدار کو دی جائے گی یہ وہ وقت ہے کہ وہاں (قیامت میں) نہ دینار ہوگا نہ درہم۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ تین امور ایسے ہیں کہ جس نے ان کے لئے قرضہ لیا اور مر گیا اور قرض ادا نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرے گا۔

① وہ جو راہ خدا میں ہوا اور اس کے کپڑے پھٹے پرانے ہو جائیں پھر وہ خوف کرتا ہے کہ اس طرح میرا استر عورت نہ رہے گا (قرض لیا لیکن مر گیا تو اس کا قرض بھی اللہ تعالیٰ ادا کرے گا)

② کسی کے ہاں کوئی مسلمان فوت ہو جائے ان کے پاس فرصت نہیں کہ اس کی تجہیز وتدفین کر سکے اس نے (اپنی طرف سے) قرض لے کر اس کی تجہیز وتدفین کی لیکن وہ قرضہ ادا کئے بغیر فوت ہو گیا (اس کی ادائیگی بھی اللہ تعالیٰ کرے گا)

③ جو کوئی اپنے لئے زنا سے نہ بچنے کا خوف کر کے کسی خاتون سے قرضہ لے کر نکاح کرے لیکن وہ ادائیگی قرض سے پہلے فوت ہو گیا تو قیامت میں اس کا قرضہ اللہ تعالیٰ ادا کرے گا۔ (بزار، بیہقی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دو فرد گھٹنوں کے بل اللہ تعالیٰ کے آگے پڑے ہوں گے۔ ان میں ایک کہے گا یارب! میرے اس بھائی سے میرا حق دلوا دے۔ اللہ تعالیٰ حق طلب کرنے والے کو فرمائے گا کہ اس کی نیکیوں میں سے تو ایک بھی باقی نہیں رہی وہ عرض کرے گا: تو میرے گناہ اس کے سر پر رکھ دے یہ کہہ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں پھر فرمایا وہ (حشر کا) دن بڑا سخت ہے۔ لوگ محتاج ہوں گے کہ کوئی اس کے گناہ اٹھا لے۔ اللہ تعالیٰ طالب حق کو فرمائے گا جنت کی طرف دیکھ وہ سر اٹھا کر دیکھے گا اور عرض کرے گا یارب! میں اس میں سونے کے شہر دیکھ رہا ہوں اور اس کے محلات بھی سونے کے ہیں اور وہ موتیوں سے جڑے ہوئے ہیں یہ کس نبی علیہ السلام کے لئے ہیں یا کس صدیق یا شہید کے لئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اس کے لئے ہیں جو ان کا ثمن (قیمت، اجرت) ادا کر دے۔ وہ عرض کرنے

گا: یارب! یہ طاقت اور اتنی دولت کس کے پاس ہے جو ان کی قیمت یا اجرت ادا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو اتنی دولت کا مالک ہے وہ عرض کرے گا: یارب !وہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو اگر اپنے بھائی کو معاف کردے تو سب کچھ تیرا ہے وہ عرض کرے گا: یارب میں نے معاف کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر تو اور وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (سعید بن منصور، حاکم، بیہقی)

۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب قیامت میں مخلوق کی ملاقات ہوگی اور جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ باقی لوگوں کو فرمائے گا کہ تم ایک دوسرے کے حقوق کو چھوڑ دو۔ اس کا اجر وثواب میرے ذمہ کرم پر ہے۔ اسی موقع پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح وسلوک کے ساتھ رہو بیشک اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے مابین صلح وسلوک چاہتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

۹ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ پھر منادی ندا کرے گا کہ ہر حق دار دوسرے کو چمٹ جائے پھر منادی ندا کرے گا کہ اے اہل توحید! ایک دوسرے کو بخش دو اس کا اجر وثواب میرے ذمہ کرم پر ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

فائدہ: امام غزالی نے فرمایا: یہ اس کے حق میں ہے کہ جس نے ظلم سے توبہ کر کے پھر اس کا ارتکاب نہ کیا یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ۝ (پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۲۵)

"تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔"

امام قرطبی نے فرمایا کہ یہ تاویل بہتر ہے فرمایا یا یہ معنی ہیں اس کے بارے میں جسے عمل کی کمی ہے اللہ تعالیٰ اسے بخشے گا۔ اور اس کے خصماء (قرض داروں) کو راضی کرے گا اگرچہ وہ تمام لوگوں کا مقروض ہوگا۔ کوئی بھی نار میں داخل نہ ہوگا۔

۱۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (روز حشر) فرمائے گا ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے۔ سوائے روزہ کے وہ میرے لئے ہے اس کی جزاء میں خود عطا کروں گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، احمد)

فائدہ: حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حساب لے گا اور مظالم (حقوق) کسی پر بچ جائیں گے تو وہ خود ادا کر کے اسے بہشت میں داخل کرے گا۔ اور یہ جو سفیان بن عیینہ نے فرمایا ہے وہ بعض طرق حدیث میں صراحۃً وارد ہے۔

⓫ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ہر عمل کی جزا ہے سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (بخاری، احمد)

⓬ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر عمل کا کفارہ (جزا) ہے سوائے روزہ کے۔ (ابوداؤد، طیالسی)

⓭ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر عمل کا کفارہ (جزا) ہے سوائے روزہ کے۔ (قاسم بن اصبغ)

⓮ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی میت کہ جس پر قرض ہے مگر وہ اپنے قرض میں گروی ہوگا۔ جو مقروض میت کو قرض سے آزاد کرا دے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ گروی سے اس کی گردن آزاد کرا دے گا۔ (دارقطنی)

⓯ حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں تمام مظلوم (حقوق) کو لپیٹ کر اپنے قدموں کے نیچے کر دے گا مگر مزدور کی مزدوری اور جانوروں کا داغنا اور خاتم کا بغیر حق کے توڑنا یعنی زنا اس سے مراد باکرہ (کنواری) سے زنا ہے۔

باب (۹۷)

اصحاب الاعراف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ۔ (پ ۸، الاعراف، آیت ۴۶)

''اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے۔''

❶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اعراف وہ دیواریں ہیں جنت و دوزخ کے

درمیان اوراس کے اصحاب وہ ہیں جن کے بڑے بڑے گناہ ہوں گے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوگا کہ وہ اعراف پر کھڑے ہوں وہ اہل نار کو اس کے سیاہ چہروں سے اور اہل جنت کو ان کے سفید چہروں سے پہچانیں گے۔ جب وہ اہل جنت کو دیکھیں گے تو امیدوار ہوں گے کہ وہ جنت میں داخل ہوں اور جب اہل نار کو دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ سے نار سے پناہ مانگیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بالآخر جنت میں داخل فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ۝ (پ ۸، الاعراف، آیت ۴۹)

”کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کچھ نہ کرے گا ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں جاؤ نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم۔“

(ابن المبارک، ابن جریر، بیہقی)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اعراف وہ دیواریں ہیں جنت ودوزخ کے درمیان اور وہ حجاب ہے (یعنی جنت ودوزخ کے درمیان) اصحاب الاعراف اسی جگہ پر ہوں گے جب اللہ تعالیٰ انہیں فرمانا چاہے گا تو انہیں ایک نہر کی طرف لے جانے کا حکم فرمائے گا وہ نہر (آب حیات) ہے اس کے دونوں کنارے موتیوں سے جڑے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے اور وہ اس میں جتنی مدت اللہ تعالیٰ چاہے گا رہیں گے یہاں تک کہ ان کے رنگ صاف ہو جائیں گے پھر وہ اس سے نکلیں گے تو ان کے سینوں پر داغ ہوگا جس سے وہ پہچانے جائیں گے ان کا نام مساکین اھل الجنة ہوگا۔ (ہنادفی الزہد، ابن جریر)

◆ حضرت عبدالرحمٰن مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب الاعراف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم جو راہ خدا میں اپنے آباء کی وجہ سے مارے گئے انہیں اپنے آباء کی معیت کی وجہ سے جنت سے روکا جائے لیکن نار میں داخلے سے ان کا راہِ خدا میں مارا جانا روکے گا۔ (طبرانی، بیہقی)

۴ مزینہ قبیلہ کے ایک شخص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اعراف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ گناہ گار لوگ ہیں جو آباء کی اجازت کے بغیر راہ خدا میں مارے گئے۔

۵ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اصحاب الاعراف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ گناہ گار لوگ ہیں جو آباء کے نافرمان تھے انہیں شہادت نے دوزخ کے داخلے سے روک لیا اور ان کے آباء کی نافرمانی نے جنت سے روک لیا۔ اور وہ اس دیوار (اعراف) پر ہوں گے جو جنت و نار کے درمیان ہے۔ یہاں تک کہ ان کے چمڑے اور گوشت جسم سے پگھل جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جب وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہوگا تو ان کے سوا باقی کوئی نہ ہوگا تو پھر وہ اپنی رحمت میں غوطہ دے کر اپنی رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ (طبرانی فی الصغیر، ابن مردویہ)

۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے اصحاب الاعراف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا وہ لوگ جو اپنے آباء کے نافرمان تھے لیکن راہ خدا میں مارے گئے انہیں اپنے آباء کی نافرمانی نے جنت سے روک لیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانے کی وجہ سے دوزخ میں جانے سے روکے گئے۔ (بیہقی، ابن مردویہ)

۷ حضرت عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اصحاب الاعراف کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا تمام مخلوق میں سب سے آخر میں فیصلہ ہوگا جب پروردگار عالم بندوں کے فیصلے سے فارغ ہوگا تو فرمائے گا: کہ تم وہ لوگ ہو کہ جنہیں تمہاری نیکیوں نے دوزخ سے نکالا لیکن جنت میں داخل نہیں ہو سکے تو تم میرے آزاد کردہ ہو جاؤ جنت میں پھرو (کھاؤ پیو) جہاں سے چاہو۔ (ابن منذر، ابن جریر)

۸ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی (تو ان کا کیا بنے گا) آپ نے فرمایا: وہی اصحاب الاعراف ہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے لیکن

اس کی انہیں طمع اور امید ہوگی۔ (ابن مردویہ، ابن عساکر)

٩ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا پھر حکم ہوگا کہ جنتی جنت میں جائیں اور دوزخی دوزخ میں پھر اصحاب الاعراف کو کہا جائے گا تم کس انتظار میں ہو وہ کہیں گے: ہم تیرے حکم کے منتظر ہیں انہیں کہا جائے گا: تمہاری نیکیاں تمہیں دوزخ میں داخل نہیں ہونے دیتیں۔ اور تمہاری برائیاں تمہیں جنت میں نہیں جانے دیتیں۔ تمہاری برائیاں ہی تمہارے لئے جنت و دوزخ کے درمیان حائل ہیں جنت میں جاؤ میری مغفرت و رحمت سے۔ (بیہقی)

١٠ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں دوزخ سے مانع ہوں گی اور ان کی برائیاں جنت میں داخلہ سے مانع ہوں گی جب ان کی آنکھیں دوزخ والوں کی طرف پھیری جائیں گی تو کہیں گے:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (پ ٨، الاعراف، آیت ٤٧)

''اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر۔''

وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ان کی طرف التفات کرم فرمائے گا اور حکم ہوگا اٹھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ (ابن جریر، حاکم، بیہقی)

١١ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب الاعراف وہ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی وہ اس دیوار پر ہوں گے جو دوزخ و بہشت کے درمیان ہے اور وہ جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے حالانکہ وہ اس کی لالچ میں ہوں گے۔ (ہناد فی الزہد)

١٢ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی وہ اصحاب الاعراف سے ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

١٣ امام مجاہد نے فرمایا کہ اصحاب الاعراف وہ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی اور دخول جنت کے لئے طمع رکھتے ہوں گے (بالآخر) جنت میں داخل ہوں گے۔ (بیہقی)

امام مجاہد نے فرمایا اصحاب الاعراف نیک فقہاء و علماء ہیں اور اعراف جنت و دوزخ

کے درمیان ایک دیوار ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

⑮ ابومجلز نے فرمایا کہ الاعراف ایک اونچا مکان ہے جس پر چند ملائکہ ہوں گے جو اہل جنت اور اہل نار کو ان کی نشانیوں سے پہچانیں گے۔ (ابن المبارک)

⑯ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اعراف ایک دیوار ہے اور ایسے پہچانی جائے گی جیسے مرغ پہچانا جاتا ہے۔ (ہناد فی الزہد)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ خلاصہ اختلاف کا یہ ہے کہ اصحاب الاعراف کے متعلق بارہ اقوال راجح ہیں۔

① جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی (اوپر حدیث گزری ہے)
② صالحین، فقہاء، علماء
③ شہداء
④ فضلاء مومنین وشہداء جو اپنے نفوس کے بوجھ سے فارغ ہوئے اور لوگوں کے احوال کے مطالعہ میں مشغول ہوئے۔
⑤ وہ گناہ گار لوگ جو آباء کی اجازت کے بغیر جہاد کے لئے نکلے ان کی شہادت اور آباء کی نافرمانی برابر ہوئی۔ (اس کے متعلق حدیث اوپر گزری ہے)
⑥ عادل لوگ جو قیامت میں لوگوں پر گواہی دیں گے اور وہ ہر امت سے ہوں گے۔
⑦ انبیاء علیہم السلام سے چند حضرات۔
⑧ اہل صغائر (چھوٹے گناہ) جن کے گناہ تکالیف وآلام اور مصائب دنیا سے نہ دھل سکے لیکن ان کے کبائر (بڑے گناہ) نہ ہوں گے۔ تو وہ اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے تاکہ انہیں اس عرصے تک غم لاحق ہو جو ان کے صغائر کا بدلہ ہوں۔
⑨ اہل قبلہ سے بڑے بڑے گناہوں والے اس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تصریح مذکور ہے۔
⑩ اولاد الزنا۔
⑪ وہ فرشتے جو اعراف پر مقرر ہوں گے جو کفار و منافقین کے درمیان تمیز کریں یہ جنت و دوزخ میں داخلہ سے پہلے ہوگا۔

(۴) حضرت عباس وحمزہ وعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

عجوبہ: بعض نے کہا جبل احد جسے اعراف میں رکھا جائے گا۔

امام سیوطی کی تحقیق

میں کہتا ہوں کہ قول نمبر ۸،۵ کا اجتماع قول اول میں ممکن ہے جیسا کہ ظاہر ہے کیونکہ نیکی و برائی میں ان اقوال کا ایک ہی مقصد ہے اس طریقے سے تمام احادیث کی تطبیق ہوئی اس سے کسی اور کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

باب (۹۸)

مشرکین کے بچوں کا حال

(۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے اطفال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کہ وہ اپنے آباء کے ساتھ ہوں گے۔ آپ سے اولاد المشرکین کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا وہ اپنے آباء کے ساتھ ہوں گے۔ (احمد، ابویعلی)

(۲) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اطفال المشرکین کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے دوزخ میں ان کی چیخ وپکار سنادوں۔

(احمد بسند ضعیف)

(۳) حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کا سوال کیا جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہوئے تو آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہیں اس سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناگواری دیکھ کر فرمایا اگر تو ان کی دوزخ میں جگہ دیکھ لے تو ان سے بغض کرنے لگے گی عرض کی کہ وہ میری اولاد جو آپ سے پیدا ہوئی تو فرمایا کہ مومنین اور ان کی اولاد جنت میں ہیں اور بے شک مشرکین اور ان کی اولاد دوزخ میں ہیں اس کے بعد آپ نے پڑھا:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ۔

(پ، ۲۷، الطور، آیت نمبر۲۱)

''اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔'' (ابن ابی عاصم)

۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ در گور ہونے والے اور زندہ در گور کرنے والے دونوں دوزخ میں ہیں۔

(ابوداؤد۔ طبرانی فی الکبیر)

۵ حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اور میرا بھائی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ہماری ماں زمانہ جاہلیت میں مرگئی تھی وہ مہمان نواز تھی اور صلہ رحمی کرتی تھی لیکن جاہلیت میں اس نے ہماری ایک بہن کو زندہ در گور کر دیا تھا وہ ہماری بہن ابھی سن بلوغ نہ پہنچی تھی آپ نے فرمایا زندہ در گور کرنے والی اور زندہ در گور ہونے والی دونوں دوزخ میں ہیں ہاں اگر زندہ در گور کرنے والی اسلام کو پاتی اور اسلام قبول کر لیتی تو نجات پا جاتی۔

(نسائی۔ احمد۔ طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ اطفال المشرکین دوزخ میں ہوں گے۔

۶ حنساء بنت معاویہ بن صریم کے چچا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں کون ہیں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام اور شہید جنت میں ہیں اور بچے جنت میں ہیں اور زندہ در گور ہونے والی جنت میں ہے۔

(ابوداؤد۔ احمد)

۷ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منام (خواب والی حدیث) میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شیخ پر گزرے جو درخت کے نیچے بیٹھے تھے اور ان کے ارد گرد چھوٹے بچے تھے تو آپ سے حضرت جبریل علیہ اسلام نے عرض کی یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے ارد گرد مسلمان اور مشرکوں کی اولاد ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اولاد المشرکین بھی (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھی) آپ نے فرمایا: ہاں

وہ بھی۔ (بخاری۔ احمد۔ طبرانی فی الکبیر)

۸ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اولاد المشرکین کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے آباء کے ساتھ ہیں پھر دوبارہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے ہیں پھر جب اسلام مستحکم ہوگیا تو وہی سوال کیا پھر یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ط (پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۱۵)

''اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔''

پھر فرمایا کہ وہ فطرۃ پر ہے یا فرمایا وہ جنت میں ہیں۔ (ابن عبدالبر)

۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے پوچھا لہو ولعب کرنے والی انسان کی اولاد کو عذاب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے میرا یہ سوال مجھے عطا فرما دیا۔ (ابوداؤد۔ طیالسی)

فائدہ: ابن عبدالبر نے فرمایا الاھین (لہو ولعب۔ کھیل کود۔ کرنے والے) سے مراد اطفال المشرکین ہیں کیونکہ ان کے اعمال لہو ولعب کی طرح ہونے پر ان کا ان پر نہ کوئی ارادہ ہوتا ہے نہ عزم۔

۱۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اطفال المشرکین کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے بارے میں سوال کیے گئے تو آپ نے فرمایا ان کے گناہ نہیں کہ جن سے عذاب دیئے جائیں ان کی نیکیاں نہیں جن کی جزا انہیں دی جائے وہ اہل جنت کے ملوک سے ہوں گے وہی اہل جنت خدام ہوں گے۔ (قاسم بن اصبغ)

۱۱ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اطفال المشرکین اہل جنت کے خدام ہوں گے۔ (سعید بن منصور)

۱۲ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اطفال المشرکین کا سوال کیا تو فرمایا کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔ (طبرانی فی الکبیر۔ بزار)

۱۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے اطفال کا

سوال ہوا تو فرمایا اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے ہیں۔

(بخاری و مسلم۔نسائی۔احمد۔مالک فی موطا)

فائدہ: اطفال المشرکین کے متعلق قدیم سے اور اب بھی اختلاف ہے اس کے متعلق چند اقوال ہیں:

① وہ دوزخ میں ہیں اس کے متعلق روایات مذکور ہوئیں لیکن وہ ضعیف ہیں ان سے حجت قائم نہیں ہو سکتی اور نزول آیت "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی" کے بعد منسوخ ہیں یا اس پر محمول ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم پر ہیں کہ اگر وہ بچہ زندہ ہو کر کافر ہوتا یا اس پر محمول ہیں کہ جب اس بچے سے امتحان لیا جائے گا تو وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

② وہ جنت میں ہیں اس کے متعلق بھی روایات گزری ہیں امام نووی نے فرمایا کہ یہی مذہب صحیح و مختار ہے۔ اسی پر محققین ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۝ (پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت۱۵)

"اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔"

جب عاقل کو سخت عذاب نہ ہوگا جبکہ اسے دعوت اسلام نہ پہنچے تو غیر عاقل تو اس کے زیادہ لائق ہے۔

اور حدیث صحیحین میں ہے ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ پر ہے کہ اسے یہودی بنائیں یا نصرانی۔

③ اہل جنت کے خدام ہوں گے اس کے متعلق بھی روایات مذکور ہوئی ہیں انہیں امام نسفی نے بحر الکلام میں اھل السنۃ والجماعۃ سے نقل کیا ہے۔

④ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر چھوڑا جائے ان پر کوئی حکم نہ لگایا جائے حدیث صحیحین میں بھی اسی طرح ہے۔

فائدہ: یہی حمادین اور ابن المبارک و ابن راہویہ والشافعی اور ناقلین اور نسفی نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

⑤ وہ آخرت میں امتحان لئے جائیں گے اس باب کے بعد اس قسم کی احادیث آئیں

گی اسی کو امام بیہقی نے کتاب الاعتقاد میں صحیح فرمایا ہے۔

علامہ سیوطی کی تحقیق

میرے نزدیک ان احادیث میں کوئی منافات نہیں ہے بلکہ ہم اس بارے میں وہی کہیں گے جو صحیحین میں دو حدیثیں مروی ہیں کہ بے شک وہ یعنی اولاد المشرکین۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں باقی ہیں ان سے امتحان لیا جائے گا تو جس کی شقاوت (محرومی) ہوگی دخول نار کے لئے اطاعت کرے گا۔ (یعنی اس سے کہا جائے گا کہ تجھے اللہ تعالیٰ دوزخ میں بھیج دے تو جائے گا تو وہ کہے گا۔ ہاں! (روح البیان۔ اویسی غفرلہ) تو اس کے لئے حکم ہوگا کہ اسے جنت میں بھیج دیا جائے اس قاعدہ پر تمام احادیث واقوال میں تطبیق ہوگئی۔

فائدہ: بعض نے کہا کہ وہ جنت ودوزخ کے درمیان برزخ میں ہوں گے بعض نے کہا کہ وہ حساب وکتاب کے بعد مٹی ہو جائیں گے۔ لیکن اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

فائدہ: اولاد المسلمین کے بارے میں تو کسی کو کوئی اختلاف نہیں اس پر اجماع ہے کہ وہ جنت میں ہوں گے۔ یوں ہی اسے نقل کیا ہے۔ امام احمد وابن ابی زید وابو یعلی فراء وغیرہم سے اور نصوص قرآن اور احادیث میں اس بارے میں صریح ہیں۔

فائدہ: زیادہ عجیب وہ قول ہے جو اس میں توقف کرتے ہیں اور اسے بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر چھوڑتے ہیں بلکہ اس سے قریب تر وہ قول ہے جو بھی اس قول کو نقل کر کے بیان کرتے ہیں امام قرطبی نے کہا یہ قول مھجور ومردود ہے باجماع حجت والاخبار الصحیحۃ امام نووی نے فرمایا کہ علمائے مسلمین میں جن پر آپ کا اعتماد ہے ان کا اجماع ہے کہ اولاد المسلمین جنت میں ہیں۔ بعض نے توقف کیا ہے اور اس کی دلیل میں کہا ہے کہ صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصار کے بچے کے لئے جنازے پر بلائے گئے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے مبارک ہو کہ یہ جنت کی چڑیوں میں ایک چڑیا ہے اس نے نہ کوئی برائی کیا ورنہ برائی کا وقت پایا آپ نے فرمایا کہ کیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی دلیل ہے (پھر فرمایا) اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا فرمائی تو اس کے لیے اہل بھی پیدا فرمائے اور وہ بھی اپنے آباء کی االاصلاب میں تھے اور دوزخ کو پیدا فرمایا تو اس

کے اہل بھی پیدا فرمائے اور وہ ابھی اپنے آباء کی پشت میں تھے۔ امام نووی نے اس کا جواب دیا ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے روکا ہے کہ کسی کے بارے میں قطعی طور پر جنتی و دوزخی کہنے میں بلا دلیل عجلت نہ کی جائے۔

جوابِ علامہ سیوطی:

اس جواب پر ایک اور جواب کا اضافہ ہو وہ یہ کہ یہ حکم:

وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ (پ۲۶، الاحقاف، آیت۹)

''اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔''

آیت فتح سے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے اس سے قبل حضور ﷺ کسی معین شخص پر جنتی ہونے کے حکم پر (بظاہر) متردد ہو جاتے تھے اسی لیے جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے کے گواہی دی جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے۔ تو مذکورہ بالا بیان فرمایا لیکن آیت فتح نازل ہوئی تو بہت ہی مسرور ہوئے اور اس کے بعد بہت بڑی جماعت کے لیے آپ نے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ واللہ اعلم۔

فائدہ: ماذری نے فرمایا کہ یہ توقف اپنے ضعف میں ہے لیکن انبیاء علیہم السلام کی اولاد کے غیر کے بارے میں ہے۔

۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیت:

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۛ (پ۲۹، المدثر، آیت ۳۸،۳۹)

''ہر جان اپنی کرنی (اعمال) میں گروی ہے مگر دہنی طرف والے۔''

کہ اس سے اطفال المسلمین مراد ہیں۔ حکیم ترمذی نے اس پر اضافہ کیا ہے وہ گروی نہیں رہیں گے تو وہ اپنے بڑوں کے کسبِ عمل پر ہوں گے۔

(حاکم۔ نوادر الاصول۔ ابنِ جریر)

۱۵ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا تو اچانک دیکھا کہ مہاجرین وفقراء اور اہلِ ایمان کی اولاد جنت کی بلند تر منازل پر ہیں اور اس میں اغنیا اور عورتیں بہت ہی قلیل تھیں۔ مجھے کہا گیا کہ

اغنیاء مالدار تو دروازہ جنت پر حساب کے لیے رکے ہوئے ہیں اور ان کے اعمال کی گنتی ہو رہی ہے اور عورتوں کو سونے (زیورات) اور ریشم نے روک رکھا ہے۔

(ابوالشیخ۔ابن حبان)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کی میری امت کا حال صحیح رہے گا یہاں تک کہ وہ اولاد اور تقدیر کے بارے میں گفتگو کرنے لگیں۔

(ابنِ حبان۔حاکم۔طبرانی فی الاوسط)

فائدہ: ابنِ حبان نے فرمایا کہ اولاد سے مراد مشرکین کے اطفال ہیں۔ (جس کی بحث اوپر گزری)

باب (۹۹)

اہلِ فترت اور پاگل سے سلوک

◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ایک عظیم الشان مسئلہ بیان فرمایا وہ یہ کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اہلِ جاہلیت اپنے بتوں کو پیٹھوں پر اٹھا کر حاضر ہوں گے اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرے گا تو وہ عرض کریں گے اے رب! تو نے ہمارے ہاں کوئی رسول نہ بھیجا اور نہ ہی ہمارے ہاں تیرا کوئی امر پہنچا اگر ہمارے ہاں کوئی رسول آتا تو ہم سب سے زیادہ تیرے فرمانبردار ہوتے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب اگر تمہیں کوئی حکم دوں تو بجالاگے؟ (وہ کہیں گے ہاں) اللہ تعالیٰ اسے عہد و پیمان لے کر فرمائے گا جاؤ اس پر عمل کرو اور جو حکم ہو اسی کے مطابق تم اس میں داخل ہو جاآ۔ وہ جائیں گے تو آگے آگ دیکھ کر متفرق ہو جائیں گے اور پھر واپس لوٹ آئیں گے اور عرض کریں گے یا اللہ! اس سے ہمیں دور رکھ ہم تو اس میں داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتے اس پر حکم فرمائے گا تم سارے آگے پیچھے اس میں داخل ہو جاؤ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ پہلی بار اس میں داخل ہو جاتے تو آگ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جاتی۔ (حاکم۔بزار)

◆ حضرت ابو اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار اشخاص قیامت میں حجت لائیں گے۔

① گونگا جو بات نہ سن سکتا ہو

② احمق

③ بوڑھا

④ وہ جو فترت کے زمانہ میں مرا۔

گونگا کہے گا یارب! اسلام آیا مگر میں تو کچھ نہیں سن سکتا تھا اور احمق کہے گا یارب! اسلام آیا لیکن بچے مجھے کنکریاں اور مینگنیاں مارتے تھے اور بوڑھا کہے گا یارب! اسلام آیا اور میں تو کچھ بھی سمجھ نہیں سکتا تھا اور جو فترت کے دور میں مرا وہ کہے گا یارب، میرے ہاں تیرا کوئی رسول نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے عہد و پیمان لے گا کہ وہ اطاعت کریں گے۔ پھر انہیں فرمائے گا انہیں آگ میں لے جاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ پہلی بار آگ میں چلے جاتے تو وہ ان کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جاتی۔ (احمد۔ ابن حبان۔ بزار۔ طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے سوائے اس کے کہ ان کی روایت کے آخر میں ہے۔ جو اس میں داخل ہو گا اس پر وہ آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی اور جو داخل نہ ہو گا اسے کھینچ کر اس میں داخل کیا جائے گا۔ (طبرانی۔ بزار)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار اشخاص کو قیامت میں لایا جائے گا۔

① بچہ (نابالغ)

② مجنون (پاگل)

③ فترت میں جو فوت ہوا

④ شیخِ فانی (بوڑھا)

ہر ایک اپنی حجت قائم کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ آگ کی گردن کو حکم دے گا کہ وہ

ظاہر ہو، وہ ظاہر ہو گی۔ ان چاروں کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں دنیا میں بندوں کی طرف رسول بھیجتا رہا۔ اور میں اپنی ذات کو اس وقت رسول بنا کر تمہیں حکم سناتا ہوں کہ تم اسی آگ میں داخل ہو جا۔ جس پر بدبختی لکھی ہو گی وہ کہیں گے۔ اے رب! اس آگ میں داخل ہوں جس سے ہم بھاگتے تھے اور جس کی سعادت ہو گی تو اس وقت اس میں جا کر چھلانگ لگا دیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا (پہلے گروہ سے) تم ہی میرے رسل کی زیادہ اور سخت تکذیب کرنے والے ہو اور سخت مجرم ہو پھر دوسرا گروہ جنت میں داخل ہو گا اور پہلا گروہ جہنم میں جائے گا۔ (ابویعلی۔ بزار)

◆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص کو لایا جائے گا۔

① دورِ فترت میں مرنے والا۔

② مجنون

③ بچہ (غیر بالغ)۔

فترت والا عرض کرے گا میرے پاس کوئی رسول نہیں آیا اور نہ کوئی کتاب پہنچی۔ پاگل (مجنون) کہے گا مجھ میں عقل نہ تھی کہ میں خیر و شر کو سمجھتا۔ اور بچہ (غیر بالغ) کہے گا مجھے عقل نہ تھی پھر ان کے لیے آگ لائی جائے گی اور انہیں کہا جائے گا آگ میں چھلانگ لگاؤ جن کے لیے اللہ تعالیٰ کے علم میں سعادت ہو گی وہ اس کے اہل ہوں گے تو فوراً اس میں چھلانگ لگا دیں گے۔ اور جن کے حصے میں بدبختی لکھی ہو گی وہ آگ سے پیچھے ہٹ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم میری اب نافرمانی کر رہے ہو تو میرے رسول کی تکذیب کیسے نہیں کرو گے۔ (بزار)

◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی عقل مسخ ہو گئی جو دورِ فترت میں مرا وہ گا اور جو بچپن میں مرا ہو گا اللہ کی بارگاہ میں لائے جائیں گے تو ممسوخ العقل (جس کی عقل مسخ ہو گئی) عرض کرے گا اے میرے رب! کاش تو مجھے عقل دیتا اور جسے تو نے عقل دی ہے وہ مجھ سے زیادہ سعادت مند ہے۔ یوں ہی وہ جو فترت کے دور میں فوت ہوا ہو گا اور بچہ اور ایسے ہی

ان کی طرح کے لوگ کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں ایک حکم فرماتا ہوں تم اس پر میری اطاعت کرو گے۔ عرض کریں گے ہاں اے رب تیری عزت کی قسم اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ دوزخ میں جاؤ فرمایا اگر وہ اس میں داخل ہو جائیں تو انہیں نقصان دے گی۔ اس پر ایک بہت بڑی جال نکلے گی وہ گمان کریں گے کہ جس پر آئے گی وہ اسے تباہ کر دے گی۔ پھر دوبارہ فرمائے گا اس وقت بھی اسی طرح وہ واپس لوٹ جائیں گے اور عرض کریں گے ہم نکلے تو تھے کہ اس میں داخل ہوں لیکن ہمارے اوپر ایک بڑی جال نکل آئی۔ ہمیں خطرہ ہوا کہ یہ جس پر آئی اسے تباہ کر دے گی۔ پھر دوبارہ فرمائے گا۔ اس وقت بھی وہ اسی طرح واپس لوٹ آئیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے تمہارے پیدا کرنے سے پہلے علم تھا تم ایسے ہی کرو گے اور میں نے تمہیں اپنے علم پر پیدا کیا ہے اب میرے حکم پر صبر کرو۔ چنانچہ انہیں دوزخ پکڑ لے گی۔ (طبرانی فی الکبیر۔ ابونعیم)

◆ حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ذکر کیا گیا ہے کہ قیامت میں ایک شخص ایسا اٹھایا جائے گا جو دنیا میں اندھا گونگا بہرہ تھا اور وہ بھی پیدائشی جس نے نہ کوئی شئے دیکھی اور نہ سنی اور نہ کوئی گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے دنیا میں کوئی عمل کیا، عرض کرے گا یارب! میرے لیے تو نے آنکھ نہیں بنائی جب میں نے کچھ نہ دیکھا تو اس میں کیا عمل کرتا اور نہ کان بنائے جس سے میں کوئی بات سنتا تا کہ تیرے امر و نہی پر عمل کرتا جب میں نے کچھ سنا بھی نہیں اور تو نے میرے لیے زبان پیدا ہی نہیں کی کہ جس سے کوئی خیر و شر کی بات کرتا میں تو ایک لکڑی کی طرح تھا۔ اے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو میرے حکم کی پابندی کرے گا۔ عرض کرے گا ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا دوزخ میں چھلانگ لگا دے وہ آکر دوزخ میں چھلانگ لگا دے گا۔ (لیکن اس سے بالآخر نجات نصیب ہو گی۔ (ابن المبارک)

باب (۱۰۰)

جنات کے بارے میں

1. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ ایمان جنات کو ثواب بھی ملے گا اور عذاب بھی ہوگا۔ ہم نے عرض کیا ان کا ثواب وعقاب کیسا؟ آپ نے فرمایا وہ اعراف میں ہوں گے اور وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ ہم نے عرض کی اعراف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جنت کی دیواریں ہیں جس میں نہریں چلتی ہیں ان کے پانی سے درخت اور پھل اگتے ہیں۔ (بیہقی)

2. حضرت لیث بن ابی سلیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان جنات نہ جنت میں جائیں گے اور نہ دوزخ میں۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

3. حضرت ابن وہب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا جنات کے لیے ثواب وعذاب ہے؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۚ

(پ۲۴، حم السجدۃ، آیت نمبر ۲۵)

اور ان پر بات پوری ہوئی ان گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے جن اور آدمیوں کے۔

اور فرمایا:

وَلِكُلٍّ دَرَجَٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ (پ۸، الانعام، آیت نمبر ۱۳۲)

''اور ہر ایک کے لیے ان کے کاموں سے درجے ہیں۔'' (ابوالشیخ فی العظمۃ)

4. حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مخلوق چار قسم کی ہے۔

① سارے جنت میں یہ ملائکہ ہیں۔
② سارے جہنم میں یہ شیاطین ہیں۔

③ دو قسم ہیں جو جنت میں بھی جائیں گے اور دوزخ میں گی۔

④ انسان اور جنات۔ یہ جنت میں جائیں گے اور دوزخ میں بھی انہیں ثواب بھی ہوگا اور عذاب بھی۔ (ابو الشیخ فی العظمة)

⑤ ضمرة بن حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ان سے پوچھا گیا۔ کیا جنات بھی جنت میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کی تصدیق قرآن مجید میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت نمبر ۵۶)

''ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی نے اور نہ جن نے۔'' (ابوالشیخ فی العظمة)

باب (۱۰۱)

جہنم کی صفت

(ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ مانگتے ہیں)

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے دوزخ جیسا کوئی شئے نہیں دیکھا کہ اس سے بھاگنے والا نیند کرتا ہو اور نہ ہی جنت جیسا کسی شئے کو دیکھا کہ اس کی طلب کرنے والا نیند کرتا ہو۔ (ترمذی۔ بیہقی)

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت و دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا دوزخ نے کہا میں نے متکبرین اور فخر کرنے والوں اور اکڑنے والوں کو چن لیا ہے۔ جنت نے کہا مجھ میں ضعیف لوگ داخل ہوں گے۔ یوں ہی بیکار اور عاجز لوگ۔ اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے کہا تو میرا عذاب ہے میں تیری وجہ سے عذاب دوں گا جسے چاہوں گا اور جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے میں تیری وجہ سے رحم کروں گا جسے چاہوں گا اور فرمایا تم ہر دونوں کو پر کروں گا لیکن دوزخ پر نہ ہو سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنی قدرت کا بے مثال پاؤں (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) رکھے گا تو وہ کہے گی بس بس اس وقت وہ پر ہو جائے گی۔ دوزخ کا ایک حصہ دوسرے کو لپیٹ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے، کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت جب پر نہ ہوگی تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ اور نئی

مخلوق پیدا کرے گا۔ (بخاری۔ مسلم۔ احمد)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں ہمیشہ جہنمی ڈالے جائیں گے اور وہ کہتی جائے گی۔ ھل من مزید؟ (کچھ اور) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنی قدرت کا (بے مثال) قدم رکھے گا۔ اس کا بعض دوسرے بعض کو لپٹ کر کہے ا۔ بس۔ بس۔ بس اسے تیری عزت وکرم کی قسم، جنت میں ہمیشہ بڑھاتے جائیں گے یہاں تک کہ اس کا کچھ حصہ بچ جائے گا تو اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا کر کے اس کو پر کرے گا۔ اس کے باوجود پھر بھی بہشت کا حصہ بچ جائے گا۔ (بخاری۔ مسلم۔ احمد)
- حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم اور زیادہ مانگے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا بے مثل قدم اس میں رکھے گا اپنے بعض حصے کو لپٹ کر کہے گی۔ بس بس بس تیری عزت وکرم کی قسم اور جنت میں زیادہ داخل کئے جائیں گے۔ اس کا کچھ حصہ بچ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اور مخلوق کو پیدا کر کے اسے پر کرے گا۔ (ابن ابی عاصم)
- حضرت رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبریل نے فرمائیں گے تم میرے قریب نہیں ہو جاتے یہاں تک کہ میں تمہیں اپنی دو آنکھوں کے درمیان دیکھوں میں اس وقت سے نہیں ہنسا جب سے دوزخ پیدا کی گئی۔ (احمد فی الزہد)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں حضرت میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت جبریل نے عرض کی کہ حضرت میکائیل اس وقت سے نہیں ہنسے جس وقت سے دوزخ پیدا کی گئی ہے۔ (احمد۔ ابوالشیخ فی العظمۃ)
- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت جبریل حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انہیں فرمایا میں تمہیں ہمیشہ رنگ بدلا ہوا دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے؟ عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ اللہ

تعالیٰ نے مجھے دوزخ کی چابیاں نہیں دیں۔ آپ نے فرمایا مجھے نار کی کیفیت بتا اور جہنم کی صفت بیان کر۔ عرض کی اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ دوزخ ایک ہزار سال جلائی جائے یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر حکم ہوا تو ایک ہزار سال جلائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر حکم ہوا تو ایک ہزار سال مزید جلائی گئی یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی تو یہ سخت سیاہ ہے اس کے انگارے چمکتے نہیں اور نہ ہی اس کے شعلے بجھتے ہی مجھے قسم ہے اس ذات کی جس انے آپ کو مبعوث فرمایا اگر اس کا سوئی کے برابر سوراخ کھولنے کا حکم ہوا تو تمام روئے زمین کے لوگ اس کی گرمی سے مرجائیں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث فرمایا اگر جہنم کے خازن (داروغہ) کو حکم ہو کہ وہ اہلِ زمین پر ظاہر ہو اور وہ اسے دیکھیں تو تمام روئے زمین کے لوگ اس کے قبیح چہرے کی دہشت سے اور اس کی بدبو سے مرجائیں اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث فرمایا اگر دوزخ کی زنجیروں میں ایک زنجیر جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے دنیا کے پہاڑوں پر رکھی جائے تو وہ تمام پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور اپنی جگہ سے ہٹ کر نچلی زمین کی تہہ میں دھنس جائیں۔ (طبرانی فی الاوسط)

❽ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک بار حضرت جبریل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ غمگین تھے اور اوپر کو سر بھی نہیں اٹھاتے تھے۔ تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کو غمگین پاتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے؟ عرض کی میں نے جہنم کا ایک شعلہ دیکھا ہے اس وقت سے میری روح میری طرف نہیں لوٹی۔ (طبرانی فی الاوسط)

❾ حضرت طاؤس نے فرمایا کہ جب دوزخ پیدا کی گئی تو ملائکہ گھبرا گئے اور ان کے قلوب اڑ گئے (خوفزدہ ہوگئے) جب آدم پیدا ہوئے تو ان کے قلوب کو سکون ملا۔

(ابونعیم)

❿ محمد بن المنکدر نے فرمایا کہ جب دوزخ پیدا کی گئی تو تو ملائکہ گھبرا گئے اور ان کے قلوب اڑ گئے (خوفزدہ ہوگئے) جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو انہیں سکون ملا اور ان سے وہ خوف چلا گیا جس سے وہ ڈرتے تھے۔ (ابن المبارک)

⓫ امام مجاہد نے فرمایا کہ کسی بندے کو دوزخ کی طرف لے جایا جائیگا تو اس کا بعض

حصہ دوسرے کو لپٹ جائے۔ اسے کہا جائے گا ایسا کیوں ہے؟ وہ جواب دے گی کہ یہ شخص دنیا میں مجھ سے پناہ تھا حکم ہوگا اس شخص کا رستہ چھوڑ دو۔ (یعنی دوزخ میں نہ لے جاؤ) (ابونعیم)

باب (۱۰۲)

جنت اور دوزخ کہاں ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾ (پ۲۶، الذاریات، آیت ۲۲)

''آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔''

اور فرمایا:

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى۔ (پ۲۷، الطور، آیت ۱۵)

''سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔''

۱. حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر اور دوزخ زمین میں ہے۔ (بیہقی۔ ابوالشیخ فی العظمۃ)

۲. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای کہ دوزخ دنیا کو محیط ہے اور جنت کے اس کے ماوراء ہے تو پل صراط جہنم پر ایک راستہ ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے۔ (ابونعیم)

۳. حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت میں جہنم کو کہاں سے لایا جائے گا؟ فرمایا جہنم کو ساتویں زمین سے لایا جائے گا اس کی ستر ہزار باگیں ہیں ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتہ ہوگا چیختی ہوگی کہ میرے اہل، میرے اہل، جب سے بندوں سے سو سال کی مسافت پر ہوگی تو سخت پھڑ پھڑاء ے گی اس کی پھڑ پھڑاہٹ سن کی ہر نبی۔ مرسل اور مقرب فرشتے گھبراہٹ سے اپنے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اور کہیں گے نفسی، نفسی۔ (ابو الشیخ فی العظمۃ)

④ ضحاک سے "وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ" کی تفسیر منقول ہے کہ آسمان میں رزق سے مراد بارش ہے اور وَمَا تُوعَدُونَ سے جنت و نار مراد ہے۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

⑤ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے "وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ" کی تفسیر منقول ہے فرمایا کہ آسمان میں بادل ہیں اور وَمَا تُوعَدُونَ سے جنت مراد ہے۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

⑥ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البحر سے مراد جہنم ہے۔ (احمد۔ حاکم۔ بیہقی)

⑦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریائی سفر کوئی نہ کرے سوائے غازی اور حاجی کے یا عمرہ کرنے والے کہ اس لیے کہ دریا کے نیچے آگ ہے۔ (ابوداؤد)

⑧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمای کہ دریا سے وضو نہ کیا جائے اس لیے کہ یا نار ایک طبق ہے۔ (ابن عبدالبر)

⑨ سعید بن ابی الحسن نے فرمایا کہ دریا جہنم کا ایک طبق ہے۔ (احمد فی الزہد)

☆☆ حدیث میں دریا مطلق مذکور ہے تو ہم اسے مطلق رہنے دیں گے۔ (واللہ اعلم۔) اویسی غفرلہٗ ☆☆

⑩ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہودی کو فلاں سے زیادہ سچا نہیں پایا اس کا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کبریٰ یہی دریا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اس میں اللہ تعالیٰ، سورج، چاند جمع کرے گا اس پر دبور (ہوا) چلائے گا جو اسے جلا دے گی۔ (بیہقی)

⑪ حضرت کعب نے آیت:

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ (پ ۲۷، الطور، آیت ۶)

"اور سلگائے ہوئے سمندر کی۔"

کی تفسیر میں فرمایا کہ دریا کو گرم کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ جہنم بن جائے گا۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

⑫ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ذوالقرنین نے کوہِ قاف کو جھانک کر دیکھا تو کہا اے کوہِ قاف! مجھے اللہ تعالیٰ کی کسی عظمت کی خبر دے تو اس نے کہا کہ میرے

پیچھے زمین ہے جس کی مسافت ۵۰۰×۵۵۰ سال ہے وہ برف کا پہاڑ ہے اس کا بعض دوسرے بعض پر چڑھ جاتا ہے اگر یہ نہ ہوتو تمام روئے زمین جہنم کی گرمی سے جل جائے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

◆ ۱۳ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فلق کو حکم فرمائے گا وہ سقر (جہنم) کو ظاہر کرے گی یہی اس کا پردہ ہے تو اس سے آگ نکلے گی جب اس دریا مطبق تک پہنچے گی جو جہنم کے کنارے پر ہے وہی بحر البحور ہے تو آگ اسے آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے جذب کرے گی (یعنی اتنی جلدی) اور وہی جہنم اور زمینوں کے درمیان آڑ ہے جب آگ بحر البحور کا پانی جذب کرے گی تو ساتوں زمینوں کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے وہ آگ انہیں ایک انگارہ بنا کر چھوڑے گی۔ (بیہقی)

باب (۱۰۲)

جہنم کے دروازے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ط لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٤﴾ (پ۱۴، الحجر، آیت ۴۴)

''اس کے سات دروازے ہی ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔''

اور فرمایا:

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا۔ (پ۲۴، الزمر، آیت ۷۱)

''یہاں تک کہ جب وہ س پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے۔''

◆ ۱ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ سے کی تفسیر منقول ہے کہ وہ یہ ہیں:

① جہنم ② سعیر ③ لظیٰ

④ حطمة ⑤ سقر ⑥ جحیم

⑦ ھاویہ (یہ سب سے نیچے ہے) (ابن ابی حاتم)

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لَهَا سَبعَةُ اَبوَاب کے متعلق جہنم کی حقیقت میں منقول ہے کہ ان میں اول جھنم ہے پھر لظیٰ پھی حطمۃً پھر سعیر ہے پھر سقر ہے پھر جحیم پھر ھاویہ ہے اور جحیم میں ابولہب مقید ہے۔ (ابن جریر۔ ابن ابی الدنیا)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ باب اول کا نام جہنم ہے وہ بہ نوبت غیروں کے عذاب میں کم ہے اور اسی امت کے گناہ گاران کے لیے لیے خاص ہے جہنم کو اس لیے جہنم کہتے ہی کہ مردوں اور عورتوں کے چہرے زخمی کر کے انہیں کھا جائے گی ان کا آخری باب الہاویہ ہے اور یہ گہرائی کے لحاظ سے سب سے زیادہ دور تک گہرا گڑھا ہے۔

◆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوب جہنم یوں ہیں آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے کے اوپر رکھا (یعنی اوپر نیچے) اور انگلیوں کے درمیان کا حصہ کشادہ رکھا یعنی باب کے اوپر باب سات ابواب ہیں پہلے کو پر کیا جائے گا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو پھر چوتھے یہاں تک کہ تمام پر ہو جائیں گے۔

(احمد فی الزہد۔ ابن السبارک۔ بیہقی۔ ابن جریر)

◆ خلیل بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (رات) کو نیند نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ سورۂ تبارک اور حم السجدۃ پڑھ کر سوتے تھے اور فرماتے قرآن پاک میں حوامیم سات (یعنی حم سات مقامات پر مذکور ہے) ہیں ار جہنم کے ابواب بھی سات ہیں: جہنم، حطمۃ، لظی، سعیر، سقر، ھاویہ، جحیم۔

فرمایا: قیامت میں ہر حم آئے گا میرا گمان ہے فرمایا کہ وہ ان ساتوں دروازوں پر کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے اے اللہ! جو مجھ پر ایمان رکھتا ہو اور مجھے پڑھتا ہو وہ اس دروازے سے دوزخ میں نہ جائے گا۔ (بیہقی)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کا ایک دروازہ ہے اس میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے اس کے غیظ و غضب کو اللہ تعالیٰ کے غصہ سے ظاہر کیا۔ (بزار۔ حیم ترمذی)

۶ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہی ایک دروازہ اس کے لیے ہے جس نے میری امت کے لیے تلوار کو سونتا۔ (ترمذی۔احمد)

☆☆اس سے خاص طور پر وہ لوگ عبرت حاصل کریں جن کا پیشہ مسلمانوں کا ناحق خون بہانا، قتل و غارت گری ہے۔☆☆

۷ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوزخ کے سات ابواب ہیں ان کا سب سے زیادہ غم اور کرب اور سخت گرم اور بدبودار باب ان زانیوں کے لیے ہے جو علم کے باوجود زنا کا ارتکاب کرتے ہیں۔ (ابونعیم)

☆اس فعلِ شنیع کا ارتکاب کرنے والوں کو خاص طور عبرت حاصل کرنا چاہیے۔☆

۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کی سورج جہنم سے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ آسمان ایک مٹھی بھر اونچا نہیں مگر اس کے لیے جہنم کے ابواب میں سے ایک باب کھولا جاتا ہے یہاں تک جب دوپہر کا وقت ہوتا ہے تو دوزخ کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

۹ مسروق نے فرمایا زیادہ حق اس میں ہے کہ پناہ مانگی جائے اس وقت میں جس وقت جہنم کے تمام دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (سعید بن منصور)

۱۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز جہنم سلگائی جاتی ہے اور ہر روز اس کے تمام دروازے کھولے جاتے ہیں جائے جمعہ کے دن کہ جمعہ کے دن نہ آگ سلگائی جاتی ہے اور نہ ہی اس کے درازے کھولے جاتے ہیں۔

(ابوداؤد)

۱۱ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوپہر کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ یہ جہنم کے سلگانے کا وقت ہے (یعنی استواء شمس کے وقت)

(احمد۔طبرانی فی الکبیر)

۱۲ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی سائل نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ جمعہ

کے متعلق اس کی اجازت کیوں کہے کہاس میں دوپہر کے وقت نماز ادا کی جائے حالانکہ دوسرے دنوں میں دوپہر کے وقت نماز سے روکا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر دن میں دوپہر کے وقت جہنم کی آگ کو اللہ تعالیٰ سلگاتا ہے لیکن جمعہ کے دن اسے روک دیتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

باب (۱۰۴)

جہنم کے خازن (داروغے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۞ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ (پ ۲۹، المدثر، آیت ۳۱)

''اس پر انیس داروغہ ہیں اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو۔''

اور فرمایا:

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ۔ (پ ۲۴، المومن، آیت ۴۹)

''اور جو لوگ آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے۔''

اور فرمایا:

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۞ ۙ (پ ۳۰، العلق، آیت ۱۸)

''ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔''

اور فرمایا:

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ (پ ۲۵، الزخرف، آیت ۷۷)

''اور وہ پکاریں گے اے مالک! تیرا رب ہمیں تمام کر چکے۔''

اور فرمایا:

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ ۔ (پ ۲۸، التحریم، آیت ۶)

''اس پر سخت کڑے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں۔''

❶ ایک تمیمی مرد نے کہا کہ ہم نے ابو العوام کے ہاں پڑھا ''عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ'' تو فرمایا، تم کیا کہتے ہو کہ یہ انیس فرشتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں وہ انیس ہزار ہیں۔ فرمایا تم نے کہاں سے معلوم کیا؟ میں نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ابو العوام نے فرمایا تو نے درست کہا۔ وہ انیس فرشتے ہی ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا گرز ہے اس کی دو شاخیں ہیں اس کی ایک ضرب سے ستر ہزار جہنمی دوزخ میں گر جاتے ہیں ہر فرشتے کے دونوں کاندھوں کے درمیان کی مسافت ایک سو سال کی ہے۔ ان کے ہر ایک کے پاس بڑے ستون اور دو شاخ ہیں اس سے وہ دھکیلتا ہے۔ اور اس سے ستر لاکھ کو دوزخ میں پھینکتا ہے۔ (ابن المبارک۔ بیہقی)

❷ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کے داروغے ایسے ہیں کہ ان کے ہر ایک کے دو کاندھوں کی درمیانی مسافت مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔ (ابن وھب فی الاھوال)

❸ طاؤس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا اور ہر ایک کی انگلیاں دوزخیوں کی گنتی کے برابر بنائیں۔ جن سے وہ عذاب دیتا ہے اور مالک (دوزخ کا داروغہ) صرف ایک انگلی سے ان سب کو عذاب دیتا ہے۔ (القتبی فی عیون الاخبار)

❹ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے فرشتے جہنم کی پیدائش سے ایک ہزار سال پہلے پیدا فرمائے اور وہ ہر روز قوت میں بڑھتے رہتے ہیں وہ جسے پکڑتے ہیں تو پیشانیوں اور قدموں سے پکڑتے ہیں۔

(ابن مردویہ)

❺ ابو عمران الجونی نے فرمایا کہ ہمیں حدیث پہنچی کہ دوزخ کے انیس فرشتے ہی ان ہر ایک کے دو کاندھوں کی درمیانی مسافت ایک سو سال ہے ان کے دلوں میں تو رحمت ہے ہی نہیں وہ تو صرف عذاب کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان کا ایک فرشتہ

اہلِ نار کو ایک ہی مار مارے تو اسے کاندھے سے قدموں تک پیس کر رکھ دیتا ہے۔
(زوائدالزہد)

◆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی مرد کے لیے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوتا ہے تو اسے ایک لاکھ فرشتے جلدی سے اچک لیتے ہیں۔ (ہناد فی الزہد)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا انیس فرشتوں سے ان کے بڑے سردار مراد ہیں باقی رہے تمام داروغے ان کی گنتی صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

باب (۱۰۵)

جہنم کے خیمے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ط (پ۱۵، الکہف، آیت ۲۹)

''جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی۔''

◆ ۱ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی چار دیواریں ہیں ہر دیوار کی مسافت چالیس سال ہے۔ (ترمذی، احمد، حاکم)

باب (۱۰۶)

جہنم کی وادیاں اور اس کے سانپ اور بچھو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ (پ۳۰، الہمزۃ، آیت ۱)

''خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔''

اور فرمایا:

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ (پ۱۶،مریم،آیت نمبر۵۹)

''تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔''

اور فرمایا:

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ (پ۱۹،الفرقان،آیت ۶۸)

''اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔''

اور فرمایا:

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (پ۲۹،الملک،آیت ۱۱)

''تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو۔''

اور فرمایا:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ (پ۳۰،الفلق،آیت ۱

''تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پید کرنے والا۔''

اور فرمایا:

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ (پ۲۹،المدثر،آیت ۱۷)

''قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں۔''

اور فرمایا:

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا (پ۱۵،الکہف،آیت ۵۲)

''اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان کردیں گے۔''

- ۱ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس میں چالیس سال تک گرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اس کی گہرائی میں پہنچے گا ''الصعود'' دوزخ میں ایک پہاڑ ہے اس کی چڑھائی ستر سال ہے پھر اس کے اوپر سے کافر کا گریا جائے گا وہ اسی طرح ہمیشہ نیچے گرتا چلا جائے گا۔ (ترمذی۔ ابن حبان۔ حاکم)
- ۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ویل جہنم میں ایک عادی ہے جس سے دوزخیوں کے لیے پیپ بہتی ہے اور وہ مکذبین (جھٹلانے والوں) کے لئے ہے۔ (بیہقی)

۳ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک کشادہ وادی ہے۔ (ابن ابی حاتم)

۴ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ویل جہنم میں ایک وادی ہے کہ اگر اس میں پہاڑ پھینکے جائیں تو وہ اس کی گرمی سے پگھل جائیں۔ (ابن المبارک)

۵ ابو عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ویل جہنم میں پیپ کی ایک وادی ہے۔

۶ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ویل جہنم میں ایک پہاڑ ہے۔ (ابن جریر)

۷ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں ایک پتھر ہے جسے ویل کہا جاتا ہے اس پر عرفاء چڑھ کر نیچے اتریں گے۔

(ابویعلی۔ بزار)

۸ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت "فسوف یلقون غیا" کی تفسیر منقول ہے کہ "الغی" جہنم میں ایک وادہ ہے ایک لفظ میں ہے کہ وہ جہنم میں ایک نہر ہے جس کی بہت لمبی گہرائی ہے اس کا ذائقہ نہایت ہی خبیث ہے ایک لفظ میں ہے کہ وہ گرم پانی کی ایک نہر ہے اس میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے جو شہوات کی اتباع کرتے ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر۔ حاکم۔ ابن جریر۔ ابونعیم)

۹ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ "الغی" جہنم میں ایک عادی ہے جس کی گہرائی بہت بڑی ہے اور وہ بہت بدبودار ہے۔ (بیہقی)

۱۰ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے آیت "یلق اثاما" کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ جہنم میں ایک وادی ہے۔ (ابنِ جریر۔ ابنِ ابی حاتم)

۱۱ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دس اوقیہ وزن کا پتھر جہنم کے کنارے پھینکا جائے تو پچاس سال تک وادی کی تہہ تک نہ پہنچے پھر وہ غی واثام تک پہنچے گا۔ میں نے کہا غی واثام کیا ہے؟ فرمایا وہ جہنم کے اسفل میں کنوئیں ہیں ان میں اہلِ نار کی پیپ بہتی ہے وہی ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ فسوف...... (طبرانی فی الکبیر۔ ابن المبارک۔ ابن جریر)

☆☆ حضرت ابن عباس نے فرمایا "غی" جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی

سے جہنم کی وادی بھی پناہ مانگتی ہے یہ ان لوگوں کے لیے جو زنا کے عادی اور اس پر مصر (ہمیشگی) ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خور کے خوگر ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں اور ان اعمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔ (خزائن العرفان۔اویسی غفرلہٗ) ☆☆

◆ ۱۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آیت "وجعلنا" کی تفسیر میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ پیپ اور خون کی وادی ہے۔ (بیہقی۔ابن جریر)

◆ ۱۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے "وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا۝" کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ ایک ودی ہے گہری دوزخ میں اس سے اللہ تعالیٰ قیامت میں ہدایت یافتہ اور گمراہ کے درمیان فرق فرمائے گا۔ (بیہقی۔ابن جریر)

◆ ۱۴ عمرو بکالی نے فرمایا کہ "الموبق" وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ الکہف میں فرمایا وہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے اللہ تعالیٰ قیامت میں اہلِ اسلام اور ان کے ماسوا لوگوں کے درمیان فرق بتائے گا۔ (بیہقی۔ابن حاتم)

◆ ۱۶ مجاہد نے فرمایا کہ موبق جہنم میں ایک وادی ہے۔ (بیہقی۔ابن جریر)

اس کا نام غیؔ ہے وہ پیپ اور خون بہاتی ہے۔ (ابنِ المبارک)

۱۷ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے آیت فَسُحقاً لِّاَصحابِ السَّعِیرِ کی تفسیر منقول ہے کہ فسحقاً جہنم میں ایک وادی ہے۔ (ابونعیم۔ابن جریر)

۱۸ حضرت ابوسعید خدری جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صعود جہنم میں ایک پتھر ہے جب جہنمیوں کے سامنے رکھا جائے گا تو وہ اس کی گرمی سے پگھل جائیں گے۔ جب اسے اٹھالیں گے تو پھر وہ اپنی صورت میں عود کر آئیں گے۔ اور اس سے نجات کا ذکر یوں فرمایا:

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۝ (پ۳۰، البلد، آیت ۱۴)

۱۹ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جس پر چڑھنے کی تکلیف دی جائے گی جب کافر اس پر ہاتھ رکھے تو اس کا ہاتھ اس کی گرمی سے پگھل جائے گا۔ جب اسے اٹھایا جائے گا تو اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے گا۔ جب اس پر پاؤں رکھے گا تو پگھل جائے گا جب اٹھائے گا تو اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے گا۔ (طبرانی فی الاوسط۔بیہقی۔ابنِ جریر)

۲۰ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ صعود جہنم میں ایک پتھر ہے جس پر کافر کو منہ کے بل گرا کر گھسیٹا جائے گا۔ (ابنِ ابی حاتم)

۲۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الفلق جہنم میں ایک چھپایا ہوا گڑھا ہے۔ (ابنِ جریر)

۲۲ عبدالجبار خولانی نے فرمایا کہ ہمارے پاس دمشق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی آیا تو لوگوں کو کاروبارِ دنیا میں مشغول دیکھ کر فرمایا انہیں کون بچائے گا؟ کیا ان کے آگے الفلق نہیں ہے؟ عرض کی گئی۔ الفلق کیا ہے؟ فرمایا وہ دوزخ کی ایک وادی ہے جب اسے کھولا جائے گا تو اس سے اہلِ نار تیوری چڑھائیں گے۔ (ابنِ جریر۔بیہقی)

۲۳ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الفلق جہنم میں ایک کنواں ہے جب وہ بھڑکایا جائے اسی سے دوزخ بھڑکائی جائے گی اور جہنم کو اس سے اسی طرح اذیت ہوتی ہے۔ جیسے بنو آدم کو جہنم سے۔ (ابنِ مردویہ۔ابن ابی الدنیا)

- حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آباء کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کر کے فرمایا کہ الفلق جہنم کی گہرائی میں ایک گڑھا ہے اس پر ایک پردہ ہے جب اسے کھولا جائے گا تو اس سے آگ نکلے گی اس کی گرمی کی شدت سے جو اس سے نکلے گی جہنم کی آگ چیخ وپکار کرے گی۔ (ابن ابی حاتم)
- حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الفلق جہنم میں ایک گڑھا ہے جب اسے کھولا جاتا ہے تو اس کی گرمی کی شدت سے آگ چیخ وپکار کرتی ہے۔ (ابن ابی حاتم)
- حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہا الفلق جہنم میں ایک قید خانہ ہے۔ (ابونعیم۔ابن جریر)
- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے اس وادی میں ایک کنواں ہے اس کا نام ھبھب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں ہر جبار وسرکش کو ٹھہرائے۔ (دارمی۔حاکم۔ابونعیم۔طبرانی)
- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جُبُّ الْحُزْنِ (غم کا کنواں) سے پناہ مانگو۔ عرض کی گئی کہ جُبُّ الْحُزْنِ کیا؟ فرمایا وہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے دوزخ روزانہ ستر بار پناہ مانگتی ہے اسے اللہ تعالیٰ نے ریا کار (قراء، علماء اور حفاظ وغیرہ) کے لیے تیار کیا ہے۔ (اَعَاذَ اللّٰہُ تعالٰی مِنْہُ بِمَنِّہٖ وَ کَرَمِہٖ) (طبرانی فی الاوسط۔حاکم)
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جُبُّ الْحُزْنِ (غم کا کنواں) سے پناہ مانگو۔ عرض کی گئی جُبُّ الْحُزْنِ؟ فرمایا وہ وادی ہے جس سے جہنم روزانہ سو (۱۰۰) بار پناہ مانگتی ہے۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ وہ چار سو (۴۰۰) بار پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیگئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون داخل ہوں گے؟ فرمایا ریاکار، قاری (حافظ، عالم وغیرہ)۔ اپنے بداعمال کی وجہ سے۔ (ترمذی۔ابنِ ماجہ۔طبرانی) (اَعَاذَ اللّٰہُ تعَالٰی مِنْہُ بِمَنِّہٖ وَ کَرَمِہٖ)
اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے عذاب سے پناہ دے۔
- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں ایک

وادی ہے اسے لَمْلَمْ کہا جاتا ہے اس کی گرمی سے جہنم کی دوسری وادیاں پناہ مانگتی ہیں۔ (ابونعیم۔ابن المبارک)

◆ ۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مالکؒ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ تین ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے نہ ان پر نگاہِ کرم فرمائے گا اور وہ منسا میں ہوں گے اور منسا جہنم میں ایک کنواں ہے۔ وہ تین یہ ہیں۔ (۱) التقدیر کا جھٹلانے والا (۲) دین میں بری بدعت کی بنیاد ڈالنے والا (۳) ہمیشہ شراب پینے والا۔ (الخطیب ابوبکر)

◆ ۳۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں تین اشخاص منسا میں ہوں گے۔ اور نہ ان سے اللہ تعالیٰ کلام کرے گا اور نہ نظر کرم فرمائے گا اور نہ انہیں پاک ستھرا کرے گا۔ (۱) تقدیر کا جھٹلانے والا (۲) ہمیشہ شراب پینے والا (۳) اولاد سے بیزار ہونے والا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منسا کیا ہے؟ فرمایا: وہ جہنم کی گہرائی میں ایک کنواں ہے۔ (ابن ابی عاصم)

◆ ۳۳ حجاج الثمالی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہیں اور وہ قدیم صحابہ کرام میں سے ہیں) نے فرمایا کہ جہنم میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار کنویں ہیں ہر کنویں میں ستر ہزار اژدہے ہیں ہر اژدھا کے منہ میں ستر ہزار بچھو ہیں، کوئی کافر و منافق ایسا نہ ہوگا جس پر یہ سب واقع نہ ہوں۔ (بیہقی)

◆ ۳۴ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوزخ میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر وادی میں ستر ہزار گڑھے ہیں اور ہر گڑھے میں ستر ہزار بل ہیں اور بل میں سانپ ہیں جو اہلِ نار کو کھائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

پیدا کیا گیا ہے وہ اس کنویں کے شر سے پناہ نہ مانگتی ہو اس خوف سے کہ کہیں اسے اس کنویں کے عذاب میں مبتلا نہ کردے جس کی برداشت کی اسے طاقت نہیں اور نہ ہی اس سے صبر ہو سکے گا اور یہ دوزخ کا نچلا طبقہ ہے۔ (القرطبی فی التذکرۃ)

باب (۱۰۷)

جہنم کی گہرائی کا بعد (دوری)

1. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو ہم نے ایک دھما کہ سنا تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا اللہ و رسولہٗ اعلم. (اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں) فرمایا یہ ایک پتھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ستر سال پہلے دوزخ میں چھوڑا تھا یہاں تک کہ اب وہ گہرائی میں پہنچا ہے۔

(مسلم۔ احمد۔ بیہقی)

2. حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سخت آواز سنی تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا اے جبریل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ وہ پتھر ہے جس ستر ہزار سال پہلے جہنم میں گرایا گیا تھا اب وہ جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے۔ (ہناد فی الزہد۔ بیہقی)

3. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پتھر جو سات حلقوں میں پہنچتا ہے اگر جہنم کے کنارے سے گرایا جائے تو اس میں ستر سال گرتا جائے تب کہیں جا کر جہنم کی تہہ میں پہنچے گا۔

(ابو یعلیٰ)

4. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہولناک آواز سنی تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے جبریل علیہ السلام یہ کیسی آواز تھی؟ عرض کی یہ ایک پتھر ہے جو جہنم کے اوپر کے کنارے سے ستر سال پہلے گرایا گیا یہ آواز وہی ہے کہ اب وہ جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کی آواز سنا دے۔ اس کے بعد آپ کو کبھی ہنستا ہوا نہ دیکھا گیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ ۵ امام طبرانی نے اس کی مثل حضرت بریدہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے حدیث روایت کی ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک نے فرمایا کہ ایک بڑا پتھر جہنم کے اوپر کے کنارے سے گرایا جائے تو ستر سال تک بھی آخری قرار نہ پکڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے دوزخ کا زیادہ ذکر کیا کرو اس لیے کہ اس کی گرمی سخت ہے اور اس کی تہہ گہری ہے اور اس کے گرز (کوڑے، ہنٹر) لوہے کے ہیں۔ (ترمذی۔ احمد۔ طبرانی فی الکبیر)

باب (۱۰۸)

بسا اوقات انسان کوئی بات کہہ بیٹھتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بسا اوقات انسان کوئی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے اسے علم نہیں ہوتا کہ اس میں کتنا گناہ ہے وہ اس کی وجہ سے دوزخ میں جائے گا وہ اتنا بعید ہے جیسے مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت۔

(بخاری۔ مسلم)

باب (۱۰۹)

جہنم کا ایندھن اور اس کی گرمی اور اس کی ٹھنڈک

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

(پ ۱، البقرۃ، آیت ۲۴)

"تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کر رکھی ہے کافروں کے لیے۔"

☆☆ پتھر سے وہ بت مراد ہیں جنہیں کفار پوجتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعناداً انکار کرتے ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا

ہو چکی ہے۔ مسئلہ: یہ بھی اشارہ ہے کہ مؤمنین کے لیے بکرمہٖ تعالیٰ خلود نار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں۔ (خزائن العرفان۔اویسی غفرلہٗ) ☆☆

1. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ کی تفسیر منقول ہے وہ کبریت کے پتھر ہیں اللہ تعالیٰ نے اسے جیسے چاہا پیدا فرمایا۔ (طبرانی فی الکبیر۔حاکم)
2. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ کبریت سیاہ پتھر ہیں ان سے آگ کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ (ابن جریر)
3. حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ کبریت کے پتھر ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے اس وقت پیدا فرمایا جب آسمان دنیا پیدا ہوا۔ وہ کافروں کے لیے تیار کئے گئے ہیں۔ (ابن جریر)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ حِجَارَةُ الْكِبْرِيَتِ کو اس سے اس لیے خاص کیا گیا ہے کہ وہ بہ نسبت دوسرے پتھروں کے پانچ گنا زیادہ عذاب کرتا ہے اور سخت بدبودار ہے۔ اور اس میں دھواں زیادہ ہے اور جسموں سے بہت جلدی چمٹ جاتا ہے جب اسے گرم کیا جائے اس میں گرمی بھی سخت ہوتی ہے بعض نے کہا کہ یہ کفار کی نار کے ساتھ خاص ہے۔

4. حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ پڑھ کر فرمایا کہ اسے ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اسے ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ اور نہایت تاریک ہوگئی اور اس کے بعد اس کے شعلے نہیں بجھے۔ (بیہقی)
5. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کو ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوئی پھر اسے جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سخت سیاہ اور تاریک ہوگئی) (ابن ماجہ۔ترمذی)
6. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آگ جو بنو آدم جلاتے ہیں یہ اس جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہی ہوتی تو بھی کافی تھی؟ فرمایا اس آگ سے جہنم کی آگ

ننانوے حصے زیادہ ہے اور اس کا ہر حصہ گرمی ہی گرمی ہے۔

(بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ داری۔ احمد)

7. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آگ جہنم کی آگ سے سواں حصہ ہے۔ (بیہقی)

8. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو گے کہ اس دنیوی آگ کی طرح جہنم کی آگ ہوگی وہ بہت زیادہ سخت گرم اور سیاہ ہے۔ یہ آگ تو اس کے ساٹھ سے اوپر حصوں کا ایک حصہ ہے۔ (بیہقی)

9. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہاری آگ دوزخ کی آگ کا ستر واں حصہ ہے اسے پانی میں غوطہ دیا گیا اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تمہارے کام نہ آتی۔ (بیہقی)

10. حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تمہاری آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے اگر اسے پانی میں دو بار غوطہ نہ دیا جاتا تو تم اس سے کسی قسم کا نفع نہ اٹھا سکتے۔

(ہناد فی الزہد)

11. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آگ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دوزخ کی آگ کا ستر واں حصہ ہے یہ تمہارے پاس اس وقت پہنچی ہے جب اسے پانی میں دو بار غوطہ دیا گیا ہے تاکہ یہ تمہیں روشنی دے ورنہ جہنم کی آگ تو سخت سیاہ اور تاریکی والی ہے۔ (بزار)

12. حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ تمہاری آگ دوزخ کی آگ کا ستر واں حصہ ہے اگر اسے دریا میں دو بار غوطہ نہ دیا جاتا تم اس سے نفع نہ اٹھا سکتے اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر یہی قیامت میں ہوتی تو بھی کافی تھی اب یہ آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے اور پناہ مانگتی ہے کہ اسے ہمیشہ تک پھر جہنم کی آگ میں نہ لوٹایا جائے۔ (ابنِ ماجہ۔ حاکم)

13. حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہاری آگ جہنم کی آگ کی لُو کا ستر واں حصہ ہے۔ (طبرانی فی الکبیر۔ بزار)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ دنیا بھر کی لکڑیاں جمع کر کے جلائی جائیں یہاں تک کہ وہ تمام لکڑیاں آگ بن جائیں تو وہ جہنم کی آگ کے اجزاء کا ایک حصہ ہوگا اور جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ گرم ہے۔

- ۱۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ نے اللہ تعالیٰ کو شکایت کی کہ میرا بعض دوسرے بعض کو کھائے جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت بخشی ایک سانس سردی میں اور دوسرا گرمی میں۔ وہ جو تم زیادہ گرمی محسوس کرتے ہو یہ اس کے سانس کی گرمی ہے اور وہ جو تم سردی محسوس کرتے ہو یہ اس کے ٹھنڈے سانس کا اثر ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، احمد)
- ۱۵ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سخت گرمی کا پھونکا ہے جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

☆☆ ان احادیثِ مبارکہ سے احناف گرمی کے موسم میں نماز کو ٹھنڈے ٹائم میں پڑھتے ہیں لیکن غیر مقلدین وہابی اور ان کے ہمنوا گرمیوں میں دوپہر ڈھلنے کے فوراً بعد نماز پڑھتے ہیں وہ ان احادیث پر عمل نہیں کرتے اور اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہتے ہیں۔ اور بخاری بخاری کرتے ہیں لیکن بخاری شریف کی حدیث پر عمل کرنے سے ان کو بخار آتا ہے۔ یہ محض احناف سے حسد ہے یا خوارج کی اتباع کہ وہ بھی اس طرح گرمی میں دوپہر ڈھلنے کے بعد نماز ظہر وغیرہ پڑھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ محض عوام کو دھوکہ اور فریب دینے کے لیے حدیث اور خاص طور پر صحاح ستہ کا نام لیتے ہیں اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ گرمی میں ظہر کی نمازِ ظہر کا وقت میں پڑھیئے۔ اویسی غفرلہٗ ☆☆

- ۱۶ بزار نے اس روایت پر اضافہ کیا کہ جہنم کی آگ نے اللہ تعالیٰ کو شکایت کی، عرض کیا کہ میرا بعض دوسرے بعض کو کھائے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے سال میں دو سانسوں کی اجازت بخشی موسم سرما میں سرد اور موسم گرما میں گرم۔
- ۱۷ حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب سخت گرمی ہوتی ہے تو بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ آج بڑی سخت گرمی ہے۔ اے اللہ! مجھے جہنم کی گرمی سے پناہ دے! اللہ تعالیٰ دوزخ سے فرماتا ہے میرا بندہ مجھ سے تیر

ی گرمی سے پناہ مانگ رہا ہے اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے تیری گرمی سے پناہ دی۔ اور جب سخت سردی ہوتی ہے تو بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ آج کتنی سخت سردی ہے اے اللہ! مجھے جہنم کی سخت سردی سے بچا۔ اللہ تعالیٰ جہنم کو کہتا ہے میرا بندہ مجھ سے تیری سخت سردی سے پناہ مانگ رہا ہے اور میں نے تیری سردی سے اسے پناہ دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی جہنم کی زمہریو کیا ہے؟ فرمایا وہ ایک گڑھا ہے جس میں کافر کو پھینکا جائے گا تو سخت سردی سے اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ (بیہقی)

۱۸ حضرت ابن عباس، ابن عمر، رافع بن خدیج وغیرھم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کی گرم سانس سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ (بخاری، مسلم، ابنِ ماجہ، احمد، ترمذی، طبرانی فی الکبیر)

☆☆ لیکن یہ ہر بخار کے لیے نہیں عقیدت صحیح ہو تو بخار کے لیے ہے لیکن صحابہ کرام والی عقیدت ہم میں کہاں؟ اس لیے اس کے بارے میں اطباء سے مشورہ ضروری ہے۔ (اویسی غفرلہٗ) ☆☆

۱۹ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سیاہ اور تاریکی والی ہے نہ تو اس کے انگارے بجھتے ہیں اور نہ ہی اس کے شعلے روشن ہوتے ہیں۔ (ابنِ المبارک)

۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم جہنم کی آگ کو بھی اپنی آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو؟ دوزخ کی آگ تو سخت سیاہ ہے جیسے تارکول بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

(مالک فی المؤطا)

۲۱ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت:

إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ (پ۲۹، المرسلات، آیت ۳۲)

"بے شک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے۔"

کی تفسیر میں فرمایا کہ دوزخ کے انگارے درختوں اور پہاڑوں کی طرح نہیں بلکہ وہ تو شہروں اور قلعوں کی طرح ہیں۔ (ابنِ ابی حاتم، سعید بن منصور)

باب (۱۱۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ تَفُوْرُ ۙ (پ۲۹، الملک، آیت ۷)

''جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینگنا (چنگھاڑنا) سنیں گے کہ جو ش مارتی ہے۔''

امام مجاہدؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ کافروں کو ایسے بہا کر لے جائے گی جیسے دانے کو بہت زیادہ پانی بہا کر لے جاتا ہے۔ (ہناد فی الزہد، عبد بن حمید)

باب (۱۱۱)

اہلِ نار کا لباس اور ان کے بستر اور ان کے زیورات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ (پ۱۷، الحج، آیت ۱۹)

''تو جو کافر ہوئے ان کے لیے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں۔''

اور فرمایا:

سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ۔ (پ۱۳، ابراہیم، آیت ۵۰)

''ان کے کرتے رال ہوں گے۔''

☆☆ صدر الافاضل مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں (مدارک و خازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال لیپ دی جائے گی وہ مثل کرتے کے ہو جائیں گے اس کی سوزش اور اس کے رنگکی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے۔

(خزائن العرفان۔ اویسی غفرلہ) ☆☆

فائدہ: ایک قراۃ قطر ہے بمعنیٰ پگھلا ہوا تانبہ سخت گرم۔

اور فرمایا:

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ط (پ ۸، الاعراف، آیت ۴۱)

''انہیں آگ ہی بچھونا آگ ہی اوڑھنا۔''

❶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے آگ کا لباس ابلیس کو پہنایا جائے گا وہ اسے ابرو پر گرادے گا اور پیچھے سے کھینچ کر چلے گا اور اس کے پیچھے اس کی ذریت اور اس کے بعد کو آنے والے شیاطین اور وہ پکارتا ہوگا۔ یَا ثُبُوْرَاہ (ہائے ہلاکت) اور پیچھے والے یَا ثُبُوْرَاہ کہتے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ وہ دوزخ کی آگ کے آگے کھڑے کیے جائیں گے۔ اور کہیں گے یَا ثُبُوْرَاہ (ہائے ہلاکت) اس کی ذریت بھی یَا ثُبُوْرَاہ کہتی ہوگی۔ انہیں کہا جائے گا۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا۔ (پ ۱۸، الفرقان، آیت ۱۴)

''فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔''

(احمد۔ بزار۔ ابنِ جریر۔ بیہقی)

❷ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوخیوں کو کپڑے پہنائیں جائیں گے حالانکہ وہ ننگے اچھے تھے اور انہیں زندگی دی جائے گی حالانکہ ان کے لیے موت اچھی تھی۔ (ابونعیم)

❸ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بین (نوحہ) کرنے والی بلا توبہ مرگئی تو اسے قیامت میں اٹھایا جائے گا اور اس پر کپڑے تارکول کے ہوں گے اور دوپٹہ کھجلی والا۔ (مسلم۔ احمد۔ بیہقی)

❹ ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے بین کرنے والی جب مری اور اس نے توبہ نہ کی تو اس لے لیے کپڑے تارکول سے تیار ہوں گے اور دوپٹہ دوزخ کے شعلوں سے۔

(ابنِ ماجہ۔ احمد)

۵ محمد بن کعب القرظی نے آیت "وَلَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ" کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے ان کے بستر مراد ہیں۔ اور "وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ" سے لحاف مراد ہیں۔
(ہناد فی الزہد۔ ابن جریر)

۶ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمای ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی آپ نے اس سے فرمایا کیا ہے کہ میں تجھ پر دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد)

باب (۱۱۲)

ہتھکڑیاں اور زنجیر اور پاؤں کی بیڑیاں اور لوہے کے گرز (ہنٹر)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ۝ فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝ (پ۲۴، المؤمن، آیت ۷۲/۷۰)

"وہ عنقریب جان جائیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے۔"

اور فرمایا:

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ۔ (پ۱۳، الحاقۃ، آیت ۳۲/۳۰)

"اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو پھر اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرو دو۔"

اور فرمایا:

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ (پ۱۳، ابراہیم، آیت ۴۹)

'اور اس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے

جڑے ہوں گے۔''

اور فرمایا:

اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّجَحِیْمًا ﴿١٢﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ﴿١٣﴾

(پ۲۹، المزمل، آیت ۱۲/۱۳)

''بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ اور گلے میں پھنستا ہوا کھانا اور دردناک عذاب۔''

اور فرمایا:

فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ (پ ۲۷، الرحمٰن آیت ۴۱)

''تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالیں جائیں گے۔''

اور فرمایا:

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ﴿٢١﴾ (پ ۱۷، الحج، آیت ۲۱)

''اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں۔''

❶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ تا یُسْجَرُوْنَ مذکورہ بالا آیت پڑھ کر فرمایا: پتھر اس کی مثل ہیں کھوپڑی کی طرف اشارہ فرمایا وہ آسمان سے زمین کی طرف گرایا جاتا ہے اس کی مسافت پانچ سو سال ہے اس کے باوجود ان کو گرایا جائے گا تو چالیس سال تک رات دن چلتا رہے تب بھی جہنم کے اصل اور اس کی گہرائی تک نہ پہنچے۔ (ترمذی۔ احمد۔ ابن المبارک)

❷ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے ''فَاسْلُکُوْهُ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ کافر کی دبر سے چل کر اس کے ناک کے سوراخوں سے نکلے گا قبل اس کے کہ وہ پاؤں پر کھڑا ہو۔

(بیہقی۔ ابنِ ابی حاتم)

❸ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوہے کی زنجیر کافر کے چوتڑوں (کولہوں، سرین) سے داخل ہو کر منہ سے نکلے گا پھر ان زنجیروں میں ایسے پرو دیا جائے گا جیسے ٹڈی لکڑی میں پروئی جاتی ہے پھر اسے بھونا جاتا ہے۔ (ابنِ ابی حاتم)

◆ ۴ نوف الشامی نے آیت سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا کی تفسیر میں فرمایا دوزخ کا ذراع ستر ہاتھ اور باع یعنی ہاتھ وہ ہے جو تیرے اور مکہ مکرمہ کے درمیان مسافت ہے وہ اس وقت کوفہ میں تھے (یعنی قیامت میں ایک ہاتھ مکہ مکرمہ اور کوفہ کی درمیانی مسافت کا نام ہے)۔ (ہناد فی الزہد۔ابن المبارک)

◆ ۵ محمد بن المنکدر نے فرمایا کہ اگر دنیا کا تمام لوہا جمع کیا جائے تو دوزخ کے حلقہ (یعنی دوزخ کی ہتھکڑیوں کے حلقہ) کے آگے کچھ بھی نہ بچے یعنی دوزخ کے حلقوں میں سے ایک حلقہ کا یہ حال ہے۔ (ابونعیم)

◆ ۶ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوزخ کی ہتھکڑیوں کا ایک حلقہ جس کا ذکر قرآن میں ہے دنیا کے تمام لوہے کے برابر ہے۔ (ابونعیم۔ابن المبارک)

◆ ۷ حضرت ابن عباس نے آیت فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ کی تفسیر میں فرمایا کہ کافر کے سر اور پاؤں کو جمع کر کے اسے باندھا جائے گا جیسے لکڑی کا ایک گٹھر باندھا جاتا ہے۔ (بیہقی۔ابن ابی حاتم)

◆ ۸ ضحاک نے آیتِ مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ کافر کی پیشانی اور دونوں کو جمع کر کے زنجیر کے ساتھ پیٹھ کے پیچھے باندھا جائے گا۔ (ہناد فی الزہد)

◆ ۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ میں سلاسل کو مفتوح اور یسحبون کی یاء کو مفتوح پڑھا ہے اور کفار پر زیادہ سخت ہوگا کہ وہ ہتھکڑیوں کو خود کھینچیں گے۔ (ابنِ ابی حاتم)

◆ ۱۰ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے آیت مُقَرَّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ میں اصفاد کا معنی الکبول (بڑی بیڑی) کیا ہے۔ (ابنِ ابی حاتم)

◆ ۱۱ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا (دوزخ کی بیڑیاں) ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

◆ ۱۲ حسن بن یحییٰ الحسنی نے فرمایا کہ جہنم کی کوئی دار، ہتھکڑی، طوق اور بیڑی ایسی نہ ہوگی جس پر دوزخی کا نام لکھا ہوا نہ ہو۔ (بیہقی۔ابنِ جریر)

◆ ۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ کی تفسیر میں فرمایا کہ

کفار کو ان ہنٹروں سے ماریں گے تو وہ ان کے ہر عضو پر لگے گا وہ ہائے ہائے پکاریں گے۔ (ابونعیم۔ابن ابی حاتم)

۱۴ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دوزخ کا ہنٹر زمین پر رکھا جائے پھر اسے تمام روئے زمین کے انسان و جنات اپنی جگہ سے ہٹانا چاہیں تو نہ ہٹا سکیں گے اگر دوزخ کے لوہے کا ہنٹر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے (ریزہ ریزہ) ہو جائے پھر وہ لوٹ آئے گا جیسے پہلے تھا۔

(احمد۔حاکم۔ابویعلیٰ۔ابنِ ابی حاتم)

۱۵ ابوصالح نے فرمایا کہ اگر کسی کو دوزخ میں ڈالا جائے تو اس کے لیے کوئی منتہیٰ نہ ہوگا (یعنی دوزخ کے اندر) دھنستا جائے گا یہاں تک کہ وہ جہنم کی تہہ میں پہنچے گا تو دوزخ کو جوش آئے گا تو وہ اسے اوپر پھینک دے گی اس پر ایک ٹکڑا گوشت بھی باقی نہ رہے گا۔ پھر اسے فرشتے لوہے کے ہنٹر ماریں گے تو وہ جہنم کی تہہ تک چلا جائے گا اس کے ساتھ یوں ہی ہمیشہ ہوتا رہے گا (تاکہ عذاب کا سلسلہ جاری رہے)۔ (بیہقی)

۱۶ حضرت یعلیٰ بن منبہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں کے لیے ایک سیاہ بادل آئے گا انہیں کہا جائے گا اے اہلِ نار! تم کیا چاہتے ہو؟ انہیں دنیا کا بادل یاد آ جائے گا، وہ کہیں گے یا اللہ! ہمیں پانی چاہیے تو وہ بادل ان پر لوہے کی بیڑیاں برسائے گا جو ان کی بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں اضافہ کریں گے اور انگارے برسیں گے اور ان پر آگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔

(طبرانی فی الاوسط۔ابنِ ابی حاتم)

۱۷ صالح المری نے کہا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اہلِ نار مختلف طریقوں سے عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے جب وہ ایک قسم کے عذاب میں مبتلا ہوں گے تو پھر انہیں دوسری نوع کا عذاب کیا جائے گا وہ کہیں گے یا رب! تو ہمیں عذاب دے جیسے چاہے لیکن ہم پر ناراض نہ ہو اس لیے کہ تیرا غضب ہم پر ہتھکڑیوں اور طوقوں اور بیڑیوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (الدینوری فی المجالسة)

باب (۱۱۳)

جہنم کے سائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍۙ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ (پ ۲۷، الواقعہ، آیت ۴۴)

''اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی۔''

اور فرمایا:

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍۙ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِؕ

(پ ۲۹، المرسلات، آیت ۳۰، ۳۱)

''چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں نہ سایہ دے، نہ لپٹ سے بچائے۔''

امام مجاہد نے وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد دھواں ہے۔

باب (۱۱۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ (پ ۱۷، الحج، آیت ۱۹)

''اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔''

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایسا تیز گرم کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو ان کو گلا ڈالے۔ (خزائن العرفان۔ اویسی غفرلہ) ☆☆

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرم پانی کافروں کے سروں پر ڈالا جائے گا وہ ان کی کھوپڑیوں میں سرایت کر جائے گا یہاں تک کہ ان کے پیٹوں میں پہنچ جائے گا تو ان کے پیٹوں میں سے بدبو اٹھے گی یہاں تک کہ وہ ان کے قدموں سے بہہ نکلے گی۔ یعنی پگھل کر باہر آجائے گی پھر وہ اسی طرح

ہو جائے گا جیسے تھا۔ (ترمذی۔احمد)

◆ امام مجاہد نے اس آیت:

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ (پ۲۷،الرحمٰن،آیت ۳۵)

''تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں تو پھر بدلا نہ لے سکو گے۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے سرخ شعلہ مراد ہے اور نحاس پگھلا ہوا تانبہ ہے جو کفار کے سروں پر بہایا جائے گا۔ (ابونعیم۔ابنِ جریر)

باب (۱۱۵)

دوزخیوں کا کھانا پینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ۔ (پ۲۵،الدخان،آیت ۴۲/۴۳)

''بے شک تھوہڑ کا پیڑ گناہ گاروں کی خوراک ہے گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسا کھولتا پانی جوش مارے۔''

☆☆ تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہلِ نار کی خوراک ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہلِ دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے۔ (خزائن العرفان۔اویسی غفرلہٗ) ☆☆

اور فرمایا:

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ؕ (پ۲۷،الواقعہ،آیت ۵۱/۵۵)

''پھر بے شک تم اے گمراہو! جھٹلانے والو! ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے

کھاؤ گے پھر اس سے پیٹ بھرو گے پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے پھر ایسا ہو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پئیں۔''

اور فرمایا:

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِۙ۝ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَؕ۝ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍۚ۝ (پ۲۳، الصافات، آیت ۶۵/۶۸)

''بے شک وہ ایک پیڑ ہے کہ جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے اس کا شگوفے جیسے دیواروں کے سر پھر بے شک وہ ان میں سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے پھر بے شک ان کے لیے اس پر کھولتے پانی کی ملونی (ملاوٹ) ہے پھر ان کی بازگشت ضرور بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف ہے۔''

اور فرمایا:

تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍؕ۝ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍۙ۝ لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍؕ۝ (پ۳۰، الغاشیۃ، آیت ۷/۵)

''نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں ان کے لیے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں۔''

اور فرمایا:

وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍۙ۝ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ۠۝ (پ۲۹، الحاقۃ، آیت ۳۷)

''اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار۔''

اور فرمایا:

وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ۔ (پ۲۹، المزمل، آیت ۱۳)

''اور گلے میں پھنستا کھانا۔''

اور فرمایا:

وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍۙ۝ یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ۔ (پ۱۳، ابراہیم، آیت ۱۶/۱۷)

''اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا
اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی۔''

اور فرمایا:

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ

(پ۱۵، الکہف، آیت ۲۹)

''اور اگر پانی کے لیے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے
کہ چرخ دیئے (کھولتے ہوئے) دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ
بھون دے گا کیا ہی برا پینا ہے۔''

اور فرمایا:

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۙ (پ۲۳، ص، آیت ۵۷)

''ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ۔''

اور فرمایا:

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۞ (پ۲۶، محمد، آیت ۱۵)

''اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔''

❶ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۞

(پ۴، آلِ عمران، آیت ۱۰۲)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کی اس کے ڈرنے کا حق ہے اور ہر
گز نہ مرنا مگر مسلمان۔''

اور فرمایا اگر زقوم (تھوہڑ) کا ایک قطرہ دنیا کے دریاؤں میں ڈال دیا جائے تو اہلِ دنیا پر ان کی معاش تباہ ہو جائے پھر خیال کرو اس کا کیا حال ہوگا جس کی یہ غذا ہوگی۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ ابن حبان، حاکم)

❷ عمران الجھنی نے آیت اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ کی تفسیر میں فرمایا کہ ابنِ آدم تھوہڑ سے جتنا نوچے گا یعنی جتنا کھائے گا اتنا سے نوچا جائے گا یعنی جسم گل سڑ جائے گا۔ (ابو نعیم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضریع دوزخ میں ایک کانٹے دار شئے ہے وہ مُعَبَّرْ (مشہور کڑوی دوا ایلوا) سے زیادہ کڑوی اور مردار سے زیادہ بدبودار آگ سے زیادہ گرم اس کا نام۔ اللہ تعالیٰ نے ضریع رکھا ہے دوزخی جب اسے کھائے گا تو وہ پیٹ میں داخل نہ ہوگی اور منہ کی جانب نہ اٹھے گی پھر وہ اسے باقی رکھے یعنی جلا کر راکھ کر دے گی نہ وہ موٹا کرے گی اور نہ وہ بھوک سے بے نیاز کرے گی۔ (ابنِ مردویہ)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے:

اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ کا معنیٰ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ۔

(تھوہڑ کا درخت) کیا ہے۔ (ابنِ ابی حاتم)

عکرمہ نے فرمایا: الضریع الشبرق (ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا) ہے وہ ایک کانٹے الضریع البسلیٰ زمین سے چمٹنے والا درخت ہے۔

اس کے مثل حضرت قتادہ اور مجاہد سے مروی ہے۔

ابوالجوزاء نے فرمایا کہ الضریع البسلیٰ ہے یعنی کانٹا ہے۔ جس کی غذا کانٹا ہو وہ خاک موٹا ہوتا ہوگا۔ (ابنِ ابی شیبہ۔ ابنِ ابی حاتم)

ابن ابی طلحہ کے باپ نے فرمایا کہ الضریع ایک آگ کا پیڑ ہے۔

ابو زید نے فرمایا کہ الضریع سوکھا کانٹا ہے جس کے پتے نہیں اسے عربی میں الضریع کہتے ہیں۔ اور آخرت میں آگ کا کانٹا ہوگا۔ (ابنِ جریر)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الضریع پتھر ہے۔ (ابنِ ابی حاتم)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں پر بھوک مسلط کی جائے گی جو ان کے دوزخ کے عذاب کے برابر ہوگی۔ وہ بھوک کی فریاد کریں گے یعنی کھانا مانگیں گے انہیں کھانا دیا جائے گا جو گلے میں پھنس جائے گا۔ وہ یاد کریں گے کہ جب دنیا میں کھانا گلے میں پھنس جاتا تھا تو اس پر پانی پیا جاتا تھا تو پانی مانگیں گے تو لوہے کے کنڈوں کے ساتھ ان کی طرف گرم پانی بڑھایا جائے گا۔ وہ جب ان کے چہروں تک پہنچے گا تو وہ انہیں بھون دے گا جب پیٹ

میں پہنچے گا تو اندر کی ہر شئے کو ریزہ ریزہ کر دے گا کہیں گے کہ جہنم کے داروغوں بلاؤ۔ وہ انہیں بلائیں گے اور کہیں گے کہ اپنے رب کو کہو وہ ہمارا صرف ایک دن کا عذاب ہلکا کر دے انہیں داروغے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس پیغمبران عظام معجزات لے کر نہیں آئے تھے؟ کہیں گے کہ ہاں آئے تھے داروغے کہیں گے تو خود اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور کافروں کی گمراہی کے سوا کچھ نہیں فرمایا پھر وہ کہیں گے مالک (دوزخ کا سردار فرشتہ) کو بلاؤ۔ پھر کہیں گے کہ اے مالک! ہمارے لیے تیرا رب ہمارا فیصلہ فرمائے وہ انہیں جواب دے گا کہ تم ہمیشہ عذاب میں رہو گے اعمش نے فرمایا کہ ان کا مالک کو پکارنا اور اس کے جواب دینے میں ہزار سال کا وقفہ ہوگا فرمایا پھر وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کو پکارو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارے لیے بہتر اور کوئی نہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ (پ ۱۸، المؤمنون، آیت ۱۰۷)

”اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں۔“

فرمایا انہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ (پ ۱۸، المؤمنون، آیت ۱۰۸)

”رب فرمائے گا دھتکارے (خائب و خاسر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔“ (بیہقی۔ترمذی)

۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ کی تفسیر میں فرمایا، وہ کانٹا ہوگا جو ان کے گلے میں پھنس جائے گا۔ پھر وہ نہ اندر جائے گا نہ نکلے گا۔ (حاکم۔ابن جریر)

۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ تفسیر میں فرمایا اس سے زقوم (تھوہڑ) مراد ہے۔ (حاکم)

۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نا معلوم الغسلین کیا ہے؟ میرا گمان ہے کہ وہ

زقوم ہے۔ (ابن ابی حاتم)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا الغسلین وہ خون اور پانی ہے جو دوزخیوں کے گوشت سے بہے گا۔ (ابن ابی حاتم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ" کی تفسیر میں فرمایا کہ دوزخیوں کے منہ تک پانی لایا جائے گا لیکن وہ اس سے کراہت کریں گے جب ان کو اور قریب کیا جائے گا تو وہ ان کو چہروں کو جلا کر راکھ بنا کر ان کے سروں کے اوپر کر دے گا جب وہ اسے پیئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کر ان کی دبر سے باہر جائیں گی اسی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ بیان فرمایا ہے کہ "وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ"۔

(ترمذی۔نسائی۔حاکم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ (تارکول کی تلچھٹ) جب دوزخیوں کے قریب کیا جائے گا تو ان کے چہرے کے اوپر کا حصہ اس میں گر پڑے گا اور اگر غسلین سے ایک بو کا دنیا میں بہایا جائے (یعنی ایک جھونکا دنیا میں آجائے) تو تمام دنیا والے (اس کی) بدبو کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ (ترمذی۔احمد۔حاکم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت شُرْبُ الْهِيْمِ کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ پیاسے اونٹ کی طرح پئیں گے۔ (ابن ابی حاتم)

امام مجاہد سے آیت شُرْبُ الْهِيْمِ کی تفسیر منقول ہے کہ وہ اونٹ کی بیماری ہے کہ وہ پانی پینے سے سیراب نہیں ہوتا (جیسے انسانوں کو استسقاء کا مرض ہوتا ہے۔ اویسی غفرلہٗ) انہوں نے مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ کا معنیٰ کیا ہے پیپ اور خون۔ (ابن جریر)

سدی سے "عَيْنٍ اٰنِيَةٍ" کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس کی گرمی انتہاء کو پہنچ جائے گی کہ اس کے بعد اور کوئی گرمی نہ ہوگی۔ (ابن ابی حاتم)

حسن نے فرمایا کہ وہ شے جو اس کی گرمی انتہا کو پہنچ جائے یہاں تک کہ اس سے

بڑھ کر اور کوئی گرمی نہ ہو تو اہلِ عرب کہتے ہیں أ نی حرہ اس کی نظیر اللہ تعالیٰ قول ہے ''مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ'' بعض نے کہا کہ جب سے دوزخ پیدا کی گئی اس وقت سے اسے جلایا گیا تو اب اس کی گرمی انتہا کو پہنچی۔ (بیہقی)

۲۱ امام مجاہد نے فرمایا کہ الغساق وہ جو اسے چکھنے کی بھی نہ لاسکیں بوجہ اس کی ٹھنڈک کے۔

۲۲ ابوالعالیہ نے آیت:

لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا بَرۡدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ اِلَّا حَمِيۡمًا وَّغَسَّاقًا ۙ (پ۳۰، النباء، آیت ۲۵)

''اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا ہوا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔'' (ابنِ جریر)

شراب سے حمیم اور بارد سے غساق کا استثناء ہے۔

۲۳ عطیہ نے فرمایا کہ غساق وہ جو دوزخ کا پیپ بہے گا۔

۲۳ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الغساق جہنم میں ایک چشمہ ہے جس میں سانپ اور بچھو کا پسینہ بہہ کر جمع ہوگا اسے صاف کر کے اس میں دوزخی کو ڈالا جائے گا جب وہ اس میں غوطہ لگائے گا اور جب باہر نکلے گا تو اس کی ہڈیوں سے چمڑا اور گوشت گر چکا ہوگا اور اس کا چمڑا اور گوشت اس کی ایڑی اور ٹخنوں کو چمٹا ہوگا تو وہ اپنے چمڑے اور گوشت کو کھینچ کر چلے گا جیسے کوئی کپڑے کو کھینچ کر چلتا ہے۔

(ابنِ ابی الدنیا ابنِ جریر)

۲۴ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پیتا ہوا مرا تو اسے اللہ تعالیٰ غوطہ نہر سے پلائے گا۔ عرض کی گئی غوطہ نہر کیا ہے؟ فرمایا وہ جو زانیہ عورت کی فروج سے جاری ہوتا ہے وہ اسی نہر میں جمع کر دیا جاتا ہے جسے شرابی پیئے گا۔ (احمد۔ حاکم۔ ابن حبان)

۲۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک ڈول جہنم سے زمین کے درمیان میں پھینکا جائے تو مشرق و مغرب کے درمیان والے اس کی بدبو اور شدت گرمی سے اذیت ناک ہوں۔ اگر جہنم کا ایک انگارہ مشرق میں پھینکا جائے تو اس کی گرمی کا اندازہ مغرب والوں کو ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۶۱ مغیث بن سمی نے فرمایا کہ جب کسی کو دوزخ میں لایا جائے گا اور اسے کہا جائے گا انتظار کرو تمہیں ہم ایک تحفہ دیتے ہیں۔ پھر زہریلے سانپوں اور سیاہ سانپوں کی زہر ایک پیالہ میں لائی جائے گی جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے چہرے کا گوشت کٹ کر اس کے چہرے پر پڑے گا یوں ہی اس کی ہڈیاں۔

(ہناد فی الزہد)

۶۲ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب دوزخی بھوکے ہوں گے تو فریاد کریں گے ان کی فریادرسی زقوم سے کی جائے گی۔ جب وہ زقوم سے کچھ کھائیں گے تو ان کے چہرے اور جلد کٹ جائے گی پھر ان پر پیاس مسلط کی جائے گی تو پانی مانگیں گے انہیں تار کول جیسی کوئی شئے پلائی جائے گی۔ یعنی وہ شئے گرمی میں اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہوگی جب وہ ان کے قریب کی جائے گی تو ان کے چہروں وغیرہ کا گوشت اور چمڑے پھٹ کر گر پڑیں گے اور گل سڑ جائے گا جو ان کے پیٹ کے اندر ہوگا۔ جب وہ چلیں گے تو ان کی آنتیں اور چمڑے گرتے نظر آئیں گے۔ پھر انہیں لوہے کے ہنٹروں سے مارا جائے گا تو ان کے اعضاء ٹوٹ کر گر پڑیں گے تو وہ اس وقت ثبو راء "ہائے ہائے" پکاریں گے۔ (ابو نعیم۔ ابن ابی حاتم)

باب (۱۱۶)

جہنم اور اس کے بچھو اور مکھیاں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝ (پ ۱۴، النحل، آیت ۸۸)

"ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا بدلہ ان کے فساد کا۔"

اور فرمایا:

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ (پ ۴، آل عمران، آیت ۱۸۰)

"عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق

ہوگا۔''

۱. حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے زِدۡنٰھُمۡ عَذَابًا فَوۡقَ الۡعَذَابِ کی تفسیر میں فرمایا کہ بچھوؤں کو تیشوں میں بڑھاؤ بہت بڑی لمبی کھجوروں جیسے۔ (طبرانی فی الکبیر۔ حاکم)

۲. حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت:

عَذَابًا ضِعۡفًا فِی النَّارِ۝ (پ ۲۳، ص، آیت ۶۱)

''اسے آگ میں دوگنا عذاب بڑھا۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ اژدھا اور زہریلے سانپ مراد ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

۳. عبداللہ بن حرث بن جزء زبیدی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں اونٹوں کی گردنوں جیسے اژدہے ہیں جب وہ کسی ایک کو ڈنگ ماریں تو چالیس سال تک اس کے درد کی تکلیف محسوس کرے گا اور دوزخ میں بڑے خچروں جیسے بچھو ہیں جب وہ کسی کو ڈنگ ماریں گے تو اس کے درد کی تکلیف چالیس سال تک محسوس کرے گا۔

(احمد۔ ابن حبان۔ حاکم)

۴. یزید بن شجرہ نے فرمایا کہ دوزخ میں دریاؤں جیسے ساحل ہیں اس میں موذی جانور اور سانپ اونٹوں جیسے ہیں اور بچھو بڑے خچر جیسے۔ جب دوزخی عذاب کی تخفیف کا سوال کریں گے تو کہا جائے گا انہیں ساحل کی طرف لے جاؤ۔ انہیں جاتے ہی وہی موذی ان کے چہروں اور کروٹوں میں اور جو اللہ تعالیٰ چاہے پکڑ کر ان کے چمڑے ادھیڑ لیں گے۔ واپس لوٹ کر دوزخ کے سردار کو پکاریں گے اس کے بعد ان پر خارش مسلط کی جائے گی۔ وہ اتنا کھجائیں گے کہ جسم کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی ان کے کسی ایک سے پوچھا جائے گا کیا تجھے اس سے اذیت ہے وہ کہے گا ہاں! اسے کہا جائے گا تو بھی یونہی اہلِ ایمان کو اذیت پہنچاتا تھا۔ (حاکم۔ بیہقی۔ ابن المبارک)

۵. حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے کہ چوتھی زمین جہنم کی کبریت (گندھک) ہے صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دوزخ کی کبریت ہے؟ فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے: بے شک دوزخ میں کبریت کی وادیاں ہیں اگر ان میں بلند پہاڑ پھینکے جائیں تو پگھل

جائیں اور پانچوں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں اور ان کے منہ وادیوں کی طرح ہیں وہ کافروں کو ایسا ڈسیں گے یہاں تک کہ ان کی ہڈیوں پر گوشت باقی نہ رہے گا اور چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں ان کے چھوٹا بچھو بڑے خچر کے برابر ہے وہ کافروں کو ڈنگ مارے گا اس سے اسے جہنم کی گرمی بھی بھول جائے گی (یعنی سخت ترین ڈنگ ہوگا)۔ (حاکم)

◆ ۶ حضرت بن میمون فرمایا کہ کافر کے چمڑے اور گوشت کے درمیان کیڑوں کا ایسا شور سنا جائے گا جیسے وحشی جانوروں کا شور ہوتا ہے۔ (ابن المبارک)

◆ ۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مکھیاں جہنم میں جائیں گی سوائے شہد کی مکھی کے۔ (ابو یعلی)

اس کی مثل حضرات ابن عباس، ابنِ عمر اور ابنِ مسعود رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

(طبرانی فی الکبیر)

◆ ۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر موذی جہنم میں جائے گا۔ (ابنِ عساکر)

فائدہ: امام قرطبیؒ نے فرمایا اس کی تاویل کی دو وجہیں ہیں۔

◆ ۱ جو دنیا میں لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا وہ قیامت میں دوزخ میں جائے گا۔

◆ ۲ ہر درندہ اور موذی جانور وغیرہ دوزخ میں جائیں گے وہ دوزخیوں کے عذاب کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔

باب (۱۱۷)

سورج اور چاند دوزخ میں جائیں گے

◆ ۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند دوزخ کے دو دہشت زدہ بیل ہیں۔ (ابو یعلی۔ ابو الشیخ فی العظمۃ)

◆ ۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سورج اور چاند نور ختم کیے ہوئے دوزخ میں ہوں گے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ اس کا کون سا گناہ ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنا رہا ہوں اور تم کہتے ہو اس کا گناہ کون سا ہے؟ (یعنی عقل سے نہ مانو عشق سے مانو) یہ سن کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ (بیہقی۔ بزار)

۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے چاند اور سورج پیدا فرما کر خبر دی کہ یہ دوزخ میں ہوں گے انہیں کوئی چارہ نہ رہا۔ (ابو الشیخ فی العظمۃ)

۴ حضرت عطاء بن یسار نے یہ آیت پڑھی:

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ (پ۲۹، القیمۃ، آیت۹)

''اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے۔''

اور فرمایا قیامت میں سورج اور چاند جمع کر کے دریا میں پھینک دیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی بڑی آگ بن جائیں گے۔

۵ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا سورج اور چاند کو جہنم میں ڈالا جائے گا کہ ان دونوں کی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کی گئی اور یہ کافروں کو رلانے (اذیت دینے کے لیے) ہوگا۔ یہ (جہنم میں ڈالا جانا) ان دونوں کے عذاب کے لیے نہیں اس لیے کہ یہ جماد ہیں۔

فائدہ: بعض علماء نے فرمایا کہ ان دونوں کو دوزخ میں اس لیے پھینکا جائے گا کہ ان کی اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش ہوتی تھی اس سے کفار پر حجت قائم کرنا ہے اور ان دونوں کو آگ عذاب نہ کرے گی کیونکہ یہ دونوں جماد ہیں۔ امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے هذه یهودیة کی تکذیب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ یہودیہ ہے لیکن ان کا اسے اسلام میں داخل کرنے کا ارادہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے مکرم تر ہے کہ وہ کسی کو عذاب دے حالانکہ وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سرگرم ہیں پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی ''بے شک وہ لوٹ کر اس طرف آئیں گے جس سے پیدا ہوئے اور وہ نورِ عرش ہے پس آپس میں مل جائیں گے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس روایت میں ایک راوی ہیں ابو عصمہ وہ

کذاب وضاع ہے۔(واللہ اعلم)

باب(۱۱۸)

جہنم کے درکات

☆☆درکات یعنی درجات/طبقات۔درجہ اور درکہ میں یہ فرق ہے کہ درکہ اوپر سے نیچے کو اور درجہ نیچے سے اوپر کو کہا جاتا ہے اسی لیے دوزخ کے بارے میں درکات النار . اور جنت کے بارے میں درجات الجنة بولا جاتا ہے۔(المنجد۔اویسی غفرلہٗ)☆☆

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا (پ۸،الانعام،آیت۱۳۲)

''اور ہر ایک کے لیے ان کے کاموں سے درجے ہیں۔''

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت:

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (پ۵،النساء،آیت۱۴۵)

''بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ کفار کو دوزخ میں لوہے کی صندوقوں میں دوزخ کے نچلے حصے میں بند کر کے اوپر تالے لگا دیئے جائیں گے۔(ابن المبارک۔ابن ابی الدنیا)

◆ ۲ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوزخ میں ایک کنواں ہے اس کے دروازے بند کر کے پھر کبھی نہ کھولے جائیں گے۔جہنم پر کوئی دن نہیں آتا مگر دوزخ اس کے شر سے پناہ مانگتی ہے۔اور یہ دوزخ کے سب سے نچلے حصہ میں ہے۔(ابنِ وہب)

باب(۱۱۹)

کافر کے جسم اور اس کے چمڑے کی موٹائی

◆ ۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ دوزخ میں کافر کے دونوں

کاندھوں کے درمیان کی مسافت تین دن کی ہے اور وہ بھی تیز رفتار سواری پر سوار سفر کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

فائدہ: المنکب (بکسرِ الکاف) بازو اور کاندھے کی جمع ہونے کی وجہ۔

◆ ۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی داڑھ دوزخ میں احد پہاڑ جتنی ہوگی اور اس کے چمڑے کی موٹائی تین دن کے برابر ہوگی۔ (مسلم۔ احمد)

◆ ۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں کافر کی داڑھ جبل احد اور اس کی ران جبل بیضاء جیسی اور اس کی مقعد مکہ شریف اور مدینہ شریف کی درمیانی مسافت کے برابر ہوگی اور اس کے چمڑے کی موٹائی جبار کے چالیس ہاتھ برابر ہوگی۔ (ترمذی۔ بیہقی)

☆ جبار کی تحقیق آئندہ اوراق میں آ رہی ہے۔ (اویسی غفرلہٗ) ☆

◆ ۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں کافر کی داڑھ جبل احد جتنی ہوگی اور اس کا چمڑہ ستر ہاتھ ہوگا اور اس کی ران جبل بیضاء کے برابر ہوگی اور اس کی مقعد میرے اور الربذۃ کی درمیانی مسافت کے برابر ہوگی۔ (ترمذی۔ احمد۔ حاکم)

◆ ۵ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں دوزخیوں کو موٹا بنا دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے ایک کان کی لو سے کاندھے تک سات سو سال کی مسافت کے برابر ہوگی۔ (احمد۔ طبرانی فی الکبیر)

◆ ۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں کافر سجین زبان کھینچے گا تو لوگوں کو زبان سے روندے گا۔ ترمذی کی روایت میں ہے اس کی زبان ایک فرسخ اور دو فرسخ (۳ میل۔ ۶ میل) ہوگی۔ (بیہقی۔ ترمذی)

◆ ۷ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی داڑھ جبل احد جتنی اور اس کے چمڑے کے موٹائی جبار کے چالیس ہاتھ کے برابر ہوگی۔ (بزار)

◆ ۸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ

میں کافر کی مقعد تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی اور اس کی ہر داڑھ جبل احد کے برابر اور اس کی ران جبل ورقان کے برابر اور اس کا چمڑا سوائے گوشت اور ہڈیوں کے چالیس ہاتھ کے برابر ہوگا۔ (حاکم۔احمد۔ابو یعلیٰ)

9. امام مجاہد نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ جہنم کتنی وسیع ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا: کہ کافر کی کان کی لو سے اور اس کے شانوں کی مسافت ستر سال کے برابر ہوگی اس کے درمیان پیپ اور خون کی وادیاں بہتی ہوں گی میں نے کہا نہریں؟ فرمایا: نہیں! وادیاں۔ (احمد۔حاکم۔ابونعیم)

10. حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوزخ کو موٹا بنا دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی ایک داڑھ جبل احد کے برابر ہو جائے گی۔ (احمد)

11. رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں صرف ایک کافر کو اتنا موٹا بنا دیا جائے گا کہ جبل احد اس کے کناروں میں سے ایک کنارہ ہوگا۔ (ابن ماجہ۔حاکم۔بیہقی)

12. ایک شخص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، ورعرض کی:

وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ (پ۴، آل عمران، آیت ۱۶۱)

''اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا۔''

کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: کہ ہزار درم چھپائے یا دو ہزار یہاں تک کہ وہ لائے گا پھر پوچھا کہ کوئی سو اونٹ چرائے یا دو سو تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ (یعنی وہ کیسے انہیں اٹھا کر لائے گا؟) آپ نے اسے سمجھایا کہ دیکھئے قیامت میں ایک داڑھ احد پہاڑ کے برابر اور اس کی ران جبل ورقان کے برابر اس کی پنڈلی جبل بیضاء کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ مدینہ پاک سے ربذہ تک ہو تو پھر وہ کیوں نہ ایسی چیزیں اٹھا کر لائے گا۔

(ہناد فی الزہد)

13. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں کافر کی داڑھ جبل احد سے بھی زیادہ موٹی ہوگی کافر موٹے ہوں گے تاکہ دوزخ ان سے پر ہو سکے اور تاکہ زیادہ سے زیادہ عذاب چکھیں۔ (ابن المبارک)

14. حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر کو خزانہ کے طور پر نہیں بنایا جائے گا۔ کہ اس

میں درہم پر درہم اور دینار پر دینار رکھے جائیں بلکہ اس کے چمڑے کو وسیع کیا جائے گا جس میں ہر درم ہر دینار کو علیحدہ علیحدہ رکھا جائے گا۔ (طبرانی)

⑮ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فلاں کافر کی ران جبل احد کے برابر اور اس کی داڑھ جبل بیضاء کے برابر ہوگی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے سزا کیوں؟ آپ نے فرمایا وہ والدین کا نافرمان تھا۔

(طبرانی)

فائدہ: احد، بیضاء اور ورقان (بفتح الواو و سکون الراء و القاف) یہ تمام مدنیہ پاک میں پہاڑوں کے نام ہیں اور ربذہ مدینہ پاک میں ایک بستی کا نام ہے۔

(بفتح الراء و الموحدۃ و المعجمۃ)

انتباہ: جبار کا ذکر اس باب کی حدیث میں مذکور ہوا ہے وہ یمن کا بادشاہ تھا اس کے ہاتھ کی مقدار عرب میں مشہور تھی۔ بعض نے کہا کہ وہ کوئی عجمی بادشاہ تھا۔ بیہقی نے فرمایا جبار کا ڈر ڈرانے کے لیے کہا گیا ہے ذہبی نے فرمایا یہ کوئی خاص صفت کا نام نہیں یہ اسی محاورہ سے ہے کہ کہا جاتا ہے۔ ذِرَاعُ الْخَيَّاطِ (درزی کا ہاتھ) ذِرَاعُ النَّجَّارِ (ترکھان کا ہاتھ) وغیرہ۔

باب (۱۲۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِؕ (پ ۳۰، الہمزۃ، آیت ۷)

''وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ دوزخیوں کو کھا کر ان کے دلوں پر پہنچ جائے گی پھر وہ کافر اپنی حالت پر لوٹ آئے گا پھر آگ ان کا سامنا کرے گی اور ان کے دلوں پر جھانکے گی یوں ہی ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُۙ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِؕ (پ ۳۰، الہمزۃ، آیت ۶، ۷)

''اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔''

باب (۱۲۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ط

(پ۵، النساء، آیت نمبر ۵۶)

"جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔"

اور فرمایا:

وَيَأْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ط وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ (پ۱۳، ابراھیم، آیت ۱۷)

"اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا (سخت) عذاب۔"

۱. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے آیت كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ پڑھی گئی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر بتائی کہ ایک ساعت میں سو بار چمڑے بدلیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سنا تھا۔

(طبرانی فی الاوسط۔ ابن ابی حاتم)

۲. ایک اور روایت میں ہے کہ ایک ساعت میں ایک سو بیس بار چمڑے بدلیں گے۔

(ابونعیم)

۳. ایک اور روایت میں ہے کہ چمڑے جلتے جائیں گے اور ایک ہی ساعت میں چھ ہزار نئے چمڑے بنتے جائیں گے۔ (بیہقی)

۴. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کی جب چمڑے جل جائیں گے تو اس کے بدلے اور سفید چمڑے کاغذوں کی طرح بن جائیں گے۔ (ابن جریر)

۵. حسن نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ کافروں کو آگ دن میں ستر ہزار بار کھائے گی

جب کھائے گی تو انہیں کہا جائے گا لوٹ آؤ وہ اس طرح پہلے کی طرح لوٹ آئیں گے۔ (ابن المبارک۔ابن ابی شیبہ)

٦ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رازداری سے فرمایا کہ اے حذیفہ! جہنم میں آگ کے درندے، کتے اور آگ کے کانٹے دار ہنٹر اور آگ کی تلواریں ہوں گی۔ کافر کے لیے ملائکہ بھیجے جائیں گے جو ان ہنٹروں سے کافر کو گدیوں سے لٹکائیں گے اور تلواروں سے ان کے اعضاء کے ٹکڑے ٹکڑے کردیں گے پھر انہیں دوزخ کے ان درندوں اور کتوں کے آگے ڈال دیں گے جب وہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹے جائیں گے تو ان کے بدلے نئے تازے تیار ہو کر پہلے کی طرح ہو جائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

٧ ابرہیم تیمی نے آیت وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ کی تفسیر میں فرمایا کہ موت ان کو ہر طرف سے یہاں تک کہ ہر ہر بال کی جگہ سے آئے گی۔ (ابن جریر۔ابونعیم)

باب (١٢٢)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ۝ (پ١٨، المؤمنون، آیت ١٠٤)

''ان کے منہ پر آگ کی لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چڑائی ہوں گے۔''

اور فرمایا:

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ۝ (پ٢٩، المدثر، آیت ٢٩)

''آدمی کی کھال اتار لیتی ہے۔''

١ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ کی تفسیر میں فرمایا کہ کافر کو آگ بھون دے گی اور اس کا اوپر کا ہونٹ اتر کر سر کے درمیان میں آجائے گا۔ اور نچلا ہونٹ ناف سے نیچے تک پہنچے

گا۔(ترمذی)

۲. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس طرح ہوں گے جیسے کسی کا سر آگ میں جل جائے تو منہ چڑھاتا ہے اور اس وقت کافروں کے دانت کھل جائیں گے اور ان کے ہونٹ چھل جائیں گے۔(ہناد فی الزہد۔بیہقی)

۳. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم ان کے لیے جلائی جائے گی جس کے وہ اہل ہوں گے وہ آ کر ان کی گردنوں کو لپٹ جائے گی اور انہیں ایسی لپٹ مارے گی کہ انکی ہڈیوں پر گوشت نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ ان کا گوشت اتار کر ان کی کونچ پر رکھ دے گی یعنی ایڑی کے اوپر کے پٹھے پر۔

(طبرانی فی الاوسط۔ابونعیم)

۴. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ کی تفسیر میں فرمایا کہ کافروں کو آگ ایسے لپٹے گی کہ ان کی ہڈیوں پر گوشت نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ گوشت اتار کر ایڑیوں تک پہنچا دے گی۔(ابونعیم)

۵. حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ کی تفسیر میں فرمایا کہ کافروں کو آگ ایسے لپٹے گی کہ ان کے گوشت بہا کر ان کی ایڑیوں پر ڈال دے گی۔(ابن مردویہ)

۶. ابورزین نے آیت لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ کی تفسیر میں فرمایا کہ ان کے رنگ بدل جائیں گے یہاں تک کہ کالے سیاہ ہو جائیں گے۔(ابن ابی شیبہ۔ہناد فی الزہد)

باب(۱۲۳)

کافروں کا رونا اور چیخنا اور دھاڑیں مارنا

کافروں کا رونا چیخنا اور دھاڑیں مارنا اور ان کے منہ کے بل گرنا، اور ان کی پیپ نکلنا اور ان کا ویل وثبور پکارنا اور ان کا اہلِ جنت اور دوزخ کے داروغوں اور مالک اور اپنے رب سے استغاثہ کرنا اس کے بعد ان کی نگرانی اور ان کا بہرہ ہو جانا اور ان کے چہروں کا سیاہ

ہو جانا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا (پ۱۰، التوبۃ، آیت ۸۲)

''تو انہیں چاہیے تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں۔''

اور فرمایا:

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ (پ۱۲، ھود، آیت ۱۰۶)

''وہ اس میں گدھے کی طرح رینگیں گے۔''

اور فرمایا:

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ۔ (پ۱۷، الانبیاء، آیت ۱۱۰)

''وہ اس میں رینگیں گے اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے۔''

اور فرمایا:

اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا۔

(پ۱۸، الفرقان، آیت ۱۳/۱۴)

''اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔''

اور فرمایا:

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ۔ (پ۷، الاعراف، آیت ۵۰)

''اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا۔''

اور فرمایا:

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

الْعَذَابِ۝ (پ۲۴، المؤمن، آیت ۴۹)

''اور جو آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا کردے۔''

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ط (پ۲۵، الزخرف، آیت ۷۷)

''اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے۔''

اور فرمایا:

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا۔ (پ۱۸، المؤمنون، آیت ۱۰۶)

''اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی۔''

- حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے آیت فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا کی تفسیر میں فرمایا کہ دنیا قلیل ہے اس میں لوگ ہنس لیں جتنا چاہیں لیکن جب دنیا ختم ہو جائے گی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جائیں گے اس وقت ان کے رونے کا آغاز ہوگا اور ہمیشہ روتے رہیں گے۔ اس کا انقطاع نہیں ہے۔ (ابن جریر۔ ابن ابی حاتم)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دوزخیوں پر رونا چھوڑا جائے گا وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے یہاں تک کہ خون کے آنسو بہائیں گے اتنا روئیں گے کہ ان کے چہروں میں اتنے گہرے گڑھے بن جائیں گے کہ اگر ان میں کشتیاں چلائی جائیں تو چلیں۔

(ابن ماجہ۔ ابو یعلیٰ۔ بیہقی)

- حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخی اتنا روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائیں جائیں تو چلیں اور وہ خون کے آنسو روئیں گے۔ (حاکم)
- حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَبْكِيَانِ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ وَ تَشْفِيَانِ مِنْ خَشْيَتِكَ۔

''اے اللہ! مجھے دو آنکھیں عطا فرما جو لگاتار رونے والی ہوں جو زوردار

آنسو بہائیں اور تیرے خوف سے شفا پائیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ "آنسو خون بن کر بہیں اور داڑھیں انگارے بنیں۔"

(احمد فی الزہد۔ ابن امبارک)

❺ زید بن رفیع نے مرفوعاً روایت کی کہ اہل نار جب دوزخ میں داخل ہوں گے تو عرصے تک آنسو بہائیں گے پھر عرصے تک پیپ کے آنسو روئیں گے انہیں دوزخ کے داروغے کہیں گے اے بدبختو! اس دارِ دنیا میں جس میں رحم کی امید تھی تم نہ روئے کیا آج کوئی ہے جو تمہاری فریاد سنے اس پر دوزخی زور زور سے رو کر پکاریں گے اے جنتیو! اے آبا و امہات اے اولاد ہم قبروں سے پیاسے نکلے اور عرصہ دراز تک پیاسے رہے اور آج بھی ہم پیاسے ہیں ہمارے اوپر پانی کی بوندیں گرا دیا اس سے کچھ دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح چالیس سال تک رو رو کر پکارتے رہیں گے اب انہیں یہ جواب ملے گا کہ تم اس طرح ہمیشہ دوزخ میں رہو گے اس کے بعد وہ ہر خیر و بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

❻ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "وَنَادٰی اَصحَابُ النَّار" کی تفسیر میں فرمایا کہ مرد اپنے بھائی کو پکارے گا۔ اے میرے بھائی جان! میری مدد فرما میں جل گیا۔ بھائی جواب دے گا بے شک اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزیں (کھانا پینا) کافروں پر حرام کر دیا ہے۔ (ابن جریر)

❼ بیہقی نے کہا کہ اہل نار پر رونا مسلط کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اگر کشتیاں ان کے آنسوؤں میں چھوڑی جائیں تو چل پڑیں گی۔

❽ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّ شَهِيقٌ" کی تفسیر میں فرمایا کہ ان کا رونا زور سے بھی ہوگا اور آہستہ بھی۔ (ابن ابی حاتم)

❾ محمد بن کعب القرظی نے آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ کفار جہنم میں آہستہ آہستہ روئیں گے تو آگ محارم اللہ سے پھڑ پھڑائے گی یعنی کفار کو دیکھ کر جوش کرے گی۔

(بیہقی)

فائدہ: زفیر وہ آواز جو سانس کھینچنے سے نکلے۔ اور شہیق رونے کی آواز۔

۱۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب دوزخ میں وہ بچ جائیں گے جنہوں نے دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے تو انہیں لوہے کے صندوقوں میں بند کردیا جائے گا۔ جن صندوقوں کی میخیں بھی لوہے کی ہوں گی پھر ان کو صندوقوں کے نچلے حصہ میں پھینکا جائے گا یہاں تک کہ تم میں سے کوئی نہ دیکھے گا کہ ان کے سوا کسی اور کو دوزخ کا عذاب کیا جارہا ہو۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہی آیت پڑھی: لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ۔ (طبرانی فی الکبیر۔ ابن جریر۔ بیہقی)

۱۱ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے ہے جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ دوزخیوں کو بالکل نظر انداز کردے تو ان کے ہر قد کے برابر آگ کا صندوق بنا کر آگ کے تالے لگا دے گا۔ ان میں پسینہ اثر نہ کرے گا مگر یہ کہ اس ہر ایک میں آگ کی میخ ہوگی پھر ان صندوقوں پر اور آگ کی صندوقیں بنائی جائیں گی انہیں بھی آگ کے تالوں سے بند کیا جائے گا پھر ان دونوں صندوقوں کے درمیان کی جگہ میں آگ لگادی جائے گی تاکہ کوئی یہ نہ دیکھے کہ اس کے سوا بھی کوئی آگ میں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ط (پ ۸، الاعراف، آیت ۴۱)

''انہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا۔'' (ابونعیم بیہقی)

۱۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی مسجد میں ایک لاکھ سے بھی زائد لوگ ہوں اور ان میں سے کوئی دوزخی سانس کھولے تو اس کی سانس ان مسجد وا ں پر پڑے تو وہ سانس اور مسجد اور تمام مسجد والوں کو جلا د گی۔ (بزار۔ ابویعلیٰ)

۱۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی دوزخی دوزخ سے نکل کر دنیا میں آجائے تو تمام دنیا والے اس کے وحشی منظر اس کی گندی بدبو سے مرجائیں۔ (ابن ابی الدنیا)

۱۴ حضرت یحییٰ بن ابی اُسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت ''وَإِذَآ أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ'' کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تحقیق دوزخی ایسے کراہ

رہے ہیں اور تنگ ہیں جیسے میخ دیوار میں۔ (ابن ابی حاتم)

⑮ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے آیت کا معنیٰ کیا ہے کہ جیسے نیزے کا پھل اس کی سلاخ میں (پھنسا ہوا ہوتا ہے۔)

⑯ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق منقول ہے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ جہنم کافروں کو اس طرح دبائے گی جیسے نیزے کے پھل (اوپر کا حصہ) کو اس کے نچلے لوہے کی سلاخ میں پھنسایا جاتا ہے۔

(ابن المبارک۔ ابن ابی حاتم)

⑰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوزخی مالک (دوزخ کے سردار فرشتے) کو پکاریں گے کہ اے مالک! چاہیے تیرا رب ہمارا فیصلہ فرمائے۔ وہ ان کی بات سن کر انہیں چالیس سال تک چھوڑ دے گا اس کے بعد صرف اتنا کہے گا کہ تم اس میں ہمیشہ ٹھہرے رہو گے۔ پھر وہ رب تعالیٰ کو پکاریں گے اے رب! ہمیں اس سے نکال اگر ہم جا کر برائی کریں گے تو ہم بڑے ظالم ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ دنیا کی مثل چھوڑ دے گا کوئی جواب نہ دے گا پھر آخری جواب دے گا دفع ہو جاؤ اسی دوزخ میں پڑے رہو میرے ساتھ کوئی بات نہ کرو اس کے بعد کوئی قوم اللہ تعالیٰ سے بات نہ کر سکے گی بس! رونے کی ہلکی اور بھاری آوازیں کرتے رہیں گے۔

(ابن ابی شیبہ۔ ابن ابی حاتم)

⑱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ''وَنَادَوْ يَامَالِكُ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ مالک (داروغۂ جہنم کا فرشتہ) کفار سے ایک ہزار سال تک بات نہ کرے گا پھر آخر میں یہی کہے گا کہ تم دوزخ میں ہمیشہ رہو گے۔ (حاکم۔ ابن جریر۔ ابن ابی حاتم)

⑲ حضرت محمد بن کعب نے فرمایا کہ دوزخیوں کی پانچ دعائیں ہوں گی چار کا اللہ تعالیٰ جواب دے گا اور پانچویں کے لیے وہ خود ہمیشہ کلام نہ کریں گے وہ چار دعائیں یہ ہیں۔

① کہیں گے اے رب! ہمیں تو نے دوبار موت دی اور دوبار زندہ کیا ہم نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟ انہیں اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے لیے تم بلائے گئے تو تم نے کفر کیا اگر اس

کے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم ایمان لاتے حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہی العلی الکبیر ہے۔

۲ کہیں گے اے اللہ! ہم نے دیکھا سنا ہمیں دنیا میں لوٹا، ہم نیک عمل کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ چکھو بہ سبب اس کے کہ تم نے آج کے ملنے کے دن کو بھلا دیا تھا ہم نے بھی تمہیں نظر انداز کر دیا ہے ہمیشہ کا عذاب اب چکھو۔ بہ سبب اس کے جو تم کل کرتے تھے۔

۳ اے رب! ہمارا اجل مؤخر کر دے ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور تیرے رسل کی اتباع کریں گے اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کیا میں تمہیں بڑی عمریں نہیں دی تھیں اس میں جس نے نصیحت حاصل کرنا تھی کر لی اور تمہارے ہاں ڈرانے والے آئے۔ تو عذاب چکھو، ظالمین کا کوئی مددگار نہیں۔

۴ اے رب! ہم پر بدبختی غالب ہوگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے اللہ! دوزخ سے ہمیں نکال اگر ہم نے پھر بھی تیری نافرمانی کی تو ہم بڑے ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جواب دے گا اس میں پڑے رہو اور دور ہٹ جاؤ اور مجھ سے بات مت کرو اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ بات نہ کر سکیں گے۔ (سعید بن منصور۔ بیہقی)

۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کفار کو کہے گا کہ ہٹ جاؤ اور میرے ساتھ کوئی بات نہ کرو۔ ان کا چہرہ گوشت کا ایک لوتھڑا ہو جائے گا۔ اس میں نہ منہ ہوگا اور نہ کوئی سوراخ ان کا سانس پیٹ میں آتا جاتا رہے گا اور ان پر آگ کے سانپ گر پڑیں گے اور آگ کے بچھو بھی اگر دوزخ کا ایک سانپ مشرق میں ایک پھونک مارے تو تمام مغرب والے جل جائیں اور اگر دوزخ کا ایک بچھو تمام دوزخیوں کو ڈنگ مارے تو تمام کے تمام جل جائیں اور یہ بس! کافروں پر مسلط کیے جائیں گے۔ جو ان کے گوشت اور چمڑوں میں گھس جائیں گے اور ان سے دھماکے سنے جائیں گے جیسے وحشی جنگلوں میں اپنی آواز کے دھما کرتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

باب (۱۲۴)

دوزخ میں بلاوجہ جنگ کرنے والے داخل ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے لوگوں میں سب سے پہلے دوزخ میں داخل ہونے والے وہ ہیں جو بلاوجہ جنگ برپا کرنے والے ہیں۔ (ابن عدی والضیاء)

باب (۱۲۵)

وہ ابن آدم جس نے بھائی کو قتل کیا تھا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ابنِ آدم جس نے بھائی کو قتل کیا تھا ہر دوزخی کو مکمل عذاب تقسیم کیا جائے گا ابن آدم کے قاتل کو ان سب کا آدھا عذاب ہوگا۔ (بیہقی)

باب (۱۲۶)

ابوطالب آگ کے تھوڑے عذاب میں ہے

1. حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ابوطالب کو آپ کی وجہ سے کوئی نفع ہوا وہ آپ کے اردگرد پھرتا اور آپ کی وجہ سے کفار پر غضبناک ہوجاتا تھا؟ آپ نے فرمایا ہاں! وہ آگ کے تھوڑے عذاب میں ہے اگر میرا سبب نہ ہوتا تو دوزخ کے نچلے حصے میں ہوتا۔ (بخاری۔مسلم۔احمد)
2. مسلم کی روایت میں ہے کہ میں نے اسے دیکھا کہ دوزخ کے گھیرے میں تھا میں اسے نکال کر تھوڑے سے عذاب میں لایا۔
3. حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ امید ہے کہ قیامت میں اسے میری

شفاعت نفع دے گی کہ اسے آگ کے تھوڑے عذاب میں لایا جائے گا کہ اس کے گٹوں (ٹخنوں) تک اسے عذاب پہنچے گا جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔
(بخاری۔ مسلم)

◆ ۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے آسان تر عذاب ابو طالب کو ہے کہ وہ دو جوتے پہنے ہوئے ہے اس سے اس کا دماغ ایسے کھولتا ہے جیسے ہانڈی کھولتی ہے۔ اس سے سمجھا جائے گا کہ اس سے بڑھ کر کسی کو عذاب نہ ہوگا حالانکہ وہ سب سے آسان تر عذاب میں ہوگا۔ (مسلم)

◆ ۵ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آسان تر عذاب اسے ہوگا جس کے پاؤں میں دو جوتے اور دو تسمے ہوں گے اس سے اس کا دماغ ایسے کھولتا ہوگا جیسے ہانڈی کھولتی ہے گمان ہوگا کہ اس سے بڑھ کر اور کسی کو ایسا عذاب نہ ہوگا۔ حالانکہ وہ سب سے آسان تر عذاب ہوگا۔ (مسلم)
اسی کی مثل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (حاکم)

باب (۱۲۷)

وہ موحدین جو دوزخ میں داخل ہو کر اس میں مر جائیں گے۔

◆ ۱ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخی جو دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے وہ نہ مریں گے نہ جئیں گے لیکن بعض لوگ ایسے ہوں گے جنہیں گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جانا پڑا تو ان پر اللہ تعالیٰ موت طاری فرمادے گا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے۔ ان کے لیے شفاعت کی اجازت ہوگی تو انہیں بنڈل کی صورت میں لایا جائے گا۔ انہیں جنت کی نہروں میں پھیلا دیا جائے گا پھر اہلِ جنت کو کہا جائے گا ان پر پانی چھڑکو وہ ایسے اگیں گے جیسے انگوری سیلاب کے کوڑا کرکٹ میں اگتی ہے۔ (مسلم۔ احمد۔ ابنِ ماجہ۔ دارمی)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ دوزخ میں ایسے گناہ گاروں کی حقیقی موت ہوگی اس لیے کہ

اس کے مصدر کو مؤکد کیا گیا ہے۔ یہ ان کی تکریم ہوگی تا کہ وہ عذاب کا درد محسوس نہ کریں گے۔

سوال: پھر انہیں دوزخ میں داخل کرنے کا کیا فائدہ جب کہ وہ عذاب تک محسوس نہ کریں گے؟

جواب: دوزخ میں انہیں تادیباً (تنبیہ کے طور پر) داخل کیا جائے گا اگر چہ وہ عذاب کا ذائقہ نہ بھی چکھیں تب بھی اتنا عرصہ جنت کی نعمتوں سے محروم رکھا گیا یہ ان کے لیے عذاب سے کم نہیں۔ یہ ایسے ہے جیسے جیل میں قیدیوں کو رکھا جاتا ہے تو ان کا جیل میں وقت گزارنا بھی ایک گونہ عذاب ہے اگر چہ انہیں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں بھی نہ پہنائی جائیں نیز فرمایا کہ ممکن ہے کہ پہلے انہیں عذاب دیا جائے پھر وہ مرجائیں اور موت کے وقت ہی انہیں عذاب میں مبتلا کیا گیا ہو۔ فرق یہی ہے کہ ان کا عذاب بنسبت کفار کے عذاب کے ہلکا ہوگا اس لیے کہ انہیں عذاب دیا جارہا ہے جب کہ یہ مردہ ہیں اور کفار کو عذاب دیا جارہا ہے کہ وہ زندہ ہیں اس کی دلیل قرآن مجید میں ہے:

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۚ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝

(پ ۲۴، غافر، آیت ۴۶/۴۵)

”اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا آگ جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔“

فائدہ: حدیث میں ہے کہ فرعون اور اس کا لشکر جب قبر سے اٹھایا جائے گا تو اس وقت ان پر سخت عذاب ہوگا بہ نسبت اس کے جب وہ مردہ تھے۔

۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سب سے کم حصہ ان کا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا انہیں اللہ تعالیٰ اس لیے نجات دے گا کہ انہوں نے شرک نہیں کیا تھا تو وہ میدان میں لائے جائیں گیا اور سبزی کی طرح تروتازہ ہوجائیں گے تو ان کے اجسام میں روحیں داخل ہوں گی تو وہ عرض کریں گے اے اللہ! تو نے ہمیں دوزخ سے نکال کر

ہماری طرف روحیں لوٹائیں اب ہمارے چہرے دوزخ سے پھیر دے تو ان کے چہرے جہنم سے پھیر دیئے جائیں گے۔(بزار)

باب (۱۲۸)

اہلِ نار کے عذاب میں تفاوت

◆ ۱ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض دوزخی ایسے ہوں گے جنہیں آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعض وہ ہیں جنہیں گھٹنوں تک بعض وہ ہیں جنہیں کمر تک بعض وہ ہیں جنہیں گدی تک گھیر لے گی۔

(مسلم۔حاکم)

◆ ۲ حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ میری امت کے لیے دوزخ کی گرمی حمام کی گرمی جیسی ہوگی۔(طبرانی فی الکبیر)

◆ ۳ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کا سب سے آسان تر عذاب اسے ہوگا جو آگ کے جوتے پہنے گا اور اس عذاب سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا اور بعض کو آگ سینہ تک ہوگی بعض دوزخ میں گدی تک ہوں گے اور بعض وہ ہیں جو اس میں ڈبکیاں (یعنی غوطے) کھا رہے ہوں گے۔(بزار)

◆ ۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں سے ایک قوم دوزخ میں داخل ہوگی تو انہیں آگ جلائے گی مگر انکے چہروں کے گھیرے تک یہاں تک کہ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔(مسلم۔احمد)

باب (۱۲۹)

اکثر اہلِ نار کون؟

◆ ۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خواتین! تم صدقہ کیا کرو اور استغفار کی کثرت کرو کیونکہ میں دوزخ میں تمہیں زیادہ دیکھتا

ہوں۔ ان میں ایک خاتون نے کہا یارسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے ہم کیوں دوزخ میں زیادہ ہوں گی؟ فرمایا تم لعنت زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو۔ (بخاری۔ مسلم)

۲ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم فرمایا اور اس کی ترغیب دلائی اور فرمایا تم صدقہ کرو کیونکہ دوزخ میں تم زیادہ جاؤ گی۔ ان میں سے ایک خاتون نے کہا یارسول اللہ ﷺ اس کی وجہ؟ آپ نے فرمایا کہ تم لعنت زیادہ کرتی ہو اور خیر و بھلائی کو ٹالتی رہتی ہو اور شوہروں کی نافرنی کرتی ہو۔ (طبرانی فی الاوسط)

۳ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اہل نار کے فُسّاق۔ عرض کی گئی فُسّاق کون ہیں؟ فرمایا عورتیں! ایک مرد نے کہا یارسول اللہ ﷺ عورتین ہماری مائیں بہنیں اور ازواج ہیں فرمایا ہاں! لیکن ان کی عادت ہے کہ انہیں جتنا دیا جائے شکر ادا نہیں کرتیں اور کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں تو صبر نہیں کرتیں۔ (احمد)

۴ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے تو فرمایا دیکھو کوئی شئے تمہیں نظر آتی ہے؟ ہم نے عرض کی گھونسلہ نظر آتا ہے۔

اس میں کوا ہے جس کے دو پاؤں سفید ہیں اس کی چونچ سرخ ہے آپ نے فرمایا کہ عورتیں جنت میں نہ جائیں گی مگر وہ جو کوے کی طرح گھونسلے میں ہو (یعنی ہر دنیوی آلائش سے آزاد)۔ (احمد)

۵ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل نار وہ تُند خو (بدمزاج۔ جلد ناراض ہونے والا) اجڈ اکھڑ مزاج، متکبر دنیا کا مال جمع کرنے والا اور خیر بھلائی کو روکنے والا اور اہل جنت میں ضعفاء (ضیعف کی جمع) ومغلوب ہوں گے۔ (احمد)

باب (۱۳۰)

دوزخ میں مسلمان گناہ گار کے جامع حالات

◆ ۱ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک آدمی کو قیامت میں لا کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آنتیں پیٹ سے نکل کر دوزخ میں پڑی ہوں گی اور وہ ان کے اردگرد ایسے چکر لگا رہا ہوگا جیسے گدھا چکی کے اردگرد چکر لگاتا ہے۔ اس پر دوزخی جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں! تمہیں کیا ہو گیا ہے تو ہمیں نیکی کا حکم کرتا اور برائی سے روکتا تھا؟ کہے گا ہاں میں نیکی کا حکم کرتا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا۔ او تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن میں اس برئی کا ارتکاب کرتا تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

◆ ۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیوں نے دوزخیوں کو جھانک کر دیکھا یوں کہا تم دوزخ میں داخل ہوئے ہم تو جنت میں تمہارے ان اقوال سے داخل ہوئے جو تم ہمیں سناتے تھے؟ وہ کہیں گے بیشک وہ باتیں جو ہم تمہیں بتاتے تھے ان پر ہم خود عمل نہ کرتے تھے۔ (خطیب)

◆ ۳ ولید بن عقبہ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے لیکن بہت سے جنت میں جائیں گے جنہوں نے ان کی اطاعت کی ہوگی (عالم بے عمل دوزخ میں اور اس کے قول پر عمل کرنے والے عوام جنت میں) تو وہ ان سے پوچھیں گے کہ اے مولویو! تم دوزخ میں کیوں ہم تو تمہاری اطاعت کی وجہ سے جنت میں گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم تمہیں بہت سی باتوں کا حکم دیتے لیکن ہم خود ان کے خلاف عمل کرتے۔ (ابن المبارک)

◆ ۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑی حسرت اسے ہوگی جسے علم پڑھنے کا وقت ملا لیکن علم نہ پڑھ سکا اور ہر وہ جس نے دوسروں کو علم سکھایا اور لوگوں نے اس کے علم کا نفع پایا لیکن وہ محروم رہا۔ (ابن عساکر)

۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ عذاب اس عالم (مولوی) کو ہوگا جس نے اپنے علم سے نفع نہ اٹھایا (یعنی اس پر عمل نہ کیا) (طبرانی فی الاوسط۔ ابن عساکر۔ بیہقی)

۶ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑا مرتبہ اس عالم کا ہے جس نے اپنے علم سے نفع نہ اٹھایا (یعنی عمل نہ کیا)۔ (ابونعیم)

۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زبانیہ (دوزخ کے فرشتے) سب سے پہلے اور سختی سے علماء (قراء) کو پکڑیں گے۔ بت پرستوں سے بھی پہلے، علماء قراء عرض کریں گے۔ بت پرستوں سے پہلے ہمیں کیوں پکڑا جا رہا ہے؟ جواب ملے گا بے علم، علم والے کی طرح نہیں۔ (ابونعیم۔ طبرانی)

۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سب سے پہلے تین شخصوں سے حساب ہوگا۔

① شہید لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور انہیں اچھی طرح معلوم کرا لے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ عرض کرے گا میں تیری راہ میں لڑ کر شہید ہوا اللہ تعالیٰ فرمائے گا بات تو صحیح ہے لیکن تو اس لئے جنگ لڑاتا کہ لوگ کہیں تو بڑا بہادر ہے تو تجھے یوں ہی کہا گیا اس کے بعد حکم ہوگا اس کو کھینچ کر منہ کے بل دوزخ میں پھینکا جائے یہاں تک کہ وہ دوزخ میں پھینکا جائے گا۔

② عالم دین جس نے علم پڑھا اور قرآن پڑھا اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا وہ انہیں خوب معلوم کرائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ عرض کرے گا کہ میں نے علم پڑھا تیری خاطر پھر تیری خاطر قرآن پڑھا اور پڑھایا تیری خاطر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بول رہا ہے تو نے علم اس لئے پڑھا کے لوگ کہیں یہ بڑا عالم ہے بڑا قاری ہے حکم ہوگا اس کو کھینچ کر منہ کے بل دوزخ میں پھینکا جائے یہاں تک کہ وہ دوزخ میں پھینکا جائے گا۔

③ مال دار (غنی) کو جسے اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کا مال عطا فرمایا اسے لایا جائے گا اسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد دلائے گا وہ انہیں اچھی طرح جان لے گا۔ تو اسے فرمائے گا

تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ عرض کرے گا کہ میں نے کسی خرچ کرنے کی جگہ کو نہیں چھوڑا ہر طرح تیرے لئے مال لٹایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے کیا کہ لوگ کہیں کہ یہ بڑا سخی ہے تیرے لئے اسی طرح کہا گیا، حکم ہوگا کہ اسے منہ کے بل دوزخ میں پھینکا جائے چنانچہ ایسے ہی کیا جائے گا۔ (مسلم۔نسائی۔ترمذی۔حاکم)

- حضرت عبیداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا فتویٰ دینے پر زیادہ جرأت مند دوزخ میں جانے والا ہے۔ (دارمی)
- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی شے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میں نہیں جانتا پھر فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ ہماری پیٹھیں جہنم کا پل بنیں اور یہ کہ تم کہو یہ فتویٰ ابن عمر (رضی اللہ عنہ) نے دیا تھا۔ (ابن المبارک)
- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کی تعلیم پر اجرت کے طور پر ایک کمان لی قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے گلے میں دوزخ کی کمان ڈالے گا۔ (بیہقی۔ابونعیم)
- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت سونے کا ہار دنیا میں ڈالتی ہے قیامت میں اس کے گلے میں اللہ تعالیٰ آگ کا ہار ڈالے گا اور جو عورت کان میں سونے کی بالی ڈالتی ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے کان میں آگ کی بالی ڈالے گا۔ (ابوداؤد۔نسائی۔احمد)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ وہ قیامت میں آگ کا طوق پہنے تو وہ دنیا میں سونے کا طوق پہنے اور جو چاہے کہ آخرت میں آگ کا ہار پہنے تو وہ دنیا میں سونے کا ہار پہنے اور جو چاہے کہ وہ آخرت میں آگ کا کنگن پہنے وہ دنیا میں سونے کا کنگن پہنے ہاں تم اپنے اوپر چاندی کو لازم پکڑو اور اسی سے کھیلو۔ (ابوداؤد)
- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہے کہ وہ اپنی اولاد کو آخرت میں آگ کے کنگن پہنائے وہ دنیا میں سونے کے کنگن پہنائے۔

انتباہ: امام منذری نے فرمایا یہ احادیث تو منسوخ ہیں جبکہ عورتوں کو سونے کے استعمال کی اجازت ہے یا اس پر محمول ہے کہ ان کو تنبیہ ہے جو سونے چاندی کے زیورات وغیرہ کی زکوٰۃ نہیں ادا کرتے۔ (الترغیب والترھیب)

(15) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ ہم نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں خوف نہیں کہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں۔ (احمد)

(16) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ دیکھا جس کا گریبان ریشم کا تھا تو فرمایا یہ قیامت میں آگ کا طوق ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(17) حضرت ھیب بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کسی کو دیکھا کہ وہ چادر گھسیٹ کر چل رہا ہے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو چادر کو تکبر کے طور پر گھسیٹتا ہے اسے دوزخ میں گھسیٹا جائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر۔ احمد۔ ابویعلیٰ)

(18) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تو اسے حکم ہوگا کہ وہ دو باتوں کو ملائے ہر گز نہ ملا سکے گا اور جو لوگوں سے ایسی بات سننے کی طرف کان لگائے جس سے وہ کراہت کرتے ہیں کہ کوئی نہ سنے تو اس کے کان میں چونا پلٹا جائے گا اور جو دنیا میں فوٹو کھنچتا (یا بناتا تھا) اسے قیامت میں تکلیف دی جائے گی (حکم ہوگا) کہ وہ اسی فوٹو (تصویر) میں روح پھونکے تو وہ نہ پھونک سکے گا (پھر ان سب پر عذاب ہوگا)۔

(بخاری۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

(19) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے علم کا کوئی سوال پوچھا گیا اور اسے اس نے چھپایا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ آگ اس کے منہ میں ڈالے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد)

(20) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا میں دو زبانوں والا (منافق) ہو تو اس کی قیامت میں آگ کی دو زبانیں ہوں گے۔ (ابونعیم)

۲۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی جانور کی تصویر بنائی اور اس سے توبہ نہ کی تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی شکل بدل دے گا۔ (احمد)

۲۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو دیکھا کہ اس نے وضو میں ٹخنے نہیں دھوئے تو فرمایا کہ آگ سے ٹخنوں کیلئے خرابی ہے (یعنی اس کے ٹخنے آگ سے جلائے جائیں گے)۔ (بخاری۔مسلم)

۲۳ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کے وقت انگلیوں کا خلال نہ کیا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی انگلیوں کو آگ سے خلال کرائے گا۔ (یعنی آگ سے جلائے گا)

۲۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پانچوں انگلیوں کا خلال کرو ان کو اللہ تعالیٰ آگ سے پُر نہ کرے گا (یعنی آگ سے جلنے سے بچائے گا)۔ (طبرانی فی الکبیر)

۲۵ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو سونے چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے تو قیامت میں اس کے پیٹ میں آگ گڑگڑائے گی (بلبلائے گی)۔ (بخاری۔مسلم)

۲۶ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خود کو کسی شئے سے قتل کیا (یعنی خودکشی کی) اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اسی شئے سے کے ساتھ عذاب دے گا۔ (بخاری۔مسلم)

اسی کی مثل حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (بزار)

۲۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خود کو اونچی جگہ (یعنی پہاڑ، بلند عمارت وغیرہ) سے گرا کر خود کو قتل کیا تو وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتا جائے گا اور جس نے زہر پی کر خود کو قتل کیا تو وہ زہر اسکے ہاتھ میں دے کر اسے ہمیشہ ہمیشہ اس کے ساتھ آگ سے داغہ جائے گا اور جس نے خود کو لوہے سے قتل کیا تو قیامت میں وہ لوہا اس کے ہاتھ دے کر حکم کیا جائے گا اسے نارِ جہنم سے پیٹ میں گھونپ دے۔ اس کے ساتھ یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ تک رہے

گا۔ (بخاری۔ مسلم)

۲۸ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے پگھلائے گا وہ ایسے پگھلے گا جیسے تانبہ آگ میں یا نمک پانی میں۔ (مسلم۔ احمد)

۲۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی بھائی کا دنیا میں گوشت کھایا (غیبت کی) تو قیامت میں اسے اس کے قریب لاکر کہا جائے گا اسے کھا جیسے تو نے اسے دنیا میں کھایا تو اسے کھائے گا پھر اپنا چہرہ نوچے گا اور دھاڑیں مارے گا۔ (طبرانی فی الاوسط۔ ابو یعلیٰ)

۳۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار اشخاص تمام دوزخیوں کو اذیت پہنچائیں وہ گرم پانی اور جحیم کے درمیان ہائے ہائے پکارتا ہوا دوڑے گا دوزخی ایک دوسرے کو کہیں گے ان کو کیا ہو گیا کہ ہمیں اذیت پہنچا رہے ہیں حالانکہ ہم پہلے ہی سخت مصیبت میں گرفتار ہیں؟ فرمایا وہ چار اشخاص یہ ہیں (۱) اس پر آگ کی صندق لٹکی ہو گی (۲) اپنی آنتیں آگ میں کھینچ رہا ہو گا (۳) اس کے منہ سے پیپ بہہ رہی ہو گی (۴) وہ اپنا گوشت کھا رہا ہو گا۔ صندق والے کو دوزخی کہیں گے یہ کیا ابعد کا عذاب ہے جو تو نے ہمیں اذیت دی ہم پہلے بھی مصیبت میں مبتلا ہیں؟ وہ کہے گا ابعد یہ ہے کہ یہ مرا اور اس کی گردن میں لوگوں کے اموال تھے اور وہ ان کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ کر سکا پھر اس سے کہا جائے گا (جو اپنی آنتوں کھینچ رہا ہو گا) تیرا کیا حال ہے کہ تیرے عذاب سے ہمارے عذاب میں اضافہ ہے ہم تو پہلے بھی سخت عذاب میں ہیں؟ وہ کہے گا مجھے یہ پرواہ نہ تھی کہ مجھے پیشاب جہاں پہنچتا تھا میں اسے نہیں دھوتا تھا پھر اسے کہا جائے گا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہو گا تجھے کیا ہوا کہ تیرے عذاب سے ہم اذیت میں ہیں حالانکہ پہلے بھی سخت عذاب میں گرفتار ہیں؟ وہ کہے گا میری یہ گندی عادت جو کلمہ خبیثہ سنتا تھا اس سے ویسے ہی لذت حاصل کرتا جیسے عورت سے جماع کے ذکر سے لذت حاصل کی جاتی ہے۔ پھر اسے کہا جائے گا جو اپنا گوشت کھاتا تھا کیا وجہ ہے کہ تیرے عذاب کی وجہ سے ہمارا

عذاب بڑھ گیا ہے؟ حالانکہ ہم پہلے ہی سخت عذاب میں ہیں وہ کہے گا میری بد قسمتی کہ میں لوگوں کی غیبت اور چغلی کرتا تھا۔ (ابونعیم)

- حضرت منصور بن زاذان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو دوزخ میں پھینکا جائے گا تو دوزخی اس کی بدبو سے اذیت پائیں گے اسے کہا جائے گا تیرے لئے خرابی ہو تو کونسا عمل کرتا تھا؟ کہ ہمارے لئے وہ عذاب کافی نہیں جس میں ہم مبتلا ہیں کہ ہم تیری بدبو کے عذاب میں مبتلا ہو گئے وہ کہے گا میں عالم (مولوی) تھا اپنے علم سے نفع نہ پایا (یعنی اس پر عمل نہ کیا)۔ (احمد۔ بیہقی)
- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی عورتوں کی شرمگاہیں تمام دوزخیوں کو اذیت پہنچائیں گی اس بدبو سے جو ان سے نکل رہی ہوگی۔ (بزار)
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عہد کر رکھا ہے کہ جو شراب پئے گا اس طینة الخبال پلائے گا، صحابہ نے عرض کیا: طینة الخبال کیا ہے؟ فرمایا دوزخیوں کا نچوڑ یا دوزخیوں کا پسینہ۔

(مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ احمد)

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پیتا ہے اللہ اسے جہنم کا گرم پانی پلائے گا۔ (بزار)
- حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب کا ایک گھونٹ پئے گا اس کی چالیس دن تک توبہ قبول نہیں ہوگی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا اگر پھر وہ عود کرے گا (دوبارہ پئے گا) تو چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہ کرے گا پھر معلوم نہیں کہ آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا اگر پھر عود کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اسے گندا اور بدبودار کیچڑ پلائے گا۔ (حاکم)
- حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر مدینہ پاک میری ہجرت گاہ اور رہائش گاہ ہے میری اُمت پر واجب ہے کہ وہ میرے ہمسائیگان کی تعظیم و تکریم کریں جب اور کبائر سے اجتناب کریں جو ایسا نہ کرے گا

تو اسے اللہ تعالیٰ طینۃ الخبال پلائے گا، عرض کی گئی طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دوزخیوں کا نچوڑ ہے۔ (ابن حبان۔ طبرانی وفی الکبیر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مومن کے بارے میں ایسی بُری بات کہی جو اس میں نہیں اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ گندے اور بدبودار کیچڑ میں ٹھہرائے گا یہاں تک اس گناہ سے پاک اور صاف ہو جائے گا جس کا اس نے ارتکاب کیا ہے، وہ ہرگز نہ نکالا جائے گا۔

(ابوداؤد۔ احمد۔ حاکم۔ طبرانی)

حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کی ایسی بری بات پھیلائے جو وہ اس سے بری ہے اور دنیا نے اسے اس کے ذریعے سے اس کی مذمت کی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اسے قیامت میں آگ میں پگھلائے یہاں تک کہ اس سے نجات ملے جو اس نے کسی کے بارے میں کہا۔ (طبرانی فی الکبیر)

☆☆ اس عذاب میں اخبار کے مالک، اخبار نویس، نمائندے اور اخبار بیچنے والے برابر کے شریک ہیں لہٰذا انہیں اس سے باز آ جانا چاہیے اور آخرت کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو ناجائز دھمکیاں دینے والوں کی قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی ایک دوزخیوں کے بائیں جانب اور دوسری دوزخیوں کے دائیں جانب اور انہیں کہا جائے گا کہ دوزخیوں کو ایسے بھونکو جیسے کتے بونکتے تھے۔ (طبرانی فی الاوسط)

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پولیس والے اور حکومت کارندے اور ان کے نوکر (یعنی ظلم کی حمایت کرنے والے) جہنم کے کتے ہیں۔ (ابونعیم)

☆☆ **فائدہ:** اس سے وہ پولیس والے اور حکومت کے کارندے مراد ہیں جو عوام الناس پر ظلم کرتے ہیں (اویسی غفرلہ) ☆☆

باب (۱۳۱)

قیامت میں سب سے زیادہ عذاب کس کو ہوگا؟

1. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں تمام لوگوں میں انہیں سخت عذاب ہوگا جو مصور (فوٹو کھینچنے والے اور تصویر بنانے والے) ہیں۔ (بخاری۔مسلم)

☆☆ فوٹو گرافروں کے ساتھ اب وہ مفتی، مولوی اور ٹیڈی مجتہدین کو ساتھ ملائیں جو فوٹو کشی کے جواز میں ڈھکو سلے مار کر فوٹو تصویر کے جواز پر فتویٰ لے رہے ہیں اور رسالے لکھ رہے ہیں آج تو وہ الٹا ہم سے ناراض ہیں لیکن قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ معاملہ سامنے آجائے گا اس مسئلہ میں فقیر کی کتاب ''اسوء التعزیر فی تصویر التصویر'' پڑھئے۔ (اویسی غفرلہ)

2. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ عذاب انہیں ہوگا جو انبیاء علیہم السلام کو گالی دیتے (گستاخیاں) کرتے (وہابی، نجدی دیوبندی، نیچری، چکڑالوی اور ان کے تمام ہمنوا جو نبوت کی گستاخی کر کے تاویلیں گڑھتے ہیں۔ (اویسی غفرلہ) پھر انہیں جو صحابہ کو گالی دیتے اور ان کی گستاخیاں کرتے ہیں (یعنی شیعہ) اور پھر انہیں جو مسلمانوں کو گالی دیتے ہیں۔ (ابونعیم)

3. حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے بڑا عذاب عالم (حاکم) کو ہوگا۔ (ابونعیم)

4. حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے سخت عذاب اسے ہوگا جو دنیا میں لوگوں پر سختی کرتا ہے۔ (احمد۔حاکم)

باب (۱۳۲)

قیامت میں بعض کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا

◆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں بعض لوگوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا جب وہ جنت کے قریب جا کر اس کا نظارہ کریں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور وہ نعمتیں دیکھیں گے جو اہل جنت کے لئے تیار رکھی ہیں پکارے جائیں گے انہیں واپس لوٹاؤ ان کا جنت میں کسی قسم کا نصیب نہیں وہ حسرت سے پہلے لوگوں کی طرف لوٹ کر کہیں گے یا اللہ تعالیٰ! ہمیں یہ نظارہ دیکھنے سے پہلے ہی جہنم میں بھیج دیتا تو وہ ہمارے لئے آسان تھا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرا ابھی یہ ہی ارادہ تھا لیکن دنیا میں تمہارا یہ حال تھا تم مجھے تنہائی میں عظیم اور اچھے عزائم ظاہر کرتے لیکن جب تم لوگوں میں جاتے تو ان سے مرعوب ہو کر اس کے خلاف کرتے جو تم میرے لئے تنہائی میں ارادہ کرتے تھے تم ان سے ہیبت زدہ تو ہوئے لیکن میری ہیبت تمہیں یاد نہ رہتی تھی تم نے لوگوں کو بڑا سمجھ لیا لیکن میری بزرگی کو تم بھول گے اور میرا کام لوگوں کی وجہ سے چھوڑ دیتے تھے لیکن میرے لئے کوئی بات نہ چھوڑی۔ آج میں تمہیں دردناک عذاب چکھاؤں گا اور ساتھ ہی تمہیں ثواب سے بھی محروم کروں گا۔ (طبرانی۔ابونعیم)

باب (۱۳۳)

لوگوں کا مذاق اڑانے والوں کے لئے

◆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کا مذاق اڑانے والوں کے لئے آخرت میں جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور ان کے ایک کو کہا جائے گا آ جاوہ اپنے غم اور درد لے کر آئے گا (کہ ابھی دکھ درد ٹل جائیں گے)

تو اس کے آگے جنت کا دروازہ بند ہو جائے گا پھر اس کے لئے جنت کا دوسرا دروازہ کھلے گا اور کہا جائے گا آ جا وہ اپنا دکھ درد لے کر آئے گا تو وہ دروازہ بھی بند ہو جائے گا اس طرح اس کے ساتھ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ ایک کے لئے تو تمام دروازے کھول کر بند کر دیئے جائیں گے اور اسطرح کہا جائے گا جیسے پہلے کو کہا گیا تو وہ بالآخر ناامید ہو جائے گا۔ (احمد فی الزہد۔ ابن ابی الدنیا)

باب (۱۳۴)

قیامت میں دوزخ کو چار آوازوں کا حکم ہوگا

1. حضرت بلال بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت میں دوزخ کو چار آوازوں کا حکم ہوگا:
   - ① اے آگ جلا دے۔
   - ② اے آگ گوشت پکا دے۔
   - ③ اے آگ تو اپنی حسرت پوری کر لے۔
   - ④ اے آگ اسے کھا لیکن قتل نہ کر۔ (ابونعیم)
2. حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زبانیہ (دوزخ کے فرشتے) کو فرمائے گا کہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کبائر پر اصرار کرنے والوں کو دوزخ میں لے جاؤ فرشتے مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو بالوں سے پکڑ کر جہنم کی طرف لے جائیں گے اس امت کے سوا ہر ایک کا دوزخ کی طرف منہ کالا کر کے لے جائیں گے۔

فائدہ: بعض نے کہا ہے کہ مجرموں کو (سوائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے) پاؤں میں بیڑیاں اور گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ اپنے رنگوں میں جائیں گے ان کے رنگ سیاہ نہیں ہوں گے۔ جب وہ مالک (دوزخ کے رئیس فرشتے) کے پاس جائیں گے تو وہ ان سے کہے گا تم کس کی امت ہو کہ میرے ہاں تم سے بڑھ کر حسین چہرے والا نہیں آیا وہ کہیں گے امت القرآن (وہ امت جس کے لئے قرآن نازل ہوا) ندا ہوگی اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کر یہ دنیا میں سجدہ کرتے تھے اور اے

مالک! ان کے پاؤں میں بیڑیاں نہ ڈال یہ جنابت سے غسل کرتے تھے اے مالک! ان کے گلے میں طوق نہ ڈالنا یہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اے مالک! انہیں تارکول کے کپڑے نہ پہنانا انہوں نے حرم کے لئے کپڑے اتارے تھے اے مالک! دوزخ کو کہہ دے کہ انہیں ان کے اعمال کی مقدار پر گرفت کرے اور دوزخ پہلے سے انہیں پہچانتی ہوگی کہ ان کی والدہ بھی انہیں نہ پہچانے ان کے بعض کو دو ٹخنوں تک پکڑے گی بعض کو دونوں گھٹنوں تک اور بعض کو ناف تک اور بعض کو سینے تک۔ (ابونعیم)

باب (۱۳۵)

وہ اعمال جو دوزخ میں گھر بنانے کا موجب ہیں

❶ حضرت علی وانس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا تو اسے چاہیے کہ وہ جہنم میں اپنا گھر بنالے۔

(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ احمد)

❷ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسا دعویٰ کیا جس کا وہ اہل نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے۔ (بخاری۔ مسلم)

❸ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو ایسی گواہی دے جس کا وہ اہل نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے۔ (احمد)

❹ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے ہوں تو اسے چاہیے کہ اپنی جگہ جہنم میں بنائے۔

(ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی)

❺ حضرت للیثی حارث بن البرصاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سنا کہ جس نے قسم کھا کر اپنے بھائی کا مال مارلیا اسے چاہیے کہ وہ اپنا گھر جہنم میں بنائے۔ (حاکم۔ طبرانی فی الکبیر۔ ابن حبان)

باب (۱۳۶)

کفار کا دوزخ میں ہمیشہ رہنا

◆ ۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے تو اعلان کرنے والا ان کے درمیان کھڑے ہوکر اعلان کرے گا۔ اے دوزخیوں! اس کے بعد کوئی موت نہیں اے جنتیوں! اس کے بعد کوئی موت نہیں جو جس حال میں وہ اسی حال میں رہے گا۔ (مسلم۔ بخاری۔ ترمذی)

◆ ۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیوں سے کہا جائے گا اے جنتیو! ہمیشگی ہے اس کے بعد کوئی موت نہیں اور اہل نار سے کہا جائے گا اے دوزخیوں! ہمیشگی ہے اس کے بعد کوئی موت نہیں۔ (مسلم۔ بخاری۔ احمد)

◆ ۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر منادی اعلان کرے گا اے جنتیو! اس کے بعد موت نہ ہوگی اور اے دوزخیو!! اس کے بعد موت نہ ہوگی۔ یہ سن کر اہل جنت خوشی سے پھولے نہ سمائیں گے اور دوزخیوں کا حزن وملال (یعنی غم وپریشانی) بڑھ جائے گا۔

(مسلم۔ بخاری۔ احمد)

◆ ۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں موت کو لایا جائے گا گویا وہ مینڈھا ہے سیاہ رنگ والا اسے اہل جنت اور اہل نار کے درمیان کھڑے ہوکر اعلان کیا جائے گا کہ اے جنتیو! تم اسے جانتے ہو تو وہ اونچی گردن کر کے فرحت کا اظہار کریں گے اور کہیں گے ہم جانتے ہیں یہ موت ہے تو حکم ہوگا کہ موت کو ذبح کیا جائے پھر کہا جائے گا اے جنتیو! ہمیشگی اس کے بعد موت نہ ہوگی اور اے دوزخیو! اس کے بعد موت نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ (پ۱۶، مریم، آیت ۳۹)

''اور انھیں ڈرسناؤ پچھتاوے دن کا جب کام ہو چکے گا۔'' (بخاری۔مسلم۔احمد)

◆ ۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت مین موت کو لایا جائے گا گویا وہ سیاہ سفید مینڈھا ہے جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، پھر منادی پکارے گا اے جنتیوں! کہیں گے لَبَّیْکَ یَا رَبَّنَا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ عرض کریں گے ہاں، یہ موت ہے پھر اسے بکری کی طرح ذبح کیا جائے گا اس سے اہل ایمان ہر طرح کے امن میں ہو جائیں گے اور کفار کی ہر طرف سے امیدیں منقطع ہو جائیں گی۔ (ابو یعلیٰ۔طبرانی فی الاوسط)

◆ ۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں موت کو سیاہ وسفید مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا، اسے پل صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا اے جنتیو! وہ موت کو دیکھ کر گھبرا جائیں گے بلکہ خوفزدہ ہو جائیں گے اس خوف سے کے اس کے منہ سے نکل کر آئے ہیں اب کہیں دوبارا اس کے منہ میں نہ جانا پڑے اور جن نعمتوں میں ہم ہیں ان سے نکالے نہ جائیں انہیں کہا جائے گا کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے ہاں، یہ موت ہے پھر اہل نار کو کہا جائے گا اے ناریو! وہ موت کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گے اور بغلیں بجائیں گے کہ اب ہمیں اس عذاب سے نجات ملے گی کہ اس عذاب سے نکل جائیں گے جب ہم پر موت وارد ہوگی انہیں کہا جائے گا کیا تم انسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں، یہ موت ہیں پھر موت کو پل صراط پر ذبح کر دیا جائے گا پھر دونوں فریقوں کو کہا جائے گا جس حال میں تم ہو اس میں ہمیشگی ہے اسکے بعد موت نہیں۔

(ابن ماجہ۔احمد۔حاکم)

◆ ۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت:

لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا ۚ (پ۳۰، النباء، آیت ۲۳)

''اس میں قرنوں (مدتوں) رہیں گے۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ حقب اسی (۸۰) سال کا ہوگا اور سال تین سو ساٹھ دن کا ہوگا اور ہر دن ہزار سال کا ہوگا۔ (ہناد فی الزہد۔ابن جریر۔حاکم)

۸ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا جب وہ یمن میں پہنچے تو فرمایا کہ اے لوگو! بے شک تمہیں رسول اللہ کا قاصد خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ جنت و جہنم کی طرف تیزی سے جانا ہے پھر موت نہیں وہاں ہمیشگی ہے اور وہاں اقامت ہے کوچ نہیں جسموں کو موت نہیں آئے گی۔ (طبرانی فی الکبیر۔ حاکم)

۹ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دوزخیوں سے کہا جائے کہ تم دوزخ میں اتنی دیر ٹھہرو گے جتنا دنیا میں کنکریاں تھیں تو وہ سن کر خوش ہو جائیں گے اور اگر جنتیوں کو کہا جائے گا کہ تم کنکریوں کے برابر جنت میں رہو گے تو وہ غمگین ہو جائیں گے حالانکہ دونوں کو ہمیشگی ہے۔ (طبرانی فی الکبیر۔ ابونعیم)

۱۰ حضرت مستور بن سداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے تمہاری کوئی ایک انگلی دریا میں ڈبو دے پھر دیکھے کہ اس انگلی پر کتنا پانی لگا ہے (بس دنیا کا یہی حال ہے)
(مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ حاکم)

۱۱ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے بے شمار جمعات میں سے ایک جمعہ۔ (ابونعیم)

۱۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیت:

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ (پ ۳۰، الہمزہ، آیت ۸)

"بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی۔"

کے متعلق مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اس کی دیواریں بند کی ہوئی ہیں اس کا کوئی دروازہ نہیں۔ (ابونعیم۔ ابن جریر)

۱۳ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنم کے نچلے طبقے میں تنگ تنور ہیں تمہارے تیروں کی نوک کی تنگی کی طرح۔ (ابونعیم)

۱۴ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا بتاؤ کہ آخرت میں سب سے زیادہ سخت عذاب کسے ہوگا؟ ایک شخص نے عرض کی کہ منافق کو! آپ نے فرمایا تو نے صحیح کہا پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ منافقین کو کیسے عذاب ہوگا؟ اس نے کہا نہیں لو ہے صندوقوں

میں بند کر دیا جائے گا انہیں جہنم کے نچلے طبقے کے تنوروں میں پھینکا جائے گا وہ تیر کی نوک کی تنگی سے بھی زیادہ سخت ہیں اس کا نام حُبُّ الْحُزْن (غم کا کنواں) ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر وہ تنور ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے جائیں گے۔

(ابن ابی الدنیا)

انتباہ

سوال: موت ایک معنوی شئے اور عرض ہے اور اعراض اجسام میں تبدیل نہیں ہوتے تو پھر موت سیاہ و سفید مینڈھے کی شکل میں کیسے لائے گا؟

جواب: حکیم ترمذی نے فرمایا کہ اہلسنت کا مذہب اس میں یہ ہے اس کے معنی میں غور و خوض میں توقف کیا جائے اس کے ظاہر پر ایمان لا کر اس کا علم اللہ کے سپرد کیا جائے۔ ایک جماعت کی طرف گئی ہے کہ موت جسم ہے عرض نہیں اور وہ مینڈھے کی شکل میں ہے اور حیات گھوڑے کی شکل میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ۔ (پ۲۹، الملک، آیت۲)

''وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کے تمہاری جانچ ہو۔''

یہی جواب میرے نزدیک مختار ہے اور اس کی طرف حشر اعمال میں اسی کتاب کے اوائل میں میں نے اشارہ کیا ہے۔

☆☆ اس موضوع پر علامہ سیوطی کا رسالہ ہے جو ''الحاوی للفتاوٰی'' کے ساتھ شائع ہوا فقیر نے اس کے ترجمہ کے ساتھ اضافہ کر کے اس کا نام رکھا ہے ''موت پر موت''۔

یہاں پر بقدر ضرورت عرض ہے کہ قاضی ابو بکر بن العربی نے یہاں ایک اشکال کھڑا کیا ہے، یہ حادیث صریح عقل کے خلاف ہے کیونکہ موت عرض ہے اور عرض جسم نہیں ہو سکتا جب موت جسم نہیں تو اس پر موت کیسے؟ اسی لئے ایک گروہ نے اس حدیث کی صحت کا انکار کیا اور دوسرے گروہ نے اس کی صحت مان کر حدیث کی تاویل کی ہے اور فرمایا کہ یہ تمثیل ہے اس سے حقیقی ذبح مراد نہیں ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ یہ ذبح حقیقی معنی میں ہے اور مذبوح بھی حقیقی معنی میں ہے۔ جس گروہ نے کہا کہ ذبح حقیقی معنی میں ہے وہ کہتے ہیں کہ مذبوح

سے مراد موت کے متولی ہیں یعنی ملک الموت کیونکہ وہ ہی قبض ارواح کے متولی ہیں۔ حافظ بن حجر نے فرمایا اسی کو بعض متاخرین نے پسند فرمایا اور فرمایا موت سے مؤکل موت مراد ہے کیونکہ قبض ارواح کے لئے دنیا یہی متولی تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے الم سجدہ میں اشارہ فرمایا اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ملک الموت زندہ ہے تو اہل جنت کا عیش نامکمل رہے گا اس کی دلیل وہ حدیث بھی ہے اس کے ذبح ہونے کے بعد اہل جنت کو خوشی ہوگی اور اہل نار کو غم و حزن اور ظاہر اہل جنت کو حزن کبھی نہ ہوگا اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ وہ جھانک کر دیکھیں گے تو مغموم ہوں گے وہ ان کا وہم ہے جو ہمیشہ نہ رہے گا اور زیادۃ الفرح سے حزن ثابت نہیں ہوتا بلکہ بالزیادۃ اسنار ۃ الی ان الفرح لم یزل سے ثابت ہوتا ہے وہ ہمیشہ فرحت میں رہیں گے جیسے دوزخی ہمیشہ حزن میں ہوں گے اور حدیث میں ہے کہ ملک الموت جب سب پر موت طاری کر کے فارغ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کون باقی ہے ملک الموت اپنے لئے فرمائے گا تو حکم ہوگا تو بھی مرجا کیونکہ تو بھی مخلوق ہے اور مخلوق میں کسی نے زندہ نہیں رہنا اور روایت میں ہے کہ مرنے والوں میں سب سے آخر میں مرنے والے ملک الموت ہے اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ رد ہے اس کا جو کہتا ہے مذبوح ملک الموت کیونکہ اس کی موت پہلے واقع ہو چکی ہے۔ پھر ثابت نہیں کہ وہ زندہ ہوگا۔

مازری نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک موت عرض ہے اور معتزلہ کے نزدیک یہ معنوی بھی نہیں ان مذہبوں پر ثابت ہوتا ہے کہ موت نہ کبش (مینڈھا) ہو اور نہ ہی اس کا کوئی جسم ہو بلکہ اس سے مراد صرف تشبیہ و تمثیل ہے پھر مازری نہ کہا کہ وہ جسم بنایا جائے گا اسے ذبح کیا جائے گا اس کو مثال دے کر سمجھایا گیا کہ اہل جنت کو پھر کوئی موت نہیں آئے گی۔

امام قرطبی نے فرمایا کہ موت معانی میں سے ایک معنی ہے اور معانی جوہر نہیں ہوتے ہاں اللہ تعالیٰ اشخاص کے ثواب و اعمال پیدا فرمائے گا۔ وہ بھی تمثیل ہوگی یوں ہی موت کو کبش کی صورت میں تمثیلاً پیدا فرمائے گا جو فریقین کے تصور میں وہی موت سمجھی جائے گی یہ اس کی دلیل ہوگی اب کے بعد دونوں فریقوں کو دوام ہے۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ''موت پر موت'' میں ملاحظہ فرمائے۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

فائدہ: حدیث صور میں ہے کہ موت کے ذبح کرنے کے متولی حضرت جبریل علیہ السلام ہوں

گے۔ بعض نے کہا حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام ہوں گے۔

باب(۱۳۷)

اللہ تعالیٰ نے فریقین جنتی و دوزخی کے لئے فرمایا

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ط

(پ۱۲، ھود، آیت ۱۰۷)

''وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان وزمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا۔''

فائدہ: آیت کے استثناء میں علماء کے چند اقوال ہیں:

◆ صواب کے زیادہ مشابہ یہ ہے کہ یہ استثناء نہیں بلکہ انها بمعنی سوی ہے جیسے تم کہتے ہو لی ألف درهم الا الألفان التي لي عليك میرے لئے ایک ہزار درہم سوائے ان دو ہزاروں کے جو میرے تیرے اوپر ہیں اب یہ معنی ہوا کہ مومن و کافر بہشت و دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اس مدت تک جو آسمانوں اور زمینوں کے لئے دوام دنیا مقدر ہے سوائے اس کے جو ان پر زیادتی نے چاہے اور اس کا کوئی منتہٰی نہیں اور اس سے خلود مراد ہے۔

نکتہ: آسمان اور زمین کے دوام کی مدت کے ذکر کی تقدیم میں نکتہ ہے امام نسفی نے بحر الکلام میں لکھا ہے کہ لوگوں نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ اہل جنت کے سانس جانتا ہے یا نہ اگر کہو نہ تو تم نے اللہ تعالیٰ کو جہل سے موصوف کیا اگر کہو جانتا ہے تو اہل جنت اور اہل نار کے لئے ثابت ہوگا کہ وہ فانی ہیں جواب میں خود لکھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اہل جنت و نار کے سانس ان گنت اور غیر منقطع ہیں۔

سوال: جب تم نے کہا کہ اہل جنت و نار غیر فانی ہیں تو تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کے برابر بنا دیا کہ وہ غیر فانی اور یہ بھی؟

جواب: برابری کیا جب ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اول قدیم بلا ابتداء ہے اور بلا انتہاء ہے وہ

اہل جنت ونار محدث (نو پید) ہیں وہ بے شک باقی رہیں گے فنا نہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے پر اور اللہ تعالیٰ کسی کے ابقاء کی ضرورت نہیں اسی معنی پر خالق و مخلوق (☆☆) کے درمیان برابری لازم نہ آئی (☆☆)

☆☆ اس مسئلہ میں سات اقوال ہیں:

① صحیح یہ ہے کہ اہل نار کا خلود فی النار لا الی نھایۃ اور اس میں قیام علی الدوام بلا موت و حیات ہے اور نہ ہی انہیں کوئی راحت ملے گی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كُلَّمَآ اَرَادُوٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا۔ (پ۲۱، السجدہ، آیت ۲۰)

''جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے۔''

ہاں جس کا گمان ہے کہ دوزخی دوزخ سے نکالے جائیں گے اور وہ خالی ہو جائے گی یا فنا یا ختم ہو جائے گی یہ گمان غلط ہے اور اس کے خلاف ہے جو احکام رسول اللہ ﷺ لے آئے بلکہ جنت و دوزخ کے فانی ہونے پر اہلسنت کا اجماع ہے۔ (تذکرۃ القرطبی)

② بعض لوگ دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کے ان کی طبیعت ناریہ ہو جائے گی پھر بجائے عذاب کے لذت پائیں گے کیونکہ وہ عذاب ان کی طبیعت کے موافق ہو جائے گا۔ یہ زندیق صوفیوں کا مذہب ہے۔

③ ایک قوم دوزخ میں داخل ہوگی پھر اس کے عوض دوسری قوم دوزخ میں داخل ہوگی جیسا کہ صحیح حدیث میں یہود کے بارے میں ہے لیکن اس قول کو اللہ تعالیٰ نے غلط بتایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ۝ (پ۲، البقرہ، آیت ۱۶۷)

''اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں۔''

④ دوزخ سے نکالے جائیں گے لیکن دوزخ ہمیشہ اپنے حال پر رہے گی۔

⑤ دوزخ فنا ہو جائے گی کیونکہ وہ حادث ہے اور ہر حادث فانی ہے یہ فرقہ جھمیہ کا قول ہے۔

⑥ دوزخیوں کی حرکات فنا ہو جائیں گی یہ ابوالھذیل العلاف معتزلی کا قول ہے۔

⑦ دوزخیوں کا عذاب زائل ہو جائے گا پھر اس سے دوزخیوں کو نکال لیا جائے گا بعض

صحابہ سے اس طرح منقول ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دوزخ کا عذاب منقطع ہو جائے گا چنانچہ فرماتے ہیں اہل نار ریت کے ٹیلے کی مقدار دوزخ میں رہیں گے لیکن بالآخر نکالے جائیں گے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ دوزخ پر ایک وقت آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نہ ہوگا عبیداللہ بن معاذ اس روایت کے راوی نے فرمایا کہ ہمارے اصحاب فرماتے ہیں کہ اس سے موحدین مراد ہے یعنی جو دوزخ سے نکالے جائیں گے وہ اہل توحید ہوں گے۔

حافظ (ابن حجر) نے فرمایا کہ یہ قول اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحیح ہو تو اس سے ان کی مراد اہل توحید ہے بعض متاخرین اسی ساتویں قول کی طرف مائل ہیں اور انہوں نے اسکی عقلی توجیہات بھی بتائی ہیں لیکن حافظ (ابن حجر) نے فرمایا کہ یہ مذہب ردی (بیکار) اور مردود ہے امام سبکی کبیر اس کی بہترین توجیہ لکھی ہے۔ اور خوب ہے اس کی تفصیل دیکھئے فتح الباری ص ۴۲۹، ج ۱۱، (اویسی غفرلہ) ☆☆

☆☆ (۲) یہی تقریر اس سوال میں کی جائے جہاں کہا جاتا ہے کہ اللہ کا علم غیب کلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب مانا جائے تو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان برابری لازم آتی ہے یہ شرک ہے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم قدیم غیر منتہی غیر مخلوق اور رسول اللہ کا علم کی ابتداء و انتہاء اور مخلوق۔ اور اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے کسی سے حاصل نہیں کیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم عطائی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے حاصل ہوا وغیرہ وغیرہ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''غایۃ المامول فی علم الرسول'' (اویسی غفرلہ) ☆☆

باب (۱۳۸)

جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا

1. حضرت عتبان مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کی ہے جس نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اسی سے رضائے الٰہی کا طالب تھا۔ (بخاری۔ مسلم)

۲ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کہا اور وہ اسی حال میں مرجائے مگر یہ کہ وہ جنت میں ہوگا۔ ابوذر فرماتے ہیں میں نے عرض کی اگرچہ زنا کرتا ہو اور چوری کرتا ہو؟ آپ نے فرمایا اگرچہ زنا کرتا ہو اور چوری کرتا ہو پھر میں نے کہا اگرچہ زنا کرتا ہو اور چوری کرتا ہو؟ آپ نے فرمایا اگرچہ زنا کرتا ہو اور چوری کرتا ہو۔ ابوذر کی ناک گھس جانے پر (یہ زجر یعنی جھڑکی کا کلمہ ہے۔ اویسی غفرلہ)

(بخاری۔ مسلم۔ احمد)

۳ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخر میں ہے کہ اگرچہ ابودرداء کی ناک گھس جائے۔ (احمد۔ بزار۔ طبرانی فی الکبیر)

۴ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آتش دوزخ حرام کردی۔ (مسلم۔ ترمذی۔ احمد)

۵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے گواہی دی ہو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر آتش دوزخ حرام کی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں اس کی لوگوں کو خبر نہ دوں کہ وہ اس سے خوش ہو جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ اس لئے کہ وہ اس پر بھروسہ کرنے لگ جائیں گے، پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت علم کے چھپانے کے گناہ سے بچنے کی وجہ سے یہ حدیث بیان فرمائی۔ (بخاری۔ مسلم)

۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو اور وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہو۔ (مسلم)

۷ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرگیا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا تو جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دو چیزیں کون سی ہیں جن سے جنت اور دوزخ واجب ہو جاتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

① جو مر جائے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

② جو مر جائے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

(مسلم۔احمد)

۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ البتہ میں ایک کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی اپنے قلب میں یقین سے کہے اور مر جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ حرام فرمائے گا وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔ (حاکم)

۱۰ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مر جائے اور جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں (اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں) وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم۔احمد۔ابونعیم)

فائدہ: ایسی احادیث حدتواتر شمار سے باہر ہیں اور ہم نے چالیس سے زائد صحابہ کرام سے ان کی اکثر اپنی کتاب **الازھار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ** میں روایت کی ہیں۔

۱۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اسے وہ زندگی بھر نفع دے گا اور وہ اسے پہنچے گا قبل اس کے کہ اسے پہنچے (یعنی ثواب پائے گا)۔ (ابن حبان۔طبرانی فی الاوسط)

۱۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے دوزخ سے نکالو جس نے کسی دن مجھے یاد کیا اور کسی مقام پر مجھ سے خوف کیا۔ (ترمذی۔حاکم)

۱۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے دو دروازے ہیں (۱) جوانیہ (۲) برانیہ، جوانیہ وہ ہے کہ جس سے کوئی بھی نہ نکل سکے گا برانیہ وہ ہے جس میں گناہوں کی سزا دے گا اور اہل ایمان کے بعض موجبات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ جیسے چاہے عذاب دے گا پھر ان کے لئے ملائکہ و رسل و انبیاء کرام اور اپنے بندے صالحین میں سے جسے چاہے گا شفاعت کی اجازت دے گا وہ ان

کی شفاعت کریں گے جب وہ دوزخ سے اسی دروازے سے نکلیں گے تو کوئلہ ہو چکے ہوں گے تو انہیں جنت کی نہر جس کا نام نہر الحیوان (آبِ حیات) کے کنارے پر ڈالا جائے گا پھر اسی نہر سے ان پر پانی چھڑکا جائے گا تو وہ ایسے اگیں گے جیسے سیلاب کے کوڑا کرکٹ میں انگوری اگتی ہے جب ان کے اجسام برابر ہو جائیں گے یعنی صحیح وسالم ہو جائیں گے انہیں حکم ہو گا کہ نہر (آبِ حیات) میں داخل ہو جاؤ وہ اس میں داخل ہو کر اس کا پانی پئیں گے اور نہائیں گے پھر اس سے نکل کر آئیں گے اس کے بعد انہیں حکم ہو گا اب جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (ہناد فی الزہد)

◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم دوزخ سے نکالی جائے گی انہیں جہنم میں جہنمی کہا جائے گا وہ عرض کریں گے یہ نام ان سے مٹا دے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام مٹا دے گا۔ جب وہ دوزخ سے نکلیں گے تو ایسے اگیں گے جیسے انگوری۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دوزخ سے ان لوگوں کو نکالو جن کے دل میں ایک دانہ کے برابر ایمان ہے، پھر فرمائے گا مجھے اپنی عزت کی قسم جو دن کی ایک ساعت میں مجھ پر ایمان لایا اسے دوزخ میں داخل نہ کروں گا پھر فرمائے گا مجھے اپنی عزت کی قسم میں ایمان دار اور بے ایمان کو برابر نہ کروں گا۔ (طبرانی فی الصغیر)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم دوزخ میں رہے گی جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا تو وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ جنت میں ادنیٰ درجے کے لوگ سمجھے جائیں گے وہ نہر الحیوان (آبِ حیات) میں غسل کریں گے ان کا نام جنتی لوگ ''جہنمی'' رکھیں گے کوئی اہل دنیا ان کے پاس جائے تو وہ ان کے پاس ٹھہرائے گے کھلائیں گے پلائیں گے اور لحاف وغیرہ دیں گے اور میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا وہ ان کا بیاہ کریں گے اور ان کی کسی چیز میں کمی نہیں آئے گی۔ (احمد)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ

تعالیٰ ایک قوم کو شرف بخشے گا جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہ کی ہوگی انہیں دوزخ سے اس وقت نکالا جائے گا جبکہ وہ جل چکے ہوں گے انہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے (بعد کسی کی شفاعت کہ جسے وہ اجازت بخشے گا) جنت میں داخل فرمائے گا۔ (احمد)

۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت میں اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلوں سے فارغ ہوگا تو ایک کتاب عرش کے نیچے سے نکالے گا اس میں لکھا ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت کرگئی ہے اور میں ارحم الراحمین ہوں پھر دوزخ سے جنتیوں کے برابر لوگوں کو نکالے گا۔ فرمایا کہ اہل جنت سے دوہرے دوزخیوں کو دوزخ سے نکالے گا ان کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ ''عتقاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندے''۔ (ابن جریر)

۱۹ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کے دوزخ پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہوائیں اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو اس میں کوئی مُوحد (ایمان والا) موجود نہ ہوگا۔ (بزار)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا نار (دوزخ) سے مراد اس کا طبقہ علیا ہے جو ان گناہ گاروں کیلئے ہے جو اہل توحید (اہل ایمان) میں سے ہیں جب وہ شفاعت وغیرہ کی وجہ سے بخشے جائیں گے تو وہ طبقہ خالی ہو جائے گا

فائدہ: بعض نے کہا دوزخ کے کنارے پر (دوزخیوں کے نکالنے) کے بعد آگ آئے گی۔

باب (۱۳۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۝ (پ۱۴، الحجر، آیت ۲)

''بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش! مسلمان ہوتے۔''

۱ حضرت عباس وانس رضی اللہ عنہما آیت مذکورہ کا ذکر کر کے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہگار مسلمانوں کو اور کافروں کو دوزخ میں جمع فرمائے گا تو مشرکین مسلمانوں کو کہیں گے کہ تم جس کی عبادت کرتے تھے اس نے تمہیں دوزخ سے نہیں بچایا اس

سے اللہ تعالیٰ کفار پر ناراض ہو کر گناہ گار مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے دوزخ سے نکال لے گا (تو وہ آیت مذکورہ کے مطابق کہیں گے) رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ۝۔ (ابن مبارک)

٢ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیشہ شفاعت قبول کر کے بندوں کو جنت میں داخل کرتا جائے گا شفاعت سے بندوں پر رحم فرمائے گا بالآخر فرمائے گا جو بھی کوئی مسلمان ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے پس اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش! مسلمان ہوتے)۔

(ہناد فی الزہد)

٣ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک بہت سے لوگ لا الٰہ الا اللہ والے اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے تو انہیں لات وعزیٰ کے ماننے والے کہیں گے تمہیں لا الٰہ الا اللہ نے دوزخ سے نہیں بچایا تم دوزخ میں ہمارے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ کو اس پر غیظ و غضب آئے گا تو مسلمانوں کو دوزخ سے نکال کر نہر حیات میں ڈالے گا وہ اپنے جلے ہوئے جسموں سے ایسے صاف ہو جائیں گے جیسے چاند خسوف (گہن) سے صاف و شفاف ہو جاتا ہے پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے ان کا نام ''جہنمیوں'' ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط۔ ابونعیم)

٤ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے میرے امتی گناہوں کی شامت سے عذاب میں مبتلا ہوں گے اور جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ دوزخ میں رہیں گے پھر انہیں مشرک عار دلائیں گے اور کہیں گے ہم تمہاری تصدیق و ایمان سے تمہارا کوئی فائدہ نہیں دیکھ رہے اس کے بعد کوئی مسلمان دوزخ میں نہیں رہے گا سب کو اللہ تعالیٰ نکال لے گا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کی یہ آیت رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ۝ تلاوت فرمائی۔

(طبرانی فی الاوسط۔ ابونعیم)

٥ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں اہل نار جمع ہوں گے ان کے ساتھ اہل قبلہ میں سے جتنے اللہ تعالیٰ نے چاہے ہوں گے

انہیں کافر کہیں گے کیا تم مسلمان ہو؟ وہ کہیں گے ہاں کافر کہیں گے تمہیں تمہارے اسلام نے کوئی فائدہ نہیں دیا تم بھی ہمارے ساتھ دوزخ میں ہو مسلمان کہیں گے ہمارے گناہ ہیں ہم ان کی شامت سے دوزخ میں ہیں اللہ تعالیٰ یہ سن کر فرمائے گا کہ اہل قبلہ میں سے جو دوزخ میں ہیں انہیں نکالو! جب وہ کافر جو دوزخ میں بچ جائیں گے کہیں گے کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے تو ہم بھی دوزخ سے نکل جاتے جیسے مسلمان دوزخ سے نکل گئے پھر حضور اکرم ﷺ نے قرآن کی یہ آیت رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۝ تلاوت فرمائی۔ (حاکم۔ ابن جریر۔ بیہقی۔ طبرانی)

◆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضور اکرم ﷺ سے آیت مذکورہ کے بارے میں کچھ سنا؟ تو کہا ہاں میں نے فرماتے سنا کہ بہت سے مومن دوزخ سے نکالے جائیں گے بعد اس کے کہ ان کو گناہوں کی سزا میں عذاب دیا جائے گا جبکہ ان کو مشرکین کے ساتھ دوزخ میں داخل کیا تو مسلمانوں کو کافر کہیں گے تم دنیا میں دعویٰ کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اب تمہیں کیا ہے کہ تم ہمارے ساتھ دوزخ میں ہو؟ جب اللہ تعالیٰ سنے گا تو ان کے لئے شفاعت کی اجازت بخشے گا تو ان کے لئے ملائکہ وانبیاء علیہم السلام واہل ایمان شفاعت کریں گے یہاں تک کہ وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے جب مشرکین اس منظر کو دیکھیں گے تو کہیں گے کاش! ہم بھی تمہارے جیسے ہوتے (مسلمان) ہوتے ہمیں بھی شفاعت نصیب ہوتی تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے تمہارے ساتھ ہوتے دوزخ سے نکالے ہوئے مسلمانوں کو جنت میں ''جہنمی'' کہا جائے گا اس لئے کہ ان کے چہروں پر سیاہی ہو گی وہ عرض کریں گے یارب! ہمارے یہ نام مٹا دے انہیں اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا کہ وہ جنت کی نہر میں نہائیں وہ نہائیں گے تو وہ نام ان سے مٹ جائیں گا۔

(طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ کسی وقت کفار تمنا کریں گے کیا اچھا ہوتا جو مسلمان ہوتے۔ یہ اس وقت ہے جب اہل توحید کو دیکھیں گے کہ وہ دوزخ سے نکالے جا رہے ہیں۔ (ابن جریر)

٨ امام مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ'' کی تفسیر میں فرمایا یہ (کافر) اس وقت (کہیں گے) جب ہر اس شخص کو دوزخ سے نکالا جائے گا جس نے (صدق دل سے) کہا ہو لا الٰہ الا اللّٰہ۔

٩ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے آیت:

وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ (پ ٧، الانعام۔ آیت ٢٣)

''ہمیں اپنے رب کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ دوزخ سے اہل توحید کے نکالنے کا حکم فرمائے گا تو جو مشرک دوزخ میں ہوں گے آپس میں کہیں گے آؤ لا الٰہ الا اللہ کہیں شاید ہم بھی ان کے ساتھ نکالے جائیں انہیں فرشتے کہیں گے تم نے دنیا میں اس کی تصدیق نہیں کی وہ قسم کھا کر کہیں گے ہم مشرک نہیں تھے۔ (ہناد فی الزہد)

باب (١٤٠)

کتنی مدت اہل توحید دوزخ میں رہیں گے

١ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے اہل توحید (یعنی اہل ایمان) جو کبائر پر مرے نہ ان پر انہیں کوئی ندامت ہوئی اور نہ انہوں نے توبہ کی کہ جہنم میں داخل ہوں گے تو ان کی آنکھیں آنسو نہیں بہائیں گی اور نہ ہی ان کے چہرے سیاہ ہوں گے اور نہ ہی وہ شیاطین کے ساتھ جکڑے جائیں گے اور نہ ہی انہیں بیڑیاں ڈالی جائیں گی اور نہ گرم پانی پلایا جائے گا اور نہ تارکول جیسا لباس پہنایا جائے گا اہل توحید کے اجسام پر دوزخ میں ہمیشہ رہنے کو حرام فرمایا ہے اور سجود کی برکت سے ان کی صورتیں دوزخ پر حرام فرمائی ہیں ان کے بعض دوزخ قدموں تک پکڑے گی بعض کو رانوں تک بعض کو کمر تک بعض کو گردن تک گناہوں کی مقدار پر اور کرتوتوں کے انداز پر بعض دوزخ میں صرف ایک ماہ رہیں گے پھر انہیں نکال لیا جائے گا بعض اس میں ایک سال رہیں گے پھر ان کو

نکال لیا جائے گا سب سے لمبی مدت والے وہ ہیں جو دنیا کی مقدار (یعنی جب سے وہ بنی اور فنا ہوئی) دوزخ میں رہیں گے جب ان کے نکالنے کا اللہ تعالیٰ ارادہ فرمائے گا تو یہود ونصاریٰ اور دوسرے اہل ادیان اور بت پرست انہیں کہیں گے جو دوزخ میں ان کے ساتھ اہل ایمان ہوں گے۔ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور ملائکہ پر اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر اس کی رسل کرام پر لیکن دوزخ میں تو ہم اور تم برابر ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ان کے لئے ناراض ہوگا ایسا کہ پہلے کبھی وہ ناراض نہ ہوا۔ تو اہل توحید کو جنت و پل صراط کے درمیان نہر کی طرف نکالے گا وہ اس میں داخل ہوں گے تو اس میں ایسے اُگیں گے جیسے انگوری اُگتی ہے سیلاب کے کوڑا کرکٹ میں پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا یہ وہ ''جہنمی'' ہیں جو اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں وہ جنت میں جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہے گا رہیں گے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ ان وسے یہ نام مٹا دیا جائے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیج کر ان کا یہ نام مٹا دے گا پھر اللہ تعالیٰ دوزخ کے فرشتے بھیجے گا ان کے پاس آگ کی میخیں ہوں گی وہ ان پر گاڑیں گے جو دوزخ میں باقی بچ گئے تھے انہیں اللہ تعالیٰ عرش پر نظر انداز فرما دے گا اور اہل جنت، جنت کی نعمت ولذت کی مشغولی سے اس کو بھلا دیں گے یہی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ۝'' کا۔ (ابن ابی حاتم)

❷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت قیامت میں ان لوگوں کے لئے ہے جو اہل کبائر ہیں اور وہ ان ہی پر مرے وہ جہنم کے پہلے دروازے پر ہوں گے نہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے نہ ان کی آنکھیں آنسو بہائیں گی اور نہ ان کو بیڑیاں ڈالی جائیں گی نہ وہ شیاطین کے ساتھ جکڑے جائیں گے نہ ہنٹروں سے مارے جائیں گے نہ انہیں دوزخ کے درکات میں پھینکا جائیں گا بعض دوزخ میں ایک لمحہ ٹھہریں گے پھر انہیں نکال لیا جائے گا بعض ان میں ایک دن ٹھہرے گے پھر انہیں نکال لیا جائے گا بعض ان میں ایک ماہ رہیں گے پھر نکال لیے جائیں گے بعض ان میں ایک سال ٹھہریں گے پھر نکال لیا جائے گا

سب سے لمبی مدت جہنم میں ٹھہرنے کی ان کی ہے جو دنیا کی مقدار پر دوزخ میں ٹھہریں گے کہ جب سے دنیا بنی اور وہ فنا ہوگی اور وہ سات ہزار سال ہے۔

(حکیم ترمذی فی نوادر الاصوال)

باب (۱۴۱)

جہنم اور جنت سے آخری کون شخص نکلے اور داخل ہوگا

◆ ۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسے جانتا ہوں جو دوزخ میں سب سے بعد میں نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ دوزخ میں سے گھٹنے کے بل نکلے گا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت میں داخل ہو جا اس کے خیال میں آئے گا کہ وہ (جنت) تو پُر ہے (بھری ہوئی ہے) لوٹ کر کہے گا یارب! وہ تو پُر ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس میں داخل ہو جا اس میں دنیا اور اس سے دس گنا زیادہ تیرے لئے جگہ ہے وہ کہے گا یا اللہ! تو بادشاہ ہو کر مجھ سے ہنسی کرتا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی داڑھ کھل گئی کہا جاتا ہے کہ یہ جنت میں ادنیٰ درجے کا جنتی ہے۔

(بخاری۔ مسلم۔ ابن ماجہ۔ احمد)

◆ ۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں آخری شخص جو داخل ہوگا وہ دوزخ سے نکل کر کبھی چلے گا تو کبھی منہ کے بل گر پڑے گا اس کو دوزخ جھلس دے گی۔ جب وہ دوزخ سے تجاوز کر جائے گا اس کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے نجات دی اور مجھے وہ انعام عطا فرمایا کہ نہ اولین کو نصیب ہوگا اور آخرین کو۔ پھر اس کے سامنے ایک درخت لا یا جائے گا وہ کہے گا یارب! مجھے اس کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے تلے بیٹھوں اور پانی پیوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! میں تجھے دے دوں گا لیکن تو اس کے سوا اور کچھ مجھ سے نہ مانگے گا عرض کرے گا کچھ نہ مانگوں گا اور اس کا

معاہدہ کرے گا کہ کسی شئے کا سوال نہ کروں گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کر جائے گا کیونکہ پھر وہ دیکھے گا جس پر اسے صبر نہ آئے گا بہر حال وہ درخت کے قریب کر دیا جائے گا وہ اس کے سائے تلے بیٹھ کر پانی پئے گا پھر اس کے سامنے ایک اور درخت کھڑا کیا جائے گا وہ پہلے سے زیادہ اچھا اور حسین ہوگا تو عرض کرے گا یا رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے میں اس کے نیچے بیٹھ کر پانی پیوں گا اس کے بعد کوئی اور سوال نہ کروں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے مجھ سے معاہدہ نہیں کیا تھا کہ میں کوئی سوال نہ کروں گا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا پھر اس کے سامنے ایک اور درخت کھڑا کیا جائے گا جو ان پہلے دو نوں درختوں سے زیادہ حسین اور بہتر ہوگا بندہ کہے گا یا رب! مجھے اس کے قریب کر دے اس کے بعد میں تجھ سے کوئی سوال نہ کروں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے مجھ سے معاہدہ نہیں کیا تھا کہ میں اس کے سوا کچھ نہ مانگوں گا اللہ تعالیٰ اسے اس کے قریب کر دے گا جب وہ اس کے قریب ہوگا تو اہل جنت کی آوازیں سن کر کہے گا یا رب! مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو اس پر راضی ہے کہ میں تجھے دنیا اور اس سے دس گنا زیادہ دے دوں وہ عرض کرے گا اے رب! تو رب العالمین ہو کر میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تیرے ساتھ استہزاء نہیں کر رہا بلکہ اس پر قادر بھی ہوں جو چاہوں۔ (مسلم۔احمد)

۳ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کر کے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو آخر میں ایک مرد آئے گا اسے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا کیسے داخل ہوں لوگ اپنی منازل میں ہیں اور تمام جگہیں پر کر لی ہیں؟ اسے کہا جائیگا کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرے لئے دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جیسی شاہی دی جائے؟ وہ کہے گا ہاں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے وہ بھی ہے اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور وہ پانچ بار عرض کرے گا میں راضی ہوں پھر اللہ

تعالیٰ فرمائے گا وہ بھی اور دس اس جیسی اور شاہیاں اس میں وہ بھی جو تیرا جی چاہے گا اور تیری آنکھیں لذت پائیں گی عرض کرے گا یارب! راضی ہوں اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یارب! تو (مرتبہ میں) سب سے اعلیٰ جنتی کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہوں گے جن کی کرامت و بزرگی کا میں نے ارادہ کر رکھا ہے اور ان کے ان مراتب پر مہر لگا رکھی ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں کھٹکا۔ (مسلم)

◆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کرے گا وہ دوزخ میں جل کر سیاہ کوئلہ ہو جائیں گے اور وہ دوزخ کے اعلیٰ طبقہ میں ہوں گے تو وہ وہاں سے تجاوز کر کہ اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے اور عرض کریں گے ہمیں یہاں سے نکال کر اس دیوار کے نیچے تک پہنچا دے جب اللہ تعالیٰ انہیں دیوار کے نیچے تک پہنچائے گا وہ دیکھے گے یہاں تو انہیں کوئی شئے بچانے والی نہیں پھر عرض کریں گے یا اللہ! ہمیں اس دیوار کے باہر کر دے اس کے بعد ہم تجھ سے کسی شئے کا سوال نہ کریں گے جب دیوار کے باہر نکل آئیں گے تو ان کے سامنے ایک درخت کھڑا کیا جائے گا جو ان سے دوزخ کی سختی دور کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے عہد کیا تھا کہ میں تجھ کو بھی جنت میں داخل کروں گا اور اسے وہ دوں گا جو چاہے گا۔ اسی لئے جو تم چاہو تمہارے لئے جو چاہو وہ بھی اور اس کی مثل اور بھی۔ (ہناد فی الزہد۔ ابن ابی شیبہ)

◆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کے فیصلوں سے فارغ ہو جائے گا باقی صرف دو آدمی رہ جائیں گے ان کے لئے حکم ہوگا کہ انہیں دوزخ میں لے جاؤ ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی طرف ملتفت (متوجہ) ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے واپس لے آؤ اسے فرشتے واپس لائیں گے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیوں مڑ مڑ کر دیکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا مجھے امید تھی کہ تو مجھے جنت میں بھیجے گا اس کے لئے حکم ہوگا اسے جنت میں لے جاؤ وہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عطا فرمایا ہے کہ میں تمام اہل

جنت کو کھلاؤں تو میرا وہ انعام کچھ کم نہ ہوگا۔ (احمد)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ دوزخ میں ہزار سال تک پکارے گا یا حنان یا منان تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو فرمائے گے جا میرے بندے کو لے آ۔ جبریل علیہ السلام جائیں تو تمام کو اوندھا پڑا روتا پائیں گے جبریل علیہ السلام لوٹ کر اللہ تعالیٰ کو اسکی خبر دیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے اس بندے کو لے آؤ وہ فلاں جگہ میں ہے جبریل علیہ السلام اسے لاکر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے پوچھے گا اے میرے بندے! تونے اپنے رہنے اور سونے کی جگہ کیسی پائی عرض کرے گا یا رب! وہ بہت بری جگہ ہے اور برا سونے کا مقام ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے دوزخ میں لے جاؤ وہ عرض کرے گا یارب مجھے امید تھی کہ تو مجھے دوزخ سے نکال کر پھر دوزخ میں نہ بھیجے گا یہ سن کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کو چھوڑ دو یعنی اسے جنت میں لے جاؤ۔ (احمد۔ ابو یعلی۔ بیہقی)

◆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے اس میں ایک شخص ہزار سال پکارے گا یا حنان یا منان اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام سے فرمائے گا میرے بندے کو دوزخ سے نکال جبریل علیہ السلام اس کے پاس آئیں گے تو اس کے جیل خانے کو مکمل طور پر بند پائیں گے لوٹ کر عرض کریں گے یا رب! ان (کفار) کے جیل خانے بند پڑے ہیں کہیں لے جانے کا راستہ نہیں اللہ تعالیٰ فرمائی گا اسے جاکر توڑ دے وہ اسے توڑ کر اسے نکالیں گے وہ نکلے گا تو بالکل خراب حال میں ہوگا اسے جنت کے ساحل پر گرادیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے بال گوشت اور خون دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ (ابونعیم)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرد دوزخ میں داخل ہوں گے تو وہ سخت دھاڑیں ماریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں نکالو! انہیں نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کیوں دھاڑیں مار رہے ہو؟ عرض کریں گے اس لئے کے تو ہم پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرا تم پر یہی ہے جہاں سے نکلے وہاں خود کو لٹادو دونوں واپس جائیں گے ایک ان کا خود بخود دوزخ

میں چلا جائے گا تو اس پر نار ٹھنڈک، سلامتی والی ہو جائے گی اور دوسرا کھڑا رہے گا
وہ دوزخ میں نہیں جائیگا اسے اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو نے خود کو دوزخ میں کیوں نہ ڈالا
جیسے تیرے ساتھی نے کیا؟ وہ عرض کرے گا یارب! مجھے امید تھی جب تو نے مجھے
دوزخ سے نکالا پھر دوبارہ اس میں نہ لوٹائے گا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری مجھ پر
امید ہوئی اسی لئے وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں جائیں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
دوزخ سے آخر میں دو مرد نکالے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک سے فرما
ئے گا اے ابن آدم! آج کے دن کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟ کیا تیرے پاس کوئی
خیر وبھلائی ہے یا تجھے مجھ پر کوئی امید تھی؟ وہ کہے گے نہیں یارب! اسے دوزخ کی
طرف لے جانے کا حکم ہوگا وہ دوزخیوں میں سب سے زیادہ حسرت والا ہوگا پھر
دوسرے کو فرمائے گا اے ابن آدم! آج کے دن کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟ کیا
تیرے پاس کوئی خیر وبھلائی ہے یا تجھے مجھ پر کوئی امید تھی؟ وہ عرض کرے گا ہاں یا
رب! مجھے امید تھی کہ تو نے مجھے جب دوزخ سے نکالا تو پھر دوبارہ اس میں نہیں لوٹا
ئے گا، فرمایا اس کے سامنے ایک درخت کھڑا کیا جائے گا، وہ عرض کرے گا یارب!
مجھے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے میں اس کے سایہ تلے بیٹھوں اس کے میوے کھا
ؤں اور اس سے پانی پیؤں اللہ تعالیٰ اس سے وعدہ لے گا کہ پھر اس کے بعد تو مجھ
سے کوئی سوال نہ کرے گا (وہ عہد کرے گا) پھر اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے
قریب کردے گا۔ پھر اور درخت اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا جو پہلے سے حسین
ہوگا اور اس کا پانی اس سے بہتر ہوگا کہے گا یارب! میں اس کے بعد کوئی سوال نہ کرو
ں گا مجھے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے میں اس کے سایہ تلے بیٹھوں گا اور اس کے
پھل کھاؤں گا اور پانی پیوں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم کیا تو نے مجھ سے
معاہدہ نہیں کیا تھا کہ اس کے بعد کوئی سوال نہ کروں گا؟ عرض کرے گا واقعی میں
ایسے ہی کروں گا ایک بار مجھے اس میں ٹھہرا دے پھر کوئی بات نہ کروں گا اسے اللہ
تعالیٰ اس درخت کے نیچے ٹھہرائے گا پھر اس سے بڑھ کر اور اچھا درخت سامنے

لائے گا جو جنت کے دروازے کے قریب ہوگا جوان پہلے درختوں سے اچھا ہوگا اور اس کا پانی بھی بہتر ہوگا، عرض کرے گا یارب! اس میں ٹھہرا دے اس کے بعد کوئی بات نہ کہوں گا اللہ تعالیٰ اسے اس میں لائے گا۔ لیکن اس سے عہد لے گا کہ پھر کوئی بات نہ کرے گا جب اس درخت کے نیچے لایا جائے گا تو اہل جنت کی آوازیں سنے گا تو آپے سے باہر آجائے گا اور عرض کرے گا اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما، اللہ تعالیٰ فرمائے گا سوال کر اور اپنی آرزو ظاہر کر وہ سوال کرے گا اور آرزو ظاہر کرے گا کہ اسے تین دن ایام دنیا کے مطابق جنت میں رہنے دے۔ اسے اللہ تعالیٰ ایسی تلقین فرمائے گا جس کا اسے علم نہ ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا اور تمنا ظاہر کرے گا کہ اسے تین دن ایام دنیا کے مطابق رہنے دیا جائے جب اللہ تعالیٰ فارغ ہوگا تو فرمائے گا کہ تیرے لئے وہی ہے جو تو مانگتا ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرے لئے اس کی مثال اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے مثل دس گنا اور ہے۔ (احمد)

⑩ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسے جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ کہتا رہے گا اے اللہ! مجھے دوزخ سے دور کر اور یہ نہیں کہتا تھا کہ مجھے جنت میں داخل فرما جب اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے اور دوزخی دوزخ میں تو دوزخ میں صرف وہی رہ جائے گا۔ عرض کرے گا یارب! میرے لئے یہاں رہنا کیوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ وہی ہے جس کا تو نے سوال کیا، اب عرض کرے گا یارب! جنت میرے قریب کردے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس سے قبل تو نے مجھ سے نہیں مانگا پھر اسے جنت کے دروازے کے قریب کھڑا کرے گا عرض کرے گا یارب! مجھے اس درخت کے قریب کردے میں اس کا پھل کھاؤں گا اور اس کے سائے تلے بیٹھوں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے سوال کیا تھا کہ مجھے دوزخ سے دور کردے وہ ہوگیا لیکن وہ بندہ جوں جوں اچھی اچھی نعمتیں دیکھتا جائے گا اس کا سوال کرتا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا تیرے لئے وہی ہے جہاں تک تیرے قدم پہنچیں اور جو تیری آنکھیں دیکھیں تو دوڑے گا

یہاں تک کہ وہ ادھر اُدھر چھلانگیں لگائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے یہ ہی ہے اور اس کی مثل وہ راضی ہو کر سمجھے گا جتنا اسے ملا ہے اہل جنت میں اتنا کسی کو نہ ملا ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر)

⑪ حضرت امام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے آخری آدمی جو جنت میں جائے گا وہ ہوگا جو پل صراط پر کبھی پیٹ پر کبھی پیٹھ کے بل کے لوٹتا ہو گا جیسے بچے کو باپ مارے تو پلٹے کھاتا ہے اور باپ سے بھاگتا ہے لیکن بھاگ نہیں سکتا وہ بھی پل صراط پر صحیح طریقے سے نہ چل سکے گا عرض کرے گا اے رب! مجھے جنت تک پہنچا دے اور مجھے دوزخ سے نجات دے اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا اے میرے بندے اگر میں تجھے جنت میں داخل کروں اور دوزخ سے نجات دوں تو کیا تو اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا عرض کرے گا ہاں یارب! مجھے تیری عزت و جلال کی قسم اگر تو مجھے نار سے نجات دے تو میں تیرے سامنے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کروں گا اس کے بعد وہ پل صراط سے گزر کر دل میں خیال کرے گا اگر میں نے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کرلیا تو وہ مجھے دوزخ میں داخل کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے! اپنی خطاؤں اور گناہوں کا اعتراف کرلے تاکہ میں تیری بخشش فرماؤں اور جنت میں داخل کروں عرض کرے گا مجھے تیری عزت وجلال کی قسم میں نے کوئی گناہ نہ کیا نہ مجھ سے کوئی خطا ہوئی اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیغام بھیجے گا میرے پاس تو تیرے گناہوں اور خطاؤں پر گواہ ہے وہ اپنے دائیں بائیں دیکھے گا اسے کوئی نظر نہ آئے گا کہے گا یارب! مجھے اپنا گواہ دیکھا اس پر اس کی جلد (کھال) اس کی خرابیاں ظاہر کرنے لگ جائے گی جب بندہ ایسا حال دیکھے گا تو کہے گا یارب! مجھے تیری عزت کی قسم میرے پوشیدہ اعمال ہیں اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیغام بھیج کر فرمائے گا اے میرے بندے! میرے سامنے گناہوں کا اعتراف کرلے میں تجھے جنت میں داخل کروں بالآخر بندہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہی جنت میں ادنیٰ درجے کا جنتی ہے۔ (طبرانی)

◆ ۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے آخری داخل ہونے والا وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ اس کی شان کے لائق گزر ہوگا اسے فرمائے گا اٹھ اور جنت میں جا وہ اللہ تعالیٰ کو تیوری چڑھا کر دیکھے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا مجھ پر تیری شئے ہے پھر فرمائے گا جنت میں تیرے لئے اس کی مثل ہے جہاں سے سورج طلوع کرتا اور جہاں غروب کرتا ہے۔ (طبرانی)

◆ ۱۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا قبیلہ جھینہ کا ایک مرد ہوگا تب اہل جنت کہیں گے اس سے پوچھو کیا مخلوق میں سے کوئی سے دوزخ میں باقی ہے؟ (دار قطنی)

باب (۱۴۲)

اہل جنت کی صفت ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ (پ۴، آل عمران، آیت ۱۳۳)

''اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔''

◆ ۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کی جنت کی چوڑائی آسمان وزمین ہیں تو دوزخ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا تمہیں خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کو لباس پہنا رکھا ہے بتایئے جب رات ہوتی ہے تو دن کہاں ہوتا ہے؟ اس نے کہا واللہ اعلم آپ نے فرمایا یوں ہی اللہ تعالیٰ جیسے چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ (حاکم)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے صالحین کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی قلب پر اس کا خیال گزرا پھر یہ آیت پڑھی:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (پ۲۱۔السجدۃ، آیت ۱۵)

"تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، احمد)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام کو فرمایا جا کر جنت کو دیکھئے انہوں نے جا کر دیکھا واپس آ کر عرض کیا یارب! تیری عزت کی قسم جو بھی اس کا سنے گا اس میں داخل ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے اردگرد تکلیفات کھڑی کر دیں پھر جبریل علیہ السلام کو فرمایا اب جا کر جنت کو دیکھئے انہوں نے اسے دیکھ کر کہا مجھے تیری عزت کی قسم یارب! اب مجھے خوف ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے گا جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا جا کر اُسے دیکھ، واپس آ کر عرض کی یارب! تیری عزت کی قسم اس میں کوئی داخل نہ ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے اردگرد شہوت اور خواہشات کو رکھا تو فرمایا جا کے دیکھ تو جبریل علیہ السلام نے واپس آ کر عرض کی یارب! مجھے خوف ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ (ابوداؤد۔ترمذی۔نسائی۔احمد۔حاکم)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ کو جمعہ کے دن پیدا فرمایا۔ (ابو الشیخ فی العظمۃ)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو دوزخ سے پہلے پیدا فرمایا اور اپنی رحمت کو غضب سے پہلے پیدا فرمایا۔ (ابو الشیخ فی العظمۃ)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت کو ناگوار باتوں سے گھیرا گیا ہے اور جہنم کو شہوات سے۔ (مسلم۔ترمذی۔دارمی۔احمد)

⑦ حضرت زید بن شراحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس حدیث پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو ساتھ ہی اس میں کرامت نعمتیں اور سرور بھی پیدا فرمائی عرض کی یا رب! تو نے مجھے کیوں پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تا کہ میں تیرے اندر اپنی ایک خاص مخلوق کو ٹھہراؤں گا جنت نے کہا کہ میرے اندر داخل ہونے کوئی بھی بچ کر نہ رہے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے راستے میں ناگوار امور بناؤں گا اس کی وجہ تمام نہیں آئیں گے (بعض آئیں گے) اور جب جہنم کو پیدا فرمایا تو اس میں عذاب اور ذلت بھی پیدا فرمایا دوزخ نے عرض کی یا رب! تو نے مجھے کیوں پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تا کہ تیرے اندر ایک مخصوص مخلوق کو ٹھہراؤں گا۔ عرض کی یا رب میرے حال زار کی وجہ سے میرے تو قریب بھی کوئی نہ آئے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا نہیں میں تیرے راستہ میں شہوت کو بناؤں گا۔

(ابن المبارک)

⑧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کا راستہ اونچی جگہ پر ویرانہ سے گزرنے کے بعد اور دوزخ کا راستہ آسان ہے نرمی کے ساتھ۔ (کنز العمال)

⑨ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن پیدا فرمائی تو اسے ایسے بہتر طریقہ سے بنایا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا تصور آ سکتا ہے پھر اسے فرمایا کہ بول وہ عرض کرے گی۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ (پ ۱۸، المومنون، آیت ۱)

"بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔"

⑩ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن پیدا فرمائی تو اس میں ایسی چیزیں پیدا فرمائیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں نہ کسی دل میں کوئی تصور آیا پھر اسے فرمایا بول تو وہ بولی کامیاب ہوئے مومن اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم تیرے میں بخیل

نہیں ٹھہرے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی تو اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی، اس کا گارہ مشک کا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا بول اس نے کہا مومن کامیاب ہوئے۔ ملائکہ نے کہا تمہیں مبارک ہو اور بادشاہوں کی قیام گاہ (یعنی مومن ہی جنت کے بادشاہ ہوں گے)۔

(بیہقی، طبرانی فی الاوسط)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت الفردوس کو اللہ تعالیٰ سے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اسے ہر مشک اور دائمی شراب پینے والے سے دور رکھا۔ (بیہقی)

- امام مجاہد نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن اپنے دست قدرت سے باغات بوئے جب وہ مکمل ہوگئی تو اس پر تالے لگا دیئے گئے پھر روزانہ سحر کے وقت کھولی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر نظر کرم کر کے فرماتا ہے بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ (ابن جریر، بیہقی)

- حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت اپنے دستِ قدرت سے بنائی اور تورات اپنے دستِ قدرت دے لکھی اور آدم علیہ السلام کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا پھر جنت سے فرمایا کہ بول وہ بولی مومن کامیاب ہوئے۔

(ابن المبارک۔ ابن جریر)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن اپنے دستِ قدرت سے بنائی۔ اس کی ایک اینٹ سفید موتی اور ایک اینٹ سرخ یاقوت اور ایک اینٹ سبز زبرجد کی اس کا گارہ مشک کا اس کا گھاس زعفران، اس کی کنکریاں موتی اس کی مٹی عنبر ہے اسے پھر فرمایا بول وہ بولی مومن کامیاب ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی میں تیرے میں بخیل کو نہیں ٹھہراؤں گا۔ (ابن ابی الدنیا)

- حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ

تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے دست قدرت سے بنائیں۔

۱ حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا۔

۲ تورات کو اپنے دستِ قدرت سے لکھا۔

۳ فردوس میں سے اپنے دستِ قدرت سے باغ بوئے۔ پھر فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اس میں دائمی شراب پینے والے اور دیّوث داخل نہ ہوں گے عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیوث کون ہیں؟ فرمایا جو اپنے اہل کے لئے برائی برقرار رکھے۔

(ابونعیم۔ ابن ابی الدنیا)

۱۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے دستِ قدرت سے بنائیں:

۱ عرش ۱ جنت عدن

۱ قلم ۲ آدم علیہ السلام۔

پھر ہر شئے کو فرمایا ہو جا تو ہو گئی۔ (ابو الشیخ فی العظمۃ)

۱۸ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کی یا رب! تو نے مجھے کیوں پیدا فرمایا؟ فرمایا اس کے لئے جو مرتے ہوئے مجھ سے ڈرتا ہے۔ (الدینوری فی المجالسۃ)

۱۹ حضرت سعد طائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اسے فرمایا آراستہ ہو جا جب وہ آراستہ ہو گئی تو فرمایا بول وہ بولی مبارک ہوا سے جس پر اللہ تو راضی ہوا۔ (ابن المبارک)

۲۰ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی جنت کے لئے تیار ہے؟ جنت تو وہ ہے کہ اس میں کوئی خطرہ نہیں ربِ کعبہ کی قسم وہ تو چمکتا ہوا نور ہے اور بارونق پھول ہے اور مضبوط محل ہے اور نہر جاری ہے اور اس کے پھل پکے ہوئے ہیں اور اس میں عورتیں حسین و جمیل ہیں اور بے شمار حلّے (لباس) ہیں اور ہمیشہ رہنے کا مقام ہے اس میں میوے ہیں اور سرسبز میوے اور بھر تو رہ دار ہیں صحیح سالم اس میں سبزیاں ہیں اور بلند جگہ اور بارونق جگہ پر ہیں اور اس میں نعمتیں ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کے لئے تیار ہیں آپ نے

فرمایا کہو انشاء اللہ ان میں سے ایک جماعت نے کہا: انشاء اللہ۔

(ابن ماجہ۔ ابوداوٗد۔ ابن حبان۔ طبرانی فی الکبیر)

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے جنت کو سفید پیدا فرمایا۔ (بزار)
- حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک لاٹھی کے برابر جگہ بھی دنیا و مافیہا (دنیا اور جو کچھ بھی اس کے اندر ہے) سے بہتر ہے۔ (بخاری۔ ترمذی۔ احمد۔ ابن ابی الدنیا)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے کسی قاب قوس جنت میں بہتر ہے اس سے جو دنیا میں جہاں سے سورج طلوع کرتا ہے اور جہاں ڈوبتا ہے۔ (بخاری۔ احمد)
- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک بالشت کی مقدار دنیا و مافیہا (دنیا اور جو کچھ بھی اس کے اندر ہے) سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ۔ ہناد فی الزہد)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کا ایک قطرہ تمہیں دنیا میں نصیب ہو تو تمہارے لئے تمام دنیا میٹھی ہو جائے اگر دوزخ کا ایک قطرہ تمہیں دینا میں ملے تو تم پر دنیا خراب ہو۔ (بیہقی)
- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنت کو روزانہ فرماتا ہے کہ تو اپنے اہل سے خوش ہو وہ سن کر خوشی سے پھولی نہیں سماتی، فرمایا جو ٹھنڈک سحر کے وقت لوگ محسوس کرتے ہیں یہ جنت کی خوشی کے اظہار کی وجہ سے ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)
- عبدالملک بن ابی بشر سے مرفوعاً روزانہ جنت و دوزخ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی ہیں جنت کرتی ہے یارب! میرے پھل خوب ہیں میری نہریں رواں دواں ہیں مجھے اپنے دوستوں سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے یارب! ان کی میرے ساتھ ملاقات بہت جلد ہو۔ اور دوزخ کہتی ہے میری گرمی سخت اور میری گہرائی بہت دور تک ہے اور

میرے انگارے بڑے ہیں میرے پاس میرے اہل کو جلد بھیج۔ (بیہقی)

۲۸ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ناخن کے برابر جنت کا پانی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو اس آسمان وزمین کے درمیان کی تمام جگہ سرسبز وشاداب ہو جائے اگر جنت کا ایک مرد دنیا کو جھانک کر دیکھے اور اس سے اس کا کنگن ظاہر ہو جائے تو اس کے نور سے سورج ایسے بے نور ہو جائے جیسے سورج کی روشنی سے ستارے بے نور ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی۔احمد۔ابن ابی الدنیا)

۲۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل نار کی دنیا کی تمام نعمتیں قیامت میں لائی جائیں گی اور انہیں دوزخ میں ڈوبو دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے دنیا میں کوئی خیر و بھلائی دیکھی؟ کیا تیرے ہاں کبھی کسی نعمت کا گزر ہوا؟ وہ کہے گا یارب! مجھے قسم ہے میرے پاس کسی نعمت کا گزر نہیں ہوا اور دنیا کے سخت پریشان حال کو لا کر جنت میں غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا دنیا میں تجھے کوئی تکلیف پہنچی؟ کسی سختی کا تیرے سے گزر ہوا؟ وہ کہے گا، نہیں یارب! تیری ذات کی قسم نہ مجھے دنیا میں دکھ پہنچا اور نہ کوئی پریشانی دیکھی۔ (مسلم۔احمد۔ابن المبارک)

۳۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو مزین فرماتا ہے۔ پھر اسے فرماتا ہے عنقریب میرے نیک بندے مشقتیں اور تکلیفیں دور کر کے اور اذیتوں پر صبر کر کے تیرے پاس آجائیں گے۔ (احمد)

۳۱ عوسجہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی اے عیسیٰ! اگر تیری آنکھ وہ دیکھ لے جو میں نے اہل جنت کے لئے نعمتیں تیار کی ہیں تو تیرا دل پگھل جائے اور اس کے شوق سے اس کی طرف تیرا سانس اڑ جائے گا۔ (اصبہانی)

۳۲ کلثوم بن عیاض نے فرمایا جنتی پر کوئی ایسی گھڑی نہیں آئے گی مگر اس کی نعمتوں کی قسم میں اضافہ جسے وہ اس سے پہلے نہیں جانتا ہوگا یونہی اہل نار پر کوئی ایسی گھڑی نہیں آئے گی جس سے اسے کراہت (ناگواری) نہ اس کی ایک قسم کے عذاب میں

اضافہ ہوگا جسے وہ اس سے پہلے نہیں جانتا ہوگا۔ (ابن عساکر۔ بیہقی)

- حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت کو جتنا اس امت (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے سنگھارا ہے اور کسی امت کے لئے نہیں سنگھارا اور نہ ہی سوائے اس امت کے جنت کو اس کا عاشق پاتا ہوں (یعنی جنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر عاشق ہے)

باب (۱۴۳)

جنتیوں کی تعداد اور ان کے نام اور درجات

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۴۶)

''اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔''

اور فرمایا:

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۚ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۶۲)

''اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں۔''

اور فرمایا:

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ (پ ۲۳، ص، آیت ۵۰)

''بھلا بسنے کے باغ ان کے لئے سب دروازے کھلے ہوئے۔''

اور فرمایا:

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ (پ ۱۶، الکہف، آیت ۱۰۷)

''فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے۔''

اور فرمایا:

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۞ (پ ۲۷، الواقعہ، آیت ۸۹)

''تو راحت ہے اور پھول اور چین کے باغ۔''

اور فرمایا:

لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ (پ ۸، الانعام، آیت نمبر ۱۶۷)

''ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے اپنے رب کے ہاں۔''

اور فرمایا:

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى ﴿﴾ (پ ۲۷، النجم، آیت نمبر ۱۵)

''اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔''

اور فرمایا:

لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ۔ (پ ۲۴، حم السجدہ آیت ۶۸)

''اس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔''

❶ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو جنتیں چاندی سے ہیں جن کے برتن اور جو اُن میں ہے وہ سب چاندی ہے اور دو جنتیں ہیں سونے کی اور ان کے برتن اور جو ان میں ہے وہ تمام سونے کا ہے جو کچھ اس میں ہے اور جو لوگ اس میں رہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو پردے کی اوٹ میں دیکھیں گے اور وہ دیدار جنت عدن میں ہوگا۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد دارمی)

❷ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت الفردوس چار ہیں دو سونے کی ان کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب سونے کا ہے اور دو چاندی کی جنتیں ہیں ان کی پوشاکیں اور برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب چاندی کا ہے اس میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے ان کے چہرے پر کبریائی کی چادر ہوگی اور وہ دیدار جنت عدن میں ہوگا۔ (احمد۔ ابونعیم۔ بیہقی)

فائدہ: امام بیہقی نے فرمایا کہ رداء الکبریاء صفت وعظمت سے استعارہ ہے کیونکہ اس کی کبریائی کی وجہ سے اسے اس کی مخلوق اس کے اذن کے بغیر کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ وہ محسوس پر کپڑوں کی جنس سے نہیں ہے۔

❸ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ''وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ'' کی تفسیر میں فرمایا

کہ وہ سابقین کے لئے سونے کی دو جنتیں ہیں اور چاندی کی دو جنتیں ان کے تابعین کے لئے ہیں۔ (حاکم۔بیہقی)

◆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو جنتیں سونے کی سابقین کے لئے ہیں اور دو جنتیں چاندی کی اصحاب یمین کے لئے ہیں۔

(ابن جریر۔بیہقی۔ابن ابی حاتم)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عرشِ الٰہی پانی پر تھا پھر اس نے اپنے لئے جنت بنائی اس کے آگے اور جنت بنائی جسے ایک ہی موتی سے جڑاؤ کیا ''وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَان'' کے متعلق فرمایا کہ یہ وہ ہیں جنہیں مخلوق نہیں جانتی کہ ان میں کیا ہے یہ وہی ہے جس کے متعلق فرمایا:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ (پ۲۱،السجدہ،آیت ۱۷)

''تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے۔''

(حاکم۔ابن جریر۔بیہقی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حارثہ بدر میں شہید ہوئے تو ان کی والدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت ہے اگر وہ بہشت میں ہے تو ثواب کی نیت سے صبر کروں اگر وہ ایسے نہیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ نہ صرف جنت میں ہے بلکہ اس کے لئے کئی جنتے ہیں بیشک وہ جنت الفردوس میں ہے۔ (بخاری۔احمد)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ جنتیں سات ہیں:

① دارالجلال ② دارالسلام ③ دارالخلد
④ جنت عدن ⑤ جنت الماویٰ ⑥ جنت النعیم
⑦ جنت الفردوس

فائدہ: بعض نے کہا صرف چار ہیں جیسے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی سابقہ کی حدیث میں گزرا۔ اس میں چار جنتوں سے زیادہ کا ذکر نہیں وہ تمام ماویٰ وخلد وعدن وسلام سے

موصوف ہیں اور یہ وہ ہے جیسے حلیمی نے اختیار فرمایا اور فرمایا کہ دو مقربین کے لئے ہیں اصحاب یمین کے لئے ہیں ور ہر جنت کے درجات ومنازل وابواب ہیں۔

7. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے یا اپنی زمین میں بیٹھا رہے جس میں وہ پیدا ہوا (وہ بھی جنت میں داخل ہوگا) صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں کو اس کی خوشخبری سنادیں؟ فرمایا جنت میں سو درجے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار فرمایا ہے ان کے دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جیسے زمین وآسمان کی درمیانی مسافت ہے تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس مانگو اور یہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے اور جنت کا اعلیٰ درجہ وہ ہے جہاں سے عرشِ رحمٰن نظر آتا ہے اور اس تمام جنتوں کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (بخاری۔احمد۔بیہقی)

فائدہ: وسط جنت سے مراد یہاں پر پسندیدہ وافضل ہے۔

فائدہ: ابن حبان نے فرمایا جنت کا وسط عرض میں ہے اور کے چاروں طرف جنتیں ہیں اور اعلیٰ اس کا بلندی میں ہے۔

8. حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں دو درجوں کی درمیانی مسافت ایسے ہے جیسے زمین وآسمان کی درمیانی مسافت اور جنت الفردوس اعلیٰ درجہ ہے اس سے جنت کی چاروں نہریں جاری ہوتی ہیں جنت الفردوس کے اوپر عرش ہے جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو تو فردوس مانگو۔ (احمد۔ترمذی۔حاکم۔بیہقی۔ابن ابی الدنیا)

9. حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کے جنت میں سو درجے ہیں۔اس کے ہر درجے کی درمیانی مسافت ایسی ہے جیسے آسمان وزمین کی درمیانی مسافت اور ان سب سے اعلیٰ فردوس ہے اور اس کے اوپر عرش ہے اور فردوس تمام جنتوں سے افضل واعلیٰ ہے اور اسی ہی سے جنت کی تمام نہریں جاری

ہوتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو فردوس کا سوال کرو۔

(ترمذی۔ابن ماجہ۔ابن جریر۔بیہقی)

◆ ۱۰ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فردوس تمام جنتوں سے اونچی اور اعلیٰ و افضل ہے اسی سے جنت کی تمام نہریں جاری ہوتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو تو اس سے فردوس مانگو۔

(طبرانی فی الکبیر۔بزار)

◆ ۱۱ حضرت عرباض بن سارہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو جنت الفردوس کا سوال کرو اس لئے کہ یہ تمام جنتوں سے اعلیٰ ہے۔(طبرانی فی الکبیر۔بزار)

◆ ۱۲ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگو اس لئے کہ یہ تمام جنتوں کی سردار ہے اور اہل فردوس عرش کے اندر کی آوازیں سنتے ہیں۔(طبرانی فی الکبیر۔حاکم)

◆ ۱۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں کہ اگر تمام عالمین اس میں جمع ہوں تو بھی اس میں سما جائیں گے۔

(ترمذی)

◆ ۱۴ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں ہر درجے کی درمیانی مسافت ایسے ہے جیسے آسمان و زمین کی درمیانی مسافت پہلے درجے میں اہل جنت کے دار، گھر، دروازے اور تخت ہیں ان کے تالے چاندی کے ہیں دوسرے درجے میں دار، گھر، دروازے اور تخت ہیں اور ان کے تالے سونے کے ہیں اور تیسرے درجے میں دار، گھر، دروازے اور تخت ہیں ان کے تالے یاقوت، لؤلؤ، اور زبرجد کے ہیں باقی ستانوے درجات ایسے ہیں جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔(ابن وہب)

◆ ۱۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کوئی ایسا کلمہ بولتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اسے جنت میں بلا استثناء داخل کرے گا اور اس کلمہ کی وجہ سے اس کو بہت بڑے بلند مرتبے عطا فرمائے گا اور کو بندہ ایسا کلمہ

بولتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اسے جہنم میں بلا استثناء داخل کرے اور اس کلمے کی نحوست سے ہی دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ (بخاری۔احمد۔مسلم)

16 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس عمل کی رہبری نہ کروں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دے اور درجات بلند فرمائے؟

صحابہ کرام نے عرض کی! ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ناگوار اوقات (سردی وغیرہ) میں کامل وضو کرنا اور مساجد کی جانب قدموں کی کثرت یعنی باکثرت آنا جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور تمہارے لئے یہ ہی رباط ہے (یعنی اپنے آپ کو عبادت کے لئے پابند کر لینا)۔ (ترمذی۔مسلم۔نسائی۔احمد)

17 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صاحبِ قرآن کو کہا جائے گا پڑھتا جا اور جنت کے بلندیوں تک چڑھتا جا اور قرآن کو ایسے ترتیل سے پڑھ جیسے تو دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتا تھا کیونکہ تیری منزل آخری آیت پر ہے جب تو اسے پڑھے گا۔ (ابوداؤد۔ترمذی۔احمد۔بیہقی)

18 حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صاحب قرآن جنت میں داخل ہوگا تو اسے کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ تیرے لئے ہر آیت کے بدلے درجہ ہے یہاں تک کے وہ آخری آیت پڑھے گا جو وہ پڑھتا تھا۔

(ابن ماجہ)

19 حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن کی ہر آیت کا جنت میں ایک درجہ اور تمہارے جنت کے گھروں میں وہی چراغ ہے۔ (ابن المبارک)

20 حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رات کو دس آیات پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے قنطار لکھے گا وہ قنطار دنیا و مافیھا سے بہتر ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا پڑھ تیرے لئے آیت کے بدلے جنت میں ایک درجہ ہے یہاں تک کہ وہ آخر تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ اپنے بندے

سے فرمائے گا قبضہ کر لے بندہ عرض کرے گا اپنے ہاتھ میں (کیا قبضہ کروں) تو اسے خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ایسی جنت الخلد سے ایسی جنت النعیم سے۔ (یعنی قبضہ کر)۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے درجے قرآنی آیات پر ہیں اہل قرآن میں جو بھی جنت میں جائے گا تو اس سے بڑھ کر اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ (بیہقی۔ ابن ابی شیبہ)

فائدہ: خطابی نے فرمایا کہ جو مکمل قرآن پڑھتا ہے وہ جنت کے تمام درجات حاصل کرے گا اور جو قرآن کا کچھ حصہ پڑھتا ہے اسے اتنے ہی درجات ملیں گے جتنا اس نے پڑھا ہوگا۔

◆ ابو المتوکل ناجی سے روی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درجے سے اوپر کے دوسرے درجے تک کی مسافت ایسی ہے جیسے آسمان وزمیں کی درمیانی مسافت ہے بندا اوپر آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو اسے ایسی چمک نظر آئے گی کہ اس کی بینائی اچک لے اس سے وہ گھبرا کر پوچھے گا یہ کیا؟ کہا جائے گا یہ تیرے فلاں بھائی کا نور ہے۔ وہ کہے گا ہم دنیا میں اکٹھے تو عمل کرتے تھے اس وہ مرتبہ کہاں سے مل گیا؟ کہا جائے گا وہ تجھ سے اعمال میں افضل ٹھہرا ہے اس کے بعد اس کے دل میں رضائے الٰہی ڈالی جائے گی جس سے وہ اپنے اس درجے میں راضی ہوگا۔ (ابن المبارک)

◆ عون بن عبداللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ انہیں اتنا عطاء فرمائے گا کہ وہ اس کے بعد کسی ضرورت کے خواہش مند نہ ہوں گے ان کے اوپر اور لوگ بلند درجات پر ہوں گے جب وہ انہیں دیکھیں گے تو انہیں پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے یارب! یہ ہمارے ساتھی تھے انہیں تو نے ہم پر فضلیت دے دی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارے لئے دوری ہو، یہ وہ لوگ ہیں جب تم سیر ہو کر کھاتے تھے یہ بھوکے رہتے تھے اور تم سیر ہو کر پانی پیتے تھے یہ پیاسے رہتے تھے تم جب سوتے تھے یہ رات کو اُٹھ کر عبادت میں مصرف ہوتے

جب تم ان سے نظریں بچا کر نکل جاتے یہ تمہیں دیکھتے رہتے۔ (ابن المبارک۔ ابونعیم)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبہ ہوتا ہے لیکن وہ اعمال سے بلند مراتب تک نہیں پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے ناگوار کاموں میں مبتلا کر دیتا ہے کے وہ اس مرتبے کو پالیتا ہے۔ (ابویعلی۔ بیہقی)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درجہ ہے اسے نہیں پاتے مگر وہ جو دنیا میں مغموم رہتے ہیں۔ (دیلمی)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درجہ ہے جسے تین شخصوں کے سوا کوئی نہ پاسکے گا:

(۱) امام عادل (افسر نیک خو)

(۲) صلہ رحمی کرنے والا

(۳) عیالدار (صبر کرنے والا) وہ اپنے اہل پر خرچ کر کے انہیں احسان جتلائے۔

(دیلمی فی الفردوس)

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کی اولاد کے مراتب بلند کرے گا اگرچہ وہ اعمال صالحہ میں اس سے کم ہوں گے صرف اس لئے کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝

(پ ۲۷، الطور، آیت ۲۱)

"اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی سب آدمی اپنے کیے میں گرفتار ہیں۔"

☆☆ صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین مراد آباد علیہ الرحمۃ اس آیت

تحت فرماتے ہیں کہ جنت میں اگر چہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لئے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطاء فرمائے گا انہیں ان کے اعمال کا پورا ثواب اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم سے بلند کئے (خزائن العرفان۔اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کے مومن کی اولاد اس کے درجہ میں ہوگی اگر چہ اعمال میں وہ اس سے کم ہوگی یہ صرف اس لئے تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں پھر آپ نے مذکورہ بالا آیت پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہم نے آباء کے اعمال کے کوئی کمی نہیں کی اس پر جو میں نے ان کی اولاد کو عطاء کیا ہے۔(ابو نعیم)

☆☆ اس لئے ہم اولاد اولیاء کا احترام کرتے ہیں کہ اگر وہ ایمان سے فوت ہو گئے تو اپنے آباء کے ساتھ ہوں گے۔لیکن انہیں بھی چاہیے کے ان امور پر اکڑے نہ رہیں کچھ کر کے دکھلائیں۔(اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ ابن مردویہ اور ضیاء نے اس لفظ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب مومن جنت میں داخل ہوگا۔تو وہ اپنے والدین اور ذریات اور اولاد کے بارے پوچھے گا؟ جواب ملے گا وہ تیرے مرتبے پر نہیں پہنچ سکے اور نہ ہی انہوں نے تیرے جیسا عمل کیا عرض کرے گا یارب! مین نے نیک اعمال اپنے لئے اور ان کے لئے کئے تھے حکم ہوگا انہیں ان کے ساتھ ملا دو۔(طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مومنین کی اولاد کا سوال ہوا کہ وہ جنت میں کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ اپنے والدین میں بہتر عمل والے کے ساتھ ہوں گے اگر باپ اچھا ہے تو باپ کے ساتھ اگر ماں اچھی ہے تو ماں کے ساتھ۔(ابو نعیم)

◆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں آؤ اور امام کے قریب رہو۔آدمی نماز جمعہ میں ڈھیل کرتا ہے تو دھکیلا جائے گا اور وہ آخری منزل میں ہوگا اگر چہ جنت میں داخل بھی ہو تو بھی۔(حاکم)

◆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان دنیا میں خود کو اونچا بنانا چاہتا ہے وہ اونچا ہو بھی جاتا ہے لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کے

درجات گھٹائے گا اس درجے سے جو اس سے بڑا ہوگا پھر آپ نے پڑھا:

وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا۝ (پ ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۲۱)

''اور بے شک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ ہے۔'' (ابونعیم)

◆ ۳۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دنیا میں جو بندہ دنیوی اُمور میں آگے بڑھتا ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے درجات گھٹائے گا وہ اس کے لئے کریم ہے۔

(سعید بن منصور۔ ابن ابی الدنیا۔ ابونعیم)

◆ ۳۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرد اور اس کا غلام جنت میں داخل ہوں گے۔ غلام کے آقا سے درجات بلند ہوں گے، آقا عرض کریگا یارب! یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا (اب اس کے درجات بلند کیوں؟) اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تیرے سے ذکر الٰہی زیادہ کرتا تھا۔ (احمد فی الزہد)

◆ ۳۵ حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو دنیا میں ایسی غذا کھاتا ہے جو اسے اچھی لگتی ہے یعنی پانی (شربت وغیرہ) پیتا ہے جو اسے خوب لگتا ہے تو آخرت میں اس کے لئے اس کی لذت وغیرہ گھٹائی جائے گی۔ (ابونعیم)

◆ ۳۶ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ تین اشخاص ایسے ہیں جو آخرت میں بلند درجات پر بالکل نہیں پہنچ سکیں گے۔

① جس نے کہانت (جادو ٹونے وغیرہ کئے)

② جس نے قسمت آزمائی کی کسی بھی طریقے سے بھی

③ سفر سے خیر و عافیت کی فال وغیرہ نکالی۔ (طبرانی)

◆ ۳۷ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس کی حکومت تک رسائی ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے کام نکلوا دیتا ہے یا اسے ناخوشگوار امر سے بچا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے درجات بلند فرمائے گا۔

(طبرانی فی الاوسط)

◆ ۳۸ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس

نے دشمن اسلام کی طرف تیر پھنکا اللہ تعالیٰ اس کے درجہ بلند فرمائے گا وہ درجہ کوئی بان کے صحن جیسا نہ ہوگا بلکہ وہاں دو درجوں کے درمیان کی مسافت سو سال کے برابر ہوگی۔ (نسائی۔احمد۔ابن حبان)

- حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ خوشی ہے کہ قیامت میں اس کی بلڈنگ اونچی ہو۔اور اس کے درجات بلند ہوں تو اس چاہیے کے اسے معاف کردے جو اس پر ظلم کرے اور جو اسے محروم کرے اس سے در گزر کرے اور جو اس سے قطع رحمی کرے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

(ابوداؤد۔احمد۔بیہقی)

- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسے عمل کی رہبری نہ کروں جس سے تمہارے درجات بلند ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کی ہاں، آپ نے فرمایا جو تم سے زیادتی کرے اس پر حوصلہ کرو جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔اور جو تمیں محروم کرے اور اس کے ساتھ قطع رحمی کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (واللہ اعلم) (بزار۔طبرانی)

باب (۱۴۴)

جنت ابواب اوران کے اسماء

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا۔ (پ۲۴،الزمر،آیت ۷۳)

1. حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک کا نام ریان ہے اس سے روزہ دار داخل ہوں گے۔ (بخاری۔مسلم)
2. ایک اور روایت میں ہے جنت کا ایک دروازہ ہے اسے ریان کہا جاتا ہے اس سے

قیامت میں روزہ دار داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ داخلے سے پہلے اعلان ہوگا روزہ دار کہاں ہیں؟ جب وہ اس میں داخل ہو جائیں گے ان کے آخری داخل ہونے کے بعد وہ دروازہ بند ہو جائے گا ان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔

(بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ ترمذی)

③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا اس جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا کہ اے بندہ خدا یہ ہے خیر و بھلائی، نمازی کو باب الصلوۃ سے بلایا جائے گا روزہ دار کو باب الریان سے اور صدقہ والے کو باب الصدقۃ سے اور مجاہد کو باب الجھاد سے بلایا جائے گا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک اپنی ضرورت پر جس دروازے سے بلایا جائے گا کوئی ایسا بھی ہو جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں مجھے امید ہے تم ان میں سے ہو۔

(بخاری۔ مسلم۔ نسائی)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام دروازوں سے بلایا جانا تنزیہ و تکریم ہے پھر جنت میں نیک اعمال کی وجہ سے داخل ہوگا۔

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر انسان اپنے بڑے (عمل) کی وجہ سے پکارہ جائے گا اگر اس کے اعمال جس سے نماز افضل ہوگی تو اسے نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا اگر اس کا روزہ افضل ہے تو روزے کے دروازے سے اگر جہاد افضل ہے تو جہاد والے دروازے سے بلا یا جائے گا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک اپنی ضرورت پر جس دروازے سے بلایا جائے گا کوئی ایسا بھی ہو جسے ان تمام اعمال کی وجہ سے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ تم ہو۔ (بزار)

⑤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عمل والے کے لئے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہوگا جو اسے کے اعمال کی وجہ سے بلایا جائے گا۔ (احمد)

- ۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے اٹھ دروازے ہیں۔ سات دروازے بند ہیں ایک توبہ کے لئے کھلا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع کرے۔
- ۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے اسے باب الضحیٰ کہا جاتا ہے۔ قیامت میں اعلان ہوگا کہاں ہیں وہ چاشت کی نماز پر مداومت کرنے والے یہ دروازہ تمہارے لیے ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے داخل ہو جاؤ۔ (طبرانی فی الاوسط)
- ۸ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے اسے باب الفرح کہا جاتا ہے اس میں وہ داخل ہوگا جو بچوں کو خوش کرتا ہے۔ (دیلمی فی الفردوس)
- ۹ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے میں کوئی کامل وضو کر کے کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ ان میں سے جس سے چاہے جنت میں داخل ہو۔ (مسلم)

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے بعد ہے کہ وہ اسے تین بار کہے۔ (ابنِ ابی شیبہ)

- ۱۰ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عبدِ خاص اور اللہ تعالیٰ کی کنیز کے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم میں القا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے روح ہیں اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔ اللہ تعالیٰ آٹھوں دروازوں سے جس سے چاہے اسے داخل کرے۔ (بخاری۔ مسلم)
- ۱۱ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اسے حکم ہوگا کہ تو آٹھوں دروازوں میں جس میں سے چاہے داخل ہو۔ (احمد)

۱۲ حضرت ابو ہریرہ و ابو سعید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور رمضان کے روزے رکھتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور سات بڑے گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے قیامت میں جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے۔ (نسائی۔ ابنِ ماجہ۔ احمد)

۱۳ حضرت عتبہ بن عبداللہ السملی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول تین ہیں۔

۱ وہ جو اللہ کی راہ میں اپنے نفس و مال سے جہاد کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دشمن سے ٹکرا کر شہید ہو جاتا ہے تو یہ خالص شہید ہے اسے عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کے خیمے میں لایا جائے گا اس کے درجے سے انبیاء کرام صرف نبوت کی وجہ سے افضل ہوں گے۔

۲ جس نے گناہوں اور خطاؤں کا ارتکاب کیا لیکن بعد کو اپنے نفس و مال سے جہاد کرتا ہے اور دشمن سے ٹکرا کر شہید ہو جاتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کو دھونے والا ہے اور تلوار اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹانے والی ہے وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے، داخل ہو کیونکہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور دوزخ کے سات دروازے ہیں اور جنت کے دروازے ایک دوسرے سے افضل ہیں۔

۳ منافق جو اللہ کی راہ میں اپنے نفس و مال سے جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ دشمن سے ٹکرا کر مر جاتا ہے تو وہ دوزخ میں جائے گا اس لیے کہ تلوار منافقت کو نہیں مٹاتی۔

(ابنِ حبان۔ طبرانی۔ بیہقی)

فائدہ: حدیث مذکور میں لفظ ممتحن آیا ہے وہ انسان جس کا سینہ کھل جائے (جس کا معنی اویسی غفرلہٗ نے خالص لکھا ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ط (پارہ ۲۶، الحجرات، آیت ۳)

''وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے۔''

مسندِ احمد کی روایت میں ممتحن کی بجائے مفتخر ہے غالباً یہ تصحیف (غلطی ہے) صحیح ممتحن ہے اور حدیث میں لفظ وَالْمُصَمِّصَةُ ہے۔ بضم المیم الاولیٰ و فتح الثانیة و کسر الثالثة اور دو صاد مهمله بمعنیٰ مٹانے والا۔ کفارہ ہونے والا

(اویسی نے ترجمہ میں پہلا معنیٰ لکھا ہے۔) (الترغیب والترہیب للمنذری)

۱۴ حضرت عتبہ بن عبداللہ السلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس کے تین بچے فوت ہوں جو ابھی سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اس کے مرنے کے بعد آٹھوں دروازوں میں ملیں گے پھر وہ ان میں جس سے جنت میں داخل ہونا چاہے داخل ہوگا۔ (ابن ماجہ، احمد۔ طبرانی فی الکبیر)

۱۵ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پیاسے کو پانی پلایا یہاں تک وہ سیراب ہوگیا اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے اور جس نے بھوکے کو سیر کرکے کھلایا اور پانی پلایا اس کیلیے جنت کے تمام دروازے کھولے جائیں گیا اور اسے کہا جائے گا ان میں سے جس سے تو چاہے داخل ہو جا۔ (طبرانی فی الکبیر)

۱۶ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مومن کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر گیا تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو ایسا اس کے لیے ہوگا جس نے اس جیسے اعمال صالحہ کئے ہوں گے۔

(طبرانی فی الکبیر)

۱۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے رب سے ڈرے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا تو جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۱۸ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو خاتون پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے وہ جنت کے تمام دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو۔ (احمد۔ طبرانی فی الاوسط)

۱۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تین امور کو ایمان کے ساتھ ادا کرے جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور حور عین میں جس سے چاہے شادی کرے۔

① جس نے پوشیدہ طور قرض ادا کر دیا۔

② جس نے قاتل کو معاف کر دیا۔

③ جس نے ہر نماز کے بعد سورۂ اخلاص پڑھی۔ (ابویعلیٰ۔طبرانی فی الاوسط)

فائدہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی اگر ان تینوں میں ایک عمل میں لائے؟ فرمایا: اگرچہ ایک عمل لائے۔

⑳ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے اور ناحق کسی کے خون سے ہاتھ نہ رنگے وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: اس حدیث میں ہے "لم یتند" بمعنیٰ خون ناحق کو نہیں پہنچا جس کو فقیر اویسی غفرلہ نے ہاتھ نہ رنگنا، ترجمہ کیا ہے۔

㉑ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری امت کے لیے چالیس احادیث حفظ کیں جن سے امت کو اللہ تعالیٰ نے نفع پہنچایا تو اسے کہا جائے گا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ (ابونعیم)

㉒ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی دو بیٹیاں یا بہنیں یا پھوپھیاں یا خالہ ہوں جن کا وہ کفیل ہے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے۔ (طبرانی فی الاوسط)

باب (۱۴۵)

جنت کی چابیاں

① حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں ملکِ یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا تجھ سے یمنی جنت کی چابیوں کا سوال کریں گے تو کہنا گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بیہقی)

② کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی چابیاں ہیں گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی معبود نہیں۔ (محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اویسی غفرلہٗ)

◆ ۳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی چابیاں نماز ہے۔ (ترمذی۔ احمد۔ طبرانی۔ داری۔ طبرانی فی الصغیر)

◆ ۴ حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ جنت کی چابی لا الٰہ الا اللّٰہ (محمد رسول اللہ) نہیں ہے؟ فرمایا ہاں! لیکن کوئی ایسی چابی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں دندانے ہوں تو تالا کھلے گا ورنہ تالا نہیں کھلے گا۔ (بخاری۔ ابونعیم)

◆ ۵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ باپ جنت کا اوسط (درمیانہ) دروازہ ہے (یعنی اسے راضی رکھنا کہ جنت کے وسط میں مقام ملے گا)۔

◆ ۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ میں ایک کے بدلے دس اور قرض کی ادائیگی ایک کے عوض اٹھارہ! میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا اس کی کیا وجہ ہے کہ قرض صدقے سے افضل ہے؟ کہا کہ سائل از خود سوال کرتا ہے اور قرض مانگنے والا اپنی حاجت پوری کرنے لیے قرض مانگتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

باب (۱۴۶)

جنت کے دروازوں کی وسعت

◆ ۱ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے ایک پٹ سے دوسرے پٹ کی درمیانی مسافت چالیس سال ہے اس پر ایک دن ایسا آئے گا وہ ہجوم سے پر ہوگا۔ (مسلم۔ احمد۔ طبرانی فی الکبیر۔ بیہقی)

◆ ۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے اس دروازے کا عرض جس سے میری امت داخل ہوگی، تیز رفتار گھوڑے پر سوار تین دن کی مسافت طے کرنے کی مقدار کے برابر ہے پھر وہ ایک دوسرے کو ہجوم کی وجہ

سے بھینچیں گے یہاں تک کہ قریب ہے کہ ان کے کاندھے اتر جائیں۔

(ترمذی۔بیہقی)

❸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازوں کے ایک پٹ سے دوسرے سال کی مسافت ہے۔ (احمد۔بیہقی)

❹ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جنت کے دروازوں کے ایک پٹ سے دوسرے تک سات سال کی مسافت ہے۔ (ابن حبان۔بیہقی)

❺ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازوں میں ایک پٹ سے دوسرے پٹ تک چالیس سال کا فاصلہ ہے اس پر ایک دن ایسا ہوگا کہ اس پر ہجوم ہوگا۔ (احمد)

❻ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازوں میں ایک پٹ سے دوسرے تک چالیس سال کی مسافت ہے اس پر ایک دن ایسا ہجوم ہوگا جیسے پانی پر ایک دوسرے پر گرتے ہیں۔ (طبرانی)

❼ حضرت سہل بن دعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ (راوی کو شک ہے) جنت میں داخل ہوں گے تو ہجوم سے ایک دوعرے پر گرتے ہوں گے ان کا پہلا جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک آخری داخل نہ ہوگا۔ ایک دوسرے کو پکڑتے ہوئے ہجوم سے گرتے نظر آئیں گے ان کے چہرے چودھویں شب کے چاند کی طرح ہوں گے۔

(بخاری۔مسلم۔طبرانی فی الکبیر)

❽ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے کے ایک پٹ سے دوسرے تک چالیس سال کی مسافت ہے۔ (ابن المبارک)

باب (۱۴۷)

جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں

۱. حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلتا تو نماز چاشت پڑھتے، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اس گھڑی میں آسمان اور جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں وہ متحرک رہتے ہیں یہاں تک کہ ظہر کی نماز ادا کی جائے میں چاہتا ہوں اس گھڑی میں میرے نیک اعمال آسمان پر جائیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ حاکم۔ طبرانی فی الکبیر)

۲. حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے سات دروازے ہیں سب کے سب کھولے جاتے ہیں اور بند کیے جاتے ہیں سوائے توبہ کے دروازے کے کہ وہ بند نہیں کیا جاتا۔

فائدہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے سات دروازے ان کے لیے فرمایا جو کھولے جاتے ہیں اور بند کیے جاتے ہیں اور باب توبہ وہ آٹھواں دروازہ ہے۔

(ابن المبارک۔ حاکم۔ طبرانی فی الکبیر)

۳. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں۔ (بخاری۔ مسلم۔ احمد)

باب (۱۴۸)

جنت کی دیواریں اور زمین اور مٹی

۱. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جنت اور اس کی بناء (عمارت) کے متعلق بتائیے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اس کے کنکر لؤلؤ اور یاقوت ہیں اس کی لپائی کا

گارہ خالص مشک ہے اور اس کی مٹی زعفران ہے جو اس میں داخل ہوتا ہے خوش رہتا ہے پریشان نہیں ہوتا ہمیشہ رہے گا اس پر موت نہیں آئے گی اور نہ اس کے کپڑے پھٹیں گے اور نہ اس کی جوانی فناء ہوگی۔ (ترمذی، احمد، ابنِ حبان، دارمی، ابنِ المبارک)

◆ ۲ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیسی ہے؟ تو آپ نے فرمایا جو اس میں داخل ہوگا ہمیشہ زندہ رہے گا اس میں موت نہیں آئے گی ہمیشہ رہے گا غمگین نہ ہوگا نہ اس کے کپڑے پھٹیں گے اور نہ اس کی جوانی ڈھلے گی۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہاں عمارت کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اس کے کنکر لؤلؤ اور یاقوت ہیں اس کی لپائی کا گارہ خالص مشک ہے اور اس کی مٹی زعفران ہے۔

(طبرانی فی الکبیر۔ ابنِ ابی الدنیا۔ ابنِ المبارک)

◆ ۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی دیوار میں ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی اور اس کی لوبان لؤلؤ ہیں اور اس کے کنگھے سونے کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران اور اس کا گارہ مشک ہے۔

(ابونعیم۔ بزاز)

◆ ۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی چار دیواری میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی بنائی ہے اس میں نہریں جاری کی ہیں۔ اور اس میں درخت بوئے ہیں جب ملائکہ نے اس کے حسن اور رونق کو دیکھا تو کہا اے جنت تجھے مبارک ہو! تجھ میں بادشاہ اقامت پذیر ہوں گے۔ (بزاز۔ بیہقی)

◆ ۵ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابنِ صیاد نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ نے فرمایا وہ سفید اور چمکدار اور مشک خالص ہے۔ (مسلم)

◆ ۶ حضرت ابوزمیل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنت کی زمین کیسی ہے؟ فرمایا خالص سفید چاندی کہ ہے گویا وہ آئینہ ہے میں نے کیا اس کا نور ہے؟ لیکن اس میں سورج نہ ہوگا میں نے کہا اس کی نہریں کیا ہیں؟ کیا ان میں گڑھے

ہیں؟ فرمایا نہ، لیکن وہ نہریں زمین پر ہی چلتی ہیں نہ ادھر جاتی ہیں نہ ادھر (سیدھی چلتی ہیں) میں نے کہا جنت کے حُلّے (لباس) کیسے ہیں؟ فرمایا اس میں درخت ہیں ان پر ثمر ہیں گویا وہ انار ہیں۔ جب کوئی اللہ تعالیٰ کا ولی ان میں کچھ چاہے گا تو اس میں پوشاک اس کی ٹہنیوں پر گرے گی اس میں ستر حلے ہوں گے جو قسم قسم کے رنگارنگ ہوں گے پھر وہ ایک دوسرے سے مل کر پہلے کی طرح ہو جائیں گے۔

(ابن ابی الدنیا۔ ابوالشیخ فی العظمۃ)

◆ ۷ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں مشک کی ایسی چراگاہ ہیں جیسے دنیا میں تمہارے جانوروں کی چراگاہیں ہوتی ہیں۔

(طبرانی فی الکبیر۔ ابوالشیخ فی العظمۃ)

◆ ۸ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے۔ (ابونعیم)

◆ ۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت کی دیوار کی ایک اینٹ سونے کی ہے ایک اینٹ چاندی کی ہے اس کے درجے لؤلؤ یاقوت کے ہیں اور اس کے سنگریزے موتی ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ (ابنِ المبارک۔ ابن ابی الدنیا)

◆ ۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی زمین سفید ہے اور اس کا میدان کافور کی چٹانیں ہیں اور اس کا احاطہ ریت کے ٹیلوں جیسا مشک کا ہے اس میں نہریں جاری ہیں۔ اس میں اہلِ جنت کا اجتماع ہوتا ہے ادنیٰ اعلیٰ تمام یکجا جمع ہو کر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوا چلاتا ہے جو ان پر خوشبو پھیلاتی ہے جب جنتی گھر میں اپنی زوجہ کے لوٹتا ہے تو اس کے حسن و جمال اور خوشبو میں اضافہ ہوتا ہے اس کی زوجہ کہتی ہے جب تو گھر سے نکلا تھا اس وقت بھی بھلا لگ رہا تھا لیکن اب تو اور زیادہ نکھار ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

باب (۱۴۹)

احد پہاڑ جنت کے ارکان میں سے ہے

❶ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد پہاڑ جنت کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ (طبرانی فی الکبیر۔ابویعلیٰ)

❷ حضرت ابوعیسیٰ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد پہاڑ جنت کے ابواب میں سے ایک باب ہے اور عیر (پہاڑ) دوزخ کے ابواب میں سے ایک باب ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

❸ اس کی مثل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (ابنِ ماجہ)

باب نمبر (۱۵۰)

جنت کے بالاخانے اور اس کے محلات اور گھر اور قیام گاہیں

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ (پ۲۳، الزمر، آیت ۲۰)

"لیکن جو اپنے رب سے ڈرے ان کے لیے بالا خانے ہیں، ان پر بالا خانے بنے ان کے نیچے نہریں بہیں۔"

اور فرمایا:

وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝ (پ۲۲، سبا، آیت ۳۷)

"اور وہ بالا خانوں میں امن و امان سے ہیں۔"

اور فرمایا:

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ (پ۱۰، التوبۃ، آیت ۷۲)

"اور پاکیزہ مکانوں کا بسنے کے باغوں میں۔"

- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ جنت اپنے بالا خانوں میں اوپر سے ایسے نظر آئیں گے جیسے چمک دار ستارہ مشرق کے کنارے پر ہو یا مغرب کے کنارے پر ایک دوسرے سے اعلیٰ درجات کی وجہ سے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ انبیاء کی منازل ہوں گی جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہ پائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور رسل کرام کی تصدیق کی (یعنی یہ منازل اہلِ ایمان کی ہیں۔ (بخاری۔ مسلم۔ بیہقی)
- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ جنت بالا خانوں میں ایسے دکھائی دیں گے جیسے چمکتا ستارہ آسمان میں۔
(بخاری۔ مسلم۔ احمد۔ طبرانی فی الکبیر)
- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں بالا خانے ہیں جن کا ظاہر باطن ایک ہے جس کے ظاہر کو باطن سے دیکھا جا سکے گا باطن کو ظاہر سے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بالا خانے کن لوگوں کو ملیں گے؟ آپ نے فرمایا جو میٹھے بول بولتا ہے۔ اور کھانا کھلاتا ہے اور راتوں کو نماز پڑھتا ہے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ (احمد۔ حاکم)
- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں بالا خانے ہیں جن کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے دیکھا جائے گا۔ تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس کے لیے جو نرم گو ہے اور السلام علیکم کہتا ہے اور کھانا کھلاتا ہے اور راتوں کو نماز پڑھتا ہے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ (ترمذی۔ احمد۔ بیہقی)
- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں بالا خانے ہیں جن کے ظاہر کو باطن سے باطن کو ظاہر سے دیکھا جائے گا اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار فرمائے ہیں جو کھانا کھلاتے اور نرم گفتگو کرتے ہیں اور مسلسل

روزے رکھتے ہیں اور اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

(احمد۔ابن حبان۔طبرانی فی الکبیر)

۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اہلِ جنت کے بالا خانوں کی خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا کہ جنت میں جواہر کی قسموں کے بالا خانے ہیں جن کے ظاہر کو باطن سے اور باطن کو ظاہر سے دیکھا جاتا ہے ان میں نعمتیں اور ثواب اور کرامت ہے ایسی کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا تصور آسکتا ہے۔ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ بالا خانے کن لوگوں کیلئے ہیں؟ فرمایا جو لوگ سلام کو رواج دیتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں اور روزوں پر مداومت کرتے ہیں اور فرمایا رات کو ایسے وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ نیند میں ہوتے ہیں۔ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ان اعمال کی کس کو طاقت ہے؟ فرمایا میری امت کے لوگ اس کے مطابق اتریں گے اور یہ بھی میں تمہیں خبر دوں کہ کون لوگ اس کے مطابق اتریں گے؟ فرمایا وہ جو اپنے مسلمان بھائی ملتا ہے تو اسے کہتا ہے السلام علیکم یا وہ کہتا ہے تو اس کے جواب میں کہتا ہے و علیکم السلام اور وہ جو رمضان کے روزے رکھتا ہے اور وہ جو اپنے اہل وعیال کو اتنا کھلاتا ہے کہ وہ سیر ہو جاتے ہیں ایسا آدمی وہ ہے جسے کھانا کھلانے پر بالا خانے ملیں گے اور وہ جو عشاء و فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے حالانکہ اس وقت لو گ سو رہے ہوتے ہیں۔

فائدہ: یہاں سونے والوں سے یہود و نصاریٰ و مجوسی مراد ہیں۔(ابو نعیم۔بیہقی)

۷ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں بالا خانے ہیں ان میں جو بھی ٹھہریں گے انہیں پیچھے سے کوئی خوف نہ ہوگا اگر کوئی اور بالا خانہ اسکے پیچھے ہوگا تو جو اس میں ہے اس سے اسے کوئی خوف نہ ہوگا عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ فرمایا جو میٹھی میٹھی باتیں کرے اور مسلسل روزے رکھے اور کھانا کھلائے اور السلام علیکم کو رواج دے اور نماز

پڑھے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ! میٹھی گفتگو سے کیا مراد ہے؟ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، جب یہ کلمات آئیں گے تو ان کے لیے مقدمات و مجنبات و معقبات ہوں گے۔ (یعنی پیچھے فرشتے ہوں گے جو اسے ناگوار امور سے بچائیں گے) عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ! مسلسل روزے رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک سال ماہِ رمضان کے روزے رکھے پھر دوسرا سال آجائے تو بھی ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔عرض کی گئی کھانا کھلانے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا اپنے اہل وعیال کو کھانے کی اشیاء مہیا کرے۔عرض کی گئی افشاء السلام یعنی سلام کے رواج دینے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ اور سلام کرنا۔عرض کی گئی انسان نماز پڑھے اور لوگ سو رہے ہوں اس سے کون سی نماز مراد ہے؟ فرمایا نماز عشاء۔(بیہقی۔ابن عدی فی الکامل)

◆ ۸ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے آیت:

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا۔ (پ۱۹۔الفرقان، آیت ۷۵)

”ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا۔“

کی تفسیر میں فرمایا کہ دارِ دنیا میں جو لوگ فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرتے تھے۔(ابو نعیم)

◆ ۹ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اس آیت کی تفسیر منقول ہے فرمایا کہ بالا خانے سرخ یاقوت سے ہوں گے یا سبز زبرجد سے یا سفید موتی ان میں کسی قسم کا نقص اور وہم نہ ہوگا۔(حاکم۔ترمذی فی نوادر الاصول)

◆ ۱۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے آیت ”وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ“ کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا وہ محلات جنت میں موتیوں کے ہوں گے۔ایک محل میں ستر دار ہوں گے سرخ یاقوت کے اور ہر دار میں ستر زمرد سبز کے گھر ہوں گے اور ہر گھر میں ستر تخت ہوں گے ہر تخت پر ستر رنگا رنگ بستر ہوں گے ہر بستر پر جنتی کی زوجہ حور عین ہوگی ہر گھر میں ستر دستر خوان ہوں گے اور ہر دستر خوان کے ستر کھانے رنگا رنگ ہوں گے ہر صبح کو اسے اس طرح کے طعام

ملیں گے۔ (طبرانی فی الاوسط۔ابن المبارک)

⓫ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت میں چار ہزار دروازے کے پٹ ہیں ہر دروازے میں پچیس حور عین ہیں۔ ان میں نبی و صدیق اور امام عادل (حاکم نیک) اور قتل و کفر کے درمیان اختیار دیا ہوا جو کفر کو ترک کر کے قتل کو اختیار کرے، کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ (ابن ابی الدنیا)

⓬ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مومن کا گھر جنت میں ہے اور اس کا درمیان موتی ہیں اس کے وسط درخت ہیں جن سے حلے پیدا ہوں گے وہ ایک انگلی ستر حلے نکالے گا جس پر لؤلؤ و مرجان کا جڑاؤ ہوگا۔ (ابنِ المبارک۔ ہناد فی الزہد)

⓭ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادنیٰ جنتی کا گھر ایسا ہوگا کہ ان پر موتی جڑے ہوں گے اس کے گھر کے بالا خانے اور کئی دروازے ہوں گے۔ (ابنِ ابی الدنیا۔ ہناد فی الزہد۔ابونعیم)

⓮ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کیلئے جنت میں بالا خانے ہوں گے۔ جو دور سے اس چمکتے ستارے کی طرح دیکھے جائیں گے جو بجانب مشرق طلوع کرتا ہے یا بجانب مغرب، عرض کی گئی یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا یہی جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ (احمد)

⓯ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں بالا خانے ہیں جن کے ظاہر کو باطن سے باطن کو ظاہر سے دیکھا جائے گا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے یہ تیار کر رکھے ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اسی محبت سے ایک دوسرے کی ملاقات کرے ہیں۔ اور اسی رضائے الٰہی پر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ (طبرانی فی الاوسط)

⓰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے ہیں ان کے چمک دار کھلے ہوئے دروازے ہیں وہ ایسے چمکیلے ہیں جیسے چمک دار ستارہ چمکتا ہے۔ عرض کی گئی

یا رسول اللہ ﷺ! ان میں کون ٹھہریں گے؟ فرمایا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے اور اسی کے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور اسی پر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

◆ ۱۷ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور مضمون کے بعد ہے کہ ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے۔ (حکیم ترمذی)

◆ ۱۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں بالا خانے ہیں انکے اوپر رکاوٹیں ہیں اور نہ نیچے کوئی ستون ہیں۔ عرض کی گئی کہ وہ ان میں کیسے داخل ہوں گے۔؟ فرمایا ان میں ایسے داخل ہوں گے جیسے پرندے گھونسلو ں میں داخل ہوتے ہیں۔ عرض کی گئی یہ کن لوگوں کے لئے ہیں؟ فرمایا یہ بیماروں اور دردرسیدہ اور تکالیف والوں کے لیے ہیں۔

◆ ۱۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ کی طرف سے ایک قبہ ہے جسے فردوس کہا جاتا ہے۔ اس کے وسط میں دار ہے، اسے دار الکرامۃ کہا جاتا ہے۔ اس میں ایک پہاڑ ہے اسے جبل النعیم کہا جاتا ہے اس پر ایک محل ہے اسے قصر الفرح کہا جاتا ہے اس قصر میں بارہ ہزار دروازے ہیں ہر ایک دروازے کی مسافت پانچ سو سال ہے اس کا جو دروازہ کھولا جاتا ہے تو کی آواز عالمِ دین کی قلم کی آواز جیسی یا غازی کے طبلہ کے آواز کی طرح ہوتی ہے لیکن عالمِ دین کے قلم کی آواز اللہ تعالیٰ کے نزدیک غازی کے طبلہ سے ستر گنا زیادہ افضل ہے۔

(ابن عساکر)

◆ ۲۰ حضرت عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت میں بالا خانے ہیں اسے العالیہ کہا جاتا ہے اس میں حور ہے اسے الغنجۃ (ناز ونخرے والی) کہا جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا دوست اس کے پاس آنا چاہے گا تو حور کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لاکر اسے پکار کر کہیں گے (تیرا شوہر تیرے پاس آنا چاہتا ہے) جو اس کے دامن اور زلفوں کو اٹھائیں گی اور اس کے لئے لوبان معطر کریں گی جن میں آگ نہ ہوگی۔ (ابو نعیم)

٢١ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک گھر ہے اسے بیت السخاء کہا جاتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

٢٢ حضرت مغیث بن سمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت میں سونے کے محلات ہیں اور چاندی کے اور دوسرے یاقوت کے اور دیگر زبرجد کے جن کی مٹی مشک و زعفران ہے۔ (ابونعیم)

باب نمبر (١٥١)

وہ اعمال جن کی وجہ سے جنت میں عمارتیں نصیب ہوں گی

١ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابنِ ماجہ۔ احمد۔ دارمی)

٢ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو نے الضحیٰ (نمازِ چاشت) کی بارہ رکعتیں پڑھیں تو تیرے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔ (بزار۔ بیہقی)

٣ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے الضحیٰ کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا گھر بنائے گا۔

(ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

٤ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے الضحیٰ کی چار رکعت پڑھیں اس سے قبل چار اور تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(طبرانی فی الکبیر)

٥ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رات دن میں تضرع (گڑگڑانا اور رونا) سے بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابنِ ماجہ۔ احمد)

فائدہ: حاکمؒ نے اضافہ کر کے لکھا کہ چار رکعت نمازِ ظہر سے پہلے اور دو رکعت اس کے بعد اور دو رکعت عصر سے پہلے اور دو رکعت مغرب اور دو رکعت صبح سے پہلے۔

اس کی مثل حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

(احمد۔ نسائی)

6. حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بدھ، جمعرات، جمعہ کا روزہ (نفلی) رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(طبرانی فی الکبیر)

اس کی مثل حضرت انس اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

(طبرانی فی الاوسط۔ ابویعلیٰ)

7. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب و عشاء کے درمیان بیس رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ (ابنِ ماجہ)

8. حضرت عبدالکریم بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب و عشاء کے درمیان دس رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس وقت تو پھر ہمارے محلات بہت زیادہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل اس سے اکثر اور افضل ہے۔ (ابنِ المبارک)

9. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ گناہ مٹاتا ہے اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ترمذی۔ ابنِ ماجہ۔ حاکم۔ احمد۔ دارمی)

10. حضرت ام المومنین ام حبیبہ بنتِ ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عصر سے پہلے چار رکعت پر مداومت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے

لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابویعلی)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا ایک روزہ رکھا خاموشی اور سکوت میں، تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں یاقوت سرخ اورزبرجد سبز کا گھر بنائے گا۔ (طبرانی۔ابن حبان)

⑪ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے میں کون ہے جو صبح کو روزہ دار ہو کر اٹھا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں۔ آپ نے فرمایا تم میں کون ہے جس نے جنازے میں شرکت کی ہو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے۔ آپ نے فرمایا کون ہے تم میں جس نے مریض کی عیادت کی ہو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ فرمایا تم میں کون ہے جس نے مسکین کو طعام کھلایا ہو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا جو بھی ان چاروں کا عامل ہو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط۔ بزار)

⑫ حکیم بن محمد الأحمس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جنت کی عمارت ذکر اللہ پر بنائی گئی ہے جو ذکر سے محروم ہے اسے جنت کی عمارت سے محروم رکھا جائے گا۔ (طبرانی)

⑬ محمد بن النضر الحارثی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کوئی عمل جو اللہ تعالیٰ کے لیے دنیا میں کیا جاتا ہے اسے اس عمل کے بدلے جنت میں درجات نصیب ہوں گے جو عمل صالح سے محروم ہے وہ درجات سے محروم ہو گا۔ محروموں سے کہا جائے گا تم اس سے کیوں قاصر رہے؟ عرض کریں گے ہم اس (دنیا) کے چکر میں رہے۔ (ابونعیم)

⑭ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کا بچہ (یا بچی) فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کا بچہ فوت کیا، عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر فرماتا ہے میرے بندے کے دل کا ثمرہ توڑا، عرض کرتے ہیں۔ ہاں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر میرے بندے کا ردِ عمل کیا تھا؟ فرشتے کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اس کا نام رکھو بیت

الحمد۔ (ترمذی۔احمد۔ابنِ حبان)

◆ ۱۵ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے "قل ھو اللہ احد" دس بار پڑھا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بناتا ہے جس نے بیس بار پڑھا اس کے لیے دو محل بناتا ہے۔ جس نے تیس بار پڑھا اس کیلئے تین محل بناتا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !اس وقت ہمارے بہت سے محلات ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس سے بھی زیادہ وسیع تر ہے۔ (دارمی۔احمد)

◆ ۱۶ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اس کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اور اسلام قبول کرے اور جہاد فی سبیل اللہ کرے تو اس کا جنت کے آباد مقام میں محل ہوگا اور ایک محل اس کا جنت کے درمیان میں ہوگا اور ایک مکان اس کا جنت کے تمام بالا خانوں سے اونچا ہوگا۔

(نسائی۔حاکم۔بیہقی)

◆ ۱۷ سیدہ عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جنگ کی صف میں کھلے حصہ کو پورا کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں درجہ بلند کرے گا اور جنت میں اس کا گھر بنائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ ۱۸ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قوت شدید میں یعنی بھوک پر صبر جمیل کیا اللہ تعالیٰ اسے فردوس میں وہاں ٹھہرائے گا جہاں وہ چاہے گا۔ (طبرانی فی الصغیر)

◆ ۱۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جھوٹ بولنا چھوڑا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے باغ میں ایک گھر بنائے گا اور جس نے جھگڑے کو ترک کیا اور وہ حق کو قبول کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے درمیان میں اس کا گھر بنائے گا اور جس نے حسنِ خلق کو اپنایا اللہ تعالیٰ اس لیے جنت کے اوپر گھر بنائے گا۔ (خرائطی فی المکارم الاخلاق)

◆ ۲۰ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کی جس نے

جھگڑے کو ترک کیا اور وہ باطل (غلطی پر) تھا اس کے لیے جنت کے باغ میں ایک گھر بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑے کو ترک کیا اور وہ حق پر تھا تو اس کیلیے جنت کے وسط میں گھر بنایا جائے گا اور جس نے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا اس کے لیے جنت کے باغ میں اعلیٰ مقام پر گھر ہے۔ (ابو دوؤد۔ ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

۲۱ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کا ضامن ہوں کہ اس کا گھر جنت کے درمیان میں ہوگا جس نے جھگڑا چھوڑا اور وہ تھا بھی باطل پر اور اس کا وسط جنت میں گھر کا ضامن ہوں جس نے جھگڑا چھوڑا حالانکہ وہ تھا بھی حق پر اور اس کا وسط جنت میں گھر کا ضامن ہوں جس نے کذب (جھوٹ) کو چھوڑا حالانکہ وہ اس میں مزاح کے طور پر تھا اور اس کا جنت کے اعلیٰ مقام پر گھر کا ضامن ہوں جس کے دل کے ارادے نیک ہوں۔ (طبرانی فی الاوسط)

۲۲ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مردِ مؤمن رمضان کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ڈیڑھ ہزار نیکی لکھتا ہے اور جنت میں اس کا یاقوت کا گھر بنائے گا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

۲۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کی قبر محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھودتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

(طبرانی فی الاوسط)

باب (۱۵۲)

جنت کا سایہ اس میں نہ گرمی ہے نہ سردی اور نہ سورج نہ چاند

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ۝ (پ۵، النساء، آیت ۵۷)

"اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا۔"

اور فرمایا:

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (پ ۲۷، الواقعہ، آیت ۳۰)

''نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹر (سخت سردی)۔''

1. حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے آیت وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ کی تفسیر میں فرمایا کہ سایہ کی مسافت ستر ہزار سال ہے۔ (ابونعیم۔ ابن ضریر۔ بیہقی)
2. حضرت شعیب بن الحبحاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اور ابوالعالیہ ریاحہ رضی اللہ عنہ ایک سفر میں اکٹھے نکلے جب ہم مقام حبان میں طلوع الشمس سے پہلے پہنچے تو فرمایا کہ مجھے خبر دی گئی کہ جنت ایسے ہوگی پھر پڑھا وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (بیہقی)
3. حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت سجسج ہے نہ اس میں گرمی ہے نہ سردی۔ اور علقمہ نے اس کے علاوہ فرمایا کہ اس میں سخت سردی نہ ہوگی۔

(ابن المبارک۔ ہناد فی الزہد)

باب (۱۵۳)

جنت کی خوشبو

1. حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کی جس نے معاہدہ کے باوجود کسی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔ (بخاری۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ احمد)
2. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے معاہدے والے کو قتل کیا حالانکہ وہ اللہ و رسول (عز وجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذمہ کرم میں تھا تو قاتل جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ حاکم۔ احمد۔ دارمی)

3. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے معاہدہ کے باوجود کسی کو قتل کیا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کرم میں تھا تو قاتل جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے سونگھی

جاتی ہے۔ (ترمذی)

❹ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی کو معاہدہ کے باوجود اسے ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔ (حاکم۔ابن حبان)

❺ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت (قوم) کا حاکم بنایا لیکن اس نے ان کا حق ادا نہ کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا۔ (بخاری۔مسلم۔دارمی۔احمد)

❻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم حاصل کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے لیکن وہ نہیں سیکھتا مگر دنیا حاصل کرنے کے لیے تو وہ قیامت کے روز جنت کے بالا خانے حاصل نہ کر سکے گا۔ (ابوداؤد۔ابن ماجہ۔حاکم)

❼ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے اور جو عمل کر کے احسان جتلاتا ہے وہ اس کی خوشبو نہ سونگھے گا اور نہ وہ جو ماں باپ کا نافرمان ہے اور نہ وہ جو ہمیشہ شراب پینے والا ہے۔ (ابونعیم۔طبرانی فی الصغیر)

❽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورتیں کپڑے پہننے والی لیکن ننگی (باریک لباس پہننے والی) خود برائی کی طرف مائل اور مردوں کو برائی کی طرف مائل کرنے والی اور جن کے سر کے بال اونٹ کی کوہان کی طرح ہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو کو سونگھے گی حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔ (امام مالک فی الموطأ)

❾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے ماں باپ کا نافرمان اسے نہ سونگھے گا اور نہ ہی قطع رحمی کرنے والا اور نہ بوڑھا زانی اور نہ چادر ٹخنوں سے نیچے کھینچ کر بطور فخر و تکبر سے چلنے والا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۱۰ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت بلا وجہ اپنے شوہر سے طلاق چاہتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کی خوشبو حرام فرمائی ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابنِ ماجہ۔ حاکم۔ ابنِ حبان۔ دارمی)

۱۱ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مرتا ہے اور اس کے دل میں رائی برابر (تکبر) ہے اس کے لیے جنت حلال بھی ہو اور جنت کی خوشبو بھی ہو لیکن وہ اسے نہ دیکھے گا۔ (احمد)

۱۲ حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں لوگ پیدا ہوں گے جو کبوتر کے گھونسلوں کی طرح کالے خضاب کا استعمال کریں گے وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابنِ حبان۔ حاکم)

☆☆ یہ حدیث پاک علم غیب پر مشتمل ہے کہ ہمارے دور میں داڑھی اور سر کے بال خضاب سے سیاہ کرتے ہیں اور الٹی سیدھی تاویلیں کرتے ہیں۔ وہ ان کا ایک نفسانی بہانہ ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ' کا رسالہ مبارک "حك العيب في تسويد الشيب" ان کے فیض سے فقیر نے بھی رسالہ لکھا ہے "کالا خضاب"۔ مطبوعہ قطب مدینی پبلشرز کراچی' اس میں فقیر نے اپنے دور کے حیلہ سازوں کے جوابات بھی عرض کئے ہیں۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

باب (۱۵٤)

جنت کے درخت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ (پ۱۳، الرعد۔ آیت ۲۹)

"ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام۔"

اور فرمایا:

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ (پ۲۷، الواقعہ، آیت ۲۸)

''بے کانٹوں کی بیریوں میں۔''

◆ ۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ تلے سوار سو سال چلے تو بھی اسے طے نہ کر سکے گا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو:

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ﴿۳۰﴾ (پ ۲۷، الواقعۃ، آیت ۳۰)

''اور ہمیشہ کے سایے ہیں۔'' (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ دارمی)

◆ ۲ احمد کی روایت میں روایتِ مذکور نقل کر کے لکھا کہ اس کے پتے جنت کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔

◆ ۳ ہناد کی روایت میں اس کے آخر میں ہے کہ یہ روایت حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری اور قرآن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اگر کوئی مرد اچھی اونٹنی پر سوار ہو کر اس درخت کی جڑ سے دورہ کرے اس کے آخر کو نہ پہنچے گا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر اونٹنی سے نیچے گرے اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے بویا ہے اور اس کی ٹہنیاں جنت کی ظاہری صورت سے باہر ہیں جنت کی کوئی نہر نہیں جو اس درخت کی جڑ سے جاری نہ ہوتی ہو۔ (ہناد فی الزہد۔ ابن المبارک)

◆ ۴ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر فرما رہے تھے، فرمایا: جو کوئی اس کی ٹہنیوں کے سایہ تلے سو سال چلے یا اس کے سو سال اس کے تلے چلے اس کا فرش سونا ہے اور اس کا ثمر (پھل) ستون جتنا ہے۔ (ترمذی)

◆ ۵ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! طوبیٰ کیا ہے؟ فرمایا وہ درخت ہے جس کی مسافت سو سال ہے اہلِ جنت کے کپڑے اس کے شگوفے کے غلاف سے تیار ہوں گے۔ (ابن حبان)

◆ ۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے درختوں کے تنے سونے کے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن حبان۔ ابن ابی الدنیا)

حضرت ابنِ عباسؓ سے مروی ہے کہ جنت کی کھجور کا تنا سبز زمرد کا ہے اور ٹہنیاں سرخ سونے کی ہیں اور اس کے پتے اہلِ جنت کی پوشاکیں ہیں اسی میں ان کا کپڑوں کے تھان اور پوشاکیں ہیں اس کے ثمر (پھل) بڑے مٹکے جیسے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہیں اور ان میں گٹھلی نہیں ہے۔ (حاکم۔ ہناد فی الزہد)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹی لکڑی لے کر فرمایا اگر اس جیسی جنت میں تلاش کی جائے تو نہ ملے گی عرض کیا گیا تو کیا کھجور اور درخت نہیں ہوں گے؟ فرمایا ان درختوں کی جڑیں لؤلؤ اور سونا ہے اور ان کے اوپر پھل ہیں۔ (پھر چھوٹی لکڑیاں کہاں)۔ (ہناد فی الزہد۔ ابونعیم۔ بیہقی)

۹ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایک موذی درخت کا ذکر فرمایا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ جنت میں کوئی ایسا درخت نہ ہوگا جو کسی کو ایذاء دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کونسا موذی درخت ہے۔؟ عرض کی بیری اس کے کانٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ" اللہ تعالیٰ بیری کے کانٹے کاٹ کر اس کے بدلے ثمر (پھل) پیدا فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ بیری کے کانٹے پیدا کر کے ان پر بہترین رنگ کے ثمر پھیلا دے گا جو ان میں مختلف قسم کے ذائقے ہوں گے اور ان کا ایک رنگ دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا۔ (بیہقی)

۱۰ امام مجاہد نے مَخْضُوْدٍ کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ درخت پھلوں سے بھرے ہوئے ہوں گے اور "وَ طَلْحٍ مَنْضُوْدٍ" کی تفسیر میں فرمایا کیلے تہہ بہ تہہ۔ (ابن جریر۔ بیہقی)

۱۱ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آیت:

وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝ (پ ۲۹، دھر، آیت ۱۴)

"اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے۔"

کی تفسیر میں فرمایا کہ اہلِ جنت پھل کھائیں گے کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور لیٹ کر جس حال میں چاہیں گے۔ (ہناد فی الزہد۔ حاکم۔ سعید بن منصور)

امام مجاہد نے فرمایا کہ جنت کی زمین چاندی کی اور اس کی مٹی مشک ہے اور درخ[illegible] کی جڑیں سونے چاندی کی ٹہنیاں زبرجد و لؤلؤ ہیں۔ جو انہیں بیٹھ کر کھائے گا اسے ایذاء نہ دیں گی۔ ''وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا'' کا یہی مطلب ہے۔

(سعید بن منصور۔ابنِ المبارک)

مسروق نے فرمایا کہ جنت کی کھجور کے پھل جڑ سے لے کر آخری ٹہنی تک جڑے ہوئے ہوں گے اور اس کے ثمر پہاڑوں کی چوٹی کی طرح موٹے ہوں گے جب کہ ایک ثمر (پھل) کو توڑ لیا جائے گا اس کے بدلے اسی جگہ پر اور لوٹ آئے گا ثمر (پھل) کے ایک گچھے کی لمبائی بارہ ہاتھ ہوگی۔ (ابنِ ابی الدنیا۔ابنِ المبارک)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے ثمر کا گچھا صنعاء سے بھی زیادہ دور ہوگا آپ نے اس وقت فرمایا جب آپ عمان میں تھے یا شام میں تھے۔ (ہناد فی الزہد)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آیت:

مُدْهَامَّتٰنِ (پ،۲۷،الرحمٰن۔آیت ۶۴)

''نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں۔''

کا مطلب یہ ہے کہ وہ سبزی کی شدت کی وجہ سے سیاہ محسوس ہوں گے۔ (ابن ابی حاتم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے اسے طوبیٰ کہا جاتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کے لیے فرمانبرداری کرے جہاں وہ بندہ چاہے وہ درخت اس کی فرمابرداری کرے گا جیسے گھوڑے کو لگام اور زین وغیرہ کس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ بندہ جہاں چاہے گا وہ سامنے موجود ہوگا اور ایسے ہی وہ سواری اپنے کجاوے اور لگام اور زین سے تیار ہو کر اس کے سامنے پیش ہوگا جہاں وہ چاہے گا ایسے ہی اچھی چیزوں اور اچھے لباسوں سے۔

(ابنِ ابی الدنیا۔ابنِ المبارک)

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جنت کے تمام درخت اس کی ٹہنیوں سے ہیں۔ (ابنِ المبارک۔ابنِ جریر)

حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں تم جا کر

درخت کو کہو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تو ہماری فرمانبرداری کر جہاں ہم چاہیں۔ (ہناد فی الزہد)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت میں فجر تو طلوع کرے گی لیکن جنت عدن کے درخت اسے ڈھانپ لیں گے۔ (الدینوری)

باب (۱۵۵)

وہ اعمال جو جنت کے درختوں کے حصول کے سبب ہیں

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کہا: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اس کے لیے جنت میں درخت بویا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن حبان۔ حاکم)

◆ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ اس کے لیے جنت میں درخت بویا جائے گا۔ (بزار)

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک درخت لگا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسا درخت نہ بتاؤں جو تیرے اس درخت سے بہتر ہے میں نے عرض کی ہاں! وہ کیا ہے؟ فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' اس کا ایک ایک کلمہ تیرے لیے جنت میں ایک ایک درخت لگائے گا۔ (ابن ماجہ۔ حاکم)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شبِ برأت (یعنی نصف شعبان المعظم) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے کہا اے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو میرا سلام کہہ دیجئے اور انہیں فرمایئے کہ جنت اچھی مٹی والی ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ ایک میدان ہے اس کے درخت ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' ہیں۔ اور طبرانی نے بڑھایا ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترمذی۔ طبرانی فی الاوسط)

5. حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شبِ برا
حضرت ابراہیمؑ پر گزر ہوا تو انہوں نے فرمایا اپنی امت کو فرمایئے کہ وہ جنت
درخت زیادہ لگائیں کیونکہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کی زمین فراخ
حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جنت کے درخت کیا ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام
فرمایا: وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (احمد۔ ابن حبان۔ طبرانی فی الکبیر)

6. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح یا تحمید یا تکبیر کہتا ہے اللہ
تعالیٰ اس کے لیے جنت میں درخت لگا دیتا ہے۔ ان کی جڑیں سونا اور ان کے او
جوہر جو موتیوں اور یاقوت سے جڑے ہوئے ہیں ان کے ثمر باکرہ عورتوں کے
پستانوں جیسے ہیں اور وہ مکھن سے بھی زیادہ نرم ہیں اور شہد سے بھی زیادہ میٹھے
جتنے ان سے پھل چنے جاتے ہیں اتنے ہی اسی جگہ دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں پھر
انہوں نے یہ آیت پڑھی:

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ (پ ۲۷، الواقعہ، آیت ۳۳)

''جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں۔'' (طبرانی فی الاوسط)

7. حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس
نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد اور تہلیل کہی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں درخت لگا دے
گا۔ جس کی جڑ اور اوپر کا حصہ موتیوں اور یاقوت سے جڑا ہو گا ان کے ثمرات
(پھل) باکرہ عورتوں کے پستانوں جیسے ہیں اور وہ مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے
زیادہ میٹھے۔ ان سے ثمرات (پھل) لیے جائیں گے اتنا اسی جگہ دوبارہ پیدا ہو
جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ (طبرانی فی الکبیر)

8. حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تسبیح
تحمید و تکبیر کہی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں درخت لگائے گا۔ جس کی جڑ
قوت احمر ہے اور وہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور وہ موتیوں سے جڑا ہوا ہے اس کا
گابھا عورتوں کے پستان کی طرح ہے وہ شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم

ہے۔(طبرانی فی الکبیر)

- ⑨ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سُبحَانَ اللّٰہِ وَ الحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکبَرُ کہا اللہ تعالیٰ اس کے ہر کلمے سے جنت میں درخت لگائے گا۔(طبرانی فی الاوسط)
- ⑩ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے درخت زیادہ لگاؤ اس لیے کہ جنت کا پانی میٹھا اور اس کی زمین پاکیزہ ہے لہٰذا اس میں زیادہ درخت لگاؤ۔ وہ ہے: وَلَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔(طبرانی فی الکبیر)
- ⑪ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کے ختم کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور یہ جنت میں درخت ہوگا۔(ابنِ عساکر۔ ابونعیم۔ طبرانی)
- ⑫ حضرت قیس بن زید جھنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نفلی روزہ رکھا اس کیلیے جنت میں درخت لگایا جائے گا۔ جس کے ثمر (پھل) انار سے چھوٹے اور نارنگی سے بڑے ہوں گے ان کا ذائقہ شہد جیسا ہوگا اور اس کی حلاوت (مٹھاس) شہد کی طرح ہوگی اور قیامت میں اللہ تعالیٰ روزہ دار کو کھلائے گا۔(طبرانی فی الکبیر)
- ⑬ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ وہ جنت کے باغات چرے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرے۔(طبرانی فی الکبیر)

باب (۱۵۶)

جنت کے ثمرات (پھل)

- ① حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے جدِ امجد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کی جنت میں ایک درخت ہے اسے شجرۃ الباری کہا جاتا ہے قیامت میں بلا و مصیبت والوں کو لایا جائے گا ان کے لیے حساب کا دفتر نہیں اٹھایا جائے گا اور ان کے لیے میزان رکھی جائے گی ان

پر اجر برسایا جائے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۝ (پ۲۳، الزمر، آیت ۱۰)

''صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔''

باب (۱۵۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ۔ (پ۲۶، محمد، آیت ۱۰)

''اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں۔''

اور فرمایا:

فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ۝ (پ۲۷، الرحمٰن، آیت ۶۸)

''ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔''

اور فرمایا:

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ۝ (پ۲۹، المرسلات، آیت ۴۲)

''اور میووں میں جو ان کا جی چاہے۔''

اور فرمایا:

وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ۝ (پ۲۷، الواقعہ، آیت ۳۲، ۳۳)

''اور بہت سے میوے جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں۔''

اور فرمایا:

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا (پ۱، البقرۃ، آیت ۲۵)

''جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا (صورت دیکھ کر) کہیں گے، یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ (صورت میں) ملتا جلتا انہیں دیا گیا۔''

◆ ۱ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے آیتِ مذکورہ کی تفسیر منقول ہے کہ:

وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا کا مطب ہے کہ وہ رنگ و شکل میں مشابہ ہوں گے نہ کہ ذائقہ وغیرہ میں۔ (ابنِ جریر)

◆ ۲ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت:

فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۵۲)

''ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا۔''

کی تفسیر میں فرمایا: دنیا کا کوئی پھل میٹھا یا کڑوا تمام کے تمام جنت میں میٹھے ہوں گے یہاں تک کہ اندرائن (یعنی حنظل ایک خربوزہ شکل کا پھل جو دیکھنے میں خوبصورت اور مزہ میں نہایت تلخ ہوتا ہے۔ (اویسی غفرلہٗ) (ابنِ ابی حاتم)

◆ ۳ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جنتی کو جو ثمر (پھل) جس درخت سے ملے گا تو فوراً اس کی جگہ اور ثمر پیدا ہو جائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۴ حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا جنت میں میوے ہوں گے؟ فرمای ہاں جنت میں طوبیٰ درخت جو جنت الفردوس کے مطابق ہے عرض کی طوبیٰ دنیا کے کسی درخت سے مشابہ ہے؟ فرمایا زمین کے کسی درخت سے وہ مشابہ نہیں، ہاں! تم شام (ملک) گئے ہو؟ عرض کی نہیں، فرمایا: طوبیٰ شام کے ایک درخت کے مشابہ ہے اسے حورہ کہتے ہیں۔ وہ ایک پنڈلی پر پیدا ہوتا ہے اس کی شاخیں اوپر جا کر پھیلتی ہیں۔ اس نے عرض کی اس کی جڑ کی موٹائی کتنی ہے؟ فرمایا اگر اونٹ کا چھوٹا بچہ چلتے چلتے بوڑھا ہو جائے تو اس کی کھوپڑی تو ٹوٹ جائے گی یعنی اس پر موت آجائے گی۔ پھر عرض کی جنت میں انگور ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پھر عرض کی وہ کتنے بڑے ہیں؟ فرمایا ایک ماہ کی مسافت جسے ایک نہ تھکنے والا ابقع رنگ کا کوا طے کرے۔ اس نے عرض کی اس کے دانے کی مقدار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے یوں سمجھو کہ تیرا باپ ایک بکرے کو ذبح کر کے اس کی کھال اتارے اور تیری ماں سے کہے کہ اس کھال کی دباغت کر یعنی اسے

رنگ دے پھر اس سے ایک ڈول بنا ہم اسے بھر کر پانی پییں گے اب بتایئے یہ ڈول کتنا ہوگا؟ اس طرح جنت کا ایک بیج! اعرابی نے کہا تو ہم اور ہمارے گھر والوں کو سیر کردے گا؟ فرمایا ہاں! اور کنبے والوں کو بھی (گویا یہی مقدار دانے کی ہوگی)۔ (احمد۔ ابنِ حبان۔ طبرانی)

۵ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جنت پیش کی گئی تو میں نے اس سے ایک لینے کا ارادہ کیا تا کہ وہ تمہیں دکھاؤں لیکن اس کے اور میرے درمیان کوئی شے حائل ہوگئی، ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مثال دے کر ہمیں سمجھائیں کہ جنت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بڑے ڈول کی مثل جو تیری ماں اس سے ڈر کر بھاگے (اس کے بوجھل ہونے کی وجہ سے)۔

(احمد۔ ابنِ حبان۔ طبرانی فی الکبیر)

۶ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ شام میں تھے یہاں جنت کا ذکر چل نکلا آپ نے فرمایا جنت کے ایک انگور کی موٹائی اتنی ہوگی جیسے یہاں (شام) سے صنعاء (جو یمن میں ہے)۔ (ابنِ ابی الدنیا)

۷ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جنت کے ثمرات میں سے ایک ثمر کا طول بارہ ہاتھ ہوگا اس میں گٹھلی نہ ہوگی۔ (ابنِ السبارک۔ ابنِ ابی الدنیا)

۸ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اناروں میں ایک انار بہت سے لوگ جمع ہوکر کھائیں مگر کسی اور میوے کا ذکر چل نکلے تو وہ اپنے ہاتھ میں اسی میوے کو موجود پائے گا۔ (جس کو وہ کھائے گا۔) (ابنِ ابی الدنیا)

۹ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت کی طرف دیکھا تو اس میں جنت کے اناروں میں ایک کو دیکھا تو وہ اونٹ پالان کسے ہوئے کی طرح تھا۔ (ابنِ ابی حاتم)

۱۰ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے ایک انار کے دانے کھائے آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ دنیا میں جو انار ہیں ان کا ایک دانہ جنت سے لایا گیا ممکن ہے تو یہی وہ دانہ ہو۔ (طبرانی)

(۱۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر بھیجا تو انہیں جنت کے پھلوں سے زادِ راہ ساتھ دیا اور ان میں ہر ایک کی صفت بھی سکھائی تو تمہارے یہ پھل فروٹ جنت سے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ دنیا کے پھل فروٹ بدبودار ہو جاتے ہیں۔ اور جنت کے پھلوں میں بدبو نہیں ہوتی۔ (بزار۔ ابنِ ابی حاتم۔ طبرانی)

باب (۱۵۸)

جو مومن کسی مومن کو بھوک کے وقت کھانا کھلائے

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن کسی مومن کو بھوک کے وقت کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں جنت کے ثمرات کھلائے گا۔ جو کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے گا تو اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ مہر شدہ شراب سے پلائے گا۔ اور جو کسی مومن کو کپڑا پہنائے گا جبکہ وہ ننگا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنتی حلے (جوڑے) پہنائے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ احمد)

باب (۱۵۹)

اہلِ جنت کا طعام

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ۝ (پ۲۳، الصافات، ۴۱، ۴۲)

''ان کے لیے وہ روزی ہے جو ہمارے علم میں ہے میوے اور ان کی عزت ہوگی۔''

اور فرمایا:

وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ (پ۲۷، الطور، ۲۲)

''اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں۔''

اور فرمایا:

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ (پ ۲۷، الواقعہ ۲۱،۲۰)

''اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔''

اور فرمایا:

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا۔ (پ ۱۶، مریم ۶۲)

''اور انہیں اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام۔''

☆☆ خزائن العرفان میں ہے کہ یعنی علی الدوام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں۔ اہلِ جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ بہشتی نعمتیں ان کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ (اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ ۱ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہلِ کتاب میں سے ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا خیال ہے جنتی جنت میں کھائیں اور پئیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اہلِ جنت کا ایک آدمی جنت میں لایا جائے گا۔ جسے کھانے پینے اور جماع و شہوت میں سو آدمی کے برابر قوت دی جائے گی اور وہ جو کچھ کھائے گا پئے گا وہ اس کی ضرورت ہو گی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی قضائے حاجت یہ ہے کہ ان کے چمڑوں سے مشک کی ہوا کی طرح خوشبو پھیلے گی جب وہ ایسا ہو گا تو اس پیٹ نہ پھولے گا (یعنی کھانے کی اشیاء ڈکار سے ہضم ہو جائیں گی اور پینے کی پسینہ کی شکل میں خارج ہو جائیں گی۔) (دارمی۔ نسائی۔ احمد۔ ابن حبان)

◆ ۲ حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حدیث پہنچی کہ جنت میں ایک مرد کو سو مرد کی شہوت دے جائے گی اس ایک کو کامل سو مردوں کے کھانے پینے کی طاقت ہو گی جب وہ طعام کھائے گا تو اسے شرابا طهورا پلایا جائے گا پھر اس کی جلد سے پسینہ مشک جیسا نکلے گا۔ اس سے سابق خواہش (طعام وغیرہ) لوٹ آئے گی۔

(ابونعیم۔ ہناد فی الزہد)

◆ ۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی جنت میں

کھائیں گے لیکن اس میں نہ تو قضا کی حاجت ہوگی۔ اور نہ ہی پیشاب کریں گے۔ اور نہ ہی تھوکیں گے اور نہ کھنکاریں گے۔ ان کا طعام ایک ڈکار سے ہضم ہو جائے گا اور پسینہ ہے مشک جیسا پسینہ، ان دونوں کی وجہ سے طعام ہضم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اسے پھر کھانے پینے کی خواہش لوٹ آئے گی۔ (مسلم۔ دارمی۔ احمد۔ ہنادفی الزہد)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ تمام اہلِ جنت کا سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے سامنے ایک ہزار نوکر کھڑے ہوں گے۔ ان میں ہر ایک کے ہاتھ میں دو بڑے برتن ہوں گے ایک سونے کا دوسرا چاندی کا ہر ایک کا اپنا رنگ ہوگا۔ جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا۔ وہ ہر ایک کے اندر کا تمام طعام وغیرہ رکھا جائے گا اور ان دونوں کی علیحدہ علیحدہ لذت وذائقہ ہوگا جن کے کھانے سے اس کی طبیعت نہیں اکتائے گی اس کے بعد اس سے خالص خوشبو ظاہر ہوگی۔ اہلِ جنت نہ پیشاب کریں اور نہ قضائے حاجت کی ضرورت ہوگی اور نہ کھنکاریں گے، بھائی بن کر ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

(طبرانی فی الاوسط۔ ابن المبارک۔ ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابنِ مسعود! تو جنت کے ایک پرندے کو دیکھ کر اس کے کھانے کی خواہش ظاہر کرے گا تو وہ بھنا ہوا ہو کر تیرے سامنے آجائے گا۔ (ابنِ المبارک۔ بزار۔ ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنتی جنت کے کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ پرندہ بھنا ہوا ہو کر اس کے آگے آکر گرے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جنتی پرندے کی خواہش کرے گا تو اس پر بڑے اونٹ جیسا اس کے دستر خوان پر گرے گا جسے دھواں نہ پہنچا ہوگا اور نہ آگ نے مس کیا ہوگا۔ وہ اس سے سیر ہو کر کھائے گا پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا۔ (ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے آیت وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا کی تفسیر میں فرمایا کہ جنت میں صبح وشام کے لیے اتنا طعام دیا جائے گا جتنا وہ دنیا میں دیے جاتے تھے۔ (سعید بن منصور۔ ابن ابی حاتم)

9. ضحاک نے آیت کی تفسیر میں فرمایا دن اور رات کی مقداروں پر طعام دیئے جائیں گے۔ (ابن المبارک)

10. حضرت ولید بن مسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت زہیر بن محمد رضی اللہ عنہ سے آیت وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا کی تفسیر پوچھی تو فرمایا جنت میں نہ رات ہوگی نہ سورج نہ چاند وہ ہمیشہ نور میں ہوں گے۔ اور ان کے لیے رات اور دن کی مقدار میں ہوں گی۔ وہ رات کی مقدار پردوں کے لٹکے جانے اور دروازوں پر تالے لگائے جانے سے معلوم کی جائے گی اور دن کی مقدار ان حجابات کے اٹھنے اور دروازوں کے کھلنے سے معلوم ہوگی۔ (ابنِ المبارک)

11. حضرت حسن وابو قلابہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کسی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جنت میں رات ہوگی؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا آپ نے ارشاد فرمایا وہاں نہ رات ہوگی ہاں وہ روشنی اور نور ہوگا اس میں صبح وشام کی تبدیلی ہوگی اہلِ جنت کو نمازوں کے اوقات میں ہدایا وتحائف آئیں گے جن اوقات میں وہ نمازیں پڑھتے تھے اور ان اوقات میں ملائکہ ان کو السلام علیکم عرض کریں گے۔ (حکیم ترمذی فی نوادر الاصول)

12. حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہلِ جنت کو کھانے پینے کی اشیاء دی جائیں گی اور آخر میں ان کے لیے شرابِ طہور لایا جائے گا۔ اس سے ان کے پیٹ ہلکے ہو جائیں گے اور ان کے چمڑوں سے پسینہ مشک سے زیادہ خوشبودار نکلے گا۔ پھر آپ نے پڑھا:

شَرَابًا طَهُوْرًا۔ (پ۲۹، الدھر، آیت ۲۱)

''ستھری شراب پلائی۔'' (ابنِ المبارک)

باب (۱۶۰)

وہ پہلا طعام جسے اہلِ جنت تناول فرمائیں گے

◆ ۱ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں کے ایک عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے جب یہ زمین تبدیل ہو جائے گی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے پل صراط پر عبور کرنے والے فقراء مہاجرین۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ جنت کا تحفہ کیا ہو گا جب وہ جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا مچھلی کے جگر کا حصہ۔ عرض کی گئی اس کے بعد ان کی غذا کیا ہو گی؟ فرمایا ان کے لیے جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا جس کے اطراف گوشت کو کھائیں گے۔ عرض کی گئی ان کا پینا کیا ہو گا؟ فرمایا بہشت کے ایک چشمے سے جس کا نام سلسبیل ہے اس نے عرض کی آپ نے سچ فرمایا۔ (مسلم)

◆ ۲ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ہمیں خبر دیجئے کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے کیا کھائیں گے؟ آپ نے فرمایا مچھلی کا جگر۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۳ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر مہمان کے لیے مہمانی ہوتی ہے، میں آج تمہیں مچھلی اور بیل کی مہمانی کھلاتا ہوں۔ اس پر اہلِ جنت کو مہمانی پیش کی جائے گی۔ (ابن المبارک)

باب (۱۶۱)

جنت کی نہریں اور چشمے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ (پ ۷، المائدۃ، آیت ۱۱۹)

''ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں۔''

اور فرمایا:

فِيهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ (پ ۲۶، محمد، آیت ۱۵)

''اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جسے کے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا۔''

اور فرمایا:

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝۱۸ (پ ۲۹، الدھر، آیت ۱۸)

''جس کی ملونی ادرک ہوگی وہ ادرک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں۔''

اور فرمایا:

مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝۶

(پ ۲۹، الدھر، آیت ۵، ۶)

''جس کی ملونی کافور ہے وہ کافو کیا ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے۔''

اور فرمایا:

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ (پ ۳۰، المطففین، آیت ۲۸)

''اور اس کی ملونی تسکین سے ہے وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہِ الٰہی پیتے ہیں۔''

1. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی نہریں مشک کے پہاڑوں سے جاری ہوتی ہیں۔ (ابنِ حبان، حاکم۔ طبرانی)
2. حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت

کی نہریں جنت عدن کے میدان سے پھوٹتی ہیں۔ پھر نہریں بن کر مختلف ہو جاتی ہیں۔ (ابنِ ابی الدنیا)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی نہریں زمین میں گڑھے ہیں بخدا وہ زمین کے اوپر بہتی ہیں ان کے دونوں کنارے لؤلؤ کے خیمے ہیں اور ان کی مٹی خالص مشک ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذفر (خالص) کیا ہے؟ فرمایا وہ جس میں کسی غیر شئے کی ملاوٹ نہ ہو۔

(ابونعیم۔ ابنِ مردویہ)

◆ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کے دونوں کنارے لؤلؤ، زمرد اور یاقوت کے ہیں یہ دوسرے انبیاء علیھم السلام سے پہلے صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص فرمایا ہے۔ (ابنِ ابی الدنیا)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار نہریں جنت کی نہریں ہیں نیل، فرات، سیحان، جیحان اور چار پہاڑ جنت کے پہاڑ ہیں۔ احد، طور، لبنان اور ورقان۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت معاوہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جنت میں ایک دریا پانی کا ہے ایک شہد کا ہے ایک دودھ کا ہے اور ایک شراب (طہور) ہے۔ ان سے دوسری نہریں پھوٹتی ہیں۔ (ترمذی، دارمی۔ احمد۔ ابنِ حبان)

◆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہر نیل جنت میں شہد کی نہر ہے اور نہر دجلہ جنت میں دودھ کی نہر ہے اور نہر فرات جنت میں شرابِ طہور کی نہر ہے اور نہر سیحان جنت میں پانی کی نہر ہے۔ (بیہقی)

◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بطحان جنت کے سینے پر ہے۔ (بزار)

◆ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جنت میں ایک نہر ہے اس کا نام بیدج ہے اس کے اوپر یاقوت کے قبے ہیں اس کے نیچے کنیزیں ہیں جنتی کہیں گے ہمیں بیدج کی

طرف لے چلو ان کی بات قبول ہوگی وہ ان کنیزوں میں سے اپنی پسند کی کنیزیں دیکھیں گے جسے جو پسند آئے گی وہ اس کے ہاتھ کو پکڑ لے گا وہ اس کے ساتھ چل پڑے پھر اس کے بدلے اسی طرح کی اور کنیز آ موجود ہوگی۔ (ابونعیم۔ ابن ابی الدنیا)

⑪ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا گویا میں جنت میں داخل ہوئی ہوں۔ میں نے اس میں ایک دھما کہ سنا جس سے ساری جنت ہل گئی ہے پھر میں نے فلاں فلاں کو دیکھا اس طرح بارہ آدمیوں کے نام گن کر بتائے۔ اس عورت کے آنے سے پہلے آپ نے ایک سریہ بھیجا ہوا تھا، پھر کہا کہ انہیں لایا گیا ہے۔ ان کے کپڑے اطلس کے تھے۔ ان کی رگوں سے خون جاری تھا کہا گیا کہ انہیں بیدج کی طرف لے جاؤ، وہ اس میں جا کر نہائیں گے جب اس سے نکلے تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح تھے پھر انہیں سونے کی کرسیوں پر بٹھایا گیا پھر ان کے سامنے سونے کے دستر خوان لائے گئے جس میں کھجوریں تھیں انہوں نے انہیں کھایا پھر کئی طرح کے میوے لائے گئے جو وہ چاہتے تھے، س کے بعد ایک خوشخبری سنانے والا اس طرف آیا اور عرض کی ہمارا یوں ہوا اور فلاں فلاں شہید ہو گئے اس نے بارہ آدمی گن کر سنائے آپ نے فرمایا اس خاتون کو بلاؤ جس نے خواب دیکھا۔ وہ حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا تیرا خواب انتہا کو پہنچا۔ کسی نے عرض کی یارسول اللہ یہ وہی ہے جو اس خاتون نے خواب دیکھا۔ (احمد۔ ابن حبان)

⑫ حضرت معتمر بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنت میں ایک نہر ہے جو کنواری کنیزیں اگاتی ہے۔ (دار قطنی۔ احمد فی الزہد)

⑬ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام ریان ہے اس کے اوپر ایک شہر ہے مرجان کا جس کے ستر ہزار سونے چاندی کے دروازے ہیں یہ قرآن کے حافظ کے لیے ہیں۔

⑭ امام مجاہد نے آیت:

عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیز رفتار چشمہ ہے۔ (ہنادفی الزہد)

۱۵ عطاء نے فرمایا کہ تسنیم اس چشمے کا نام ہے جس کی ملونی شراب طہور ہے۔ (بیہقی)

۱۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آیت:

فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿۵۰﴾ (پ۲۷، الرحمٰن۔ آیت ۵۰)

''اس میں دو چشمے ہیں۔''

کی تفسیر میں نقل کیا کہ وہ بہترین پانی والے چشمے ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

۱۷ ابن عساکر نے آیت:

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿۶۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن۔ آیت ۶۶)

''ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے۔''

کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ وہ بہترین پانی والے دو چشمے ہیں۔

۱۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نضاختان وہ دو چشمے مشک و عنبر کے ہیں وہ اہلِ جنت کے گھروں پر ایسی برستے ہیں جیسے اہلِ دنیا کے گھروں پر بارش برستی ہے۔

(ابن ابی حاتم)

۱۹ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نَضَّاخَتَانِ جس سے اہل جنت کو قسم قسم کے میوے ملتے ہیں۔ (ابن المبارک۔ ابونعیم)

۲۰ حضرت ابن شوذب نے يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا کی تفسیر میں فرمایا اہل جنت کے پاس سونے کی لکڑیاں ہوں گی جن سے پانی بہے گا وہ اسے جہاں چاہیں گے لے جائیں گے۔ (ابونعیم)

۲۱ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں چار چشمے ہیں دو چشمے عرش کے نیچے سے جاری ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا۔ دوسرا سونٹھ ہے اور اوپر سے دو چشمے چھلکتے ہوئے ایک وہی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سلسبیل سے فرمایا دوسرا تسنیم۔ (ابن جریر۔ حکیم ترمذی)

باب (۱۶۲)

اہلِ جنت کے پینے کی اشیاء

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝ (پ۲۳، ص، آیت ۵۱)

''ان میں تکیہ لگائے ان میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں۔''

اور فرمایا:

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ (پ۲۹، الدھر، آیت ۲۱)

''اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی۔''

اور فرمایا:

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ۝ (پ۲۷، الطور، آیت ۲۳)

''ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور گناہ گاری۔''

اور فرمایا:

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۙ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ۙ

(پ۲۷، الواقعہ، آیت ۱۸، ۱۹)

''کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ درد سر ہو اور نہ ہوش میں فرق آئے۔''

اور فرمایا:

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ (پ۲۹، الدھر، آیت ۵، ۶)

''بے شک نیک پئیں گے اس جام میں جس کی ملونی کافور ہے۔ وہ کافور کیا ہے ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں گے بہا کر لے جاتے ہیں۔''

اور فرمایا:

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ﴿١٧﴾ (پ۲۹، الدھر، آیت ۱۷)

''اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہوگی۔''

اور فرمایا:

وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ (پ۳۰، النباء، آیت ۳۴)

''اور چھلکتا جام۔''

اور فرمایا:

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ (المطففین، پ۳۰، آیت ۲۲، ۲۸)

''بیشک نیکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی پہچانے نتھری شراب پلائے جائیں گے۔ جو مہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے۔ اور اسی پر للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں۔''

❶ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ کی تفسیر منقول ہے بمعنیٰ شراب طہور اور لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْزَفُونَ کا مطلب ہے کہ اس سے نہ سر کا درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں اور كَأْسًا دِهَاقًا کے معنی ہیں پُر پیالے (چھلکتے ہوئے) اور رَحِيقٍ مَّخْتُومٍ کا معنیٰ ہیں شراب طہور جس پر مشک سے مہر لگائی جائے گی۔ (ابنِ جریر، ابنِ ابی حاتم۔ بیہقی)

❷ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے كَأْسًا دِهَاقًا کی تفسیر منقول ہے کہ سلسبیل اور چھلکتے ہوئے پیالے۔ (طبرانی فی الکبیر۔ ابنِ جریر۔ ابن المبارک، ہنادفی الزہد)

❸ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الرحیق بمعنیٰ شراب اور مختوم وہ جس کے آخر میں مشک کا ذائقہ پائیں گے۔ (ابنِ جریر۔ ابن المبارک، ہنادفی الزہد)

۵ امام مجاہد سے خِتَامُہٗ مِسکٌ کا معنیٰ منقول ہے کہ اس کی خوشبو مشک ہوگی۔

(بیہقی۔ ابنِ جریر)

۶ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خِتَامُہٗ مِسکٌ وہ شراب سفید چاندی جیسی جسے پینے کے بعد مہر لگادیں گے کہ اگر کوئی اہلِ دنیا اس میں ہاتھ داخل کر کے نکالے تو ہر ذی روح اس کی خوشبو پائے گا۔ (ابن المبارک۔ ابن جریر۔ بیہقی)

۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تسنیم سب سے بہتر شراب ہے اہلِ جنت کے لیے اور وہ خالص مقربین کے لیے ہوگی اور اصحابِ یمین کے لیے بھی پلائی جائے گی لیکن اس کا خالص صرف مقربین پیئں گے۔ (بیہقی۔ ابنِ ابی حاتم)

۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت: قَدَّرُوْھَا تَقْدِیْرًا۔

کا مطلب بتایا کہ وہ اپنی قدر پر دیئے جائیں گے ان سے نہ بڑھیں گے نہ اسے پینے کے بعد کسی شئے کی طلب کریں گے۔ (فریابی)

۹ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہلِ جنت میں سے ایک شخص جنت کی شراب چاہے گا تو شراب کا کوزہ خود بخود اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ اسے وہ پیئے گا جب وہ پی لے گا تو وہ کوزہ اپنی جگہ پر چلا جائے گا۔ (ابن المبارک۔ ابن ابی الدنیا)

باب (۱۶۳)

جو دنیا میں کسی مسلمان بھائی کو پیاس کے وقت پانی پلائے

۱ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو دنیا میں کسی مسلمان بھائی کو اس کی پیاس کے وقت ایک گھونٹ پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں شربِ مختوم پلائے گا۔ (ترمذی۔ احمد)

۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں شرابِ طہور سے محروم رہے گا۔

(بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ احمد)

- حضرت ابن عمر سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ کر کے نہ مرا تو اسے اللہ تعالیٰ آخرت میں شراباً طهوراً سے محروم کر دے گا۔ (بیہقی)
- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی کہ جس نے دنیا میں ایک گھونٹ شراب پی اسے میں جہنم کا گرم پانی ضرور پلاؤں گا پھر یا بخشا جائے گا یا عذاب کیا جائے گا جس میرے بندے میرے خوف سے شراب پینا چھوڑی میں اسے حظیرة القدس (شرابِ طہور) سے پلاؤں گا۔ (احمد۔ طبرانی فی الکبیر)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے شراب چھوڑا حالانکہ وہ اس کے پینے پر قدرت رکھتا تھا تو میں اسے حظیرة القدس (شرابِ طہور) سے پلاؤں گا۔ (بزار)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے خوشی ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ آخرت میں شراب پلائے گا تو وہ دنیا میں شراب پینا ترک کرے اور جو چاہے کہ اسے آخرت میں اللہ تعالیٰ ریشم پہنائے وہ دنیا میں اسے ترک کر دے۔ (طبرانی فی الاوسط)

باب (١٦٤)

اہلِ جنت کا لباس

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝ (پ ۱۷، الحج۔ آیت ۲۳)

"اور وہاں ان کی پوشاک ریشم ہے۔"

اور فرمایا:

وَيَلْبَسُونَ ثِيَاباً خُضْراً مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ إِسْتَبْرَقٍ۔ (پ ۱۵، الکہف۔ آیت ۳۱)

"اور سبز کپڑے کریب اور قناویز کے پہنیں گے۔"

اور فرمایا:

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ (پ۲۹،الدھر آیت ۲۱)

''ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قناویز کے۔''

۱. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے کہا بتائیے اہل جنت کے کپڑے پھٹ جائیں گے یا وہ بنے جاتے ہیں یہ سن کر بعض لوگ ہنس پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لیے ہنستے ہو کہ جاہل عالم سے سوال کر رہا ہے پھر فرمایا کپڑے جنت کے ثمرات سے تیار کیے جاتے ہیں، دو بار فرمایا۔ (نسائی۔احمد۔بزار)

اسی کی مثل حضرت جابر سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔

(طبرانی فی الاوسط۔بزار۔ابویعلی)

۲. حضرت مرثد بن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس سے سندس اگتا ہے۔اسی سے اہلِ جنت کا لباس تیار ہوتا ہے۔ (بیہقی)

۳. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ 'دار المؤمنین خالص موتیوں کی ہے اس میں چالیس گھر ہیں اس کے درمیان ایک درخت ہے اس سے حلے (جوڑے) تیار کئے جاتے ہیں جنتی جا کر اس سے ایک انگلی سے ستر حلے نکالے گا جن کا جڑاؤ لؤلؤ زبرجد اور مرجان سے ہے۔ (ابن المبارک)

۴. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سندس کا جبہ ہدیہ پر بھیجا گیا اور آپ ریشم سے منع فرماتے تھے لوگوں ک داس سے تعجب ہوا تو آپ نے فرمایا مجھے قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنت میں رومال اس سے حسین تر ہیں۔ (بخاری۔مسلم۔احمد)

۵. حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفرماتے سنا کہ نہ ریشم پہنو نہ دیباج اور نہ سونے چاندی کے برتن میں پانی پیو اور نہ ہی بڑے بڑے پیالوں میں کھاؤ، کیونکہ دنیا میں دنیاداروں کے لیے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔ (بخاری۔مسلم۔ترمذی۔ابوداؤد۔ابنِ ماجہ)

۶. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں

ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ احمد)

◆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں اس میں نہ پیے گا اور اہلِ جنت کا لباس ریشم ہے اور ان کی شراب جنت میں ہے اور سونے چاندی کے برتن اہلِ جنت کے ہیں۔ (نسائی۔ حاکم)

فائدہ: امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ وہ آخرت میں اس سے محروم ہوگا اگر چہ جنت میں داخل وہ اگر توبہ کر کے نہ ملا اس کے ظاہری معنیٰ یہی ہے کہ اسی لیے کہ اس نے ان چیزوں کی دنیا میں جلدی کی جس کے لئے جنت کی خاطر انہیں مؤخر کیا گیا اور دنیا میں جن چیزوں کو حرام کیا گیا اس کا ارتکاب کیا۔

◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہ پہنے گا اگر چہ جنت میں داخل ہو جبکہ اہلِ جنت کا لباس ریشم ہے اور اسے نہ پہن پائے گا۔ (نسائی۔ حاکم۔ ابنِ حبان)

فائدہ: یہ مضمون تمام مرفوع ہے۔ اگر چہ آخری جملہ کلام راوی سے مدرج ہے اور وہ حدیث کا زیادہ عالم اور حال کا زیادہ عارف ہے اور ایسے ہی مدرج راوی کی طرف سے ہوتے ہیں اور اس کے لیے یہی کہا جائے گا۔

فائدہ: بعض نے کہا کہ حدیث پر اعتماد کر کے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسے ان چیزوں سے اس وقت محروم رکھا جائے گا جب وہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہوگا جب وہ شفاعت سے دوزخ سے نکلے گا تو پھر محروم نہ ہوگا۔ کیونکہ رحمت عامہ کا یہی تقاضا ہے کیونکہ جب وہ شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا تو کسی شئے سے محروم نہ ہوگا۔ نہ شراب سے نہ ریشم سے اور نہ دوسری نعمتوں سے کیونکہ جنت میں ان چیزوں سے محروم رکھنا تو عذاب ہے اور جنت میں عذاب کیسا اور نہ ہی اس سے کسی دوسرے امر کا مؤاخذہ ہوگا۔

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ تاویل ضعیف ہے اور اسے حدیث حضرت ابوسعید خدریؓ رد کرتی ہے ان کے قول کا جواب یہ ہے کہ وہ جنت میں ان کی خواہش کرے گا جیسے اعلیٰ منزل کی نیچی منزل والا خواہش کرے گا اسے وہ نہ ملے گی کیونکہ اس کے لیے یہ سزا ہے۔

9. حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ طوبیٰ کی طرف جائے گا اس کے لیے اس کے خوشے پھیل جائیں گے ان میں سے جسے وہ چاہے گا لے لے گا۔ چاہے سفید خوشے اور چاہے سرخ خوشے چاہے سبز چاہے زرد چاہے سیاہ شقائق النعمان یعنی اس کے رنگ برنگ شگوفے ہوں گے نہایت رحیق اور حسین۔ (ابن ابی الدنیا)

10. حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہلِ جنت کا لباس دنیوی لباس کی طرح ہوگا لیکن جو اسے دیکھے گا بے ہوش ہوگا اور نہ ہی اس پر نگاہ ٹھہر سکے گی۔ (ابن المبارک)

11. حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنتی جنت کا لباس پہنے گا ایک گھنٹہ میں وہ ستر رنگ بدلے گا۔ (ابن المبارک۔ ابن ابی الدنیا)

12. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جنت میں داخل ہوگا اسے ہر طرح کی نعمت نصیب ہوگی اور وہ نہ خشک ہوگا اور نہ اس کا کپڑا پھٹے گا اور نہ اس کی جوانی فنا ہوگی۔ (مسلم۔ ترمذی۔ احمد۔ دارمی)

باب (۱۶۵)

وہ اعمال جو جنتی لباس کے سبب ہیں

1. حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میت کو کفن پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سندس پہنائے گا۔ (حاکم)

2. حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھا لباس بطورِ تواضع چھوڑا حالانکہ وہ اس پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے بھرے مجمع میں بلا کر خبر دے گا کہ وہ جنت کے حلوں (جوڑوں) سے جو چاہے پہنے۔ (ترمذی۔ احمد۔ حاکم)

3. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اسے جنت میں اللہ تعالیٰ جنت کے دو ایسے حلے (جوڑے)

پہنائے گا جس کی دنیا میں قیمت ادا نہ کی جا سکے گی۔ (طبرانی فی الاوسط۔ دیلمی)

باب (١٦٦)

اہلِ جنت کے زیورات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيْرٌ ۝

(پ ۲۲، فاطر۔ آیت ۳۳)

"وہ ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے۔"

اور فرمایا:

وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ (پ ۲۹، الدھر، آیت ۲۱)

"اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے۔"

☆☆ حضرت ابنِ مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا۔ (خزائن العرفان۔ اویسی غفرلہٗ) ☆☆

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا جنتی کے ہاتھ میں جنت کے تین کنگن ہوں گے (۱) سونے کا (۲) چاندی کا (۳) موتی کا۔ جبکہ دنیا کے شہنشاہ کنگن اور تاج پہنتے تھے اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو پہنائے گا کہ حقیقی بادشاہ یہی لوگ ہیں۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ جنت کا ایک زیور اہل دنیا کے تمام زیورات کے برابر کیا جائے گا وہ جو اللہ تعالیٰ جنتی کو پہنائے گا تو اہلِ دنیا کے تمام زیورات بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔

(طبرانی فی الاوسط)

۲۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جب سے اسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ اہلِ جنت کے زیوارت بنا رہا ہے یہاں تک کہ قیامت قائم

ہو گی اگر جنتی کا ایک زیور دنیا میں ظاہر کیا جائے تو سورج کی روشنی اس کے آگے ماند پڑ جائے گی۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ)

باب (۱۶۷)

مومن کا زیور جنت میں

❶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن زیور جنت میں وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچتا ہے۔ (مسلم۔نسائی۔احمد)

❷ اصحابِ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے سونا پہننا ترک کیا حالانکہ اسے اس کی قدرت ہے تو اللہ تعالیٰ اسے حظیرۃ القدس سے زیورات پہنائے گا۔ جس نے چاندی پہننا ترک کیا حالانکہ اسے اس کی قدرت ہے تو اسے اللہ تعالیٰ حظیرۃ القدس سے لباس پہنائے گا اور جس نے شراب ترک کی حالانکہ اسے اس کی قدرت ہے تو اللہ تعالیٰ اسے حظیرۃ القدس سے پانی پلائے گا۔ (بزار۔احمد فی الزہد)

❸ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل کو زیورات اور ریشم کے استعمال سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر تم اہلِ جنت کے زیورات اور لباس چاہتے ہو تو دنیا میں زیورات اور ریشم نہ پہنو۔ (نسائی۔حاکم)

باب (۱۶۸)

اہل جنت کے اکثر نگینے عقیق کے ہوں گے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کے اکثر نگینے عقیق کے ہوں گے۔ (ابونعیم)

باب (۱۶۹)

اہل جنت کے بستر ان کی چار پائیاں، تخت بالا پوش، قبائیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ (پ ۲۷، الواقعہ، آیت ۳۴)

''اور بلند بچھونوں میں۔''

اور فرمایا:

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ (پ ۳۰، الغاشیۃ، آیت ۱۳، ۱۶)

''اس میں بلند تخت ہیں اور چنے ہوئے کوزے اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلے ہوئی چاندنیاں۔''

اور فرمایا:

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۷۶)

''تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر۔''

اور فرمایا:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ (پ ۲۸، الرحمٰن۔ آیت ۷۲)

''حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔''

◆ 1 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت وَ فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ کے بارے میں فرمایا کہ دو بستروں کی درمیانی مسافت آسمان و زمین کی درمیانی مسافت جیسی ہے اور ترمذی میں ہے اور ان کی اونچائی بھی ایسی ہے جیسے آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت اور یہ پانچ سو سال کی ہے۔

(ترمذی ابن ماجہ۔ ابن حبان)

امام ترمذی نے فرمایا کہ اہل علم نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ ان کا اوپر کا حصہ اگر

نیچے گرے تو چالیس سال کے بعد پہنچے۔

۲. حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اس کے اوپر کے فراش کو نیچے گرایا جائے تو اسے نیچے گرتے گرتے اسے سو سال گزر جائیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

۳. حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت:

بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ط (پ ۲۷، الرحمٰن، ۵۴)

کی تفسیر میں فرمایا کہ تمہیں ان کے بطائن کا تو حال بتایا گیا تو سوچیاں کے ظواہر کا کیا حال ہوگا۔

۴. حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ط کی تفسیر میں فرمایا کہ ان کے ظواہر نور جامد سے ہوں گے۔ (ابونعیم)

۵. حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے آیت:

مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ط (پ ۱۵، الکہف، آیت ۳۱)

''وہاں تختوں پر تکیہ لگائے۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ اریکہ (چارپائی) ایسے نہیں ہوگی بلکہ وہ آراستہ کمرے میں بچھی ہوگی اگرچہ چارپائی آراستہ کمرے سے چھوٹی ہوگی بہرحال ہوگی کمرے میں ہاں انہیں جمع کیا جائے تو وہ چارپائی ہوگی۔ (بیہقی)

۶. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت:

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ (پ ۲۷، الواقعۃ، آیت ۱۵)

''جڑاؤ تختوں پر ہوں گے۔''

کی تفسیر مین فرمایا کہ مَوْضُوْنَۃ بمعنیٰ مَصْفُوْفَۃٍ ہے اور رَفْرَفٍ خُضْرٍ کے بارے میں فرمایا بمعنیٰ مجالس اور عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ کا زرابی (نہالچے) معنیٰ کیا ہے۔ و نمارق مصفوفۃ بمعنیٰ بچھے ہوئے۔ (بیہقی)

۷. حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رفرف بمعنیٰ ریاض الجنۃ ہے اور عبقری بمعنیٰ چاندنیاں۔ (ہناد فی الزہد۔ ابن المبارک)

۸. حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کا

خیمہ موتی خالص سے ہے جس کا طول بجانب آسمان ساٹھ میل ہے اس ہر زاویہ مومن اور اس کے اہل لے لیے ہوگا۔ ان کے سوا کسی دوسرے کو دیکھنے کی اجازت نہ ہوگی اس میں صرف اس مومن کی آمد و رفت ہوگی۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ دارمی۔ احمد)

- ۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جنتی خیمہ خالص موتی کا ہے ۳ میل × ۳ میل لمبا ہے اس کے چار ہزار سونے کے پٹ ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)
- ۱۰ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی خیمے خالص موتیوں کے ہیں۔ (ابن جریر۔ ابن ابی حاتم)
- ۱۱ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا جنتی خیمہ خالص موتی کا ہے اس م ایک خیمے کے ستر دروازے سونے کے ہیں۔ (ابن ابی حاتم)
- ۱۲ حضرت عمر بن میمون رضی اللہ عنہ نے فرمایا جنتی خیمہ خالص موتی کا ہے۔ (ہناد فی الزہد)
- ۱۳ امام مجاہد نے متقابلین کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کی گدی نہیں دیکھے گے۔ (ہناد فی الزہد)

باب (۱۷۰)

اہل جنت کی ازواج

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَهُمْ فِيهَآ أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (پ ۱، البقرۃ، آیت ۲۵)

''اور ان کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں۔''

اور فرمایا:

وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ (پ ۲۷، الواقعۃ۔ ۲۲، ۲۳)

''اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی۔''

اور فرمایا:

وَعِندَهُمْ قَٰصِرَٰتُ الطَّرْفِ عِينٌ ۝ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ۝ (پ ۲۳، الصافات، ۴۸، ۴۹)

''اور ان کے پاس ہی جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ

دیکھیں گی بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے۔''

اور فرمایا:

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ

(پ ۲۷، الواقعہ۔ ۳۵، ۳۸)

''بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہروں پر پیاریاں اور انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں داہنی طرف والوں کے لیے۔''

اور فرمایا:

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۚ (پ ۲۷، الرحمٰن۔ آیت ۷۰)

''ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی۔''

اور فرمایا:

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۚ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۵۸)

''گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں۔''

اور فرمایا:

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ (پ ۲۷، الرحمٰن۔ ۵۶)

''ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کیسوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی نے اور نہ کسی جن نے۔''

اور فرمایا:

وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ۔ (پ ۲۳، الصافات، آیت ۵۲)

''اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی۔''

اور فرمایا:

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ (پ ۳۰، النباء، آیت ۳۳)

''اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی۔''

❶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ حیض، پیشاب، پاخانہ، رینٹھ اور کھنکار سے پاک ہوں گی۔ (حاکم۔ابن مردویہ)

❷ امام مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ حیض، و پاخانہ اور پیشاب، کھنکار تھوک، رینٹھ، اولاد اور منی سے پاک ہوں گی۔ (ابن المبارک۔ ہناد فی الزہد)

❸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں کے چاند جیسی ہوگی وہ نہ تھوکیں گے اور نہ کھنکرایں گے اور نہ قضائے حاجت کریں گے۔ ان کے برتن اور ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی۔ ان کا لوبان اگربتیاں ہوں گی جن کی خوشبو مشک ہوگی اور ان میں ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ جن کے حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کی چربی گوشت کے باہر سے نظر آئے گی نہ ان میں کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں آپس میں بغض ہوگا ایک دل ہوں گے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھیں گے۔ (بخاری۔مسلم۔ترمذی۔احمد)

❹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے اور دوسرے گروہ کا چہرہ آسمان میں زیادہ چمکنے والے ستارے سے زیادہ حسین ہوگا ان میں ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی ان میں ہر ایک پر ستر حلے ہوں گے ان کی پنڈلیوں کی چربی ان پوشاکوں کے باہر سے نظر آئے گی۔ (ترمذی۔بیہقی)

❺ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حور عین میں سے ایک عورت کی پنڈی کی چربی گوشت اور ہڈی اور ستر حلوں (جوڑوں) کے باہر سے ایسے نظر آئے گی جیسے سرخ شراب سفید شیشے میں۔ (طبرانی فی الکبیر)

❻ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک صبح اور ایک شام دنیا و مافیھا (دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے) سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارا ایک قاب قوسین دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی ایک

عورت زمین پر جھانک کر دیکھے تو بہشت سے لے کر زمین تک درمیان مسافت کو روشن کر دے اور اس کے درمیان کو خوشبو بھر دے اور وہ دوپٹہ جو اس کے سر پر ہے وہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

7. حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَان کی تفسیر میں فرمایا کہ ان کا چہرہ اور گال آئینے سے زیادہ صاف و شفاف ہے اور ان کے ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے اور ان پر ایک پر ستر کپڑے ہیں ان کا مرد ان کپڑوں کے اندر سے ان کی پنڈلی کی چربی کو دیکھ سکے گا۔ (ترمذی۔ حاکم۔ احمد۔ ابن حبان)

8. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں شب معراج میں جنت میں داخل ہوا تو ایک جگہ دیکھی اس کا نام بیدج ہے اس پر لولو زبرجد سبز اور یاقوت احمر کے خیمے تھے۔ وہاں کی حوروں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیسی آواز ہے؟ عرض کی یہ حوریں خیموں میں چھپی بیٹھی ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی آپ کو سلام کریں اللہ تعالیٰ نے انہیں اجازت بخشی اور سلام کے بعد عرض کر رہی ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہمیشہ کے لے راضی ہیں ہم کبھی غصہ نہیں کرتیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:
"حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ"۔ (بیہقی۔ ابن مردویہ)

9. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ کی تفسیر میں فرمایا وہ اپنے شوہروں سے آنکھیں نیچی نہیں کرتیں اور كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ کی تفسیر میں فرمایا وہ گویا خالص موتی ہیں اور لَمْ يَطْمِثْهُنَّ کی تفسیر میں فرمایا کہ انہیں کبھی حیض نہیں آیا اور عُرُبًا کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ کنواری ہیں اَتْرَابًا کی تفسیر میں فرمایا وہ پیار والی ہیں اور كَوَاعِبَ کی تفسیر میں فرمایا اٹھتی جوانی والی ہیں۔ (ابن جریر۔ ابن ابی حاتم)

10. حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَلْعُرُبُ بمعنیٰ محبت کرنے والیاں اپنے شوہروں سے اَتْرَابٌ بمعنیٰ ہم عمر۔ (ابن المبارک)

11. امام مجاہد نے فرمایا "قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ" کا معنیٰ ہے وہ صرف اپنے شوہروں کی

طرف ہی دیکھتی ہیں غیروں کو بالکل نہیں دیکھتیں۔ اور "مَقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ" کے معنی ہے اور ہمیشہ خیموں میں ہی رہتی ہیں باہر کہیں نہیں جاتیں اور ان کے خیمے موتی اور چاندی ہی ہیں۔ (ابن جریر۔ بیہقی)

- ⑫ حضرت مجاہد نے فرمایا کہ حور کا معنیٰ ہے انہیں آنکھیں دیکھتے ہوئے حیران رہ جائیں اور ان کی پنڈلیوں کی چربی ان کی پوشاکوں کے باہر سے نظر آتی ہے۔ دیکھنے والا ان کے سینہ کو دیکھتا ہے تو وہ گویا آئینہ ہے ان کے چمڑے کی نرمی اور رنگ کی صفائی کی وجہ سے۔ (بیہقی)
- ⑬ حضرت عطاء نے حورعین کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ سیاہ اور بڑی آنکھوں والی ہیں۔ (بیہقی)
- ⑭ حضرت ابوصالح والسدی نے کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ کی تفسیر میں فرمایا گویا وہ سفید موتی اور صاف یاقوت ہیں۔ (ابن المبارک۔ بیہقی)
- ⑮ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اَلْعُرُوْبُ وہ جو اپنے زوج کے لیے نرم خو ہو۔ (ابن ابی حاتم)
- ⑯ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اَلْعُرُوْبُ وہ جو ناز ونزاکت والی، نئی اٹھان والی ہو۔ (ہناد فی الزہد)
- ⑰ شعبی سے لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ کی تفسیر میں ہے کہ وہ یہی دنیا والی عورتیں ہوں گی جنہیں اللہ تعالیٰ دوسری تخلیق میں پیدا فرمائے گا جیسا کہ فرمایا اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا انہیں تخلیق ثانی میں عود کرنے کے بعد کسی انسان اور جن نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ (سعید بن منصور۔ بیہقی)
- ① حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے پاس ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میری خالہ ہے۔ آپ نے فرمایا جنت میں بوڑھیاں داخل نہ ہوں گی۔ اس سے وہ بڑھیا نے کہہ ڈالا (اللہ تعالیٰ نے جو چاہا) آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں نئی اٹھان میں بنائے گا۔ (بیہقی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریقے سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ کے پاس انصار کی ایک بڑھیا حاضر ہوئی، عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے۔ آپ نے فرمایا بوڑھیاں جنت میں داخل نہ ہوں گی اس کے بعد آپ نماز میں مصروف ہو گئے پھر تشریف لائے میں نے عرض کی آپ نے جو فرمایا ہے اس سے بڑھیا کو سخت کوفت ہوئی ہے آپ نے فرمای میں نے جو کہا ہے وہی درست ہے لیکن جب یہ بوڑھیاں جنت میں جائیں گی تو انہیں اللہ تعالیٰ کنواری بنا دے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہا اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ کی تفسیر میں فرمایا تمہاری دنیا کی بوڑھیاں دنیا میں آنکھوں کی کمزور اور آنکھوں میں کیچڑ والی ہیں آخرت میں تو بڑی صاف ستھری آنکھوں والی ہوں گی۔

(ترمذی۔ابن جریر)

حضرت سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ سے مراد نوجوان باکرہ عورتیں ہیں جو دنیا میں تھیں۔ (بیہقی۔ابن جریری)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں بوڑھی عورتیں نہیں جائیں گی یہ سن کر ایک بڑھیا رو پڑی آپ نے فرمایا اس کو خبر دو کہ وہ اس دن بڑھیا نہیں بلکہ نوجوان ہو جائے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ۔

(ترمذی فی الشمائل)

حضرت ام اسلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہی کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے حورعین کے متعلق تفصیل بتایئے؟ آپ نے فرمایا حورعین گوری موزوں جسم اور موزوں لب والی اور حوراء ان کے لیے چیل کے پروں کی طرح ہوگا۔ میں نے عرض کی کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ کی تفسیر بھی بتایئے؟ آپ نے فرمایا ان کی صفائی ان صاف موتیوں کی طرح ہوگی جو سیپ میں ہوں جنہیں کسی کا ہاتھ نہ لگا ہو، پھر میں عرض کی فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا وہ اچھے اخلاق اور حسین چہرے والی ہوں گی، میں نے عرض کی مجھے کَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ کا

مطلب واضح فرمائیں؟ فرمایا ان کی جلد کی نرمی ایسے چمڑے جیسی ہوگی جو انڈے کے اندر چھلکے کے متصل ہوتا ہے جو نہایت باریک نرم ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے عُرُباً اَترَاباً کے متعلق سمجھا دیجئے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ عورتیں جو دنیا میں بوڑھیاں تھیں اور ان کی آنکھیں کمزور اور کیچڑ سے لت پت رہتی تھیں مرنے کے بعد انہیں نوجوان باکرہ بنا دیا جائے گا ارفرمایا عُرُباً جن سے عشق کیا جائے اور اَترَاباً وہ جن سے محبت کی جائے سب ایک عمر پر ہوں گی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ دنیا والی عورتیں افضل ہیں یا حورعین؟ آپ نے فرمایا کہ دنیا والی عورتیں حورعین سے افضل ہیں۔ جیسے ظاہر اور باطن کا فرق ہوتا ہے یہاں بھی ایسے ہوتا ہے، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا دنیا والی عورتوں کے نماز، روزہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے چہرہ پر نور اور ان کے جسم ریشم کی طرح بنادے گا گوری چٹی سبز لباس والی زرد زیوروں والی ہوں گی ان کے لوبان کی انگیٹھیاں موتی کی ہوں گی۔ ان کے کنگھے خالص سونے کے ہوں گے اور وہ کہیں گی کیا ہمیشہ رہنے والی نہیں ہم تو ہمیشہ تک نہیں مریں گی اور ہم ہمیشہ نرم ہیں۔ ہمارے میں خشکی نہیں آئے گی۔ ہم ہمیشہ مقیم رہیں گی ہمارے سفر کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہم ہمشیہ راضی رہیں گی، ہم میں ناراضگی ہے ہی نہیں۔ اسے مبارک ہو! جس کے لیے ہم ہیں اور وہ ہمارے لیے ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ عورت جو دنیا میں ایک دو تین چار شوہروں سے بیاہی جاتی ہے پھر ہم مرنے کے بعد جنت میں جائیں گے وہ عورت بھی مرے گی اس کے شوہر بھی۔ اب وہ عورت کس شوہر کو ملے گی؟ فرمایا اسے اختیار ہے جسے وہ چاہے گی اور وہ اسے چاہے گی جو ان میں خلق میں حسین ہوگا اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گی یہی دنیا میں میرے ساتھ خلق میں احسن تھا اسی لیے آج بھی مجھے اس کے ساتھ ملا دے، اے ام سلمہ! حسن خلق کی بھلائی دنیا و آخرت سے لے گئی ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت عامر بن خدیم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اگر اہلِ جنت کی کوئی خاتون دنیا کی طرف جھانکے تو اس کی خوشبو تمام زمین میں پھیل جائے

اور اس کی روشنی سورج و چاند کی روشنی کو ماند کر دے۔ (طبرانی فی الکبیر۔ بزار)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جنت کی کوئی عورت جھانک کر دیکھے تو زمین و آسمان کے درمیان میں خوشبو پھیلا دے اور اس کی روشنی سے آسمان و زمین کا درمیان روشن ہو جائے اور اس کے سر کا تاج دنیا و مافیہا (دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حورعین کو زعفران سے پیدا کیا۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حورعین کو مٹی سے پیدا نہیں کیا بلکہ اسے مشک و کافور و زعفران سے پیدا فرمایا ہے۔ (ابن المبارک)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای کہ اہلِ جنت کی عورت کی پنڈلی کی سفیدی اس کے ستر حلوں سے دیکھی جاتی یونہی پنڈلی کی چربی وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے فرمایا ہے کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ اور یاقوت ایک پتھر ہے اگر اس میں دھاگہ ڈالا جائے پھر اس کی صفائی دیکھی جائے تو اسے دھاگے کے باہر سے دیکھا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن حبان۔ ہناد فی الزہد)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کی ایک پسندیدہ عورت ہو گی اس کا خیمہ چار دروازوں والا ہو گا وہی عورت جنتی کو ہر روز تحفہ و کرامت کے طور پیش کی جائے گی جو اسے ایک دن ملے گی دوسرے روز اسے اور ملے گی نہ وہ اکڑنے والی ہوں گی اور نہ ہی ٹھٹھہ مخلول کرنے والی ہوں گی اور نہ ہی وہ بدبودار ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ۔ (ابن المبارک۔ ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت امام اوازاعیؒ نے فرمایا وہ حسین عورتیں ان کی زبانیں (بولیاں) عام بولیوں کی طرح ہوں گی۔ نہ وہ غیرت کرے گی اور نہ ایذاء دے گی۔ (ابن المبارک)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حور کھاری دریا میں تھوک دے تو وہ دریا اس کے تھوک کی مٹھاس سے میٹھا ہو جائے۔

(ابن ابی الدنیا)

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حورعین کا ایک بال گدھ کے پر سے بھی زیادہ لمبا ہوگا۔ (ابن ابی الدنیا)
- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد جنت میں ستر سال ٹھہرے گا قبل اس کے وہ یہاں سے پھرے اس کے پاس عورت آئے گی اس کے چہرے کو دیکھے تو وہ آئینہ سے زیادہ صاف وشفاف ہوگا اور اس کا ایک ادنیٰ موتی مشرق ومغرب کے درمیان کو روشن کردے گا۔ وہ عورت اس مرد کو آکر السلام علیکم کہے گی یہ و علیکم السلام کہہ کر اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں مزید سے ہوں اس پر ستر حلے (جوڑے) ہوں گے اس کے باہر سے اس کی پنڈلی کی چربی نظر آتی ہے او ان کے سر پر تاج ہے ان کا ادنیٰ موتی مشرق ومغرب کے درمیان کو روشن کردیتا ہے۔ (احمد۔ابن ابی الدنیا۔ابویعلیٰ)
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حور اگر اپنی ہتھیلیوں کا درمیانی حصہ آسمان و زمین کے درمیان ظاہر کرے تو لوگ اس کے حسن پر فریفتہ ہوجائیں اور اگر وہ اپنا چہرہ ظاہر کرے تو اس کے حسن سے آسمان وزمین کا درمیان روشن ہوجائے۔ (ابن ابی الدنیا)
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر جنت کی کوئی عورت سات دریاؤں میں تھوکے تو وہ ساتوں دریا شہد سے بھی زیادہ میٹھے ہوجائیں۔ (ابن ابی الدنیا)
- حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی حور کا ہاتھ آسمان سے نیچے لٹکایا جائے تو اس سے زمین ایسے روشن ہوجائے جیسے سورج سے روشن ہوتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا)
- حضرت ابوسلیمان درائی فرماتے تھے کہ جنت میں نہریں ہیں ان کے کنارے خیمے ہیں ان میں حوریں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ایک پیدا فرماتا ہے جب اس کی تخلیق مکمل ہوجاتی ہے تو اس کے اوپر ملائکہ خیمہ کھڑے کرتے ہیں جس میں وہ میلوں تک پھیلی ہوئی کرسی پر بیٹھتی ہے جس سے اس کی رانیں کرسی کے کناروں سے باہر ہوجاتی ہیں۔ اہلِ جنت سیر کے لیے اپنے محلوں سے باہر آتے جاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں۔ پھر ان میں سے کوئی ایک اس حور سے خلوت کرتا ہے۔ (ابنِ عساکر)

۶ حضرت حبان ابی جبلہ نے فرمایا کہ جب دنیوی عورتیں جنت میں داخل ہوں گی تو وہ اپنے دنیوی اعمال صالحہ کی وجہ سے ان حوروں پر فضیلت پا جائے گی۔ (ہناد فی الزہد)

باب (۱۷۱)

جنتی ازواج کی تعداد

۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں۔ تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جنت میں ہر مرد کی دو بیویاں ہوں گی اور ان کی پنڈلیوں کی چربی ستر حلوں کے باہر سے دیکھے گا اور جنت میں کوئی مرد بیوی کے بغیر نہ ہوگا (ثابت ہوا کی جنت میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔ (اویسی غفرلہٗ)

(بخاری۔ مسلم۔ دارمی۔ احمد)

۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک مرد ستر حوروں سے نکاح کرے گا عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ ان سے نبھانے کی طاقت بھی رکھتا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہر جنتی کو سو مرد کی قوت دی جائے گی۔

(ترمذی۔ بزار۔ ابن حبان)

۳ حضرت حاطب بن بلتعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جنت میں ہر مرد بہتر عورتوں سے نکاح کرے گا ان میں ستر حوریں ہوں گی اور دو دنیوی عورتیں۔ (ابن عساکر)

۴ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو بھی اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا اس کی بہتر حوریں ہوں گی دو حور عین اور بہتر اس کو جنت میں میراث کے طور پر ملیں گی ان کی فروج خواہشات کو ابھارنے والی ہوں گی اور مرد کا ذکر بے طاقتی سے ٹیڑھا نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سات

درجات ہوں گے اعلیٰ درجے کا وہ ہے جسے یہ ساتوں نصیب ہوں گے اہل جنت میں کوئی چھٹے درجے پر ہو جس کے اوپر ساتواں درجہ ہے اس کے لیے تین سو خدام ہوں گے۔ اسے صبح و شام تین سو سونے کے صحیفے (پیالے) دیئے جائیں گے ہر صحیفہ کا رنگ مختلف ہوگا وہ سب میں علیحدہ علیحدہ ایک دوسرے سے بڑھ کر پائے گا، عرض کرے گا، یارب! اجازت ہو تاکہ میں اس سے دوسرے اہل جنت کو کچھ دوں۔ میرے حصے میں کمی تو نہیں آئے گی (اسے کیا خبر کہ دوسرے بھی تیرے سے نعمتوں میں کچھ کم نہیں)۔ اس کی بہتر بیویاں ہوں گی ان میں ایک کے بیٹھنے کی جگہ زمین کے ایک میل کے برابر ہوگی۔ (احمد)

◆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جنتی مرد کو پانچ سو حوریں دی جائی گی اور چار ہزار باکرہ اور چار ہزار ثیبہ (مرد جس کی شادی ہوچکی ہو عورت جو خاوند کے پاس رہ چکی ہو) وہ ہر ایک کے ساتھ اتنا مدت گلے لگا کر سوئے گا جتنا دنیا کی مقدار ہے (یعنی سات ہزار سال) (بیہقی)

◆ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جنت مرد چار ہزار باکرہ اور چار ہزار ثیب اور ایک سر حور سے نکاح کرنے گا اور وہ ہر ہفتہ میں ایک جگہ جمع ہوکر پیاری آواز سے بولتی ہیں جسے مخلوق میں ایسی آواز کبھی نہ سنی ہوں گی۔ کہیں گی ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم ختم نہ ہوں گی ہم نت نئی ہیں ہم پرانی نہیں ہوں گی ہم ہمیشہ خوش رہنے والی ہیں ہم ناراض ہونے والی نہیں ہم ہمیشہ مقیم ہیں سفر کرنے والی نہیں اسے مبارک ہو جس کے لیے ہم ہیں اور وہ ہمارے لیے ہے۔ (ابوالشیخ فی العظمۃ۔ ابونعیم)

◆ حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبریل امین نے کہا جنتی مرد کا حور معانقہ مصافحہ سے استقبال کرے گی تو تم اس کے کس پورے کو لو گے جب کہ اس کا ایک پورا ظاہر ہوجائے تو اس کی روشنی سورج، چاند کی روشنی پر غالب آجائے اگر اس کے بالوں کا یک گچھا ظاہر ہوجائے اس کی خوشبو مشرق و مغرب کے درمیان کو پر کردے جنتی ایسے ہی اس کی نشست گاہ میں بیٹا ہوگا تو

اچانک اوپر نور کی چمک دیکھے گا اوپر نظر کرے گا تو دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے لائق اپنی مخلوق کو جھانک کر دیکھ رہا ہے پھر اچانک ایک حور اسے پکار کر کہہ رہی ہوگی اے اللہ کے ولی! ہماری تیرے ہاں دولت ہے جنتی پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گی ان حوروں سے ہوں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ (پ ۲۶، ق، آیت ۳۵)

''اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔''

پھر وہ پہلی حور کو چھوڑ کر اس کے پاس چلا جائے گا جو پہلی سے حسن و جمال میں بڑھ کر ہوگی وہ اپنی جگہ پر اس کے ساتھ بیٹھا ہوگا کہ اچانک اوپر سے نور چمکے گا دیکھے تو ایک اور حور نظر آئے گی اور وہ اس سے کہہ رہی ہوگی کہ اے اللہ کے ولی! ہماری تیرے پاس دولت ہے وہ پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں ان نعمتوں میں سے ہوں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ (پ ۲۱، السجدۃ، آیت ۱۷)

''تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔''

اسی طرح وہ ایک کو چھوڑ کر دوسری کی طرف جاتا رہے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

⑮ کثیر بن مرہ نے فرمایا المزید نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ بادل اہلِ جنت کے اوپر سے گزر کر کہے گا کہ تم چاہتے ہو کہ تم پر برسوں وہ چاہیں گے تو بارش ہو جائے کثیر (راوی) نے کہا اگر میں اس پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ جنت کہیں گے ہم پر زینت والی نوجوان لڑکیاں برسا دے۔

(ابن المبارک۔ ابو نعیم۔ ابن ابی الدنیا)

باب (۱۷۲)

وہ اعمال جو ازواجِ جنت کے حصول کے موجب ہیں

① حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غصہ پیتا

ہے حالانکہ اسے اس کے اجراء کی طاقت تھی تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت میں عام مخلوق کی موجودگی میں بلا کر فرمائے گا جس حور سے تیرا جی چاہے لے لے۔

(ابوداؤد۔ترمذی۔ابن ماجہ۔احمد)

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میں یہ تین عادتوں میں ایک ہوگی تو حور سے نکاح کر یا جائے گا۔

① امن پسند سے خفیہ امانت رکھی گئی تو وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پورے طور ادا کرے۔

② قاتل کو معاف کردے۔

③ جو ہر نماز کے بعد قل ھو اللہ احد (سورۃ الاخلاص) پڑھے۔ (اصبہانی۔مجمع الزوائد)

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مساجد کا جھاڑو پھیرنا حورعین کا مہر ہے۔

- حضرت ابوقر صافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوڑا کرکٹ مسجد سے باہر کرنا حورعین کی مہر ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

- حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جنت ایک رمضان میں ایک سال سے دوسرے سال تک آراستہ کی جاتی ہے پہلی رمضان میں عرش کے نیچے ہوا چلتی ہے جو جنت کے درختوں کے پتے جھاڑ دیتی ہے حوریں عرض کرتی ہیں یارب! اسی مہینہ میں ہمارے شوہر مقرر فرمادے جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری وجہ سے ٹھنڈی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رمضان کا ایک روزہ رکھتا ہے اسے میں حورعین سے بیاہوں گا اور ایسے خیمہ میں جگہ دوں گا جو موتیوں والا ہے اس حور کی تعریف قرآن مجید میں ہے:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ۔ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۷۲)

''حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔''

ان میں ہر حور پر ستر حلے ہیں جو رنگا رنگ ہیں ہر رنگ دوسرے جیسا نہیں اور ہر حور کو

ستر قسم کی خوشبو حاصل ہوگی جو ہر ایک خوشبو دوسری خوشبو سے نرالی ہوگی اور ہر ایک حور کی خدمت کے لیے ستر ہزار نوکرانیاں ہوں گی اور ستر ہزار نوکر۔ ان ہر ایک کے پاس سونے کا پیالہ ہوگا جس میں طعام ہوگا جس کے ہر لقمہ کا مزہ دوسرے سے نرالہ ہوگا۔ اور ان ہر ایک حور کے لیے ستر یاقوت سرخ کے پلنگ ہوں گے ہر پلنگ پر ستر فراش ہوں گے ہر فراش کے اندر کا حصہ استبرق کا ہوگا ہر فراش کے اوپر ستر تخت ہوں گے یونہی ان حوروں کے شوہر کو یاقوت خالص کا تخت ملے گا جس کا جڑاؤ موتیوں کا ہوگا اس شوہر کے سو سونے کے کنگن ہوں گے یہ اس کا اجر ہے جو اس نے رمضان کا صرف ایک روزہ رکھا اس کے سوا ہے دوسرے روزوں کا ثواب بھی اس طرح ہے اور اس کی اور نیکیوں کا اجر و ثواب اور ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر۔ بیہقی)

فائدہ: الأریکة اس تخت کا نام ہے جس پر فراش ہوگا۔

◆ ۶ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی دنیوی طمع کو پورا کرنے پر قدر ہے اگر چاہتا تو اسے پورا نہ کرا اسے اللہ تعالیٰ حورعین جسے وہ چاہے گا اس سے بیاہ دے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کو ایک سال رمضان سے دوسرے سال رمضان تک سال بھر مزین کایا جاتا ہے جب رمضان شریف آتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اسی ماہ میں اپنے خاص بندوں کو میرا ساکن بنا اور حورعین کہتی ہے اے اللہ! اس ماہ میں اپنے بندگانِ خاص سے میرے شوہر مقرر فرما جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور ہمارے سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس ماہ میں خود کو غلط پینے سے بچایا اور کسی پر بہتان نہ باندھا اور کوئی گناہ نہ کیا میں اسے ہر رات کے عوض سو حورعین بیاہ ہوں گا اور اس کے لیے جنت میں یاقوت اور زمرد کا گھر بنایا جائے گا وہ اتنا وسیع ہوگا کہ تمام دنیا اس محل میں رکھی جائے تو ایسے ہوگی جیسے دنیا میں ایک بکری باندھنے کی جگہ۔

◆ ۸ حضرت عثمان بن عفان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت:

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (پ ۲۴، الزمر، آیت ۶۳ / پ ۲۵، الشوریٰ، آیت ۱۲)

''اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمینوں کی کنجیاں۔''

کی تفسیر میں آپ نے فرمائی کہ جس نے صبح کے وقت یہ کلمات:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور تمام پاکیاں اللہ کے لیے اور تمام خوبیاں اسی کے لیے ہیں اور میں بخشش چاہتا ہوں اور نیکی کرنے کی قوت اور برائی سے بچنے کی طاقت مگر اللہ سے جو اول ہے، آخر ہے، ظاہر ہے اور باطن ہے جس کے ہاتھ میں خیر ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

دس بار پڑھے تو اس کی ابلیس اور اس کے لشکر سے حفاظت کی جائے گی اور ڈھیروں اجر و ثواب دیا جائے گا اور اس کے جنت میں درجات بلند کئے جائیں گے اور اس کا حورعین سے نکاح کیا جائے گا اگر وہ اسی دن مرا تو اس پر شہداء کی مہر لگائی جائے گی) یعنی وہ قیامت میں شہداء کے ساتھ اٹھے گا)۔ (ابویعلی۔ ابن منذر۔ ابن ابی حاتم)

◆ ۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت میں ایک حور ہے جس کا نام العیناء ہے جب وہ چلتی ہے تو اس کے اردگرد دائیں ستر ہزار اور بائیں ستر ہزار نوکرانیاں ہوتی ہیں وہ کہتی ہے کہاں ہیں نیکی کی رغبت دلانے والے اور برائیوں سے روکنے والے؟ (گویا یہ حور العیناء لوگوں کو فرداً فرداً ملے گی۔ اویسی غفرلہٗ)

◆ ۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جنت میں ایک حور ہے اس کا نام اللعبۃ ہے اگر وہ کسی دریا میں اپنا لعاب دہن ڈالے تو دریا کا تمام پانی میٹھا ہو جائے اس کے سینے پر لکھا ہوا ہے جو میری جیسی حور کا طالب ہے اسے چاہیے وہ اپنے رب کی اطاعت میں سرگرم عمل رہے۔ (ابن ابی الدنیا)

باب (۱۷۳)

کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ستاتی ہے

◆ ۱ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ستاتی ہے تو اسے اس کی حور عین کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے مارے اسے نہ ستا۔ یہ تیرے ہاں چند دنوں کا مہمان ہے چند دنوں کے بعد تیرے سے جدا ہوگا۔ (پھر میرے پاس ہمیشہ کا مہمان رہے گا۔ اویسی غفرلہٗ)

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابونعیم۔ احمد)

◆ ۲ حضرت ابن زید نے فرمایا کہ جنت کی عورتوں (حوروں) سے کہا جاتا ہے جب کہ وہ اب آسمان میں ہیں کیا تمہیں تمہارے شوہر دنیا میں رہنے والے دکھائیں؟ وہ کہتی ہیں ہاں! پھر ان سے حجابات اٹھ جاتے ہیں حوروں اور مردوں کے درمیان دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ حورین اپنے شوہروں کو دنیا میں رہنے کی دیر پر وہ ایسی مشتاق ہوتی ہیں جیسے عورت اپنے غائب شوہر کی مشتاق ہوتی ہے جب دنیوی عورت اپنے مرد سے جھگڑا کرتی ہے جیسے عموماً شوہر و عورت میں دنیا میں ہوا کرتا ہے تو حور اس دنیوی عورت پر ناراض ہوتی ہے اور یہ جھگڑا اس پر گراں گزرتا ہے پھر وہ دنیوی عورت سے کہتی ہے، تیرے لیے افسوس ہے کہ تو اسے اپنے شر سے معاف فرما یعنی اس سے شر کرنا (یعنی جھگڑنا) چھوڑ دے اس لیے کہ یہ تیرے پاس چند معمولی راتوں کا مہمان ہے پھر میرے پاس ہمیشہ کے لیے آجائے گا۔ (ابن وہب)

◆ ۳ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی صبح کو روزے سے اٹھتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس کے اعضاء تسبیح پڑھتے ہیں اور اہلِ آسمان و دنیا اس کے لیے استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ اسے پردہ چھپا لے اگر وہ ایک یا دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اس کے لیے تمام آسمانوں سے نور پھیل جاتا ہے اور اس کی ازواج حور عین کہتی ہیں اے اللہ!

اسے جلد موت دیدے ہم اس کے دیدار کی مشتاق ہیں اور اگر وہ تہلیل، تسبیح و تکبیر کہتا ہے تو ملائکہ اس کی ملاقات کرتے ہیں یہاں تک کہ اسے حجاب چھپالے (یعنی موت آجائے) (طبرانی فی الصغیر)

- ۴ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حورعین دنیوی عورتوں سے زیادہ ہیں۔ وہ اپنے شوہروں کے لیے یوں دعا کرتی رہتی ہیں اے اللہ! اس دین میں اس کی مدد فرما اور اس کے دل کو اپنی عبادت کی طرف متوجہ فرما اور اپنے خزانہ سے اسے روزی پہنچادے اے الرحم الراحمین۔ (ابن ابی الدنیا)
- ۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے ایک سال سے دوسرے سال تک ماہِ رمضان میں جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اس کا نام ہے "المثیرہ" وہ جنت کے درختوں کے پتے پھیلاتی ہے ارور جنت کے دروازے کھٹکاتی ہے اس سے ایک پیاری آواز سنائی دیتی ہے جو سننے والوں نے کبھی ایسی خوش الحانی نہ سنی تھی اس کے بعد جنت کے چوکوں پر حورعین کھڑی ہوکر آواز دیں گیں، کوئی ہے جو ہمارے ساتھ نکاح کرنے کی اللہ تعالیٰ درخواست کرے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے رضوان! جنت کے دروازے کھول دے اور اے مالک! تو جہنم کے دروازے بند کردے۔ (بیہقی۔ ابوالشیخ فی الثواب)
- ۶ یزید بن ارقم سلولی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث پہنچی ہے کہ جب منادی پکارے گا تو آسمان کے دروازے کھل جائیں گے اور دعائیں قبول ہوں گی اور حورعین کو آراستہ کیا جائے گا۔ (سعید بن منصور)
- ۷ یوسف بن اسباط نے فرمایا جس مرد نے اقامت نماز [illegible] رَبِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَمِعَةِ الْمُسْتَجَاب لَهَا [illegible] آلِ مُحَمَّدٍ۔ ہم اسے حورعین سے نکاح کرائیں گے [illegible] ہمارے میں کیسا شاندار زاہد ہے۔ (الدینوری فی المجالسۃ)
- ۸ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب نمازی نماز

سے گھر کو لوٹتا ہے اور اس نے یہ نہ کہا کہ اے اللہ! مجھے دوزخ سے پناہ دے اور اے اللہ! تیرے لیے افسوس ہے اگر تو یہ کلمات کہتا تو اللہ تعالیٰ سے بعید ہے کہ وہ تجھے جہنم سے نہ بچائے اور جنت کہتی ہے تیرے لیے افسوس ہے اگر تو میرے لیے سوال کرتا تو کیا اللہ تعالیٰ قادر نہیں کہ وہ تجھے جنت عطا نہ کرتا اور حور عین کہتی ہے تیرے لیے افسوس ہے! اللہ تعالیٰ عاجز ہے کہ اگر تو حور عین مانگتا تو وہ تجھے حور عین نہ بیاہتا۔ (طبرانی فی الکبیر)

٩ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لیے تمام جنتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجابات اٹھ جاتے ہیں اور اس کا حور عین استقبال کرتی ہیں جب کہ وہ نماز میں ناک صاف نہ کرے اور نہ کھنکارے۔ (طبرانی فی الکبیر)

١٠ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جورات کو تھوڑا کھائے اور تھوڑا پیئے اور نماز (نوافل) وغیرہ پڑھے تو اسے صبح تک حور عین گھیر لیتی ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

باب (١٧٤):

جو مرد دنیا میں نکاح نہ کر سکا

١ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جو مرد دنیا میں نکاح نہ کر سکا اسے آخرت میں اللہ تعالیٰ زوجہ عطا فرمائے گا۔ (ابنِ حبیب)

٢ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں وہ ان پر سختی کرتے ہیں۔ بی بی اسماء اپنے والدِ گرامی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں شکایت لائی آپ نے فرمایا بیٹی صبر کر اس لیے کہ جس عورت کا شوہر نیک ہو اور وہ مرجائے اور عورت اس کے بعد کسی سے نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں ملائے گا۔ (ابنِ سعد۔ ابنِ عساکر)

◆ ۳ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخرت میں وہ عورت جس نے یکے بعد دیگرے زیادہ شوہروں سے نکاح کیا تو آخرت میں سب سے پچھلے شوہر کو ملے گی۔ (طبرانی فی الکبیر۔ابن عساکر)

◆ ۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس عورت کے دنیا میں یکے بعد دیگرے دو شوہر تھے اور وہ مر گئے اب جنت میں وہ عورت کسے ملے گی؟ آپ نے فرمایا دنیا میں ان دونوں میں سے اچھے اخلاق والے کو کیونکہ حسن خلق دنیا وآخرت کی بھلائی کو لے جاتا ہے۔ (بزار۔طبرانی فی الکبیر)

باب نمبر (۱۷۵):

جس کا نکاح ایسی عورت سے ہوا جو کمزور ہو

◆ ۱ شمیط نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کا نکاح ایسی عورت سے ہوا جو کمزوری کے علاوہ اس کے چہرے میں خوبصورتی بھی نہیں اور وہ یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ اسے عورت جنت سے نصیب ہوگی۔ (زوائد الزائد)

باب (۱۷۶)

اہلِ جنت کے جماع کے بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ۚ (پ۲۳، یٰسین، آیت ۵۵)

''بے شک جنت والے آج دل کے بہلاؤں میں چین کرتے ہیں۔''

◆ ۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فِیْ شُغُلٍ فَاکِھُوْنَ کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد کنواری عورتوں کی بکارت (کنوارہ پن) توڑنا۔

(حکیم ترمذی۔ابن جریر۔ابن ابی حاتم)

◆ ۲ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا جنت میں لوگ نکاح کریں گے؟ آپ نے فرمایا۔ دھکیلنا دھکیلنا وغیرہ تو ہوگا لیکن نہ مرد سے منی خارج ہوگی اور نہ عورت سے۔ (طبرانی فی الکبیر۔ ابن ابی الدنیا)

◆ ۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کو جنت میں جماع کی ایسی ایسی قوت دی جائے گی (یعنی بہت زیادہ)

(ترمذی۔ ابن حبان۔ ابن ابی الدنیا)

◆ ۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم جنت میں عورتوں سے جماع کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک مرد ایک دن میں ایک سو پاکیزہ عورتوں سے جماع کرے گا (اگر چاہے گا)۔

(طبرانی فی الصغیر۔ ابن ابی الدینا۔ بزار)

◆ ۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم جنت میں بھی جماع کریں گے جیسے دنیا میں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ بے شک ایک مرد ایک صبح میں سو کنواری عورتوں سے جماع کرے گا (اگر چاہے گا)۔ (ابویعلیٰ۔ ابن ابی الدنیا)

◆ ۶ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا اہلِ جنت نکاح بھی کریں گے؟ آپ نے فرمای ہاں انہیں ایسے ذکر سے نوازا جائے گا کہ تھکنے والا نہ ہو اور ایسی شہوت عطا ہوگی کہ منقطع نہ ہوگی اور صرف دھکا پیل ہوگی اور بس (منی وغیرہ کا اخراج نہ ہوگا)۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۷ حضرت سلیم ان عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت میں عورتوں کی فروج کے متعلق سوال ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں کی فروج چاہت بھری ہوں گی اور مردوں کے ذکر ایسے ہوں گے کہ نہ تھکیں اور مرد کا گاؤ تکیہ ہوگا جس کی مسافت چالیس سال کی ہوگی اس پر سہارا لگائے گا نہ تو اس سے ہٹے گا اور نہ ہی اس سے ملال کرے گا اس کے پاس وہ نعمتیں آئیں گی جو اس کا جی چاہے گا اور اس سے اس کی آنکھوں کو فرحت حاصل ہو۔ (ابن ابی حاتم)

- ٨ حضرت خارجة العذری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تبوک کے مقام پر کسی کو کہتے سنا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جنت میں لوگ نکاح بھی کریں گے؟ فرمایا جنت میں تمہارے ایک کو ایک دن میں تمہارے دنیا کے ستر آدمیوں کی وقوت دی جائے گی (بیہقی۔ابن عساکر)
- ٩ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کیا جنت میں مرد عورتوں سے جماع کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں مرد کو ذکر ملے گا جو نہ تھکے گا اور ایسی شہوت ملے گی جو منقطع نہ ہو۔ (بزار۔ابن ابی الدنیا)
- ١٠ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جنابت اور پیشاب پسینہ بن کر سر کے بالوں کے نیچے سے قدموں تک مشک کی طرح تھوڑی سی مقدار میں بہہ جائے گا۔ (احمد۔طبرانی فی الکبیر۔بزار)
- ١١ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت میں میں نہ تو مرد کی منی ہوگی اور نہ عورت کی۔ (اصبہانی)
- ١٢ حضرت ابراھیم نخعیؒ نے فرمایا کہ جنت میں جو چاہو جماع کرو لیکن اولاد نہ ہوگی۔ (ہناد فی الزہد۔ابن المبارک)
- ١٣ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا ہم جنت میں وطی کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہاں دھکم پیل تو ہوگی لیکن جب وہ جماع سے فارغ ہوگا تو وہ عورت بدستور پاکیزہ اوور باکرہ ہو جائے گی۔ (ہناد فی الزہد)
- ١٤ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں مرد عورتوں سے جماع کریں گے تو عورتیں بدستور باکرہ ہو جائیں گی۔ (طبرانی فی الصغیر۔بزار)
- ١٥ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن جب عورت سے جماع کے لیے آئے گا تو اسے باکرہ اور کنواری پائے گا۔ (زوائد الزہد)

باب(۱۷۷):

مومن جب اولاد کی خواہش کرے گا

۱. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن جب اولاد کی خواہش کرے گا تو بچے حمل و وضع حمل اور اس کا سن ایک گھڑی میں سب کچھ ہو جائے گا جو وہ چاہے گا۔ (ترمذی۔ابن ماجہ۔دارمی۔احمد۔ابن حبان)

فائدہ: امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا کہ جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہ ہوگی یونہی طاؤس سے مروی ہے اور مجاہد و نخعی نے بھی یہی کہا اور اسحاق بن ابرھیم نے اذا اشتھی حدیث کی شرح میں فرمایا کہ لیکن مرد کو اولاد کی خواہش نہ ہوگی اور حدیث لقیط میں ہے کہ اہلِ جنت کے لیے اولاد نہ ہوگی۔ایک جماعت نے فرمایا کہ اولاد ہوگی اگر وہ خواہش کرے گا اسے استاد ابو سھل صلعوکی نے ترجیح دی ہے۔

تحقیقِ سیوطیؒ

میں کہتا ہوں کہ اس کی تائید ابو سعیدؓ کی حدیث سے ہوتی ہے اس میں ہے کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اولاد تو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور مکمل سرور کا موجب تو کیا اہلِ جنت کو اولاد ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ چاہے گا۔ (اصبہانی)

۲. حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہلِ جنت میں کوئی اولاد کی آرزو کرے گا تو اسی وقت وضع حمل ہوگا اور اسی وقت دودھ پلانا اور چھڑانا ہوگا اسی وقت جوانی تک پہنچے گا یہ سب کچھ ایک ساعت میں ہوگا۔ (اصبہانی)

۳. حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی مرد جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اولاد ہو جائے گی۔الخ۔ (بیہقی)

۴. حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اہلِ جنت میں کوئی اولاد کی خواہش کرے تو اولاد ہوگی اسی لمحہ اس کا حمل وضع ہوگا اسی وقت دودھ چھڑایا جائے گا اسی وقت جوانی تک

پہنچے گا یہ سب کچھ ایک ساعت میں ہو گا۔ (بیہقی۔ ابونعیم)

تحقیقِ سیوطیؒ

میں کہتا ہوں کہ یہ لقیط کی حدیث کے منافی نہیں کہ اس میں ہے کہ جنت میں اولاد کی پیدائش نہ ہو گی اس لیے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جماع سے اولاد نہ ہو گی جیسے دنیا میں ہوا کرتا ہے اور دوسری روایات کا مطلب یہ ہے کہ یہ اولاد جنت میں صرف خواہش کہو گی یہ ایسے ہے جیسے اس کی خواہش پر کھیتی ہو گی۔ حالانکہ جنت میں تمام اوقات کھیتی نہیں ہو گی۔ اور پہلے گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔ جنہیں جنت میں ٹھہرائیگا یہ محض اس کا اپنا فضل ہے جب یہ جائز ہے تو اس سے کوئی شے مانع نہیں کہ کہا جائے کہ جنت میں اس کے اہل میں اولاد ہو گی۔

باب (۱۷۸)

سماعِ اہلِ جنت اور ان کے گانے

1. یحییٰ بن ابی کثیر نے آیت:

فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۝ (پ ۲۱، الروم، آیت ۱۵)

''باغ کی کیاری میں ان کی خاطر داری ہو گی۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ جنت میں سماع ہو گا۔ (بیہقی۔ ابونعیم۔ ابن جریر)

2. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت میں ایک لمبی نہر ہے جس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں آمنے سامنے ہوں گی اور وہ بہترین آواز سے گائیں گی جسے تمام مخلوق سنے گی یہاں تک کہ جنت میں ایسی لذت اور کسی نعمت میں نہ پائیں گے۔ عرض کی گئی اے ابو ہریرہؓ! وہ غنا کیا ہے؟ فرمایا تسبیح و تقدیس و تحمید اور اپنے رب تعالیٰ کی ثناء۔ (بیہقی)

3. حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی جنتی جنت

میں داخل ہوگا تو اس کے سر اور دونوں پاؤں کی جانب حوریں اچھی آواز سے گائیں گی جسے تمام مخلوق سنے گی اور وہ شیطانی سرور گانے نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تحمید و تقدیس ہوگی۔ (طبرانی فی الکبیر)

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال ہوا کہ کیا جنت میں بھی گانے ہوں گے؟ فرمایا اونچے خوشبو کے ٹیلے پر چند نوجوان ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی بزرگی ایسی پیاری آواز سے بیان کریں گے جسے کبھی کانوں نے نہ سنی ہوگی۔ (بیہقی)

⑤ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی عورتیں اپنے ازواج کے لیے گانا گائیں گی ایسی حسین آواز سے کہ کبھی ایسا نہ سنا گیا وہ اپنے گانے میں کہیں گی بہترین اور حسین ہیں ہم باعزت قوم ہیں اپنے ازواج کو آنکھوں کی ٹھنڈک سے دیکھتی ہیں۔ نیز گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہم نہیں مریں گی۔ ہم امن والی ہیں ہم کسی کو خوفزدہ نہیں کرتیں ہم ہمیشہ مقیم ہیں، ہم سفر کرنے والی نہیں ہیں۔ (طبرانی فی الاوسط)

⑥ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حورعین جنت میں گاتی ہیں ان کا گیت ہے کہ ہم حوریں حسین و جمیل ہیں ہم اپنے شوہروں کو ہدیہ کی گئی ہیں۔ (طبرانی فی الاوسط۔ ابن ابی الدنیا)

⑦ حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت داؤد کو ساق عرش کے نزدیک کھڑا کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے اے داؤد! (علیہ السلام) اپنی اس حسین و نرم آواز سے میری بزرگی بیان کیجئے جیسے دنیا میں میری بزرگی بیان کرتے تھے عرض کریں گے یا رب! وہ آواز تو تو نے مجھ سے واپس لے لی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں آج تجھ پر واپس کردوں گا۔ داؤد علیہ السلام حسین آواز سے نغمہ ثناء شروع کریں گے تو اہل جنت، جنت کی نعمتوں سے فارغ ہوجائیں گے یعنی وہ ان کی سریلی آواز سے مست ہوجائیں گے۔ (ترمذی۔ بیہقی۔ احمد فی الزہد)

⑧ امام مجاہد رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ کیا جنت میں سماع ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے اس میں ایسا سماع ہوگا کہ سننے والوں نے کبھی ایسا سماع نہ سنا ہوگا۔

(ہنادفی الزہد)

- ۹ امام اوزاعیؒ نے آیت ''فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ'' کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے سماع مراد ہے جب جنت خوشی کے طالب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو حکم فرمائے گا جس کا نام ''الھفافۃ'' ہے وہ موتیوں کی لکڑیوں کے سوراخ میں داخل ہوں گی تو اس سے انہیں حرکت ہوگی ایک دوسرے کو لگیں گی تو س سے ایسی آواز نکلے گی جس سے اہلِ جنت خوش ہوں گے وہ آواز شروع ہوگی تو جنت کے درخت اپنی جگہ لوٹا دیئے جائیں گے۔ (ابن عساکر)
- ۱۰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی۔ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جنت میں سماع ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ ایک درخت کو حکم دے گا کہ وہ بندوں کو میرے ذکر کی ایسی سریلی آواز سنائے جو انہیں سرور گانے بھلا دے پھر وہ درخت ایسی سریلی آواز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس سنائے گا جسے مخلوق نے اس جیسی سریلی آواز کبھی نہ سنی ہوگی۔ (حکیم ترمذی)
- ۱۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا تنا سونے کا ہے اور اس کی ٹہنیاں زبرجد اور موتی ہیں اس کی ہوا سے خوش آواز نکلتی ہے جسے مخلوق نے اس سے بڑھ کر کوئی آواز نہ سنی ہوگی۔ (ابونعیم)
- ۱۲ محمد بن المنکدرؒ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی ندا کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو لہو اور شیطان کے سرور گانے سے خود کو بچاتے تھے؟ انہیں مشک کے باغات میں ٹھہراؤ پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو فرمائے گا کہ وہ انہیں میری حمد وثناء سنائیں اور انہیں بتائیں کہ آج تم پر نہ کوئی خوف اور نہ غم۔ (ابن ابی الدنیا۔ اصبہانی)
- ۱۳ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا میں سرور گانے کی طرف کان لگاتا ہے کل جنت میں روحانیون کی طرف اسے کان لگانے کی اجازت نہ ہوگی۔ عرض کی گئی کہ مخلوق نے اس جیسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی۔ (دیلمی)
- ۱۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت کا تنا ہے جس کے سایہ

تلے بہتر سوار (۷۲) سو سال چلیں تو بھی کہیں اس اس کا سایہ ختم ہوتا۔ اہلِ جنت اپنے بالا خانوں وغیرہ سے نکل کہ اس کے سایہ تلے آ کر بیٹھیں گے اور محو گفتگو ہوں گے ان میں کوئی ایک خواہش کرے گا کہ جنت کا کھیل دیکھنا چاہیے اللہ تعالیٰ مشک کی ہوا چلائے گا وہ درخت کو ہلائیں گی اس سے دنیا کی ہر کھیل کی آرزو ظاہر ہو گی۔

(ابن ابی الدنیا)

باب (۱۷۹):

اہلِ جنت کے برتن

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۙ قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۞ (پ ۲۹، الدھر، آیت ۱۵/۱۶)

''اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا۔''

☆☆ صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ جنتی برتن چاندی کے ہوں گے اور چاند کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آبگینہ کے صاف شفاف ہوں گے کہ ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی۔ (خزائن العرفان۔ اویسی غفرلہٗ) ☆☆

اور فرمایا:

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّأَكْوَابٍ ۚ (پ ۲۵، الزخرف، آیت ۷۱)

''ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا۔''

❶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ برتن ہوں گے تو چاندی کے لیکن ان کی صفائی دنیوی شیشوں جیسی ہوگی اور اندازہ سے مراد ہتھیلی کی مقدار۔ (بیہقی۔ ابن جریر)

۲. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تم دنیوی چاند کو لے کر اسے توڑو یہاں تک کہ اسے مکھی کے پر کے برابر بنادو تو اس کے پیچھے پانی نہ پاؤ گے لیکن جنت کے شیشے چاندی کی صفائی میں ایسے ہیں کہ جیسے دنیوی شیشے۔ (سعید بن منصور۔ بیہقی)

۳. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جنت کی کوئی ایسی شئے نہیں جو اس کے مشابہ تم دنیا میں دیئے گئے ہو سوائے چاندی کے قواریر (شیشے) کہ ایسا کوئی برتن دنیا میں نہیں۔ (ابن ابی حاتم)

۴. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آیت يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ کی تفسیر میں میں فرمایا کہ اہلِ جنت پر سونے کے ستر پیالوں کا دورہ ہوگا لیکن ایک کا رنگ دوسرے جیسا نہ ہوگا۔ (بیہقی)

۵. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''الاکواب'' بمعنیٰ چاندی کے جام۔ (ابن جریر)

۶. امام مجاہدؒ نے فرمایا کہ ''انیة'' یعنی پیالے ''اکواب'' جام ''قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتنا پر نہیں ہوں گے کہ ان سے شرابا طہورا وغیرہ بہہ جائے اور نہ ہی اپنے اندازہ سے کم ہوں گے۔ (ہناد فی الزہد)

۷. امام مجاہدؒ نے فرمایا کہ ''اکواب'' وہ جام ہیں جن کے ابھرے ہوئے کنارے نہیں۔ (ہناد فی الزہد)

باب (۱۸۰):

جنت کی خوشبو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حناء (مہندی) جنت کی خوشبوؤں کی سردار ہے اور جنت میں بہترین گھوڑے اور اعلیٰ نسل کی سواریاں ہوں گی جن پر وہ سوار ہوں گے۔

(ابن المبارک)

باب (۱۸۱):

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (پ۱۳، الرعد، آیت ۲۳/۲۴)

''اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔''

اور فرمایا:

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ (پ۲۷، الواقعۃ، آیت ۲۵، ۲۶)

''اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بے کار بات نہ گناہ گاری، ہاں! یہ کہنا ہوگا سلام سلام۔''

☆☆ یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئے گی۔ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہلِ جنت کو سلام کریں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی طرف سلام آئے گا۔ یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اس کے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحاب یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ (خزائن العرفان۔ اویسی غفرلہٗ) ☆☆

اور فرمایا:

لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ (پ۳۰، الغاشیۃ، ۱۱)

''کہ اس میں کوئی بے ہودہ بات نہ سنیں گے۔''

❶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد باطل ہے وَلَا تَاْثِيْمًا کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد کذب (جھوٹ) ہے۔ (بیہقی)

❷ امام مجاہدؒ نے اسی آیت میں لغوا سے مراد گالی لی ہے یعنی وہ یہاں ایک دوسرے کو گالی نہیں دیں گے اور لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً کا معنیٰ سنا یعنی سب وشتم نہ کریں

گے۔ (ابن جریر۔بیہقی)

◆ عبدالکریم بن رشید نے فرمایا کہ جب جنتی جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو ایک دوسرے کو غیر سمجھ کر دیکھیں گے لیکن جب جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے قلوب سے کینہ وکدورت نکال لے گا تو اب اس میں بھائی بھائی ہوں گے۔

(ابن ابی حاتم)

باب (۱۸۲)

اہلِ جنت کے خدام اور نوکر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ (پ ۲۷، الطور، آیت ۲۴)

''اوران کے خدمت گارلڑکے ان کے گرد پھریں گے گویا وہ موتی ہیں چھپا کرر کھے گئے۔''

اور فرمایا:

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا

(پ ۲۹، الدھر، آیت ۱۹)

''اوران کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے۔''

☆☆ جو نہ کبھی مریں گے نہ بوڑھے ہوں گے نہ ان میں کوئی تغیر آئے گا نہ خدمت سے اکتائیں گے ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا۔ (خزائن العرفان۔اویسی غفرلہ) ☆☆

◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ادنیٰ منزل کے جنتی پر ایک ہزار خادم خدمت پر مامور ہوں گے ان کا ایک خادم جس خدمت پر ہوگا اس کا دوسرا کسی اور خدمت کے لیے ہوگا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا۔ (ہناد فی الزہد)

۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے نچلے درجہ کے جنتی کا یہ حال ہوگا کہ اس کے سر پر ایک ہزار واور خادم خدمت کے لیے مقرر ہوں گے۔ (طبرانی فی الاوسط۔ابن المبارک۔ابن ابی الدنیا)

۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہلِ جنت کے ادنیٰ مرتبہ کا یہ حال ہوگا کہ اس میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی اس کے لیے صبح وشام پندرہ ہزار خدام مقرر ہوں گے ہر خادم میں نرالی پھرتی ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا۔ابونعیم)

باب (۱۸۳)

اہلِ جنت کے گھوڑے اور اس کی پرواز اور دیگر سواریاں

۱ حضرت عبدالرحمٰن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں گھوڑے کی سواری پسند کرتا تھا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل کیا تو تیرے لیے گھوڑا ہوگا اس کے یاقوت کے دو پر ہوں گے وہ تمہیں وہاں اڑا کر لے جائے گا جہاں تو چاہے گا۔

(طبرانی فی الکبیر۔بیہقی)

۲ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے عرض کی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے بہشت میں داخل کیا تو اگر چاہے گا کہ تو گھوڑے پر سواری کرے تو تیرے لیے لیے سرخ یاقوت کا گھوڑا ملے گا تو اس پر سوار ہوگا تو تو جہاں چاہے گا تو وہ تجھے اڑا کر لے جائے گا دوسرے نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اونٹ بھی ہوں گے؟ آپ نے اسے اس طرح نہ فرمایا جیسے پہلے سے فرمایا تھا بلکہ اسے یہ فرمایا کہ اگر تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل در ے گا تو جو تیرا جی چاہے گا اور تیری آنکھوں کو لذت نصیب ہوگی۔

(ترمذی۔احمد۔بیہقی)

۳ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں

گھوڑے کی سواری پسند کرتا ہوں آپ نے فرمایا جب تو جنت میں داخل ہوگا تو تیرے لیے یاقوت کا گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار ہوگا وہ تجھے اڑا کر لے جائے گا جہاں تو چاہے گا۔ (ترمذی۔طبرانی فی الکبیر)

◆ ۴ حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت کی نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ بہترین سواریوں پر ایک دوسرے کی ملاقات کریں گے وہ زین کسے ہوئے اور لگام دیئے ہوئے گھوڑے لائے جائیں گے وہ نہ لید کرتے ہیں اور نہ پیشاب۔ وہ ان پر سوار ہوں گے تو وہ انہیں وہاں تک لے جائیں گے جہاں وہ چاہیں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

◆ ۵ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر نیچے سے سونے کے گھوڑے برآمد ہوتے ہیں ان پر زین اور لگام موتی اور یاقوت کی ہوں گی ان کے پر ہوں گے ان کا قدم وہاں تک پہنچے گا جہاں تک نگاہ پڑے گی وہ لید نہیں کرتے اور نہ ہی پیشاب کرتے ہیں ان پر اولیاء اللہ سوار ہوں گے انہیں وہ وہاں تک اڑا کر لے جائیں گے جہاں وہ چاہیں گے ان گزرگاہ کے نیچے والے کہیں گے کہ ان کی وجہ سے ہمارے نور مدہم پڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ لوگ راہ خدا میں خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے اور وہ جنگ جہاد پر جاتے تھے اور تم کتراتے تھے۔ (ابن ابی الدنیا)

◆ ۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حناء (مہندی) جنت کی خوشبوؤں کی سردار ہے اور بے شک جنت میں بہترین گھوڑے اور اعلیٰ سواریاں ہیں جن پر سوار ہوں گے۔

(ابن المبارک)

◆ ۷ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں پرندے ہوں گے اعلیٰ اونٹنیوں کی طرح حضرت ابوبکر نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مزیدار ہوں گی؟ آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تم انہی میں سے ہو جو ان کا گوشت کھائیں گے۔ (بیہقی۔ابن مردویہ)

اسی کی مثل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (ترمذی۔احمد)

٨ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک پرندہ ہے جو اعلیٰ قسم کی اونٹنی کی طرح ہے کوئی ایک اس کا آ کر گوشت لے لے گا تو وہ پہلے کی طرح ہو جائے گی گویا کہ اس سے کوئی شئے نہیں لے گئی۔

(ابن المبارک۔ ہنادفی الزہد)

٩ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت میں ایک پرندہ ہے جس کے ستر ہزار ریشے (بال) ہیں برف سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ لذیذ۔ اس میں اس کے صاحب کی طرح کوئی رنگ نہیں پھر وہ اسے وہاں لے جائے گا جہاں وہ چاہے گا۔

(ہنادفی الزہد۔ ابن ابی الدنیا)

١٠ حضرت مغیث بن سمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جنت کی کوئی دار نہیں جس پر اس کا سایہ نہ ہو اس کی ٹہنیاں میووں کے رنگ میں ہیں اس پر پرندے اونٹوں کی طرح گرتے ہیں جب کوئی کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ اسے بلائے گا تو اس کے دستر خوان پر آ جائے گا، جسے وہ ایک کنارے سے بھنا ہوا گوشت کھائے گا دوسری طرف سادہ گوشت اس کی فراغت کے بعد وہ پرندہ صحیح سالم ہو کر اڑ کر چلا جائے گا۔ (ابنِ ابی حاتم۔ سعید بن منصور)

١١ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ (ابنِ ماجہ)

١٢ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بکریوں سے شفقت کرو اور ان سے ان کی تکلیف دہ شئے کو دفع کرو اس کی وجہ وہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ (بزار)

١٣ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں سے خیر بھلائی کرو کیونکہ یہ بھی جنت میں ہوں گی۔ (طبرانی فی الکبیر)

١٤ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

(احمد۔ طبرانی فی الاوسط)

باب (۱۸۴):

جنت کے بازار

۱. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہے اسمیں مشک کے ٹیلے ہیں جنتی اس میں ہر جمعہ کو آئیں گے اس میں بادِ شمالی چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں پر پہنچے گی اس سے وہ حسن و جمال میں بڑھ جائیں گے جب وہ اپنے گھروں کو واپس جائیں گے تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوگا ان سے گھر والے کہیں گے کہ بخدا اب تمہارے حسن و جمال میں نکھار ہے بخدا بتاؤ تم وہی ہو تم تو ہم سے جدائی کے بعد خوب حسن و جمال میں نکھرے ہوئے ہو۔ (مسلم۔احمد۔دارمی۔ابن حبان)

۲. حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی لیکن والدین کا نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا (یعنی رشتوں کو توڑنے والا) اور بوڑھا زانی اس کی خوشبو نہ سونگھے گا اور نہ ہی وہ جو اپنی چادر شلوار وغیر تکبر کے طور ٹخنوں سے نیچے کر کے چلتا ہے اور بے شک جنت میں ایک بازار ہے اس میں خرید و فروخت نہ ہوگی سوائے مردوں اور عورتوں کی صورتوں کے وہ اس بازار میں دنیوی ایام میں سے ایک یوم گذاریں گے ان صورتوں پر جنتی گزریں گے تو جو صورت جسے پسند آئے گی وہ اپنے ساتھ لے جائے گا اور وہ اس کا مالک ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر)

۳. حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہے اس میں خرید و فروخت نہ ہوگی سوائے مردوں اور عورتوں کے ان میں سے جس صورت کو کوئی چاہے گا وہ اس میں داخل ہوگا اور وہاں حوروں کا اجتماع ہوگا وہ ایسی آواز سناتی ہوں گی جنہیں کبھی کسی نے نہ سنی ہوگی وہ کہیں گی ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہمارے میں پرانا ہونا نہیں اور ہم نت نئی ہیں، ہم میں خشکی نہیں

اور ہم ہر وقت راضی ہونے والی ہیں۔ ہم ناراض نہیں ہوتیں اسے مبارک ہو! جو وہ ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے۔ (ترمذی۔ احمد۔ ابن المبارک۔ ابن ابی الدنیا)

۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت میں ایک بازار ہے اس میں خرید و فروخت نہیں سوائے صورتوں کے جو جس حسین صورت مرد یا عورت کو چاہے گا وہ اپنے ساتھ لے جائے گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۵ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہلِ جنت کوئی خرید و فروخت نہ کریں گے اگر خرید کریں گے تو کتان کے کپڑے۔

(ابویعلی)

۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو تجارت کی اجازت بخشے گا تو وہ کسی شئے کی تجارت نہ کریں گے سوائے کتان (ایک قسم کا باریک کپڑا) کے اور عطر کے۔ (ابونعیم۔ طبرانی فی الصغیر)

باب (۱۸۵):

اہلِ جنت کی کھیتی

۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ سے جنت میں اور کھیتی کی اجازت چاہے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تیرے لیے ناکافی ہے کہ تو جو چاہتا ہے تجھے مل رہا ہے عرض کرے گا سب کچھ مل رہا ہے لیکن میں کھیتی کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بیج بو دے۔ وہ ایک کنارے پر بیج ڈالے گا تو اسی وقت کھیتی اگے گی اور اسوقت بڑی ہو جائے گی اسی وقت کاٹی جائے گی اور اسی وقت پہاڑوں کی مقدار میں جمع کی جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابنِ آدم! کوئی شئے تیرا پیٹ نہ بھرے۔ (بخاری۔ احمد۔ بیہقی)

۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتی، جنت میں داخل ہوں گے تو ایک شخص کھڑا ہوا جائے گا اور عرض کرے گا یا رب! مجھے کھیتی کی

اجازت دے اللہ تعالیٰ اسے اجازت دے گا وہ بیج بوئے گا جب مڑ کر دیکھے تا تو ہر ایک بالی بارہ ہاتھ جتنی لمبی نظر آئے گی یہاں تک کہ اسے وہیں پہاڑوں جیسے تہہ پر تہہ خرمن نظر آئے گی۔ (طبرانی فی الاوسط)

◆ ۳ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دوران کہ جنت اپنی نشست گاہ پر لیٹا ہوگا کہ اس کے دل میں خیال آئے گا اس نے اس کے لیے لب نہیں ہلائے یہ آرزو کہ کاش! اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں کھیتی کی اجازت دیتا اس کے بعد فوراً دیکھے گا کہ اس کے دروازہ پر ملائکہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں تجھ پر سلام ہوں اور وہ نشست گاہ سے اٹھ کر بیٹھے گا تو فرشتے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے دل میں جو آرزو کی ہے اس کا مجھے علم ہے اس نے تیرے لیے یہ بیج بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے پھیلا دے اس کے بعد دیکھے گا کہ جیسے اس نے آرزو کی تھی اسی کے مطابق پہاڑوں جیسے اناج کے انبار لگے ہوئے ہیں اسے اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر سے فرماتا ہے اے ابن آدم! کھا ابن آدم کا کبھی پیٹ نہیں بھرتا۔ (ابونعیم)

باب (۱۸۶):

الوسیلہ

◆ ۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو اس طرح کہو جیسے موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود وسلام بھیجو پھر میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگو۔ اس لئے کہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے مقرر کے لیے خاص ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ مقرب میں ہوں۔ تو جس نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا تو اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ احمد۔ بیہقی)

باب (۱۸۷)

جنت عدن میں سوائے انبیاء، شہداء وصدیقین کے کوئی سکونت نہ کرے گا

❶ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت عدن میں سوائے انبیاء وشہداء وصدیقین کے کوئی سکونت پذیر نہ ہوگا اور اس میں ایسی نعمتیں ہیں کہ نہ کسی نے دیکھیں اور نہ کسی کے قلب پر ان کا خیال گذرا۔ (بزار۔طبرانی فی الاوسط)

❷ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میری امی خدیجہ رضی اللہ عنہا جنت میں کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ بی بی آسیہ ومریم رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک محل میں ہیں کہ جس میں کسی قسم کا شور وغل نہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ دنیوی محل کی طرح ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ محل موتی، لولو اور یاقوت سے تیار کیا گیا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

باب (۱۸۸):

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا۝ (پ۲۹، الدھر، آیت ۲۰)

''اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔''

❶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اہل جنت کی سواریوں کا ذکر کر کے یہی آیت پڑھی۔

(حاکم۔ابن المبارک۔بیہقی)

❷ امام مجاہدؒ نے آیت مذکورہ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے ہاں ملائکہ اجازت لے کر حاضر ہوں گے وہ اندر بلا اجازت نہ آسکیں گے۔

(ابن جریر۔بیہقی)

۳ حضرت ابوسلمان رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ جنتی کے پاس تحفے اور لطیف اشیاء لے کر آئے گا تو وہ اس کے پاس بلا اجازت نہ جا سکے گا فرشتہ جنت کے اس دربان سے کہے گا جو اس جنتی کے دروازے پر ہوگا کہ وہ میرے حاضری کا عرض کر دے میں ان کے ہاں بلا اجازت نہیں جا سکتا۔ وہ دربان سے کہے گا تو اس کی اجازت پر وہ فرشتہ حاضر ہوگا اور اس کے دروازے سے لے کر دارالسلام تک ایک دروازہ ہے جو جنتی اللہ تعالیٰ کے ہاں بلا اجازت چلا جاتا ہے جب چاہتا ہے تو یہی ہے کہ اس کے پاس تو فرشتہ بلا اجازت نہیں آسکے گا لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے پاں بلا اجازت جب چاہے گا چلا جائے گا۔ (بیہقی)

۴ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادنیٰ جنتی کا یہ مرتبہ ہے کہ وہ سوار ہو کر ایک لاکھ خدام کے ساتھ چلے وہ خدام جنت کے غلمان ہیں جو وہ ہمیشہ اس کی خدمت میں رہتے ہیں اور اس کی سواری سرخ یاقوت کا گھوڑا ہوگا جس کے پر سونے کے ہوں گے یہی مطلب ہے اس آیت ک اجو اوپر مذکور ہوئی۔ (ابن وہب)

باب (۱۸۹):

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ (پ ۲۴، الزمر، آیت ۷۳)

"اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ در گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی۔"

۱ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے رب تعالیٰ سے ڈرنے والے ان کی سواریاں گروہ در گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ وہ جنت کے ایک دروازے پر پہنچے گا وہاں ایک درخت ہوگا اس کی جڑوں سے نیچے سے دو جاری چشمے نکلتے ہیں وہ ان میں ایک سے پانی پئیں گے ان کے پیٹ میں جو درد

اور تکلیف اور غبار غیرہ ہوگا وہ نکل جائے گا پھر دوسرے چشمے سے پئیں گے تو وہ بالکل پاک وصاف ہوجائیں گے۔ ان پر نعمتوں کی رونق آجائے گی اس کے بعد ان کی خوشبوں میں کبھی تبدیلی نہ آئے گی اور نہ ہی ان کے بال بکھریں گے جب وہ بالوں کو تیل لگائیں گے (تو خوبصورت ہوجائیں گے) پھر وہ جنت کے داروغوں کے پاس جائیں گے تو داروغے انہیں کہیں گے السلام علیکم، خوش آمدید، مرحبا، جنت میں ہمیشہ کے لیے داخل ہوجاؤ پھر ان کے ہاں جنت کے ولدان (لڑکے) آجائیں گے وہ ان کے اردگرد ایسے پھریں گے جیسے دوست کے اردگرد اہلِ دنیا پھرتے تھے جب کہ وہ باہر سے آئے انہیں کہیں گے تمہیں مبارک ہوان باکرامت نعمتوں کی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ پھر ان میں سے ایک لڑکا انہیں بعض حورعین کی طرف لے جائے گا جو ان کی ازواج میں سے ہوں گی اسے جا کر کہے تمہارا شوہر آگیا ہے۔ اسکا وہی نام لے گا جو اسے دنیا میں پکارا جاتا تھا وہ کہے گی ہاں! میں نے اسے دیکھا تھا اُس سے انہیں خوشی کہ لہر دوڑ جائے گی اس کے بعد جنت کے دروازے کے چوکھٹ پر کھڑا ہوگا۔ پھر جب وہ جنتی کی منزل میں پہنچے گا تو دیکھے گا کہ اس کی عمارت کن چیزوں سے ہے تو اسے نظر آئے گا کہ یہ موتیوں کی بڑی چٹانیں ہیں اس کے اوپر سبز وزرد سرخ محلات ہیں ان ہر ایک کا اپنا رنگ ہے پھر نظر اٹھا کر اس کی چھت کو دیکھے گا تو وہ بجلی کی جگمگ محسوس ہوگی اگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے غم والم سے محفوظ رکھنے کا ارادہ نہ کیا ہوتا تو اس جگمگ سے اس کی آنکھیں اچک لی جاتیں پھر وہ جنتی کی ازواج اور پیالے دیکھے گا۔ جو موزوں ہیں اور چاندنیاں بچھی ہوئی اور فروش پھیلے ہوئے ہیں پھر یہ جنتی نعمت کو دیکھ کر کہیں گے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ (پ ۸، الاعراف، آیت ۴۳)

''اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم رانہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔''

پھر ایک منادی ندا دے گا تم ہمیشہ زندہ رہو گے اب کے بعد نہیں مرو گے اور اسی

میں مقیم رہو گے یہاں سے سفر نہیں کرو گے اور ہمیشہ ہنستے رہو گے روؤ گے نہیں۔

(ابن المبارک۔ ابن ابی الدنیا۔ ابن جریر)

◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت:

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (پ ۱۶، مریم، آیت ۸۵)

''جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر۔''

کے متعلق پوچھا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفد کا مطلب یہی ہے کہ وہ سوار ہو کر جائیں گے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب اہلِ ایمان قبروں سے نکلیں گے تو سفید اونٹنیوں کے ساتھ استقبال کریں گے اور ان اونٹنیوں کے پر ہوں گے اور ان کے پالان سونے کے ہوں گے اور اہلِ ایمان کے جوتوں کے تسمے نور کے ہوں گے جو آنکھ جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک ہر قدم سے روشنی اٹھے گی اور وہ جنت کے دروازے تک پہنچیں گے تو وہ حلقہ سرخ یاقوت کا پائیں گے جس کے تمام کناروں پر سونا ہے اور جنت کے دروازے پر ایک درخت ہے اس کی جڑ سے دو چشمے ابلتے ہیں جب ایک چشمہ سے پانی پیا جائے تو چہرے میں نعمتوں کی نعمت ظاہر ہوتی ہے اسے تمام حورعین سن کر سمجھتی ہیں کہ اس کے شوہر آگئے ہیں وہ صحبت کے ساتھ اس حلقہ کی طرف آتی ہیں اور اپنا ایلچی بھیجتی ہیں اس پر دروازہ کھلتا ہے اگر اللہ تعالیٰ اسے اپنا عرفان نہ دیتا تو جنتی سجدے میں گر جاتا اس وجہ سے جو اس کے اندر نور و رونق ہے پھر وہ کہے گا میں تیرا ایلچی ہوں ہوں جو تیرے کام کے لیے وکیل بنایا گیا ہوں وہ اس کے پیچھے ہو جائے گا وہ اپنی زوجہ کے پاس آئے گا وہ اس کی ملاقات کے لیے عجلت کرے گی اور خیمے سے نکل کر اپنے شوہر سے ملے گی۔ اور کہے گی تو میرا محبوب ہے میں تیری محبوبہ ہوں میں ہمیشہ خوش رہنے والی ہوں ناراض نہیں ہوتی میں ہمیشہ ترو تازہ ہوں پرانی نہیں ہوتی میں ہمیشہ رہنے والی ہوں ہمیشہ تک نہیں مروں گی۔ تمام جنت ایک گھر میں داخل ہوں گے جس کی بنیاد سے چھت تک ہزار ہاتھ کا فاصلہ ہے وہ لؤلؤ و

یاقوت کے ٹیلے پر ہے جس کے کئی راستے سرخ کئی سبز ہیں کئی زرد ہیں وہ ایک دوسرے سے مشابہ ہیں جنتی اپنی آرامگاہ میں آکر بیٹھے گا اس آرام اگاہ میں تخت پر ستر فراش ہوں گے ہر فراش پر ستر حوریں ہوں گی ہر حور پر ستر حلے ہوں گے ان حلوں کے اندر سے حور کی پنڈلی کی چربی نظر آئے گی۔ ایک لحظہ میں ان ستر سے جماع کرلے گا۔ جنتیوں کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ہمیشہ جاری رہتی ہیں کبھی بند نہیں ہوتیں ان کا پانی بدبودار نہیں ہوگا اور نہ ان میں کیچڑ ہوتا ہے۔ بعض نہریں خالص شہد کی ہیں جنہیں لوگوں کے قدموں سے نہیں نچوڑا گیا اور بعض نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا وہ جانوروں کے تھنوں سے نکالا ہوا نہیں، جب جنتی طعام کی خواہش کریں گے تو ان کے لیے پرندے آجائیں گے وہ اپنے پر اٹھا لیں گے وہ ان کو جس طرف سے چاہیں گے کھائیں اور جیسا رنگ چاہیں ویسا ہی ہو گا جب وہ کھالیں گے تو پرندہ اڑ جائے گا جنت میں پھل فروٹ لٹک کر ان کے سامنے آجائیں گے جب چاہیں گے ٹہنیاں ان کے آگے آجائیں گی وہ جس طرح کا میوہ کھائیں ویسے ہی ہوگا چاہے کھڑے ہوکر کھائیں چاہے بیٹھ کر چاہے تکیہ لگا کر۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ (پ ۲۷، الرحمٰن، ۵۴)

''اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو۔''

اور ان کے سامنے خدام ہوں گے گویا وہ موتی ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

باب (۱۹۰)

جنت کے پاسپورٹ کا مضمون

❶ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں پاسپورٹ کے بغیر داخلہ نہ ہوگا جنت کے پاسپورٹ کا مضمون یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ هٰذَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ لِفُلَانٍ اُدْخُلُوا

جَنَّةً عَالِيَةً قُطُوفُهَا دَانِيَةً۔

''اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ یہ اللہ کی طرف سے کتاب ہے فلاں بن فلاں کے لیے اسے جنت عالیہ میں داخل کرو جس کے میوے نیچے ہیں۔'' (طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ مومن کو پل صراط سے گزرنے کے لیے پاسپورٹ دیا جائے گا جس کا مضمون یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ كِتَابُ اللّٰهِ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِفُلَانٍ ادْخُلُوْا جَنَّةً عَالِيَةً قُطُوْفُهَا دَانِيَةً۔

''اللہ کے نام سے شروع جو بہت ہی مہربان اور رحمت والا یہ کتاب اللہ عزیز حکیم سے ہے فلاں بن فلاں کے لیے اسے جنت عالیہ میں داخل کرو جس کے میوے نیچے ہیں۔'' (طبرانی فی الاوسط۔ بیہقی)

باب (۱۹۱):

جنتی جنت میں داخلے کے بعد کیا کہیں گے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ۝ (۲۴، الزمر، آیت ۷۳، ۷۴)

''اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں (اچھے کام کرنے والوں) کا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۙ ﴿۳۴﴾ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ (پ۲۲، الفاطر، آیت ۳۴/۳۵)

''اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور رکیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتار اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو۔''

اور فرمایا:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۸، الاعراف، آیت ۴۳)

''اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی ار ہم راہ نہ پاتے اگر لالہ ہمیں راہ نہ دکھاتا بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث میں ملی صلہ تمہارے اعمال کا۔''

اور فرمایا:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿ۚ۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿ؕ۲۴﴾ (پ۱۳، الرعد، آیت ۲۳، ۲۴)

''اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔''

اور فرمایا:

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ﴿۲۸﴾ (پ۲۷، الطور، آیت ۲۵ تا ۲۸)

''اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے بولے بے

شک ہم اس پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے تو اللہ نے ہم پر احسان
کای اور ہمیں لو کے عذاب سے بچالیا بے شک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں
اس کی عبادت کی تھی۔ بے شک وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے۔''

1. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق جنت میں داخل ہوگی۔ وہ فقراء مہاجرین ہوں گے جن کے لیے سرحدیں بند کی جاتیں۔ جن کی وجہ سے ناگوار امور سے بچا جاتا وہ مر گئے لیکن آرزو سینہ میں لے کر گئے یعنی کام نہ ہوا اور وہ اسے پورا نہ کر سکے اللہ تعالیٰ ملائکہ میں ہی جنہیں چاہے گا، فرمائے گا ان کے پاس جاؤ سلام کرو فرشتے کہیں گے یا اللہ! ہم آسمان میں ہیں اور یہ تیرے محبوب بندے زمین پر ہیں اور تیرا فرمان ہے کہ ہم ان کے پاس جا کر انہیں سلام کریں اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے بندے میری عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ کیسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے ان کے آگے سرحدیں بند کی جاتی تھیں اور انہیں تکلیف کے وقت آگے کیا جاتا ان کا کوئی مرتا تو آرزو اس کے سینے میں رہتی وہ اپنی ضرورت پوری نہ کر پاتا، فرمایا پھر وہ فرشتے ان کے ہاں جائیں گے ان پر داخل ہو کر کہیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کا ہی خوب ملا۔ (احمد۔ ابنِ حبان۔ حاکم۔ ابونعیم۔ ابن جریر)

2. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دوزخی اپنی جگہ جنت میں دیکھ کر کہے گا کہ کاش! اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتا اور یہ اس پر حسرت ہوگی اور ہر جنتی اپنی جگہ دوزخ میں دیکھ کر کہے گا اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت نہ دیتا تو میں وہاں ہوتا اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے گا۔ (احمد۔ ابنِ حبان۔ حاکم۔ ابن جریر)

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منادی ندا کرے گا کہ بے شک تم صحت مند رہو گے اب کے بعد بیمار نہ ہو گے اور اب تم ہمیشہ تک زندہ رہو گے اور تم پر موت نہیں آئے گی اور اب کے بعد تم ہمیشہ نوجوان رہو گے تم بوڑھے نہیں ہو گے اب کے بعد تم ہمیشہ نعمت میں رہو گے اور تمہیں کوئی خوف نہ ہوگا اسی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝ (پ۸، الاعراف، آیت ۴۳)

''اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی صلہ تمہارے اعمال کا۔''

(مسلم۔ترمذی۔دارمی۔احمد)

حضرت ابرہیم تیمیؒ نے فرمایا کہ جو بے غم ہے اسے چاہیے اس کا غم کرے کہ شاید وہ دوزخی ہو اس لیے کہ اہلِ جنت کہیں گے:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۙ۝

(پ۲۲، فاطر، آیت ۳۴)

''اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا۔''

اور جو نہیں ڈرتا اسے چاہیے کہ وہ ڈرتا رہے کہ وہ اہل جنت سے نہ ہو کیونکہ جنت کہیں گے:

اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ۝ (پ۲۷، الطور، آیت ۲۶)

''بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے۔'' (ابونعیم)

باب (۱۹۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اُولٰٓئك هم الوارثون

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ۝ۙ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۝

(پ۱۸، المومنون، آیت ۱۰، ۱۱)

''یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

1. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی دو منزلیں ہیں۔ (۱) جنت میں (۲) دوزخ میں، جب کوئی مرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے تو اس کی جنت کی منزل کے وارث اہلِ جنت ہو جاتے

ہیں۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا جو اوپر مذکور ہوئی ہے۔ (ابنِ ماجہ۔بیہقی۔ابن جریر)

۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی میراث سے بھاگا یعنی ایمان نہ لایا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی میراث جنت سے کاٹ دے گا۔ (ابنِ ماجہ)

باب (۱۹۳):

اہلِ جنت کی صفات اور ان کی عمریں

۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں کے چاند جیسی ہوگی اور جو ان کے متصل جنت میں جائیں گے ان کی صورت آسمان کے چمکدار ستارے جیسی ہو گی وہ جنت میں نہ پیشاب کریں گے اور نہ قضائے حاجت کریں گے اور نہ کھنکاریں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا اور ان کے لوبان خوشبودار ہوں گے ان کی ازواج حوریں ہوں گی اور ان کے اخلاق ایک مرد جیسے ہوں گے، اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے ان کا (حضرت آدم علیہ السلام کا) قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ (بخاری۔مسلم۔ابن ماجہ۔ابوداؤد)

۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم کی صورت پر ساٹھ ہاتھ والا ہوگا۔ (بخاری۔مسلم۔ترمذی)

۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ جنت جنت میں بالوں سے صاف ستھرے ہوں گے سفید رنگ گھنگریالے بالوں والے سرمگین آنکھوں والے تینتیس سال (۳۳) کی عمر والے آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹھ ہاتھ قد والے اور ان کی چوڑائی سات ہاتھ ہوگی۔ (احمد۔طبرانی فی الاوسط۔ابن ابی الدنیا)

۴ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی جنت میں بالوں سے صاف ستھرے اور سرمگین آنکھوں والے تینتیس سال کی عمر میں

ہوں گے۔ (ترمذی۔ احمد۔ ابونعیم)

۵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی دنیا میں مرتا ہے بڑا ہو یا چھوٹا اسے تینتیس سالہ جنت میں داخل کیا جائے گا اس عمر سے نہ آگے بڑھے گا اور نہ ہی اہلِ نار۔ (ابن المبارک۔ ابونعیم۔ ابن ابی الدنیا)

۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی بالوں سے صاف ستھرے اور سرمگین آنکھوں والے ہو کر جنت میں داخل ہوں گے۔

(طبرانی فی الکبیر)

۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت، جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے قد ساٹھ ہاتھ کے برابر ہوں گے اور ہاتھ سے فرشتے کا ہاتھ مراد ہے اور جنتیوں کا حسن حضرت یوسف علیہ السلام جیسا ہوگا اور ان کی عمر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مطابق تینتیس سال ہوگی اور ان کی زبان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بولی عربی ہوگی بالوں سے صاف ستھرے اور سرمگین آنکھوں والے ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

۸ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت میں گرے ہوئے بچے سے بوڑھے تک سب کو اٹھایا جائے گا وہ صورت میں حضرت آدم علیہ السلام کی طرح اور ان کے قلوب حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح اور حسن حضرت یوسف علیہ السلام کا اور بالوں سے صاف ستھرے اور سرمگین آنکھوں والے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافر بھی یونہی ہوں گے؟ فرمایا لیکن وہ دوزخ کے لیے ان کا چمڑہ موٹا ہوگا یہاں تک کہ اس کا چمڑہ چالیس ہاتھ کا ہوگا۔ ٹوٹی ہوئی داڑھوں والا اس کے دانتوں کے درمیان خلا ہوگا احد پہاڑ کے برابر۔ (طبرانی فی الکبیر۔ بیہقی)

۹ حضرت مقدام بن الاسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت میں کچے بچے سے لے کر شیخِ فانی (بوڑھے) تک سب کو تینتیس سالہ اٹھایا جائے گا حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن پر اور ان کے قلوب حضرت ایوب علیہ السلام جیسے، سرمگین آنکھوں والے سرو قد۔

(طبرانی فی الکبیر)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ مردوں اور عورتوں کا سن (عمر) جنت میں ایک ہوگا لیکن حوریں مختلف صنف کی ہوں گی کوئی چھوٹی کوئی بڑی جیسے ان کے لیے اہلِ جنت چاہیں گے۔

◆ ۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اہلِ جنت بالوں سے صاف ستھرے ہوں گے ان کی داڑھی نہ ہوگی سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ ان کی داڑھی سینہ تک ہوگی۔

(ابنِ ابی الدنیا)

◆ ۱۱ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی پکڑ کر فرماتے اس سے کب راحت ہوگی اس سے کب راحت ہوگی؟ آپ سے پوچھا گیا کہ اس سے کب راحت ہوگی؟ فرمایا جب جنت میں داخل ہوں گے۔ (ہناد فی الزہد)

◆ ۱۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جنتی جنت میں بالوں سے صاف ستھرا داخل ہوگا سوائے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے کہ ان کی داڑھی انکی ناف تک ہوگی اور حضرت آدم علیہ السلام کی جنت میں کنیت ابو محمد ہوگی۔

(ابوالشیخ فی العظمۃ)

◆ ۱۳ حضرت کعب نے فرمایا کہ جنت میں کسی کو بھی داڑھی نہ ہوگی سوئے حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی داڑھی سیاہ ہوگی اور ناف تک ہوگی اس لیے کہ دنیا میں ان کی داڑھی نہ تھی۔ داڑھی کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد شروع ہوا اور جنت میں کسی کی کنیت نہ ہوگی سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی کنیت ابو محمد ہوگی۔ (ابن عساکر)

◆ ۱۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جنت میں اسود کی سفیدی ہزار سال کی مسافت سے دکھائی دے گی۔ (طبرانی فی الکبیر)

◆ ۱۵ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ جنت میں جنتی مردوں کے قد کا طول نوے (۹۰) میل ہے اور عورتوں کا اسی (۸۰) میل اور ان کے بیٹھنے کی جگہ ایک جریب اور مرد کی شہوت اس کے جسم میں جاری رہے گی جس کی لذت ستر (۷۰) سال تک پائے گا۔ (ابونعیم)

۱۶ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ اپنے نام سے پکارے جائیں گے وائے حضرت آدم علیہ السلام کے کہ وہ ابو محمد کی کنیت سے پکارے جائیں گے۔ (ابن عدی)

۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کسی کی کنیت نہ ہوگی سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے کہ ان کی تعظیم وتوقیر کے لیے انہیں ابو محمد کی کنیت سے پکارا جائے گا۔ (ابن عدی۔ ابنِ عساکر۔ بیہقی)

۱۸ حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے سوا جنت میں کسی کی کنیت نہ ہوگی حضرت آدم علیہ السلام کو ابو محمد کنیت سے پکارا جائے گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکرام فرمائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

۱۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب سے محبت کرو تین وجوہ سے کیونکہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی ہے اور اہلِ جنت کا کلام عربی ہوگا۔ (حاکم۔ طبرانی فی الکبیر۔ ابنِ عساکر)

۲۰ حضرت ابن شہاب نے فرمایا کہ اہلِ جنت کی زبان عربی ہے۔ (ابن المبارک)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ جب لوگ قبروں سے نکلوں گے تو ان کی زبان سریانی ہوگی اس کی بحث گزر چکی ہے اور سفیان نے فرمایا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ جنت کے داخل سے پہلے سریانی بولیں گے جب جنت میں داخل ہوں گے تو عربی بولیں گے۔

باب (۱۹۴):

اہلِ جنت اکثر کون اور ان کی صفیں

۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اہلِ جنت میں چوتھائی حصہ میرے متبعین ہوں گے ہم نے نعرہ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ مکمل تہائی میرے متبعین ہوں گے۔ ہم نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پھر فرمایا مجھے امید ہے آدھے میرے متبعین ہوں گے۔ (مسلم۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ احمد)

◆ حضرت ابو برید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اسی (۸۰) میری امت کی ہوں گی اور چالیس باقی امتیں۔ (ترمذی۔حاکم۔دارمی۔احمد)

اسی کی مثل حضرت ابو موسیٰ، ابن عباس، معاویہ بن حیدہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ (طبرانی فی الاوسط۔احمد)

◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو ان میں اکثر فقراء تھے اور میں دوزخ کو دیکھا تو اس میں اکثر عورتیں تھیں۔ (بخاری۔مسلم)

◆ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اس میں دیکھا تو اکثر مساکین داخل ہیوں اور اصحاب اسباب روکے ہوئے ہیں سوائے ان کے جو اصحابِ نار ہیں ان کے لیے حکم ہوا کہ انہیں نار میں داخل کرو اور دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر عورتیں داخل ہوئیں۔ (بخاری۔مسلم)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اکثر اہلِ جنت بھولے بھالے ہیں۔ (بزار۔ابن حبان)

فائدہ: علماء کرام نے فرمایا کہ وہ امورِ دنیا میں بھولے بھالے تھے لیکن آخرت کے امور میں بڑے سیانے تھے۔

فائدہ: ازہری نے فرمایا کہ بھولے بھالے وہ ہیں جس کی طبیعت خیر کی طرح مائل ہو لیکن شر سے بے خبر ہوں۔

فائدہ: ذہبی نے فرمایا کہ بھولے بھالے وہ ہیں جن کے سینہ میں سلامتی کا غلبہ ہو اور لوگوں پر نیک گمان رکھتے ہوں۔

◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چند لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے قلوب پرندوں جیسے ہوں گے۔ (مسلم۔احمد)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ اس کی دو تاویلیں ہیں۔

① ان کے دلوں کو پرندوں کے دلوں سے بوجہ خوف کے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ پرندے کو حیوانات میں خوف وخطر زیادہ ہوتا ہے۔

② یہ ضعف اور کمزوری سے تشبیہ ہے جیسا کہ اہلِ یمن کے لیے کہا گیا ہے کہ وہ رقیق القلب ہیں اور دلوں کے لحاظ سے ضعیف ہیں اس میں ایک تیسری وجہ بھی ہے وہ یہ کہ وہ ہر گناہ سے خالی اور ان کے قلوب دوسرے کے عیب سے سالم ہیں انہیں دنیاوی امور کی خبر نہیں ہوتی یہ سابق حدیث کے مطابق ہے کہا گیا ہے کہ اکثر اہلِ جنت بھولے بھالے ہیں۔

◆ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اہلِ نار کی خبر نہ دوں؟ فرمایا ہر سخت طبیعت، اجڈ، اکھڑ اور متکبر ہے۔

(بخاری۔ مسلم)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ بھولے بھالے امور دنیا میں ضعیف لیکن امورِ دین میں قوی۔ یونہی اس کے بالمقابل عتل ہے کہ وہ سخت طبیعت اور جھگڑالو ہے بعض نے کہا کہ بہت زیادہ کھانے پینے اور ظلم کرنے والا بعض نے کہا وہ سخت طبع جو خیر وبھلائی کی طرف مائل نہ ہو اور الجواظ مال جمع کر کے روکنے والا خشک دل بعض نے کہا موٹا اور اپنے خیال پر چلنے والا۔

باب (۱۹۵)

اہلِ جنت کا ذکر اور ان کی قرأت

◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی جنت میں کھائیں گے پیئں گے لیکن قضائے حاجت نہیں کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے اور نہ انک سے رینٹھ نکالیں گے ان کا طعام ڈکار اور پسینہ سے ہضم ہو جائے گا اور ان کا پسینہ مشک ہوگا ان کو تسبیح وتحمید کا الہام ہوگا ایسے جیسے دل میں الہام ہوتے ہیں۔ (مسلم۔ احمد۔ دارمی)

باب (۱۹۶):

جنت میں علماء کا فتویٰ اور لوگوں کا ان کی طرف محتاج ہونا

◆ ۱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے اس لیے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا مانگو جو چاہو وہ جنت علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے رب کریم سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے یہ مانگو وہ مانگو جیسے وہ لوگ دنیا میں علماء کرام کے محتاج تھے جنت میں بھی ان کے محتاج ہوں گے۔

(ابن عساکر۔ دیلمی فی مسند الفردوس)

◆ ۲ حضرت سلیمان بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اہلِ جنت جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے جیسے وہ دنیا مں ان کے محتاج تھے اہلِ جنت کے پاس اللہ تعالیٰ کے پیغام رساں آئیں گے اور کہیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے رب تعالیٰ سے مانگو وہ کہیں گے ہم نہیں جانتے کہ اپنے رب تعالیٰ سے کیا مانگیں؟ آپس میں کہیں گے چلو ان علماء کرام کے پاس کہ جب ہمیں دنیا میں کوئی مشکل ہوتی تھی تو ان کے پاس جاتے تھے چنانچہ وہ علماء کرام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے قاصد آئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو ہم نہیں جانتے کہ ہم کیا مانگیں؟ اللہ تعالیٰ علماء کرام پر سوال کا جواب کھولے گا تو کہیں گے تم اللہ تعالیٰ سے یہ مانگو وہ مانگو۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے تو منہ مانگی مراد پائیں گے۔ (ابن عساکر)

☆ اس عزت وشرف پر باعمل علماء حقہ کو مبارک ہو۔ (اویسی غفرلہٗ) ☆

باب (۱۹۷)

اہلِ جنت کا افسوس کرنا کہ وہ دنیا میں ذکر الٰہی نہ کر سکے

◆ ۱ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ جنت کسی شئے کی حسرت نہیں کریں گے لیکن اس پر افسوس ضرور کریں گے کہ کہاں دنیا میں بڑے وقت گزرے لیکن وہ ان میں ذکر الٰہی نہ کر سے۔ (طبرانی فی الکبیر۔ بیہقی)

◆ ۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای کہ کوئی قوم کسی جگہ پر بیٹھے اور ذکر الٰہی نہ کرے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو ان کو قیامت میں افسوس ہوگا اگر چہ وہ کسی دوسرے ثواب کی وجہ سے جنت میں چلے بھی گئے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن حبان۔ حاکم)

◆ ۳ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ساعت ابن آدم پر نہیں گزرتی کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو اسے قیامت میں اس کا افسوس اور حسرت ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا۔ بیہقی)

باب (۱۹۸)

جنت میں نیند نہیں

◆ ۱ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اہلِ جنت نیند کریں گے؟ فرمایا نیند موت کی مانند ہے اسی لیے وہ جنت میں نیند نہیں کریں گے۔ (بزار۔ بیہقی۔ طبرانی فی الاوسط)

◆ ۲ حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نیند تو دنیا میں ہماری آنکھیں ٹھنڈی کرتی ہے تو کیا جنت میں نیند نہ ہوگی؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ نیند موت کی شریک ہے اور جنت میں موت نہیں اس شخص نے عرض کی

تو پھر ان میں نیند جیسی راحت کیا ملے گی؟ آپ کو وہ سوال برا لگا: فرمایا جنت میں تھکان نہیں ہے (کہ اس کے لیے تھکان اتار کر راحت حاصل کی جائے بلکہ جنت میں راحت ہی راحت ہے) اس گفتگو پر یہ آیت نازل ہوئی:

لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ۝ (پ۲۲، فاطر، آیت ۳۵)

''اس میں کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تھکان لاحق ہو۔''

باب (۱۹۹)

اہل جنت کا جنت میں اپنے بھائیوں کی زیارت اور اہم گفتگو

1. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی میں جنت داخل ہوں گے تو اپنے بھائیوں کی ملاقات کے مشتاق ہوں گے اس پر ان کے لیے تخت آئے گا جو اسے اٹھا کر اس کے سامنے لائے جس کا اسے اشتیاق ہو گا وہ بھی اسی طرح تخت پر ہو گا دونوں تختوں پر تکیہ لگا کر وہ باتیں کرتے رہیں گے جو دنیا میں گزریں ایک کہے گا بھائی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس دن بخشا یا فلاں جگہ پر ہم نے بخشش مانگی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بخش دیا۔ (ابن ابی الدنیا)
2. حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ جنت جنت میں بہترین سفید اونٹنیوں پر سوار ہو کر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اور وہ اونٹنیاں ایسی معلوم ہوں گی گویا وہ یاقوت ہیں اور جنت میں جانور نہ ہوں گے سوائے اونٹوں اور پرندوں کے۔ (طبرانی۔ ابن ابی الدنیا)
3. حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے مرسلاً روایت کی جنت میں اونٹوں کے سوا کوئی جانور نہ ہو گا اور پرندے بھی ہوں گے۔ (ابن المبارک)
4. حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تو نے کیسے صبح کی؟ عرض کی مومن ہو کر یقیناً آپ نے فرمای کہ ہر شئے کی حقیقت ہوتی ہے اور تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کی میں نے خود کو دنیا سے علیحدہ کر دیا تو میں نے گویا اپنے

رب تعالیٰ کے عرش کو ظاہری طور پر دیکھا ور یونہی جنتیوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کی ملاقات کرر ہے ہیں اور دوزخیوں کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں آہ وزاریاں کرر ہے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمای کہ مومنک اقلب اللہ تعالیٰ یونہی منور فرماتا ہے واقعی تو نے معرفت حاصل کرلی اس کولازم پکڑ۔

☆☆ یہ حدیث پاک اولیاء کرام کے کشف کا ثبوت ہے اسی ہے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

نَظَرْتُ اِلیٰ بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعاً کَخَرْدَلَةٍ عَلیٰ حُکْمِ اِتِّصَالٖ۔

''میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مل کر رائی کے دانے کے برابر تھے۔''

فائدہ: عزفت بزای وفاء یعنی معرفت جس کا فقیر اویسی غفرلہ نے ترجمہ کیا ہے کہ میں نے خودکودنیا سے علیحدہ کرلیا۔☆☆

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اہلِ جنت، جنت میں ایک دوسرے کی اونٹوں پر سوار ہوں گے اوران پر سیاہ رنگ پالان ہوں گے ان کی دوڑ خوشبو کی غبار پھیلائے گی اس کی رسی (مہار) دنیا اور مافیھا سے بہتر ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا)

فائدہ: العیس وہ اونٹ جس کی سفید میں معمولی سی سیاہی ہو المناسم (نون وسین جمع منسم) اونٹ کے پاؤں کا اندرونی حصہ جس کا ترجمہ فقیر اویسی غفرلہ نے درڑنے کا کیا (یہ لفظی ترجمہ نہیں مفہوم ہے)

باب (۲۰۰)

اہلِ جنت کا اہلِ نار پر جھانکنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ۝ (پ ۲۳، الصافات، آیت ۵۵)

''پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت کا مطلب بیان فرمایا کہ جنتی دوزخ میں جھانک کر اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہو کر دیکھے گا تو کہے گا کہ میں نے قوم کی کھوپڑیاں ابلتی ہوئی دیکھیں۔ (ہناد فی الزہد)

باب (۲۰۱)

جنتیوں کا انبیاء کرام اور بلند مراتب حضرات کی زیارت کرنا

◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضری کے بعد عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے نفس اور اہل وعیال اور اولاد سے زیادہ پیار ہے میں گھر پر ہوتا ہوں تب آپ کو یاد کرتا ہوں تو مجھ سے رہا نہیں جاتا جب تک آپ کی زیارت نہ کرلوں میں بے قرار رہتا ہوں۔ لیکن جب آپ کی وفات اور اپنی موت کو یاد کرتا ہوں تو سوچ میں پڑ جاتا ہوں کہ آپ تو جنت میں بلند مقام پر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوں گے میں جنت میں اگر داخل بھی ہوا تو آپ کی زیارت نہ ہو سکے گی پھر کیا بنے گا؟ آپ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام یہ آیت لائے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

(پ۵، النساء، آیت ۶۹)

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔"

☆☆ یہ پوچھنے والے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ تھے جیسا کہ شان نزول کی دوسری روایات میں صراحت ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ ہوئے کہ چہرے کا رنگ بدل گیا

تھا حضور ﷺ نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بجز اس کے کہ جب حضور اکرم ﷺ سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجے کی وحشت اور پریشانی ہو جاتی ہے۔ جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پا سکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرق منازل کے فرمانبرداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ (خزائن العرفان۔ اویسی غفرلہٗ) ☆☆

باب (۲۰۲):

اہلِ جنت کو اللہ تعالیٰ کی زیارت اور دیدار

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (پ ۲۹، القیامۃ، آیت ۲۲، ۲۳)

''کچھ منہ اس دن ترو تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔''

اور فرمایا:

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ (پ ۱۱، المؤمن، آیت ۲۶)

''بھلائی والوں کے لیئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔''

اور فرمایا:

وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ (پ ۲۶، ق، آیت ۳۵)

''اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔''

1. حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اہلِ جنت بہشت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا چاہتے ہو۔ اس سے بڑھ کر کچھ اور دوں؟ عرض کریں گے کیا تو نے ہمارا چہرہ سفید نہیں فرمایا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا: کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی؟ اس سے بڑھ کر بھی کوئی نعمت ہوگی؟ اللہ

تعالیٰ حجاب ہٹائے گا (زیارت سے مشرف فرمائے گا) اس سے بڑھ کر اہلِ جنت کو اور کوئی نصیب نہ ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے سرشار ہوں گے پھر آپ نے آیت لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُو االْحُسْنٰی وَ زِیَادَۃٌ تلاوت فرمائی۔ (مسلم۔احمد۔ابن ماجہ۔دار قطنی)

فائدہ: امام قرطبی نے فرمایا کہ حجاب ہٹانے سے مراد یہ ہے کہ وہ موانع دور فرمادے گا جو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مانع تھے کہ اسکا ادراک ممکن نہ تھا اس وقت اسے جیسے وہ ہے اہل جنت اس کے نور عظمت وجلال کا دیدار کریں گے حجاب کا ذکر مخلوق کے لیے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ حجاب سے مقدس ومنزہ ہے۔

- ۲ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ایک منادی کو فرمائے گا کہ وہ ندا کرے جسے تمام اہل جنت سنیں گے اے اہلِ جنت! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حسنٰی اور زیادۃ کا وعدہ فرمایا ہے۔

فائدہ: الحسنیٰ سے جنت اور زیادۃ سے وجہ الرحمن کی زیارت مراد ہے۔

(دار قطنی۔ابن جریر)

- ۳ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَۃٌ کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد زیارتِ خداوندی ہے۔ (ابن جریر۔ابن مردویہ ابن ابی حاتم)
- ۴ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُو االْحُسْنٰی وَ زِیَادَۃٌ کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ الحسنیٰ جنت اور زیادۃ سے زیارتِ خداوندی مراد ہے۔ (دار قطنی۔ابن جریر۔ابن ابی حاتم)
- ۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح بیان فرمایا۔ (ابن مردویہ)
- ۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرح ارشاد ہوا ان کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرام کو اسی طرح فرمایا گیا۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان، حضرت سیدنا ابن عباس ومرۃ، حضرت سیدنا ابن مسعود (رضی اللہ عنہم اجمعین)

فائدہ: لالکائی نے یہ تفسیر اپنی اسناد کے ساتھ حضرت سعید بن المسیب، حسن بصری، عبدا

لرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ابو اسحاق السبعی، عبدالرحمٰن بن سابط، عکرمہ، مجاہد، قتادہ سے روایت کی ہے اور امام بیہقی نے اپنی کتاب "الرؤیۃ" میں فرمایا کہ اس آیت میں زِیَادَۃٌ سے مراد رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں بکثرت صحابہ کرام سے مروی ہے اور تابعین بھی یونہی فرماتے ہیں:

قاعدہ: فنِ حدیث کا قانون ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر میں ایسی باتیں صحابہ وتابعین از خود بالکل نہیں فرماتے تھے اس سے واضح ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ تفسیر حضور سرورِ عالم ﷺ سے خبر مستفیض کے طریق سے ثابت ہے۔

☆☆ چونکہ معتزلہ دیدارِ الٰہی کے منکر نے ان کے لیے دلائل کا انبار لگایا جارہا ہے۔ مزید ملاحظہ ہو۔ ☆☆

◆ ۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ" کا مطلب یہ ہے کہ اپنے رب تعالیٰ کے دیدار سے چہروں پر حسن کا نکھار آجائے گا۔ (الآجری۔ بیہقی)

◆ ۸ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے آیت کے لفظ نَاضِرَۃٌ کے متعلق فرمایا کہ اس سے جنت کی نعمتیں مراد ہیں اور آیت کے جملے اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ کا مطلب یہ ہے کہ قیامت میں بعض چہرے اللہ تعالیٰ کو طرف دیکھیں گے۔ (ابن منذر۔ بیہقی)

◆ ۹ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا النضرۃ سے مراد یہ ہے کہ بعض چہرے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے حسن میں بڑھ جائیں گے اور فرمایا کہ مطلب یہ وہ چہرے اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بعد اس کے نور کی وجہ سے زیادہ رونق دار ہو جائیں گے۔ (دار قطنی۔ بیہقی)

◆ ۱۰ حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وجوہ (چہروں) کو اللہ تعالیٰ اپنے دیدار سے پر رونق فرمائے گا اور انہیں حسین بنائے گا۔

(ابن منذر۔ الآجری)

یہی تفسیر حضرت مجاہد سے بھی مروی ہے۔ (درِ منثور)

◆ ۱۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آیت وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کے لیے ظہور فرمائیگا (جلوہ دکھائے گا)۔ چنانچہ امام

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہی ترجمہ فرمایا کہ اہل جنت کے لیے ہر جمعہ جلوہ گر ہوگا۔

(بزار۔ ابن منذر۔ بیہقی)

☆☆علامہ ثناء اللہ پانی پتی "تذکرۃ المعاد" میں لکھتے ہیں کہ بہشت کی نعمتوں میں بڑی نعمت دیدار الٰہی ہے۔ معتزلہ وخوارج وروافض اس کا انکار کرتے ہیں ان کے رد میں بھی قاضی صاحب علیہ الرحمۃ نے وہی روایات نقل کی ہیں جو علامہ سیوطیؒ نے جمع فرمائی ہیں اور فرمایا اس پر اجماع امت منعقد ہے اس کا انکار کفر ہے متعدد احادیث نقل کہ ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دنیا میں روزِ عید ہوتا ہے اور آدمی سیر کے لیے باغات میں جاتے ہیں اسی طرح بہشتی جنت کے باغات میں آئیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا دیدار سال میں ایک یا دو دفعہ کریں گے بعض احادیث میں آیا ہے کہ ہفتہ میں ایک بار اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا کرے گا شاید کہ حدیث سابق میں بھی روزِ عید سے مراد جمعہ کا دن ہو۔ بعض احادیث میں آیا ہے ہر پانچ روز میں ایک بار دیدار ہوا کرے گا۔ بیہقی نے امام اعمش سے روایت کی ہے کہ بہترین اہل بہشت وہ ہوں گے جو ہر صبح وشام اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا کریں گے۔ ابو نعیم نے ابو یزید بسطامیؒ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے وہ لوگ ہوں گے کہ اگر ایک آن کے لیے دیدارِ الٰہی ان سے محو ہو جائے تو وہ فریاد کریں گے جس طرح دوزخی دوزخ سے نکلنے کے لیے فریاد کریں گے۔

اس موضوع پر علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری کا رسالہ ہے ان کے فیض سے فقیر نے بھی ایک رسالہ لکھا ہے۔ "بشارۃ المؤمن فی زیارۃ اللہ المؤمن" (اویسی غفرلہٗ)☆☆

◆ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے آیت:

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ (پ ۳۰، المطففین، آیت ۱۵)

"ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔"

کی تفسیر میں فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالم ظاہر ہوگا اسے تمام مخلوق دیکھے گی۔ ہاں کافر اس دن دیدار سے محروم ہوں گے۔ (ابن جریر۔ ابن ابی حاتم)

۱۳ حضرت ابراہیم الصائغؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس سے بڑی مسرت حاصل ہے کہ قیامت میں میری نصف جنت دیدارِ الٰہی ہے۔اس کے بعد مذکورہ آیت کے ساتھ یہ آیت بھی پڑھی:

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

(پ۳۰،المطففین،آیت۱۶،۱۷)

''پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا پھر کاہ کہا جائے گا یہ ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۔''

پھر فرمایا ان کی تکذیب سے مراد دیدارِ الٰہی ہے۔(اللالکائی)

۱۴ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا قیامت میں اہلِ ایمان کو دیدارِ الٰہی نصیب ہوگا؟ آپ جواب دیا کہ اگر اہلِ ایمان کو دیدارِ الٰہی نہ ہوگا تو کافروں کو نہ کہا جاتا كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ پھر عرض کی گئی کہ بعض لوگ قیامت میں دیدارِ الٰہیٰ کے منکر ہیں پھر امام مالک نے فرمایا السیف، السیف (یعنی منکرین کی تلوار سے گردن اڑادو)۔(اللالکائی)

۱۵ حضرت امام شافعی نے آیت كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس میں دلیل ہے کہ اولیاء کرام کو قیامت مین دیدارِ الٰہی ہوگا ان آیات (مذکورہ) کی تفاسیر صحابہ وتابعین سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک متواتر طریق سے منقول ہیں اسی لیے ان احادیث کو جو رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں وادر ہوئی ہیں، میں بیان کرتا ہوں۔(اللالکائی)

۱۶ حضرت یحیٰی بن معین نے فرمایا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی رؤیت کے بارے میں سترہ احادیث ہیں۔تمام کی تمام صحیح ہیں۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ ان کے روایان کرام صحابہ عظام کے اسمائے ذیل بیان فرماتے ہیں:

حضرت انس، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت جریر البجلی، حضرت حذیفہ بن الیمان، حضرت زید بن ثابت، حضرت صہیب الرومی، حضرت عباذۃ بن الصامت،

حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت ابن مسعود، حضرت لقیط، حضرت ابن رزین عقیلی، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عدی بن حاتم، حضرت عمار بن یاسر، حضرت فضالہ بن عبید، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت ابو ہریرہ، (رضی اللہ عنہم) (اللالکائی)

◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ہاں جبریل حاضر ہوئے ان کے پاس سفید آئینہ تھا جس کے درمیان سیاہ داغ تھا میں نے پوچھا یہ داغ کیسا ہے؟ عرض کی یہ جمعہ کا دن ہے اللہ تعالیٰ آپ کو پیش کر رہا ہے تاکہ یہ آپ کے لئے اور آپ کی امت کے لیے عید ہو۔ پھر پوچھا اس میں ہمارا کیا فائدہ ہوگا؟ فرمایا خیر و بھلائی۔ پھر پوچھا اس کے سیاہ نکتہ کا کیا مطلب؟ عرض کی یہ وہ ساعت ہے جس میں ہر دعا مستجاب (قبول) ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں یہی سید الایام ہے اور آخرت میں ہم اسے یوم المزید کے نام سے موسوم کریں گے۔ میں ے پوچھا اسے یوم المزید نام رکھنے کا کیا معنیٰ؟ عرض کی کہ جنت میں اللہ تعالیٰ نے ایک وادی بنائی جو سفید مشک سے بھی زیادہ معطر ہے جب جمعہ کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ علیین میں کرسی پر نزول اجلال فرمائے گا۔ اس کرسی کے اردگرد نور کے منبر بچھائے جائیں گے۔ جن پر انبیاء کرام تشریف لاکر رونق افروز ہوں گے۔ اس کے بعد سونے کی کرسیاں بچھائی جائیں گی ان پر صدیقین اور شہداء رونق افروز ہوں گے۔ اس کے بعد اہل جنت آکر ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا جس کے چہرے کو یہ حضرات دیکھیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں وہ ہوں کہ اپنا وعدہ پورا کر دکھلایا اور تم پر انعام کیا۔ یہی میری کرامت کا محل ہے مجھ سے جو چاہو مانگو۔ وہ عرض کریں گے ہم تجھ سے تیری رضا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہی میری رضا تو ہے کہ میں نے تمہیں اپنی دار میں داخل کیا۔ یہی میری کرامت کا محل ہے مجھ سے جو چاہو مانگو۔ وہ اتنا مانگیں گے کہ ان کی رغبت ختم ہو جائے گی۔ پھر ان کے لیے ایسی چیزیں ظاہر ہوں گی جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل پر اس کا تصور ہو سکتا ہے جمعہ کے دن

کے واپس لوٹنے کی مقدار تک وہ چیزیں ظاہر رہیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر اور صدیقین وشہداء اپنی اپنی کرسیوں پر اوپر کو چلے جائیں گے۔ اور کمروں والے اپنے سفید کمروں میں چلے جائیں گے جن میں کسی قسم کی خامی نہ ہوگی اور نہ نقصان یا وہ کمرے سرخ یاقوت کے ہوں گے یا سبز زبرجد کے۔ ان میں بالا خانے اور دروازے ہیں ان میں نہریں جاری ہیں۔ اس میں پھل فروٹ لٹکے ہوئے ہی وہاں ان کی ازواج وخدام ہوں گے۔ ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک انہیں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی اس میں ان کی کرامت اور دیدارِ الٰہی کا اضافہ ہوگا۔ جمعہ کو یوم المزید کہنے کی یہی وجہ ہے۔ (دار قطنی۔ ابو یعلی۔ بزار)

۱۸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے رب سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل! اس کی کیا جزا جس کی میں دونوں آنکھیں لے لوں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا تری ذات پاک ہے ہمیں اس کا علم نہیں ہم وہی جانتے ہیں جو علم تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دار میں ہو اور اس کی نظر میرے چہرے پر ہو (اس کی شان کے لائق)۔

(طبرانی فی الاوسط۔ ابن حبان۔ ابن ابی حاتم)

۱۹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اہل جنت، جنت میں داخل ہوں گے اور انہیں کرامت سے نوازا جائے گا تو ان کے پاس یاقوت سرخ کے گھوڑے آئیں گے وہ نہ پیشاب کریں گے نہ لید کریں گے۔ اہلِ جنت ان پر بیٹھ کر اللہ جبار کے پاس آئیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے تو سجدے میں گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہلِ جنت! سر اٹھاؤ میں راضی ہوں آج کے بعد میں تم پر ناراض نہ ہوں گا اے اہلِ جنت! سر اٹھاؤ یہ دار العمل نہیں یہ تو دار الاقامۃ ہے اور دارِ نعیم ہے وہ سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر بہترین بارش برسائے گا پھر وہ اپنے اہل کی طرف واپس لوٹ آئیں گے راستے میں وہ خوشبودار ٹیلوں سے گزریں گے اللہ تعالیٰ ان ٹیلوں پر ہوا چلائے گا خوشبو ان کے چہروں پر پڑے گی

یہاں تک کہ جب وہ اپنے اہل میں آئیں گے تو ان پر اور ان کے گھوڑوں پر خوشبو مہکتی ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے کہ بکھرے بال ہوکر آئیں گے تو وہ مشک سے غبار آلود ہوں گے۔ (ابن المبارک)

◆ ۲۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نیفر مایا کہ اہلِ جنت نعمتوں میں ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چمکتا ہوا آئے گا وہ سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ ان کا رب ان کے اوپر سے انہیں جھانک رہا ہے (اپنی شانکے لائق) وہ انہیں فرمائے گا السلام علیکم اے اہلِ جنت۔

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (پ ۲۳، یٰسین، آیت ۵۸)

''ان پر سلام ہوگا مہربان رب فرمایا ہوا۔''

یہی مطلب ہے راوی نے کہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں دیکھے گا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے یہاں تک کہ اب وہ نعمت کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان سے محجوب (حجاب میں) ہوجائے پھر نورِ الٰہی اور اس کی برکت ان کے گھروں میں باقی رہے گی۔ (ابن ماجہ۔ ابونعیم۔ بزار)

فائدہ: اشراف جھانکنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں نظر کرم سے نوازے گا ورنہ وہ مکان اور حلول سے منزہ اور مقدس ہے۔

◆ ۲۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت جنت میں ایک مجلس میں ہوں گے کہ اچانک جنت کے دروازے پر نور چمکے گا وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر جھانک رہا ہے (اپنی شان کے لائق) اور فرما رہا ہے کہ اے اہل جنت! مجھ سے مانگو۔ وہ عرض کریں گے ہم تجھ سے زیارت کا سوال کرتے ہیں؟ راوی نے کہا پھر ان کے لیے بہترین یاقوت سرخ کی اونٹنیاں لائی جائیں گی جن کی باگیں زبرجد سبز اور یاقوت احمر کی ہوں گی۔ وہ ان پر سوار ہوں گے تو ان کا قدم منتہا کے بعد تک پہنچے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ درختوں کو حکم دے گا۔ وہ پھلوں سے لدے ہوئے آئیں گے۔ اہل جنت سے حوریں بلویں گی کہ ہم تر و تازہ ہیں ہم پرانی نہیں ہوتیں۔ اور ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہم پر موت نہیں ہم عزت

والے اہل ایمان کی زوجات ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشبو کے ٹیلے کو حکم دے گا وہ سفید اور خوشبو سے بھرپور ہوگا اس سے ہوا جس کا نام مثیرہ ہے اہل جنت پر خوشبو پھیلائے گا یہاں تک کہ وہ انہیں جنت عدن میں لے جائے گا جنت عدن جنت کا ایک علاقہ ہے ملائکہ کہیں گے یارب! جنتی آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا صادقین کو مرحبا۔ فرمانبرداروں کو مرحبا، ان پر اللہ تعالیٰ حجاب ہٹا دے گا۔ جنتی اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے نور رحمٰن سے ایسے مستفید ہوں گے کہ وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (پ ۲۴، حٰم السجدۃ، آیت ۳۲)

''مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔''

کا یہی مطلب ہے۔ (ابونعیم۔ بیہقی)

۲۳ حضرت جریر بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اچانک آپ نے چاند کو دیکھ کر فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کو ایسے دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کی رؤیت (دیدار) میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ پاؤ گے۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے کی نماز سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔ (یعنی عصر، فجر کی نماز کہ پابندی کرو ان ہی کی برکت سے دیدارِ الٰہی ہوگا)۔

(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد)

فائدہ: امام بیہقی نے فرمای کہ تشبیہ رؤیت کے لیے دی گئی ہے کیونکہ یہ رائی (دیکھنے والے) کا فعل۔ ہے نہ کہ ارئی (دیکھنے والا کا فعل ہے) نہ کہ مرئی (دیکھے ہوئے کا) اب معنیٰ یہ ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ کو ضرور دیکھو گے جس میں کوئی شک اور کوئی گمان نہیں ہے جیسے تم چاند کو دیکھ کر اس میں کسی قسم کا شک اور گمان نہیں کرتے۔

فائدہ: لا تضامون بتخفیف المیم وضم اوله من الضیم سے ہے یعنی اس میں تمہیں سی تم دکھ اور مشقت نہ ہوگی۔ اسے تشدید سے بھی پڑھا گیا ہے۔ **و فتح التاء** یہ '' ایک تا حذف ماننی پڑے گی۔ کہ یہ دراصل تتضامون تھا۔ یعنی تم اس میں ہجوم نہ کرو گے جیسے آج دنیا میں ہوتا ہے کہ کسی مخفی شئے کو دیکھنے کے لیے لوگ ایک دوسرے پر ہجوم

کرتے ہیں پھر وہ شئے اچھی طرح نظر نہیں آتی۔ کیونکہ وہاں ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں تو اس دھکم پیل میں وہ شئے مکمل طور پر نظر نہیں آتی۔ حضور نبی پاک ﷺ کا اس سے مقصد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو خوب دیکھو گے اور ایک دوسرے کا ہجوم وہاں آڑے نہیں آئے گا۔

◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اچانک آپ نے سر اٹھا کر چاند کو دیکھا فرمایا تم اللہ تعالیٰ کو ایسے دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہو اس وقت تم اس کے دیکھنے میں ایک دوسرے پر ہجوم نہ کرو گے۔

(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ احمد)

◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے ان کے ہاتھ میں آئینہ کی طرح کوئی شئے تھی جس کے وسط میں سیاہ چمک تھی۔ فرمایا یہ جمعہ ہے۔ میں نے کہا جمعہ کیا ہے؟ فرمایا وہی تمہارے رب کے دنوں میں سردار دن ہے پھر اس کی شرافت وفضیلت بیان کی اور فرمایا کہ آخرت میں بھی اس کا یہی نام ہے اللہ تعالیٰ جب اہلِ جنت کو جنت میں اور اہلِ نار کو نار میں بھیجے گا تو وہاں نہ رات ہے نہ دن ان کی سعات کی مقدار اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہی گھڑی آئے گی جس میں اہلِ جمعہ، جمعہ ادا کرتے تھے۔ تو منادی ندا کرے گا۔ دار المزید کی طرف چلو تو وہ خوشبو کے ٹیلے میں نکلیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ٹیلا تمہارے آٹے سے زیادہ باریک اور سفید ہوگا پھر انبیاء علیھم السلام کے غلمان نور کے منبر لائیں گے ور اہل ایمان کے غلمان کرسیاں لائیں گے۔ وہ یاقوت ہوں گی وہ اس پر بیٹھیں گے۔ جب تمام لوگ اپنے نشست گاہ میں بیٹھ جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا چلائے گا اس کا نام المثیرہ ہوگا وہ ان پر سفید خوشبو پھیلائے گی وہ ان کے کپڑوں میں داخل ہوکر ان کے گریبانوں سے نکلے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے میری اطاعت کی اور میرے رسل کرام کی تصدیق کی یہی یوم لمزید ہے وہ ایک کلمہ یک زبان بولیں گے اے رب! ہم راضی ہیں تو ہم سے راضی ہوجا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جنت! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو

تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ اور یہ یوم لمزید ہے۔ مجھ سے مانگو جو چاہو وہ یک زبان ہو کر کہیں گے یارب! ہمیں اپنا دیدار کراتا کہ ہم تجھے دیکھیں اللہ تعالیٰ حجاب ہٹادے گا اور تجلی سے نوازے گا تو اس کا نور انہیں ڈھانپ لے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر نہ ہوتی، تو وہ وہیں مرجاتے۔ یونہی وہی نور انہیں ڈھانپے رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اہل میں واپس لوٹیں گے تو وہ اپنی ازواج سے مخفی رہیں گے اور ان کی ازواج ان سے پوشیدہ ہوں گی اس نور کی وجہ سے جو انہیں ڈھانپے ہوئے تھا۔ پھر اپنی منازل میں آئیں گے تو انہیں ان کی ازواج کہیں گی تم ہمارے پاس سے گئے تھے تو تمہاری آنکھیں تھیں اب تمہارا دیکھنا نہیں۔ وہ کہیں گے ہم پر اللہ تعالیٰ نے تجلی ڈالی ہے ہم اسے دیکھ رہے ہیں جو تم پر مخفی ہے۔ راوی نے کہا کہ ہر ہفتے جنت کی مشک اور نعمتوں میں چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ (بزار۔ اصبہانی)

۲۵۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءِ مُضِرَّۃٍ وَّلَافِتْنَۃٍ مُضِلَّۃٍ۔

''اے اللہ! میں تجھ سے موت کے بعد عیش کی ٹھنڈک اور تیرے چہرے پر نظر کی لذت اور تیرے دیدار کا شوق، ضرر رساں کے ضرر اور گمراہ کرنے والے کے فتنے کے بغیر کا سوال کرتا ہوں۔'' (احمد۔ طبرانی فی الکبیر)

۲۶۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کر کے فرمایا کہ جان لو! کہ تم اپنے رب کو ہرگز نہیں دیکھ سکو گے یہاں تک کہ موت آئے۔ یعنی مرنے کے بعد دیدار الٰہی نصیب ہوگا۔ (ابن ابی حاتم)

حضرت ابوعمامہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۲۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت ہر جمعہ کافور کے ٹیلوں میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اللہ تعالیٰ کی مجلس سے قریب تر وہ ہوگا جو جمعہ کو بہت زیادہ جلدی جاتا ہوگا اور صبح کی نماز کو سب سے پہلے پہنچتا

ہوگا۔(الآجری فی الشریعة)

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا۔؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔(الآجری)
- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت:

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ (پ۹، الاعراف، آیت ۱۴۳)

''عرض کی اے رب! میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔''

تلاوت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! (علیہ السلام) تو زندگی میں مجھے نہیں دیکھ سکے گا مرنے کے بعد دیدار ہوگا۔ ہر خشک شئے کرے گی اور ہر تر شئے ٹکڑے ہوگی مجھے اہلِ جنت دیکھیں گے جن پر موت نہیں آئے گی۔ اور نہ ان کے اجسام مٹیں گے۔(حکیم ترمذی۔ ابونعیم)

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت میں ادنیٰ درجے والا وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کا دن میں دوبار دیدار ہوگا صبح وشام کو پھر ابن عمر نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ (پ۲۹، القیامۃ، آیت ۲۲، ۲۳)

''کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔''

ترمذی میں ہے کہ جنتی جنابِ باری تعالیٰ کا دیدار کرے گا اپنی ازواج ونعمتوں اور خدام اور سرور کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ وہی ہوگا جو اس کا دیدار صبح وشام دوبار کرے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت تلاوت فرمائی:

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾

فائدہ: دارقطنی نے اضافہ کیا ''نَاضِرَةٌ'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ چہرے سفیدی وصفائی والے ہوں گے اور فرمایا کہ جنت اللہ تعالیٰ کا روزانہ دیدار کریں گے۔

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کیا میں تمہیں جنت کے ادنیٰ درجے والے کی خبر نہ دوں؟ یہ وہ ہے کہ جنت کے دروازے

میں داخل ہوگا تو غلمان اس کا استقبال کریں گے اور کہیں گے ''مرحبا سیدنا'' اب وقت آ گیا ہے کہ ہم آپ کی زیارت کریں۔ پھر اس کے لیے چالیس سال کی مسافت کی چاندنیاں بچھائی جائیں گی وہ اپنے دائیں بائیں باغات دیکھ کر کہے گا یا اللہ! یہ کس کے باغات ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمام باغات تیرے ہیں۔ جب جنت میں پہنچے گا تو اس کے لیے یاقوت سرخ اور زبرجد سبز لائی جائے گی۔ جس کے ستر دروازے ہوں گے۔ اسے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ان پر چڑھتا جا۔ وہ چڑھتا ہوا ایک تخت پر پہنچے گا یہ اس کی ملک ہوگا وہ اس پر تکیہ لگا کہ بیٹھے گا اس تخت کی وسعت ایک میل کی مسافت کے برابر ہے پھر اس کے پاس ستر پیالے سونے کے لائے گے ان کے ہر ایک کا رنگ علیٰحدہ ہوگا۔ اور ہر ایک کہ لذت نرالی ہوگی۔ پھر اس کے پاس مختلف رنگ کے شراب لائے جائیں گے ان سے جتنا اس کا جی چاہے گا پیئے گا، پھر غلمان کو حکم ہوگا سے اپنی ازواج کے ساتھ تنہا چھوڑ دو اور تم چلے جاؤ وہ اسے ازواج کے ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں گے وہ ایک حور کے پاس خود کو بیٹھا پائے گا جو ایک تخت پر ہوگی۔ اس پر ستر حلے (جوڑے) ہوں گے جو حور کے رنگ کے موزوں ہوں گے اس کی پنڈلی گوشت اور خون اور ہڈیوں اور پوشاکوں کے اوپر سے نظر آئے گی اس حور کو دیکھ کر کہے گا تو کس کے لیے ہے وہ کہے گی میں ان حور عین میں سے ہوں جو صرف تیرے لیے چھپا کر بٹھائی گئی ہیں اور اسے چالیس سال تک دیکھے گا کہ اس کے دیکھنے سے آنکھ نہ ہٹائے گا پھر اوپر ایک کمرہ دیکھے گا جو اس سے بھی زیادہ جمیل ہوگا حور کہے گی اب وقت آ گیا ہے میری تیری ملاقات کا وہ کمرے کو چالس سال دیکھے گا اس سے آنکھ نہ ہٹائے گا پھر نظر اٹھا کر دیکھے گا تو بہت سی نعمتیں ہیں لوگوں کو گمان ہوگا اس سے بڑھ کر اور کوئی نعمتیں نہ ہوں گی پھر اس پر اللہ تعالیٰ تجلی ڈالے گا وہ رب رحمٰن کا دیدار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنتیو! میری تہلیل کہو وہ مل کر اللہ تعالیٰ کی تہلیل کہیں گے پھر اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمائے گا کھڑے ہو کر میری بزرگی اسی طرح بیان کرو جیسے تم دنیا میں بیان کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان

فرمائیں گے۔(دارقطنی۔ابن ابی الدنیا)

◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یوم جمعہ کی طرف جلدی کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ جمعہ کے لیے جمعہ کے دن کافوری سفید ٹیلہ پر جلوہ فرمائے گا پھر اس کے زیدہ قریب ہوں گے جو دنیا میں جمعہ کے لیے جلدی کرتے تھے یعنی جمعہ پڑھنے کے لیے گھر سے جلدی جاتے تھے۔(ابن المبارک)

فائدہ: طبرانی نے اضافہ کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ انہیں کرامات کا ذکر فرمائے گا جنہیں انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھیں ہوں گی۔ پھر وہ لوگ اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے گھر پہنچ کر وہ باتیں یاد کریں گے جو انہیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائیں۔(طبرانی فی الکبیر)

عدی کی حدیث پہلے گزری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بلا حجاب کلام فرمائے گا۔

◆ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اللہ تعالیٰ کی ہر جمعہ زیارت کریں گے اور جو نعمتیں دیئے جائیں گے ان کا ذکر فرمائے گا۔ پھر فرمائے گا کہ حجابات کھولو۔ حجاب در حجاب کھولیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا۔ اب انہیں محسوس ہوگا کہ اس سے قبل گویا انہوں نے کوئی نعمت پائی ہی نہیں تھی اسی طرف اشارہ ہے "**ولدینا مزید**" اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔(طبرانی فی الکبیر)

◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جنت کی مکمل نعمتوں مین (سب سے بڑھ کر) جنت میں دیدارِ الٰہی ہے۔(اللالکائی)

◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو جنت میں اور اہلِ نار کو نار میں ٹھہرائے گا۔ پھر روح الامین حضرت جبریل علیہ السلام کو اہلِ جنت کی طرف روانہ کرکے فرمائے گا کہ تمہارا رب سلام کے بعد تمہیں فرماتا ہے کہ جنت کے میدان میں اس کی زیارت کرو وہ جنت کا ایک میدان ہے جس کی مٹی مشک اور کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کے درخت سونے چاندی کے ہیں۔ اس کے پتے زبرجد کے ہیں یہ سن کر اہلِ جنت خوش اور مسرور ہوں گے۔ اسے اپنے لیے بہت بڑی غنیمت اور سلامتی سمجھیں گے کہ ایسے اجتماع میں حاضری

دیں گے جس میں اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر اپنی کرامت نازل فرمائے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھیں گے یہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا جسے اس نے پورا کیا اس وقت اللہ تعالیٰ کا دیدار کر کے عرض کریں گے تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری تم پر یہ کرامت ہے کہ میں نے تمہیں اپنا دیدار کرایا اور تمہیں اپنی دار (جنت) میں ٹھہرایا۔ (اصبہانی)

◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں ٹھہرائے گا پھر ان کے پاس فرشتہ آئے گا اور کہے گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم لوگ اس کی زیارت کرو وہ ایک جگہ جمع ہو جائیں گے پھر حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ تسبیح وتہلیل کا حکم فرمائے گا وہ حسین لہجے میں تسبیح وتہلیل کریں گے پھر اس کے سامنے **مائدة الخلد** رکھا جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مائدة الخلد** کیا ہے؟ فرمایا وہ جنت کے کونوں میں سے ایک کونہ ہے، جو مشرق ومغرب کی درمیانی مسافت سے زیادہ وسیع ہے وہ اس **مائدة الخلد** سے کھائیں گے، پئیں گے۔ پھر انہیں پوشاکیں پہنائی جائیں گی، عرض کریں گے یہ تمام نعمتیں خوب لیکن ایک نعمت رہ گئی ہے وہ ہے تیری ذات کا دیدار۔ اس پر اللہ تعالیٰ ان پر تجلی ڈالے گا تو وہ سجدے میں گر جائیں گے انہیں کہا جائے گا کہ تم دار العمل میں (سجدہ سے سر اٹھاؤ) یہ دار الجزاء ہے۔ (ابونعیم)

◆ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قیامت میں ہم سب اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے اور اس کی علامت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم چاند نہیں دیکھتے جب کہ وہ ہر طرح کے حجاب سے خالی ہو، میں نے عرض کی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ تو اس سے عظیم تر ہے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ ابن حبان۔ حاکم۔ دارقطنی)

باب (۲۰۲)

جنتوں کی تعداد

حضرت سعید بن المسیب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دعا کیجیے کہ ہم دونوں کی جنت میں جنت کے بازار میں ملاقات ہو جائے۔ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنت میں بھی بازار ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کے مطابق جنت میں منازل پائیں گے پھر ایام دنیا کے دنوں میں کی مقدار انہیں جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا ان کے لیے اللہ تعالیٰ اپنا نور ظاہر فرمائے گا ان کی ابتداء جنت کے ریاض الجنۃ میں سے ایک باغ سے شروع فرمائے گا پھر ان کے لیے نورانی منبر بچھائے جائیں گے۔ بعض موتیوں کے ہوں گے بعض یاقوت کے، بعض زبرجد کے، بعض سونے کے اور بعض چاندی کے ٹیلے پر بیٹھیں گے۔ اس وقت وہ سمجھیں گے کہ کرسیوں والے ان سے مجلس کے اعتبار سے افضل ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کسی قسم کا شک ہے؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا یونہی تمہیں اپنے رب کے دیدار میں شک نہیں کرنا چاہیے۔ اس مجلس میں کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ سامنے ہو کر بات نہ کی ہو۔ یہاں تک کہ ان میں کسی ایک سے فرمائے گا۔ فلاں بن فلاں یاد کر تو نے فلاں دن یہ کیا اور فلاں دن یہ کیا وہ اپنی دنیا کی بعض غلط باتیں یاد کرے گا۔ وہ عرض کرے گا یا اللہ! کیا تو نے ہمیں بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں میں نے اپنی وسعت مغفرت کے پیش نظر بخش دیا تو تجھے یہ بلند مرتبہ ملا ہے وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک انہیں اوپر سے بادل ڈھانپ لے گا۔ پھر ان پر بہترین خوشبودار بارش

برسے گی۔ اس جیسی خوشبو انہوں نے کبھی نہ سونگھی ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اٹھو میں نے تمہارے لیے بڑی کرامت تیار کر رکھی ہے۔ اس میں سے جو چاہو لے لو۔ اس کے بعد ہم سب ایک بازار میں آئیں گے۔ جسے ملائکہ نے گھیر رکھا ہوگا اس میں ایسے چشمے ہیں کہ کبھی نہ دیکھے گئے اور نہ کانوں نے سنیں اور کسی دل میں ان کا تصور آسکتا ہے۔ اس میں سے ہم جنت اٹھا سکیں گے، اٹھائیں گے وہاں خرید و فروخت نہ ہوگی اسی بازار میں اہل جنت میں سے ایک دوسرے کی ملاوات ہوگی۔ اونچی منزل والے نچلی منزل والوں کو ملیں گے۔ اگرچہ وہاں کوئی بھی کم مرتبے والے نہ ہوگا۔ کسی کو دوسرے کا لباس اچھا لگے گا تو ابھی بات نہ ہوگی تو سا طرح کا لباس اپنے جسم پر پائے گا۔ بلکہ اس سے بھی اچھا وہاں کسی کو کوئی حزن و مال نہ ہوگا۔ پھر ہم بازار سے نکل کر اپنے گھروں کو آئیں گے ہمیں ہماری ازواج ملیں گی۔ ہمیں مرحباً اور اھلاً و سھلاً کہیں گے اور کہیں گی کہ جب تم گئے اس وقت تمہارا حسن و جمال نہ تھا جیسے اب ہے۔ جواب میں کہا جائے گا کہ ہم اپنے رب کی مجلس میں بیٹھ کر آئے ہیں۔ اور ہمارا حق تھا کہ ہم اسی حال میں واپس لوٹے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی الدنیا)

۲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم قیامت میں اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا تو کیا تم سورج میں شک کرتے ہو جب اس کے آگے بادل نہ ہو؟ سب نے عرض کی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کیا تم چودھویں کے چاند میں شک کرتے ہو؟ عرض کی نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ یونہی بے شک تم اللہ تعالیٰ کا دیدار کروگے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن ابی الدنیا)

۳ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہر جمعہ کو کریں گے۔ کافوری ٹیلے پر جس کے دونوں کنارے نظر نہیں آتے اور اس می ں ایک نہر جاری ہے۔ جس کے دونوں کنارے مشک کے ہیں۔ اس کے گرد اچھی آواز والی کنیزیں قرآن پاک پڑھ رہی ہوں گی جسے تمام پہلے پچھلے سنیں گے۔ وہاں سے فارغ ہو کر ہر ایک اپنے دوست کے ساتھ جسے وہ چاہے گا

ہاتھ میں ہاتھ ملا کر واپس لوٹیں گے نہر پر موتیوں کے پلوں پر گزر کر اپنی منازل میں آئیں گے اگر اللہ تعالیٰ انہیں ان کی منازل کی رہبری نہ کرتا تو وہ کبھی راہ نہ پاتے اور یہ ان کے لیے ہر جمعہ کو ہوگا کہ دیدار سے مشرف ہو کر گھروں کو جائیں گے۔

(یحییٰ بن سلام)

- حضرت ابو جعفر بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے اس کا نام طوبیٰ ہے اگر سو سال تیز رفتار سوار اس کے سایہ تلے چلے تو بھی اسے طے نہ کر سکے (سو سال گزر جائے گا لیکن اس کا سایہ آگے چل کر ختم ہوگا) اس کے پتے برود کے برابر سبز اور ٹھنڈے اور اس کے پھول ریاط جیسے زرد ہیں اور اسکے کانٹے سندس واستبرق ہیں اس کے ثمر حلے سیر ہیں اور اس کی گوند جیسی زنجبیل وشہد ہے۔ اور ریزے یاقوت سرخ اور زمرد سبز ہے اور اس کی مٹی مشک وعنبر اور کافور زرد ہے۔ اور اس کا گھاس خالص زعفران سے۔ اس کا تنا بغیر آگ جلائے روشن ہوتا ہے اس کی جڑ سے پانی بہتر ہے۔ اس کی نہریں سلسبیل. المعین شراب سے ہیں اس کا سایہ اہل جنت کی مجالس میں سے ایک مجلس ہے۔ جس میں آرام کرتے ہیں اور ایک گفتگو کا مقام جہاں پر آ کر باہم گفتگو ہوتے ہیں۔ اس درران ایک دن اس کے سائے میں باہم گفتگو کرتے ہوں گے تر فرشتے خوبصورت اونٹنیاں لائیں گے۔ وہ اونٹنیاں یاقوت سے ہوں گی ان میں روح پھونکی جائے گی اور ان کی لگامیں (مہاریں) سونے کی ہوں گی ان کے چہرے، حسن اور رونق کی وجہ سے گویا روشن دیئے ہیں ان پر ریشمی سرخ ریشم کا کپڑا اور گدیلہ سرخ کا ہوگا۔ رونق اور حسن میں ان جیسی اونٹنیاں لوگوں نے کبھی نہ دیکھی ہوں گی اور نہ ہی انہیں کسی کام پر کبھی لگایا گیا ہوگا ان پر لوگ سوار ہوں گے۔ جن کی تختیاں موتی اور یاقوت ہیں جن کا جڑاؤ لولو اور مرجان ہے وہ اونٹنیاں جنتیوں کے آگے آ کر بٹھائیں گے۔ اور کہیں گے تمہارا رب تمہیں السلام علیکم کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میری زیارت کے لیے آ جاؤ۔ تاکہ تم اس کی زیارت کرو اور وہ تمہیں نظرِ کرم سے نوازے اور تم اس سے گفتگو کرو اور وہ تمہیں اپنی ہم کلامی سے سرفراز فرمائے اور

اپنے فضل کی وسعت سے نوازے۔ کیونکہ وہ رحمت واسعۃ کا مالک ہے اور صاحب فضل عظیم ہے۔ وہ تمام جنتی اپنی اپنی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے پھر صف بستہ ہو کر اعتدال سے چل پڑیں گے جس جنتی درخت سے گزریں گے وہ تحفہ کے طور پر انہیں میوے پیش کرے گا اور ان کا راستہ چھوڑ دے گا تا کہ ان کی صف بندی میں فرق نہ آئے یا کوئی رفیق اپنے دوست سے بچھڑ نہ جائے جب رب تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے تو وہ کریم اپنے وجہہ کریم سے پردہ ہٹا کر ان پر خاص تجلی فرمائے گا انہیں عظمت عظیمہ سے نوازے گا ان سے سلا سے کلام فرمائے گا بہشتی عرض کریں گے یارب! تو ہی سلام ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے اور جلال واکرام تیرا حق ہے اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا ہاں، میں ہی سلام ہوں اور مجھ سے ہی سلامتی ہے۔ میرے بندوں کو مرحبا جنہوں نے میرے حکم کی حفاظت کی اور میرے عہد کی پابندی کی اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے تھے۔ بندے عرض کریں گے تیری عزت وجلال کی قسم! ہم نے تیری شان کے مطابق تیری کوئی قدر نہیں کی اور نہ ہم نے تیرا حق ادا کیا اب ہمیں اجازت دے تا کہ ہم تجھے سجدہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تم سے عبادت کی مشقت اٹھالی ہے اب میں نے تمہارے اجسام کو راحت دینے کا ارادہ کیا ہوا ہے تم نے دنیا میں میرے لیے اپنے جسموں کو خوب مشقت میں ڈالا اور اپنے چہروں کو میرے لیے بہت جھکایا اب تم میری روح وراحت وکرامت میں ہو۔ اے جو چاہو مجھ سے مانگو۔ اور آرزو کرو میں تمہیں عطا کروں۔ آج میں تمہیں تمہارے کے مطابق نہیں بلکہ اپنی رحمت وکرامت وقدرت وجلال کے مطابق عطا کروں گا۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات واکرامات وعطایا میں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کم آرزو والا عالم دنیا کی مقدار میں مانگے گا جب سے دنیا سے بن کر فنا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے بہت کم آرزو کی ہے میں نے تو وہ مقدر کر رکھا تھا جو کچھ اور جتنا ہی مانگتے تم نے جو مانگا وہ بھی لو اور اس سے بڑھ کر عطا فرماتا ہوں جو تم نہیں مانگ سکے اب اللہ تعالیٰ کو عطاؤں کو دیکھو کہ وہ تمہیں کتنا عطا فرماتا ہے پھر وہ رفیق اعلیٰ میں بڑے قبے دیکھیں گے اور بالا خانے ہوں گے۔

جن کی عمارت موتی اور مرجان کی ہوگی جن کے دروازے سونے کے ہوں گے جن کے تخت یاقوت کے اور بستر سندس س استبرق کے اور منبر نورانی جن کا نور جنت کے ابواب سے ہوگا۔ ان قبوں کے صحن سورج کی شعاعوں جیسے نورانی ہوں گے اور ان کے لیے بڑے محل اعلیٰ علیین کی طرف یاقوت سے تیار کھڑے ہوں گے اور ان کا نور چمکتا دکھائی دے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر نہ ہوتی تو دیکھنے سے ان کی آنکھیں بے نور ہو جاتیں اور ان سفید یاقوت کے محلات میں سفید چاندنیاں بچھی ہوں گی۔ اور بعض یاقوت زرد سے ہوں گے جن میں ارغوان زرد بچھے ہوں گے اور ان کا زبرجد سبز اور سرخ سونے سے جڑاؤ ہوگا اور ان میں چاندی کی بھی ملاوٹ ہوگی ان محلات کی ابتدائی دیواریں اور ستون یاقوت کے ہوں گے اور ان کی اونچائی میں موتیوں کے قبے ہوں گے اور ان کے برج مرجان کے بالا خانے ہوں گے جب وہ واپس ہونے لگیں گے تو انہیں بہترین سواریاں سفید یاقوت کی گھوڑیاں پیش کی جائیں گی۔ جن میں روح پھونکی جائے گی ان کے ساتھ ولدان (بچے) ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ان ہر ایک کے ہاتھ میں گھوڑی کی لگام ہوگی جیسے سفید چاندی موتیوں اور یاقوت کے جڑاؤ سے تیار کیا گیا ہوگا اور اس کی زین تخت کی طرح ہوگی جس پر سندس و استبرق کا جڑاؤ ہوگا۔ اوہ گھوڑیاں انہیں لے کر چلیں گی آرام سے چلتی ہوئی انہیں ریاض الجنۃ کے نظارے دکھائیں گی جب وہ اپنی منزلوں میں پہنچیں گے تو ان کی منزلوں میں وہ سب کچھ پہلے سے موجود ہوگا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔ ان کی منزلوں کے دروازوں پر دچار چار جنتیں ہوں گی جن میں میوے ہی میوے ہوں گے اور جو سبزی سے سخت سیاہ نظر آئے گی۔ جب منزلوں میں داخل ہو کر قرار پکڑیں گے تو انہیں ان کا رب فرمائے گا کیا تم نے وہ سب کچھ پالیا جس کا تمہیں وعدہ کیا گیا تھا؟ عرض کریں گے ہاں یارب! ہم راضی ہیں تو بھی راضی ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہی میری رضا تو ہے کہ میں نے تمہیں اپنی دار میں پہنچایا ہے اور میرا دیدار کیا ار تمہارے ساتھ ملائکہ نے مصافحہ کیا خوش رہو یہ عطا و نعمت تمہارے لیے ہمیشہ ہے کبھی ختم نہ ہوگی نہ ہی اس سے ناگواری آئے گی

اور نہ ہی کوئی پریشانی اس وقت کہیں گے سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہمیں ہدایت دی اور ہمارے حزن وملال کو دور فرمایا بے شک ہمارا رغفور وشکور ہے۔ وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے اپنی خاص دار میں ٹھہرایا اس میں ہمیں نہ کوئی تکلیف ہے اور تھکان۔ (ابونعیم۔ ابن ابی الدنیا)

فائدہ: امام منذری نے فرمای ریاط ریطہ کی جمع ہے۔ پاٹ کی چادر ہر چادر نما کپڑا۔ بعض نے کہا ہر نرم کپڑے کو ریطہ کہا جاتا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں یہی مراد ہے۔

ولا لنجوج بفتح الهمزة واللام وسكون النون اور دو جیم پہلی مفہوم بخور کی لکڑی (اگر بتی یتأججان بمعنیٰ شعلہ مارتی ہیں۔ یتلهبان کے ہم وزن وہم معنیٰ، زحلت زاء مہملہ وحاء مہملہ دونون مفتوح بمعنیٰ راستہ سے ہٹ جائیں گی۔ انصبتم و اشتهم اور عنت الوجوه سے ہے۔ یعنی جھک جائیں گے۔ الحكمة بفتح الحاء والكاف وہ شئے جس سے سواری کو قابو میں رکھا جائے جیسے لگام وغیرہ المجذوذ جیم اور دو ذال معجمتین، کاٹے ہوئے، التصريد بمعنىٰ تقليل.

باب (۲۰۴)

قیامت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

❶ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہلِ جنت قضائے حاجت کو نہیں جائیں گے اور نہ رینٹھ نکالیں گے اور نہ ان میں منی ہوگی اور وہ نعمت جو انہیں نصیب ہوگی اس میں مشک ہوگی جو ان کے بدن کی جلد پر شبنم کی طرح پھیلے گی اور ان کے دروازوں کے آگے خوشبو کے ٹیلے ہوں گے۔ اور وہ ہر جمعے کو اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے وہ سونے کی کرسیوں پر بیٹھیں گے جن کا جڑاؤ لؤلؤ اور یاقوت زبرجد سے ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں نظرِ کرم سے نوازے گا جب وہ وہاں سے فارغ ہوں گے تو اپنے بالا خانوں پر چلے جائیں گے جو ہر ایک کے ستر دروازے ہیں ان پر یاقوت اور زبرجد کا جڑاؤ ہے۔ (ابن المبارک۔ ابن ابی الدنیا)

- ۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ تم اللہ تعالیٰ کا دیدار کرو اور پھر تم پر موت آئے۔ (اللالکائی)
- ۳ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمای کہ شک اور قیاس والے ہمیشہ شک اور قیاس میں رہیں گے یہاں تک کہ وہ دیدارِ الٰہی کا انکار کرتے اور اہلِ سنت کی مخالفت کرتے ہیں (جیسے معتزلہ وغیرہ)
- ۴ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دنیا میں عبادت گزاروں کا معلوم ہو جائے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ ہوگا تو ان کے نفوس پگھل جائیں گے یعنی وہ تڑپ تڑپ کر مر جائیں گے۔ (بیہقی)
- ۵ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار نابیناؤں کو ہو گا یعنی جو دنیا میں نابینا رہے۔ (ابن ابی حاتم)

☆☆اس کی تفصیل فقیر کی تصنیف ''باکمال نابینے'' کا مطالعہ فرمائیں۔ اویسی غفرلہٗ☆☆

- ۶ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل جنت پر اللہ تعالیٰ تجلی ڈالے گا جب وہ اسے دیکھیں گے تو جب جنت کی تمام نعمتیں بھول جائیں گے۔ (الآجری)
- ۷ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی جنت پر نظرِ کرم فرمائی تو فرمایا کہ اپنے اہل کے لیے خوشگوار رہنا جنت یہ سن کر پہلے سے کئی گنا خوشگوار میں بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے اندر اس کے اہل آئیں۔ اور اہل جنت کا ہر دن عید کا دن ہوگا۔ جیسے دنیوی عیدوں میں انہیں خوشی ہوتی جنت میں اسی طرح ہر دن ان کی عید ہے صرف اس مقدار میں ااور اضافہ ہوگا جب وہ ریاض الجنۃ کے نکلیں گے۔ ان کے لیے رب تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) تشریف لائے گا تو وہ اس کا دیدار کرے گا۔ اس وقت ان پر مشک خالص کی ہوا چلے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو چاہیں گے وہی ملے گا۔ یہاں تک کہ اپنی منازل کی طرف واپس لوٹیں گے جب لوٹیں گے تو ان کے حسن و جمال میں پہلے سے ستر گنا زیادہ ہوں اضافہ ہوگا اپنی ازواج کی طرف آئیں گے تو اسی اضافہ والے حسن و جمال کے ساتھ لوٹیں گے۔ (الآجری)

۸ حضرت عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایی کہ اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار اتنی مقدار میں کریں گے جیسے دنیا میں ان کے لیے عید کی مقدار ہوتی ہے گویا اس سے مراد ہے ہر ہفتہ میں زیارت کریں گے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے تو ان پر سبز حلے (جوڑے) اور ان کے چہرے چمکیلے ہوں گے اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن جن پر موتی وزمرد کا جڑاؤ ہوگا اور ان کے سروں پر سونے کے تاج ہوں گے بہترین اونٹنیوں پر سوار ہوں گے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہیں گے تاکہ اس کا دیدار کریں تو وہ انہیں باکرامت اجازت بخشے گا۔ (یحییٰ بن سلام)

۹ حضرت عبدالعزیز بن مروان رضی اللہ عنہ سے اہل جنت کے وفد کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا کہ وفد کی صورت میں ہر جمعرات کو بارگاہِ الٰہی میں حاضری دیں گے۔ ان کے لیے تخت بچھائے جائیں گے۔ ہر ایک اپنے تخت کو پہچانے گا۔ تخت پر جب بیٹھ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں اور میری مخلوق اور میرے ہمسائیگان اور میرے وفد کو کھلاؤ۔ جب کھالیں گے تو فرمائے گا انہیں کچھ پلاؤ تو انہیں رنگین برتن دیئے جائیں گے جو مہر شدہ ہوں گے۔ وہ پئیں گے تو فرمائے گا انہیں میوے پیش کرو تو ان کے لیے میوے لائے جائیں گے جو نیچے کو لٹکے ہوں گے (جنہیں وہ اپنی مرضی سے توڑ کر کھائیں گے) پھر کہا جائے گا انہیں پوشاکیں پہناؤ ان کے لیے سبز وسرخ وزرد رنگ کے درختوں کے ثمرات لائے جائیں گے جن سے صرف حلے برآمد ہوں گے اور جنتیوں کی قمیص تیار ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنتیوں کو معطر کرو ان پر مشک اور کافور موسلا دھار بارش کی طرح نچھاور کیا جائے گا پھر فرمائے گا اے جنتیو! کھاؤ پیؤ میوے کھاؤ اور خوشبو لگاؤ میں تم پر تجلی ڈالوں گا اس کے بعد تم مجھے دیکھو گے۔ پھر ان پر تجلی ڈالی جائے گی تو وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو ان کے چہرے پر رونق ہوجائیں گے پھر کہا جائے گا اپنی منازل کو واپس جاؤ۔ جب وہ منزلوں پر پہنچیں گے تو ان کی ازواج کہیں گی کہ جب تم گئے تھے تو اور صورت تھی اب واپس آئے تو دوسری صورت ہے جنتی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے ہمیں تجلی خاص سے نوازا ہے ہم نے دیدار کیا تو ہمارے چہرے پر رونق

ہو گئے۔ (ابن ابی الدنیا)

۱۰ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ہیں کہ اگر جنت میں اللہ تعالیٰ ان سے محجوب ہو جائے گا تو فریاد کریں گے کہ ہم جنت میں نہیں رہتے وہ ایسے فریاد کریں گے جیسے دوزخی دوزخ سے نکلنے کے لیے فریاد کرتے ہیں۔ (ابونعیم)

۱۱ حضرت اعمش نے فرمایا کہ سب سے زیادہ برگزیدہ وہ جنتی ہوں گے جو صبح وشام اللہ کا دیدار کریں گے۔ (بیہقی)

۱۲ حضرت یزید بن مالک دمشقی نے فرمای کہ نہیں کوئی ایسا جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لائے وہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار بے حجاب ہو کر نہ کریں مگر وہ حاکم (افسر) جو ظلم کا فیصلہ کرتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ ہوگا اور وہ اس سے اندھا ہوگا۔ (معاذ اللہ)

۱۳ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے آیت:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (پ۱۶، الکھف، آیت ۱۱۰)

''تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

کی تفسیر میں فرمایا کہ جو چاہے کہ وہ اپنے خالق کا (آخرت) میں دیدار کرے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے یہاں تک کہ اس کی کسی کو خبر نہ دے۔ (بیہقی)

فائدہ: بعض ائمہ کے کلام میں واقع ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنین بشر کے لیے خاص ہے اور ملائکہ کو دیدار نہ ہوگا انہوں نے اس آیت:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ (پ۷، الانعام، آیت ۱۰۳)

''آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں۔''

سے استدلال کیا ہے۔ اگرچہ یہ آیت عام ہے لیکن آیت واحادیث سے مومنین بشر کو خاص کیا گیا ہے لیکن ملائکہ کے لیے آیت اپنے عموم پر ہے لیکن امام بیہقی نے

کتاب الرویہ میں اس کے خلاف تصریح فرمائی ہے۔☆ مزید تفصیل وتحقیق کے لیے فقیر کا رسالہ دیدارِ الٰہی میں مطالعہ کیجئے۔ (اویسی غفرلہٗ)☆

باب (۲۰۵)

ملائکہ کرام کو پروردگارِ عالم کی رؤیت

1. حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمائے ہیں بعض وہ ہیں کہ جب سے انہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے قیامت تک وہ صف بستہ کھڑے ہیں اور بعض وہ ہیں جو جب سے پیدا ہوئے ہیں قیامت تک رکوع میں ہیں اور بعض وہ ہیں جو جب سے پیدا ہوئے قیامت تک سجدے میں ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ان کے لیے تجلی فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کو دیکھ کر کہیں گے: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ۔ (تیرے لیے پاکی ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہ کیا)

2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں کہ وہ قیام میں ہیں خوف خدا سے کے کاندھے کانپتے ہیں ان کی آنکھوں سے جو قطرہ گرتا ہے تو فرشتوں پر جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف ہیں کبھی سر نہیں اٹھاتے وہ قیامت تک سربسجود رہیں گے بعض صف بستہ کھڑے ہیں قیامت تک وہاں سے نہیں ہٹیں گے جب قیامت آئے گی اللہ تعالیٰ ان کے لیے جلوہ دکھائے گا وہ اس کے دیدار سے سرشار ہو کر کہیں گے۔ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ۔ (تیرے لیے پاکی ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہ کیا) (بیہقی)

☆☆ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ تذکرۃ المعاد میں لکھتے ہیں۔ ''بعض علماء نے فرمایا ہے کہ رؤیت حق بشر کے ساتھ مخصوص ہے ملائکہ کو نہ ہوگی لیکن بیہقی نے ملائکہ کے لیے بھی ثابت کی ہے اور یہی حق ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ (اویسی غفرلہٗ)☆☆

باب(۲۰۶)

جس نے مسلمان کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹائی

1. حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کے راستے سے ایسی چیز ہٹائی جو انہیں ایذاء دیتی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکی لکھے گا جس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے ہاں نیکی لکھے اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)
2. اسی طرح سند جید کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)
3. حضرت امام بخاری الادب المفرد میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ جس نے مسلمانوں کے راستہ سے ایسی شئے ہٹائی جو انہیں ایذاء دے رہی تھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکی لکھے گا جس کی نیکی قبول ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (طبرانی فی الکبیر)

❀❀❀❀

خاتمۃ الکتاب

مؤلف (جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ اس کتاب کو میں نے اسی حدیث پر اس امید سے ختم کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے بیشک وہ فضل وکرم کرنے والا مہربان ہے۔

و صلی اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقیر اویسی غفرلہٗ بھی اسی امید میں ہے وہ کریم ہے اور

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط (پ۲۴، الزمر، آیت ۵۳)

''اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو''۔

اسی کا ارشادِ گرامی ہے اسی آیت اور مذکور حدیث کی برکت سے فقیر کو اور مولانا حافظ محمد عبدالکریم قادری اویسی اور ان کے جملہ معاونین کو اپنے محبوب بندوں کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

ھٰذا آخر مارقم الفقیر القادری ابی الصالح محمد فیض احمد الاویسی الرضوی غفرلہٗ

جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاول پور پاکستان

۳۰ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ بمطابق ۴ جون ۲۰۰۰ء

❀❀❀❀